جواب ویسا ہی فاضلانہ اس کی طرف سے آوے کون سی قاعدہ کی بات ہے۔ ناول نویس کا فرض ہے کہ ہر ایک سائل کی زبان کا لب و لہجہ پوری طرح سے ادا کرے ہم اس مضمون کو آگے چل کر زیادہ وضاحت سے لکھیں گے وارث شاہ نے اس قاعدہ کو پورا ادا کیا ہے اسی واسطے اس کی کلام کو زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی ہے مثلاً ملکی (ہیر کی والدہ) ہیر سے ناراض ہے اور اس نے غصے کی حالت میں اس کو بلا بھیجا ہے۔ ہیر جب والدہ کے پاس پہنچتی ہے تو شاعر اس کی زبان سے کہتا ہے :۔

ہیر آکھدی آکے ہس کے تے انی جھلت نی امڑیئے ہیر بیٹے نی

اب یہ ایسے موقع کا کلام ہے کہ ہیر ناراض والدہ کو خوشامدانہ الفاظ سے راضی کرنا چاہتی ہے بس اس سے بڑھ کر کوئی فصیح تر پنجابی میں نہیں ہو سکتا اور چونکہ ہیر کنواری لڑکی کی حیثیت سے کلام کر رہی ہے اس لئے لڑکپن کا لفظ استعمال کیا ہے پھر آگے دیکھو اس کا یہی پہلا لفظ کاٹ کر چونکہ والدہ آگے بھری بیٹھی ہے اس وقت بولی ہے :۔

غصے نال آکھے ملکی ہیر تائیں سانوں پٹیو چاکدی لے چیریئے نی

یعنی ہم کو تو نے برباد کیا۔ بھینسیں چرانے والے کی غلام ہو گئی۔

پھر رانجھے کو نکال دیا اور بھینسیں کسی اور سے سنبھالی نہ گئیں تو ملکی رانجھے کو منانے کیواسطے جاتی ہے اور اس کو ڈھونڈ کر کہتی ہے :۔

چھڑ مال دینال میں گھول گھتی نال سانجھ راتیں گھر آونا ئیں   تونیں چوٹیکے دودھ جماؤنا ئیں تونیں ہیر دا پلنگ وچھاونا ئیں
کیہا مایاں پتراں لڑن ہوز انتاں کوڑ [illegible] تال [illegible]

اب دیکھو پہلے درجہ کی پیار کی گفتگو کر رہی ہے۔ ملکی ہیر اور رانجھے کی تہمت [illegible] آگ بگولہ ہو کر گالیاں دے رہی تھی اور قتل کی دھمکیاں سنا رہی تھی۔ اس کی نسبت اب کہہ رہی ہے کہ اس کا پلنگ بھی [illegible] پہنچا ہے۔ دامادی کے تعلقات کی طرح ساس جتلاتی ہے بیٹا کہہ کر پکار رہی ہے اور پھر کہتی ہے :۔

کڑی کل دی تدھ توں رُس بیٹھی تینیں اسنوں آمناونا ئیں   منگو مال سیال تے ہیر تینوں نالے گھوٹناں تے [illegible]

یعنی ہیر تیرے نکال دینے کے باعث ناراض ہو گئی ہے تو آ کر اس کو راضی کر   تمام مال بھی تیرا [illegible]۔
بیشک دبا و ڈال اور کھا۔

خیال کرو اس پنجاب کے ہومر اور فردوسی نے اس وقت کے جاہل مردوں اور عورتوں کا ایسا نقشہ بنا کر دکھلایا ہے کہ کسی شاعر سے ممکن نہیں ایسا بن سکے کہ یہ موقع تو وہ ہے کہ ہیر کے والدین یقیناً جان چکے تھے کہ ہیر ہمارے چرواہے سے تعلق رکھتی ہے اور کید و کے باعث سے ملک میں تشہیر بھی ہو چکی تھی۔ لیکن وہ چوہدری صاحب جو ہیر کے باپ تھے جب بھینسوں کے سنبھالنے سے تنگ آ گئے تو وہی اپنی عورت یعنی ہیر کی والدہ کو رانجھے کے راضی کرانے کے واسطے بھیجتے ہیں ؎

پچھو چک آکھیا جاہنما اس نوں وہ اتیک تاں دہیں چرا لیئے   ساڈی دھی دا کجھ نہ لاہ لیندا سب ٹہل ٹکور کرا لیئے

یہ وہ لفظ ہیں جو مطلب کے وقت جاہل لوگ کہا کرتے ہیں۔ شاعر نے اس وقت کے جاہلوں کا ایسا فوٹو کھینچا ہے جو اس سے بڑھ کر [illegible] کیا

کھینچے گا اور پھر رانجھے کے کام کا معاوضہ کیا دے رہے ہیں ؎

مکھن دہیں دیہواس دیاں چونڈیاں نوں اتے کھونڈی نوں شام چڑھا دیئے

یعنی اس کی زلفوں کے واسطے مکھن اور دہی دو اور اپنی لاٹھی کو شام چڑھا لیوے جائے نہ عاشق ہے تھوڑی بات پہ راضی ہو جائے گا ؎

پٹکا چکن دوزی ہتھ چھیل چھلے نال وٹی رنگ رنگا دیئے

گہری نظر سے دیکھا جاوے تو اس شاعر نے تمام ملک کی بد رسوم کو واضح کرکے ملک کے بگڑے اخلاق کو اندھیرے سے روشنی میں لا کر رکھ دیا اور ایسے طور پر ناصحانہ لہجہ سے سمجھاتا ہے اور بے غیرت لوگوں کا ناک کاٹتا ہے کہ اس سے بڑھ کر ممکن نہیں جو شاعر ناصحانہ طریق پر لوگوں کو سمجھا نہیں سکتے کیونکہ بری رسوم سے ہٹانا یا تو بادشاہوں کا کام ہے یا خود رسولوں کا کام تھا واعظ سمجھاویں تو کہتے ہیں اجی مولوی صاحب اپنے طمع کیواسطے وعظ کرتے پھرتے ہیں وہ ایک ناول یا قصہ کے رنگ میں بدی کا نمونہ پیش کرکے لوگونکو نصیحت دیتے ہیں۔ عربی میں اس قسم کے ناول مقامات کے نام سے مشہور ہیں مقامات بدیعی مقامات حریری۔ مقامات سیوطی اس طرح کئی مقامات ہیں جن میں اسی قسم کے قصے بیان کرکے اس وقت کے لوگوں کو ان کے برے اخلاق اور بد رسومات سے آگاہ کیا ہے سو ہیر جس وقت تصنیف ہوئی اس وقت بے غیرتی کے کام عام تھے بلکہ جاہل لوگوں میں تو اب تک چلے آتے ہیں اور اس ناصح مشفق نے انکی غیرت دلائی ہے اور ایسی مقبول عام کتاب میں بہت کچھ مسالحہ نصیحت کا بھر دیا ہے مگر افسوس کہ جاہلوں نے اس کتاب کو بازیچہ اطفال بنا رکھا ہے کوئی ان نصائح پر خیال بھی نہیں کرتا بقول شخصے ؎

سیپارے چھ پڑھ گلستاں بوستاں مطلب پایا شیخ کا

سید وارث شاہ صاحب کی عام علمیت کی بابت کچھ اعتراض نہیں ہو سکتا۔ اس زمانہ کے دستور کے موافق علوم مروجہ کا فاضل تھا چنانچہ مناسب مواقع پر ہیر میں بھی آیات داخل کی ہیں پھر قصیدہ بردہ کی شرح پنجابی میں پہلے پہل اسی نے لکھی ہے جس سے اس فاضل کی عربی دانی کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ پہلا شعر قصیدہ شریف کا یہ ہے ؎

اَمِن تَذَکُّرِ جِیرانٍ بِذِی سَلَمٍ مَزَجْتَ دَمْعاً جَرٰی مِن مُقْلَۃٍ بِدَمٍ

جان چت اڈن ساڈے نائیں ساتھی ذی سلم دے نین میرے نت ہنجوں وون بارے درد الم دے

اس بزرگ کی شاعری اکتسابی نہیں بلکہ وہبی ہے طبیعت کا زور خداداد ہے نظم میں غضب کی آمد ہے اور وہیں قدرت نے اس کو پنجابی زبان کی اعلیٰ درجہ کی شاعری کے واسطے پیدا کیا تھا پنجابی شاعروں کا سرتاج اور امام ہوا جب تک پنجابی زبان کی شاعری کا چرچا رہے گا وارث شاہ کا نام سب سے مقدم مانا جائیگا مگر افسوس قصہ اس لائق نہیں کہ ایسے جواہرات سخن سے اس کو ڈھانچہ مزین کیا جاتا وارث شاہ نے اس عروس کو جواہرات اور زیورات سے لاد کر ملک کے سامنے پیش کیا ہے بعض بزرگوں نے اس کے اشعار کو سن کر فرمایا ہے کہ وارث شاہ نے جواہرات کو ایک مزبلہ میں پھینک دیا ہے جس طرح مولانا غنیمت نے مثنوی عشق میں جواہرات کا ڈھیر ایک واہی تباہی قصہ شاہد و عزیز پر نثار کر دیا ہے لیکن شاعر کی طبیعت جس طرف ہو جاوے دریا کی روانگی کی طرح رک نہیں سکتی اب ہم اس کے نسخوں کے کم و بیش ہونیکا باعث بیان کرتے ہیں کتاب جب تصنیف ہوئی تھی بصورت سوال و جواب تھی اور چونکہ یہ شعر زیادہ پسند آتے تھے اسلئے لوگوں نے اس کو جلدی جلدی نقل کرنا شروع

کیا گانے والے لوگوں کی عادت ہے کہ ایک حصہ گانے کے واسطے نقل کروا لے جاتے ہیں دوسرا متروک کر دیتے ہیں کسی نے ہیر و رانجھا سوال و جواب الگ نقل کر لئے کسی نے سہتی اور جوگی کے سوال و جواب کسی نے کوئی سا واقعہ نقل کر لیا کسی نے کوئی مقام یاد کر لیا۔ غرض کہ ہر ایک نے اپنے حسب منشا اشعار لے لئے اب اس کے اکثر اشعار لوگوں کو زبانی یاد تھے اور جنہوں نے ساری کتاب لوگوں کی زبان سے نقل کی یا مختلف لکھے ہوئے سوال و جواب جمع کئے ان سے اکثر اشعار رہ گئے اور مقدم و موخر ہو گئے۔ نسخوں کا اختلاف اور کمی بیشی اور مقدم و مؤخر ہونا اشعار کا یہیں سے شروع ہو گیا۔ چنانچہ جب پہلے ہیر وارث شاہ صاحب چھاپے میں چھپی تو بہت تھوڑے حجم کی تھی ہم گانے والے لوگوں سے ایسے اشعار سنتے تھے جو مطبوعہ کتاب میں بالکل نہ تھے۔ مثلاً یہ شعر عوام کو یاد تھا ؎

جیہڑی ڈاگ سیال دچہ دودھ ڈیوے تھل اسدی لوں کرانگے جی   جیہڑی لباری ریڑ کا کمے ساڈا اونڈا وسنول جوان دھرانگے جی

اس کے سننے سے خیال آیا کہ قلمی نسخہ جات کو پرانے قصہ خواں رکھتے ہیں ان کا مقابلہ کیا جاوے تو تقدیم تاخیر کی پوری صحت ہو جائے اور وہ عمدہ اشعار جو موجودہ مطبوعہ نسخوں میں نہیں پائے جاتے جمع کر کے ایک صحیح نسخہ چھانٹا جاوے چنانچہ بڑی محنت سے بہت سے اشعار اس دفعہ اس **وڈی ہیر** میں شامل کئے ہیں اور تقدیم مؤخر کا بھی بڑا ہیر پھیر ہے کئی سوال و جواب آگے ہیں اور کئی پیچھے ہیں۔ مگر ان سوالوں کا تقدیم تاخیر کوئی بڑی بات نہیں لیکن بڑی بھاری غلطی نسخوں میں ملی ہے بلکہ خود اس وڈی ہیر میں بھی اب تک چلی آئی ہے جو اس دفعہ کے نسخوں سے نکالی گئی ہے اور سچ مچ ناظرین مان جاویں گے کہ غلطی تھی وہ یہ ہے کہ جس وقت ہیر کے والدین کو رانجھا کے تعشق کا پتہ لگا ہے کہ یہ بھاری تہمت مٹانے سے نہیں مٹ سکتی ہیر کی شادی کسی اور جگہ کر دینی چاہیئے اس وقت تخت ہزارہ رانجھا کے بھائیوں نے خط و کتابت شروع کی ہے کہ ہمارا بھائی واپس بھیجو۔ اس وقت ہیر کا باپ ایسے جواب لکھتا ہے جن سے بڑا طعنہ رانجھے کے وجود پر جتلاتا ہے اور واپس بھیجنے سے انکار کرتا ہے اور رانجھے کی بڑی تعریف لکھتا ہے چنانچہ وہ ابیات یہ ہیں ؎

چوچک سیال نے لکھیا رانجھیاں نوں نڈھی ہیر دا چاک اوہ ہنڈرا جے

یعنی ہیر کا ملازم ہے اور اس کی بھینسیں چراتا ہے گویا اس وقت اتنا اس کا اعتبار ہے کہ اپنی بیٹی کی طرف منسوب کر کے لکھ رہا ہے ؎

اساں جٹ ہی جان کے چاک لایا دیئے تراسے جانیئے نندرا جے

یعنی اگر ہم اس کو بدمعاش سمجھتے تو گھر سے نکال دیتے مطلب یہ کہ بڑا نیک ہے کنواری دختر کے پاس اس کا بیٹھنا کچھ ناگوار نہیں آگے چل کر لکھتا ہے ؎ وارث شاہ نہ کسے نوں جاندائی پاس ہیر دے رات دن ہنڈھ لے جے

یعنی وہ اور کسی کے حکم کو ماننے کیلئے تیار نہیں۔ رات دن ہیر کے پاس ہی رہتا ہے گویا ہیر کا باپ رانجھے کی نسبت اتنا اعتبار جتا رہا ہے کہ اس کا ہیر کے پاس رہنا باعث اس کی عفت کے ذرا ناگوار نہیں بلکہ فخر ہے ایک خط میں جو غیر علاقہ میں جا رہا ہے تحریر کرتا ہے! دوسری مطبوعہ ہیروں میں ایک صفحہ پہلے دیکھو تو ہیر اور رانجھا کو جنگل میں اکیلا دیکھ کر باپ اتنا غضبناک ہوا ہے کہ ہیر کو قتل کرنے کی دھمکی دے رہا ہے اور رانجھے پر سخت بدظن ہو کر اور جگہ شادی کرنے کا پختہ ارادہ کر چکا ہے اتنی خلاف واقعہ بات وارث شاہ جیسے پختہ کلام شاعر سے امید نہیں کہ ظہور میں آوے یہ کسی نہایت کچے شاعر کی بات ہے کہ اتنی بھاری غلطی کرے ✤

ڑ سے ڑ اور ظ قافیہ نہیں کر سکتے۔ اس دلیر بہادر کی کارروائی کو دیکھو الفاظ کو اپنے قافیہ کے تابع کر کے تبدیل کر لیتا ہے۔ مثلاً

مہادیو تھیں جوگ دا پنتھ بنیاں دیودت ہے گورو سناسیاں دا
راما نند تھیں سب بیراگ ہویا پریم جوت ہے گورو اداسیاں دا

یہاں سین کا قافیہ رکھا ہے۔ اور آگے چل کر لکھا ہے ؎

حاجی نوشہ پیر نوشاہیاں دا اسنے بھگت کبیر جولاسیاں دا
یہاں جولاہ کو جولاسیا۔

شیخ طاہر ہے جو پیر موچیاں دا لقمان لوہار ترکھاسیاں دا
یہاں ترکھانوں کو ترکھاسیا۔

نبی پیر ہے عالماں ساریاں دا علم پیر ہے سب ملواسیاں دا
ملواسی عالموں کی دُنیا۔

خواجہ خضر ہے پیر مہانیاں دا نقشبند مغلاں چوغطاسیاں دا
مغل چغتائی کو چغطاسی۔

یہ حوصلہ کسی اور شاعر کو نہیں ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے اور اس کو اپنے ملک سخن پر اپنی حکمرانی تھی کہ الفاظ کو تبدیل کر کے اپنی مرضی مطابق قافیہ بنا لیتا تھا اور جانتا تھا کہ میرے آگے کسی کی مجال نہیں کہ چوں وچرا کرے۔ میاں احمد یار نے ملک الشعراء ہونے کا دعویٰ کیا ہے پنجابی زبان کا وہ بھی علامہ گذرا ہے۔ چنانچہ اس کا مقابلہ وارث شاہ کی مہر سے آگے چل کر ہم کریں گے وہ قافیہ بندی میں اتنا محتاط تھا کہ ڑ سے ر کو قافیہ نہ لاتا چنانچہ خود کہتا ہے ؎

رے عربی دے نال نکال وچہ ہندوستانی ہندی وال نہ فارسیاں تھیں قافیہ وچہ نشانی

یعنی اتنی غلطی میرے اشعار میں نہ ملے گی کہ قافیہ ر سے ڑ اور د سے ڈ نہ ہوگا۔

وارث شاہ کی ساری کتاب میں دیکھتے جاؤ اپنی حکمرانی ملک سخن پر برابر دکھاتا گیا ہے یعنی معنوی خوبیوں کو دیکھ کر ایسی باتوں کا کوئی خیال بھی نہیں کرتا۔ مصنف کو بھی معنوی خوبیاں مدنظر ہیں جو پوری نبا ہتا چلا گیا ہے جس سے کتاب کی زینت اس عروس کی طرح ہو گئی ہے جو زیوروں سے لدی ہوئی ہو اور معنوی حسن کتاب کا اس عروس کے نقش و نگار ہیں جو تناسب اعضاء محبوب دلکش کی طرح ناظرین کو اپنے اوپر فریفتہ کر لینے کے لئے کافی ہے اس کی خصوصیت ایک یہ بھی ہے کہ مقطع پر آکر ایک دلکش نصیحت کر جاتا ہے جو بہت ہی پیاری معلوم ہوتی ہے اور کتاب کی زینت کو دوبالا کر جاتی ہے۔ مثلاً

وارث شاہ وساہ کی زندگی دا بندہ بکرا مہتر قصائیاں دے

نیز اپنے نام کو مقطع میں ایسی خاکساری سے لاتا ہے کہ اس کی دانشمندی اور کسر نفسی کی پوری دلیل اور کافی ثبوت پہنچ جاتے ہیں۔ مثلاً

ایہ صورتاں ٹھگ جو ویکھدے ہو وارث شاہ فقیر دے نال دے نی
جھنڈاں نوں خالی ہتھ ٹوہنگے وارث شاہ فقیر دے نال دے نی

وارث شاہ اپنی نسبت آپ کیا کہتا ہے؟ { خاتمہ پر اپنی تصنیف کی نسبت جو کچھ اس نے لکھا ہے ہم اس پر کچھ ریویو کرتے ہوئے دوسرے شاعروں سے اس کا مقابلہ کر کے دکھلاویں گے ایک تو دیباچہ میں کچھ اپنی نسبت ذکر کرتا ہے۔ دوسرا خاتمہ پر۔ مگر بالکل فارسی شعراء کے تتبع میں پنجابی شاعری میں اس نے روح پھونک دی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ظاہری علم شاہ صاحب کو اچھا عبور تھا کتابیں جو آپ نے مُلّا کے درس میں دیکھی ہیں اس وقت لوگ سبقاً پڑھتے

پڑھائے جاتے تھے اور اچھی مشکل کتابیں درس میں داخل تھیں۔ مثلاً ابوالفضل، سکندر نامہ، نلدمن، بدر چاچ، قرآن السعدین، دیوان حافظ شیریں خسرو، انوار سہیلی، آئین اکبری، نگار نامہ اور رقعات کی ابتدائی کتابیں جو لڑکوں کی ابتدائی تعلیم میں داخل تھیں۔ اب ان کا نام بھی لوگوں کو معلوم نہیں سوائے واحد باری اور خالق باری کے اور کوئی کتاب اس وقت مروج نہیں۔ جن کے نام شاہ صاحب نے لکھے ہیں۔ مثلاً اللہ باری، رازق باری، صادق باری، اعظم باری اور طوطی نامہ فارسی جب سے اردو میں ترجمہ ہوا ہے فارسی کا نام نابود ہو گیا ہے کوئی اس کو جانتا ہی نہیں ایک نصاب الصبیان ملتان کے علاقہ میں کہیں کہیں لڑکوں کے ہاتھوں میں نظر آتی تھی وہ جب سے سرکاری مدارس جاری ہوئے ہیں نہیں ملتی شاہ صاحب نے اپنے زمانہ کا درس بتلا دیا ہے کہ یہ کتابیں اس وقت کے فارسی خوان طلبہ کی تعلیم میں تھیں جس میں ایک گذشتہ زمانہ کی تاریخی جھلک نظر آ رہی ہے حضرت شیخ سعدیؒ کی سہل ممتنع طرز کو وارث شاہ نے لے لیا ہے بقول سعدیؒ ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

جاٹوں کی زبان میں سعدی کے مضمون کو ادا کرنا اور پھر ایسا مقبول عام ہونا کہ ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ لوہان جانے یہ محض عنایت الٰہی ہے جو اس بزرگ کو ملی ہے حضرت سعدی شیرازی فرماتے ہیں ؎

چو بانگ دہل ہولم از دور بود لغیبتہ درم عیب مستور بود

اور وارث شاہ اس مضمون کو یوں ادا کرتا ہے ؎

ایویں باہروں شان خراب وچوں جیویں ڈھول سہاونا دور دا ئی وارث شاہ نہ عمل دی راس میتھے آپ بخش لقا حضور دا ئی

اپنی کتاب کی نسبت لکھا ہے ؎

گوشے بیٹھ کے ہیر کتاب لکھی یاراں واسطے نال قیاس دے ئیں پڑھن گبھرو دلیں وچ خوش ہو کے پھل بیجیا واسطے باس دے ئیں

ہور شاعراں چکیاں جھوتیاں نے غلہ پیسیا وچہ خراس دے ئیں سمجھ لین عاقل غور فکر کر کے بھیت رکھیا وچہ لباس دے ئیں

یعنی دوسرے شاعروں نے چکی میں دانہ پیسا ہے اور میں نے خراس میں پیسا ہے ظاہر ہے خراس میں جلدی جلدی غلہ پیسا جاتا ہے اور چکی میں تکلیف بھی ہوتی ہے اور غلہ بھی تھوڑا پیسا جاتا ہے اس میں شاعر اپنی طبع کو امداد ربانی و عنایت یزدانی کے ساتھ نسبت کر کے فرماتا ہے کہ جس طرح خراس والے شخص کو تھوڑی تکلیف اور جلدی کام آسان ہو جانا نصیب ہو جاتا ہے کیونکہ دانہ پیسنے کا کام تو بیل کرتے ہیں اور پیسنے والا تو صرف بیلوں کو ہانکتا چلا جاتا ہے اسی طرح امداد ربانی میرے کام کی یاور ہوئی ہے تکلیف بھی کم ہوئی اور کام بھی جلدی آسان ہو گیا اور چکی میں غلہ پیسنے والے زور لگاتے لگاتے تھک جاتے ہیں پھر بھی تھوڑا سا آٹا پیسا جاتا ہے۔ نیز خراس کا چکی کے آٹے سے باریک اور عمدہ نکلتا ہے اور "پھل بیجیا واسطے باس دے ئیں" اس شیخ سعدی علیہ الرحمتہ کی طرح ایک پیشینگوئی شاہ صاحب نے فرمائی ہے کہ اس باغ کے پھول ہمیشہ خوشبو دیتے رہیں گے اور میرا یہ باغ ہمیشہ جھومتا پھیلتا رہے گا سعدی علیہ الرحمتہ نے اپنی کتاب کا نام گلستان بوستان رکھا پھر گلستان کی نسبت پیشینگوئی فرماتے ہیں ؎

من آں مرغ سخندانم کہ در خاکم رود صورت ہنوز آواز مے آید کہ سعدی در گلستانم

یعنی جب میں مر جاؤں گا اور میری صورت مٹی میں جائے گی تب بھی سعدی کا نام گلستان میں باقی رہے گا۔ چنانچہ وارث شاہ بھی اپنی تصنیف کو باغ و گلزار کہتا ہے ؎

ایسا شعر کیتا پر مغز موزوں جیہی موتیاں لڑی شہوار دی سی
تمثیل دے نال بیان کیتا جیہی زینت لعل دے ہار دی سی

تمثیل و استعارات جو شاہ صاحب نے اس کتاب میں بیان کئے ہیں پڑھنے سے حیرت ہوتی ہے۔ ایک ایک مقام پہ بیس بیس چالیس چالیس استعارے لکھتا ہے۔ بڑے غضب کی آمد والی طبیعت خدا پاک نے اس کو عطا کی تھی جس طرح فارسی زبان میں مولنا نظامی خدائے سخن کا خطاب پا گئے ہیں اسی طرح ٹھیٹھ پنجابی زبان جسکو جاٹوں کی زبان کہنا مناسب ہے وارث شاہ نے بھی ایک ممتاز رتبہ حاصل کیا ہے۔ بعض بعض جگہ مولنا نظامی کی تقلید کرتا اور ایسا مشکل مضمون اختیار کرتا ہے جو سمجھ میں نہیں آسکتا۔ مثلاً

رن ریشمی کپڑا منع مسئلے مرد جائز کے دار سرف ہے نی

پھر خاتمہ پہ سید صاحب اپنی کتاب میں فرماتے ہیں ؎

سخن یادگاری رہی شاعراں دی جنہاں طبع دا زور آزمایا سی
اے پہ ہیر نہ کسے نے کہی ایسی شعر بہت مرغوب بنایا سی

وارث شاہ صاحب سے پہلے مقبل نے ہیر لکھی ہے اور ایک ہیر دی دار اس سے پہلے کسی شاعر نے تصنیف کی تھی وہ دونوں بچارے اس بزرگ کے آگے کوئی چیز نہ تھے۔ مگر وارث شاہ صاحب کو یہ معلوم نہ تھا کہ مجھ سے بھی بڑے دم خم سے میرا مقابلہ ہوگا اور مقابلہ کرنے والے خود ہی ہار جائیں گے۔ چنانچہ مقابلہ کے موقع پر ہم مفصل بیان کریں گے۔ مگر دیباچہ میں اپنی تصنیف کی نسبت جو کچھ اس بزرگ نے فرمایا ہے بہت ٹھیک اور بجا فرمایا ہے پہلے چور شاعروں کا اچھی طرح ناک کاٹا ہے جو مضمون کے چوری کرنے سے نہیں چوکتے ؎

پلے دولتاں ہون تے ونڈ دیئے گنڈھی چھوڑیئے نہ سدا ییئے جی
بلبل ہوکے چہکئے باغ اندر سخن رمز دے نال الاییئے جی

کاواں وانگ اڈار بنیریاں دے اینویں کوڑ نہ مغز کھپاییئے جی
کر کے کالیاں بگیاں کا غذاں نوں اینویں عمر نوں لیک نہ لاییئے جی

ڈبہ الیں وجود قلبوت والا اساں لاہ سرپوش اکھوڑ یا اے
کوئی دغا نہیں کیتا وانگ چوراں دئیں دیویاں سجند راتوڑیا ای

غرض یہ کہ ہم نے کسی کا مضمون نہیں چرایا اپنے دل سے جو مضمون واردات طبع سے تھے انہی کو کتاب میں داخل کیا ہے اور یہ ساری کتاب آمد ہے آورد نہیں۔ مولنا نظامی اور حضرت امیر خسرو رات کے گذرنے اور صبح ہونے کا مضمون اکثر اپنی تصانیف میں لائے ہیں۔ وارث شاہ نے اس مضمون کو بے نظیر طریقہ پر ادا کیا ہے ؎

ہوئی صبح صادق جدوں آن روشن کھیں لالیاں آن چپلائیاں نی
کاروبار وچہ ہویا جہان شاغل چرخے کتدیاں آن سوانیاں نی

چڑھی چوہکدی نال کھڑ کڑے پا ہندی پیاں ودھ وچہ مدھانیاں نی
گھر بار نال چکیاں جھوتیاں نی جنہاں تاؤ نال گنھ پکانیاں نی

اُٹھ غسل دے واسطے جان دوڑے چھیجاں جنہاں نے رات نوں مانیاں نی

جو جو باتیں صبح کو لازم ہیں سب بیان کر گیا اور ایسا دلچسپ بیان کیا ہے جس سے بڑھ کر خوبی سے بیان کرنا ممکن نہیں ہیر کے حسن تعریف تھوڑے شعروں میں لکھ کر شاعری کا کمال دکھایا دیا ہے اور جتنا لکھا ہے لاجواب لکھا ہے دوسرے شاعر کئی اوراق بلکہ کئی اجزا

ہیں اس کے ایک مصرعہ کی نظیر نہیں لکھ سکتے۔ مقابلہ کے موقعہ پر ہم اس کا نمونہ ساتھ ساتھ دے کر دکھلاویں گے کہ انسانی فطرت کا مطالعہ کرنے والا وارث شاہ کمال خوبیاں کیا کیا اپنی کتاب میں درج کر گیا ہے ؛

باقی تصانیف سیّد وارث شاہ رحمتہ اللہ علیہ [سوائے ہیر کے بہت کم تصانیف سید وارث شاہ کی ملتی ہیں۔ ۱۔ چوہڑیٹی ایک صوفیانہ مضمون نگارہ کا گیت ہے جو سید صاحب نے اپنے آپ کو]

کھنگن میلا اٹھانے والی مقرر کرکے عالیجناب بارگاہ ربانی میں عجز و نیاز دکھلایا ہے اور اپنی خودی کو دور کرکے ایسی رقت انگیز طرز سے مناجات کی ہے کہ سن کر پتھر دل والا آدمی بھی ضرور ایک دفعہ اثر پذیر ہو کر پانی ہو جاتا ہے اس کی نسبت ایک بڑا استاد شاعر لکھتا ہے ؎

جیہڑی ایس چوہڑیٹی لکھی جے سمجھے کوئی ساری　　ہر ہر سخن اندر خوشبوئیں جویں پھلاں دی کھاری

۲۔ ایک شرح قصیدہ بردہ کی چھپی ہوئی عام ملتی ہے۔ ۳۔ شترنامہ صوفی صاحب حال کو ایک مست اونٹ فرض کرکے بھاری بوجھ اٹھانے والا اور لمبے سفر چلنے والا مقرر کرکے ایسی عبرت انگیز طرز سے لکھا ہے کہ دنیا کی ناپائیداری کا نقشہ آنکھوں کے آگے باندھ کر دکھلا دیا ہے شترنامے کئی بزرگوں نے لکھے ہیں۔ ہم نے تین شترنامے دیکھے ہیں۔ شاہ مراد کا شترنامہ بہت لمبا ہے جس کا آخری مقطع یہ ہے ؎

شاہ مراد مہارنہ چھوڑیں سال تھیں سبھ مشکل

یہی لام کا قافیہ لیا کرتا ہے ع　　بلوچہ سیاں سیں گندا ون بلوچہ لٹاں پاون گل

دنیا کی ناپائیداری بیان کرتا ہوا اونٹ کی مستی یعنی صوفی کا وجدان حال ظاہر کرتا ہے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ پہلا شترنامہ وارث شاہ نے لکھا اس کا تتبع کرکے شاہ مراد نے تصنیف کیا۔ پھر اس کی طرز لے کر شاہ شرف نے بھی عمدہ شترنامہ تحریر کیا ہے اسکے چند مصرعے یہ ہیں ؎

اوہ کیونکر کرے ہوا مستی چگدا چندن بوٹی صندل　　چند سورج دو گل وچہ ٹلیاں گھڑی گھڑی بوچہ یا بسمل

آخری مقطع یہ ہے :۔　　جتوں موڑے شرف مہاراں ہر جا دسدا یار مثل

وارث شاہ کا مقطع یہ ہے :۔　　نک مہار سجن دی وارث جتوں چاہے اتوں چل

یعنی صوفی کے ناک میں محبوب ازلی کی شرح کی تکمیل ہے۔ جس طرف اس کا حکم ہے اسی طرف چلنا لازم ہے آگے چلنے والا بلوچ کو رہنما یعنی مرشد مقرر کیا ہے۔ چنانچہ کہتا ہے ؎

اگے راہ بلوچ دکھاوے گل ہو پہلو گل ہو گل

جس وقت لدے ہوئے اونٹ کے آگے کیچڑ اور پانی آجاتا ہے تو بلوچ اونٹوں کو بلند آواز سے پکارتے ہیں گل پہلو گل یعنی کیچڑ ہے ہوش سے پاؤں رکھنا۔ کہیں پھسل نہ جانا۔ یہ تمثیل بلوچ کے مرشد کے ساتھ کتنی عجیب ہے۔ مرشد بھی اسی طرح اپنے مرید کو لغزشوں سے بچاتا اور دنیا کے کیچڑ سے باہر نکال کر لے جاتا ہے۔ پھر کہتا ہے۔ ع

مستی وچہ نہ کھاوے پیوے پینڈے جنگل کوہ جبل

یعنی مستی میں کھانا پینا یاد نہیں۔ اور بڑی مسافت جنگلوں اور پہاڑوں کو طے کر جاتا ہے مراد یہ ہے کہ سالک فقر کی منزلیں عشق کی

مستی میں طے کرتا ہے اور دنیا و مافیہا سے بے خبر رہتا ہے ؎

نک مہار سجن دی وارث جیتوں چاہے اتوں چل — ھند نہ کرے نہ مڑے پچھاہاں بھاویں بھار لدے محمل

۴۔ معراج نامہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا معراج پر تشریف لیجانا نہایت عجیب انداز سے بیان کیا ہے۔ جو اس وڈی ہیر کے ساتھ چھپا ہؤا موجود ہے ؞

۵۔ نصیحت نامہ پنجابی جس کی ابتداء اس طرح ہے ؎

چھوڑ گئے فرزان نشانی تخت رہیا سرداری دا — اللہ باقی، عالم فانی، حضرت جیہے یار حقانی

یہ نصیحت بھی نہایت عبرت انگیز ہے۔ پنجابی میں ایسا عجیب ناصحانہ انداز پھر کسی شاعری میں کم دیکھا گیا ہے۔ ایک ایک شعر تیر کی طرح دل سے پار گزرتا ہے۔ یہ بھی معراجنامہ کی طرز اور بحر پر ہے جو اس ہیر کے پیچھے چھپا ہؤا ہے ؞

۶۔ دوہڑاجات۔ اس دفعہ ہیر کے چند دوہڑے اسی وڈی ہیر کے ساتھ چھاپے گئے ہیں یہ بھی بڑی تلاش سے ہم پہنچائے گئے ہیں اور ایک دوہڑا بحوءعالمان بے عمل کے حق میں شاہ صاحب نے لکھا ہے نہایت ہی عجیب ہے یہ بھی بڑی تلاش سے دستیاب ہؤا ؎

آپ علم تے عمل نہ کردے ہوراں نائیں کہندے — کی ہویا پڑھ فاضل ہوئے جیہڑے عقلوں خالی رہندے
وارث علموں رنج پاون دوزخ جاسن وہندے — اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم آیا حق انہاندے

کوئی بیت چوکلیہ سی حرفی کی طرز کا گانے والے لوگوں سے سننے میں آیا ہے۔ شاید کوئی سی حرفی شاہ صاحب نے لکھی ہے مگر مکمل سی حرفی کہیں دیکھی نہیں گئی۔ مثلاً

جس رکھ دے ہیٹھ آرام پایئے اوہنوں تبر لیکے پھیر ماریئے ناں — جس نوں اک واری موہنوں یار کہئے گلہ اوس دا پھیر گذاریئے ناں
جس دیناں آرام دی پلک گذرے اوہ سادیئے آپ ساریئے ناں — وارث نبھ نہ سکے جے دوستانہ پھیر دوستی دا دم ماریئے ناں

رانجھے کے عاشق ہونے کی وجہ میں اختلاف

فارسی میں ہیر اور رانجھے کا قصہ نواب احمد یار خاں متخلص یکتا نے لکھا ہے کہ رانجھے کا ہیر پر عاشق ہونا اس طرح بیان کرتے ہیں کہ رانجھا ابھی لڑکا ہی تھا اور باپ اس کا زندہ تھا اس کے پاس ایک مہمان آیا رانجھا نے اس کی مہمانی کی۔ چنانچہ لکھتے ہیں ؎

صاحب خانہ مہمان بود ؞ در حق آں نمود آنچہ نکوست ؞ در ضیافت بسے تکلّف کرد ؞ بیشتر از حد شش تلطف کرد

کھانا کھا کر وطن مالوفہ کا سوال کیا اس نے اپنا وطن جھنگ سیال ظاہر کیا وہاں سے اہل وطن کا ذکر کرتے کرتے ہیر کے باپ کا ذکر کیا جو وہاں کا سردار تھا پھر بات چلتے چلتے یہاں تک پہنچی کہ ہیر کے حسن کا بیان درمیان آگیا۔ مہمان نے کہا ؎

ہیر نامی بہشت دیدہ نہا ؞ دور لیکن گلشن نچیدہ نہا ؞ دلستان یکے پریزادے ؞ حور عصمت نثرشت آزادے
ہیچکس را چو خود نمیداند ؞ ہمہ گر یوسف است میراند ؞ ہست او محو خویش چو گل ؞ عالمے از محبتش بلبل

یہ باتیں سن کر رانجھا ہیر کے حسن پر غائبانہ عاشق ہؤا اور جب تک باپ زندہ تھا کہیں جا نہ سکا جب باپ فوت ہؤا تو بھائیوں نے اس کو باپ کی

میراث سے محروم رکھا تو وہ جھنگ سیال کی طرف جانے کا ارادہ کرکے دنیائے فانی کے اسباب چھوڑ کر ہیر کے دیدار کو روانہ ہوا چنانچہ لکھتے ہیں ۔

ایں ماں مطلق العنان گردید عشق رامیر کارواں گردید
برراہ عاشقی قدم برداشت جیفۂ باسگاں دول بگذاشت
راہ شہر نگار خود سر کرد چہرہ از گرد راہ معطر کرد

اسی طرح پھر جھنگ سیال دریا چناب کے کنارے پر پہنچا اور ہیر کی کشتی دیکھی پھر آگے وہی قصہ ہے جو مشہور ہے مقبل پنجابی شاعر بہت مختصر لکھتا ہے مگر اس نے ہیر پر رانجھا کا عاشق ہونا خواب میں لکھا ہے اور پیروں کا ملنا اور ہیر کا نکاح رانجھے کے ساتھ باندھنا لکھا ہے ۔

جو کجھ ورتیا سی او پر رانجھے دے سبھ رونیکے حال ستاوندا ئی
نیناں ہیر دیاں خواب وچ ذبح کیتا زخم اس تے مرہم لاوندا ئی
ہیر آکھدی سنو سہیلیو نی بہنوں رل کے دیہو ودھاباں نی
اَج گھڑی سو لکھنی خیر دی لے رانجھے نال میں اکھیاں لائیاں نی
رانجھا مجنوں ہو یا تے میں لیلی گلاں جگ مشہور ہلا بٹاں نی
رانجھے ہیر دا اج نکاح ہونا بیٹھ مقبلے گنڈھیاں پائیاں نی

ایک اور قصے والا محمد شاہ نام صرف اتنا ہی لکھا ہے کہ پانچ پیروں نے رانجھے سے ملاقات کرکے فرمایا کہ ہم نے تجھے ہیر بخش دی ہے۔ چنانچہ کہتا ہے ۔

رات جھناں دے وچہ آئی رانجھا رب تھیں کرے دعامیاں
پنج پیر ملے اس نوں آکے جی جدوں کیتا سو فضل خدا میاں
منگوا کے غیب تھیں دودھ چاول آکھن رانجھے نوں بیٹھ کے کھامیاں
محمد شاہ اساں تینوں ہیر بخشی فجرے اٹھ کے جھنگ نوں جامیاں

باقی اور نامی شاعر احمد یار اور افضل شاہ بہ اتفاق دونوں کا خواب میں ملنا اور ایک دوسرے پر عاشق ہونا بیان کرتے ہیں چنانچہ احمد یار لکھتا ہے ۔

ہیر سیال چندن وچہ نہاتی نیند گھلس آئی
سٹھ سہیلیاں سیج سنواری ہیٹھ رہیل وچھائی
مٹھیں بھر کے تلیاں مل کے کٹریاں توڑ سنوائی
سفنے اندر سوہنی صورت رانجھے آن وکھائی
ہیر سیال کلاوہ بھر کے رانجھا پلنگ بہاندی
ہار گلاب رویل چنبے دا ماہی دے گل پاندی
منہ اتے منہ دھر کے پچھدی کھول سینہ گل لاندی
کون کوئی کی نام تساڈا وطن گراں پچھاندی
میرا پلنگ تساڈے لائق میں ہو بہاں پواندی
بول ماہی دس تھاں ٹکاناں بندی گھول گھماندی
تخت ہزارے دا میں رانجھا تینوں طلب تساندی
خوابے وچہ ڈٹھا میں تینوں لگی سانگ نیناندی
ماپے موئے نہ او سر میا تر ٹی تانگ بھائیاں دی
احمد یار محبت تیری دم دم درد ودھاندی
دس شتاب تیرا کی ناواں کیہڑا ایہہ ٹکاناں
جان نہ جاناں اساں اس نیرے ورتے دھواں پاناں
بھائیں تینوں میں نہ بھاواں لائے نوٹ بہاناں
احمد یار حضوروں سی ایہہ ملیا لیکھ رباناں
سن رانجھا میں ہیر سیلیٹی چوچک دی سرکارے
باپ میرا اس جادا مالک سیالاں دا سردارے

اصل میں یہ بات ہے کہ یقیناً ٹھیک یہی ہے کہ یہ بھائیوں کی خط و کتابت اس موقعہ کی ہے جہاں رانجھا پہلے پہل چوچک کے پاس ملازم ہوا ہے اور ہیر کے والدین کو اس پر بڑا اعتبار تھا۔ یہ غلطی سادی مطبوعہ ہیروں میں کسی ناواقف جمع کرنے والے کی نادانی سے ہو گئی تھی جو اب تک چلی آئی اور کسی نے اس کی طرف دھیان نہ کیا جو کہ اس کتاب کی ہر ایک تقطیع میں اس تقدیم و تاخیر کو ٹھیک کر دیا گیا ہے جو اصل صحیح نسخہ کے موافق ہے معلوم نہیں کہ آج تک لوگوں نے اس غلطی کی طرف کیوں خیال نہ کیا حالانکہ اگر کم عقل آدمی بھی ذرا ان اشعار کی طرف توجہ کرتا تو ضرور اس کی سمجھ میں آجاتا کہ اشعار بے موقعہ ہیں معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کو معمولی قصہ سمجھ کر کسی نے اس فحش غلطی کو درست نہیں کیا اب بموجب کُلُّ اَمْرٍ مَرْهُوْنٌ بِاَوْقَاتِہَا کے اس پنجابی لٹریچر کے زمانہ میں یہ غلطی بھی درست ہو گئی ہے ٭

وارث شاہ کی ہیر کے پبلک میں ہمیشہ کیلئے منظور و مقبول ہونے کا باعث [پڑھنے والوں سے پوچھو تو وہ یہی کہیں گے اجی بڑی مزیدار کتاب ہے اس سے زیادہ کچھ وضاحت جاہل لوگ تو کر نہیں سکتے اور پڑھے ہوئے لوگوں کا وہ گروہ جو پرہیزگار اور متقی ہیں انہوں نے اس کتاب کو دیکھا ہی کاہے کو ہو گا۔ انواع شریف میں ہے۔

ہیراں سسیاں جو پڑھن سست اُنہاں دا دین

اور بات ٹھیک بھی ہے ایسے قصائص میں اتنا تو شغل رکھنا جو لایعنی کی حد تک پہنچ جائے بیشک ناجائز ہے ہم نے ایسے بزرگ بھی دیکھے ہیں جو وارث شاہ اور اس کی تصنیف کا نام بھی نہیں جانتے اور آج کل کے انگریزی خوان جنٹلمین تو سرے سے پنجابی زبان کو ہی حقیر خیال فرماتے ہیں۔ باوجود اتنے مواقعات کے اس بے نظیر کتاب کی مقبولیت کو دیکھو ایک دفعہ جو سن لیتا ہے یا ایک نظر دیکھ لیتا ہے آفرین کا لفظ اس کی زبان سے بے اختیارانہ نکل جاتا ہے اور چاہتا ہے کہ ایک دفعہ ساری کتاب کو پڑھوں حافظ علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں ؎

گر مطرب حریفاں ایں پارسائی بخواند   در وجد و حالت آرد پیراں پارسا را

یہی حالت ایک سادہ زبان پنجابی تصنیف ہیر وارث شاہ کی ہے۔ ہم ذرا زیادہ وضاحت سے اس مضمون کو لکھتے ہیں۔ اور اس کی کمال مقبولیت کا باعث بیان کرتے ہیں۔

بڑی مقبولیت کا نشان کسی تصنیف کا یہ ہوتا ہے کہ اس کی کہاوتیں تمام ملک میں ضرب المثل کی طرح بولی جاویں وارث شاہ کی ضرب المثل ہم لڑکپن سے سنتے چلے آئے ہیں ؎

سوٹا پیر ہے وگڑیا تگڑیاں دا تے شیطان استاد مراسیاں دا

اسی طرح کئی اور باتیں ہیں جو اس بزرگ نے اپنی کتاب میں لکھی ہیں اور وہ ضرب المثل کے درجہ کو پہنچ گئی ہیں فضل شاہ جو ہمارے ہم عصر تھے انہوں نے زیادہ زور اپنی تصنیف میں تجنیس پر رکھا ہے ایک جگہ دو کہاوتیں بھی لائے ہیں مثلاً ؎

زوراوراں دا آکھیا لت گردن من خواہ مخواہ ضرور ہویا

یہ بھی اسی بزرگ کی تقلید تھی۔ مگر مقبولیت جو وارث شاہ کی کلام کو ہے وہ کسی دوسرے کو کم نصیب ہوئی ہے علاقہ بہاولپور میں سید لطف علی صاحب ایک بڑے شاعر گذرے ہیں قصہ سیف الملوک تصنیف کیا ہے ایک نئی طرز کے موجد مانے گئے ہیں سندھی لوگ

اس کی تصنیف کو بڑے تپاک سے پڑھتے ہیں مگر یہ عالمگیر مقبولیت جو ہیر وارث شاہ کو ہے کسی کتاب میں نہیں دیکھی گئی۔ بظاہر ایک رندانہ تصنیف ہے، ناصح بزرگ کہتے ہیں کہ واہی تباہی قصہ پڑھ رہے ہو مگر اس کی زبان کی خوبی جبراً اپنی طرف کھینچ لیتی ہے سعدی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں ؎

دوستاں منع کنندم کہ چرا دل بتو دادم   باید اول بتو گفتن کہ چنیں خوب چرائی

قصہ کی سب سے اعلےٰ قسم وہ مانی گئی ہے جس میں مصنف انسانی فطرت پر ایک فلسفیانہ نظر ڈالتا ہے اور پھر انسانی جذبات اور انسانی افعال کا ایسا بے نظیر نقشہ کھینچتا ہے جو اس کے اختیار سے باہر معلوم ہوتا ہے جس کو لوگ حیرت زدہ ہو کر الہام کا خطاب دینے میں بھی پس و پیش نہیں کرتے۔ انسانی فطرت کا ایسا مطالعہ کرنے والا صدیوں میں ایک آدھ ہی پیدا ہوتا ہے اور وہ بھی کسی خاص ملک میں شکسپیر کے ناٹکوں کو اسی باعث سے انجیل کے دوسرے درجہ پر رکھا گیا ہے کیونکہ نظم میں یہ شخص یورپ کے ملکوں میں سعدی کی طرح ناظم و ناثر بے مثل مانا گیا ہے۔ یونان میں ہومر، روم میں حضرت مولانا روم پنجابی زبان میں سید وارث شاہ انسانی فطرت کا مطالعہ کرنے والا اور شیراز میں سعدی اور حافظ علیہ الرحمتہ گذرے ہیں۔ پنجابی کے شاعر قادریار، مقبل، احمدیار، علی حیدر، رحیم بخش وغیرہ بڑے نامی ہو گذرے ہیں۔ مگر سید وارث شاہ کی ہیر مقبولیت میں سب سے بڑھ چڑھ کر ہوئی ہے اس کی مقبولیت کسی دلیل کی محتاج نہیں ہزاروں نسخے ہر سال چھپتے اور فروخت ہوتے رہتے ہیں مطبوعہ نسخوں کا جو سرکاری طور پر حساب سال بھر میں ہوتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح بائیبل یورپ میں فروخت ہوتی ہے اسی طرح پنجاب میں ہیر وارث شاہ لاتعداد چھپتی اور فروخت ہوتی ہے اور ماجھے مالوے کے سکھ اس کو گورمکھی میں خرید کرتے ہیں اور ایسے تپاک سے پڑھتے ہیں کہ بس قربان ہو جاتے ہیں۔ وہ اس کو وارے شاہ کی ہیر کہہ کر پکارتے ہیں۔ ہر ایک ناخواندہ اسی ہیر کے سننے کی خواہش کرتا دیکھو گے وارث شاہ نے ٹھیٹھ زبان میں اور خاص فطرت انسانی کا مطالعہ کرتے ہوئے اس کو لکھا ہے۔ جس سے مقبولیت عام کا سہرا اس کے سر پر رہا۔ پنجاب کے شعراء نے اس کا وہ لوہا مانا ہے کہ کوئی اس کی شاعری کا منکر نہیں سنا گیا۔

دوسرے شاعروں کی تصانیف میں تکرار قافیہ ایک عیب مانا گیا ہے اس بادشاہ بے پروا نے تکرار قافیہ کو اپنا شعار بنا رکھا ہے۔ کوئی چوں بھی نہیں کرتا۔ ت۔ ط۔ ر ڑ۔ س۔ ص۔ ز۔ ظ کو قافیہ کر کے لاتا ہے کوئی بولتا بھی نہیں۔ سبب یہ ہے کہ ایک سخن آفرین بادشاہ کی طرح اپنی تصنیف میں جو اس کی قابو شدہ رعایا ہے جس طرح چاہتا ہے دست اندازی کرتا ہے قوافی کی کمی بیشی کا اس کو خیال بھی نہیں۔ معنوی خوبی کو ہاتھ سے نہیں دیتا اور سچ پوچھو تو قافیہ بندی کی بھی ایسی ہی کٹھن منزلیں طے کرتا ہے کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ پنجابی پنجاب کا حاکم ہے۔ طبیعت کے گھوڑے کی باگ جدھر چاہتا ہے پھیر لے جاتا ہے۔ قافیہ قواعد کے مطابق لانا تو الگ بات ہے۔ اس نے اپنے آپ کو ایسا با اختیار سمجھا ہوا ہے اور سچ مچ زبان پنجابی میں ہے بھی ایسا ہی با اختیار کہ الفاظ میں تبدیلی کر کے اپنے قافیہ پر لے آتا ہے اور کوئی اس کو روکنے والا نہیں کوئی شاعر ایسا کر کے دکھاوے تو سبھی لوگ تمسخر سے اس کی تصنیف کو خاک میں ملا دیں شاعر اسی خوف سے قافیہ بندی بڑی احتیاط سے کرتے ہیں۔ سین کے قافیہ میں صاد نہیں۔ قاف سے قاف کا قافیہ نہیں ملاتے

صورت تیری تھیں گھولی لے چل تخت ہزارے | میں تیری توں نوشہ میرا چھوڑیاں گھٹاں چارے
منگ تیری میں روز ازل تھیں آئی یار پیارے | اک پل تیرے باہجوں سیاں ہوؤن نہیں گذارے

اسی طرح ہیر کو رانجھے نے خواب میں دیکھا اور جھنگ سیال کا عزم کر کے روانہ ہوا۔

فضل شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ جب ہیر کی کشتی پہ رانجھے کی ملاقات ہیر سے ہوئی تو ہیر نے بیان کیا کہ میں نے اس کشتی والے پلنگ پہ سوتے ہوئے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک چاند زمین سے ٹوٹا اور میرے پاس پلنگ پہ جلوہ گر ہوا پھر اس چاند پر غبار چھا گیا۔ شاید اس کی یہی تعبیر تھی کہ وہ محبوب چاند ملازم ہو کر چوچک سیال کی بھینسیں چراتا رہا اور ذلت کا غبار اس کے خوشنما چہرے پر چھا گیا۔ ہیر نے تعبیر کی تھی کہ وہ چاند جو میں نے اپنے پلنگ پر دیکھا وہ تو ہی محبوب تھا۔ اسی طرح رانجھے نے بیان کیا کہ میں نے بھی ایک چاند خواب میں دیکھا تھا۔ مگر تیرے نام کی حسن میں عام شہرت ایسی تھی کہ میری بھاوجیں بطور ضرب المثل کہتی تھیں کہ ہیر سیال سے شادی کر گویا حسن میں بدر کی طرح مشہور تھی۔ تیرا نام بطور ضرب المثل سنا اور چاند کو خواب میں دیکھا۔ تیری کشش مانند مقناطیس کے مجھے کشاں کشاں یہاں تک لائی۔ احمد یار اس موقعہ پر کہتا ہے ؎

جسدم ہیر تگی کھا غصہ کول پلنگ دے آئی | خوابے والا یار پچھاتا ہوش نہ رہ گئی کائی
جویں زلیخا یوسف دے ول پہلی جھاتی پائی | رس گئے گوڈے نین نیناں نوں چہ دھس گئے تیر ہوائی
رانجھے ڈٹھی ہیر سلیٹی خوب نظر لگائی | احمد یار اوہ خوابے والا سی محبوب صفائی
ہیر سیال تیری گھولی گھول گھمائی ساری | جنہیں راہاں ٹر دا آیوں او نہاں راہاں تھیں واری
میں نوں خوابے اندر رانجھا جگ گیوں لا کاری | راتیں نیند نہ آوے اکھیں وچہ کراں اکلی زاری
نہ میں بھیت کسے نوں دتا جگدی سار و ساری | ہن اج آن دتا رب کٹھر چہ رنگ لگا گلزاری
توں ہے میرا نوشہ تے میں تیری ہیر کنواری | احمد یار حضوروں لکھی ہیر رانجھے دی یاری

وارث شاہ نے نہ کوئی خواب میں دیکھ کر عاشق ہونا لکھا ہے اور نہ کوئی چاند کا دیکھنا لکھا ہے صرف ہیر کے حسن کی شہرت جو اس قدر زبان زد ہو رہی تھی کہ بطور ضرب المثل بولی جاتی تھی (جیسے حضرت یوسف کا حسن)، ملک پنجاب میں ہیر جیسا حسن عام بولتے تھے۔ جو عورت بہت خوبصورت ہو اس کو ہیر ثانی کہتے ہیں۔ اسی شہرت کو رانجھے نے سن کر جھنگ سیال کا راستہ لیا ؎

ساڈا حسن پسند نہ لیاونا ایں جا ہیر سیال ویاہ لیاویں | واہ ونجلی پریم دی گھت جالی کائی نڈھی سیالاندی پھاہ لیاویں
دنے رات پھریں اوہدے نگر لگا جویں داگ تے تویں لاہ لیاویں | تینتھے دل ہے رناں ولاؤنے دا رانی کوکلاں محل تھیں لاہ لیاویں
دنے بوہیوں کڈھنی ملنا ایں راتیں کندھ پچھواڑیوں ڈھاہ لیاویں | وارث شاہ نوں نال لیجا کے تے کوئی دم دے کے کھسکا لیاویں

اس مضمون کو فضل شاہ صاحب نے اس طرح ادا کیا ہے بھابی کی زبان سے رانجھا کو خطاب ہے ؎

نیناں لان چاہیئے نڈھ جیہی سوہنی کتھوں ڈھونڈئیے وچہ خدایاں جی | جا کے ہیر سیال ویاہ لیاویں جے کر جوڑیاں رب نے لائیاں جی

سن کے ہیر دا نام خاموش ہویا بھر جایاں گھریں سلیاں جی
ایسی ہیر دے نام [illegible] گئیاں ست منتے زر دائیاں جی
آکھے ہیر دے دیس نوں چلیں میرے صاجا سچیا سائیاں جی
آئی ہینڈ چڑ [illegible] کھیت ہویا رانجھے اکھیاں بچا لائیاں جی

آگے خواب کا بیان کرتا ہے مگر جو مضمون وارث شاہ نے صرف ہیر کے حسن کی مشہوری کا ہے وہی فضل شاہ نے بھی لیا ہے یعنی ہیر کا حسن اس وقت ضرب المثل ہو رہا تھا جس کو رانجھا سن کر غائبانہ عاشق ہو گیا اور یقینا یہی سمجھا کہ اگر میرے لائق عورت ہے تو ہیر ہے جس کے حسن کی مشہوری ضرب المثل ہو رہی ہے ❖

وارث کی ہیر سے مقابلہ } پہلے پہل اس کتاب کا مقابلہ محمد یار شاعر نے کیا وہ وارث شاہ کی ہیر کو بہت ہی حقارت سے دیکھتا اور اپنے آپ کو شاعران کا لقب دیتا چنانچہ کہتا ہے ؎

وارث شاہ سخن دا وارث کسے نہ ہٹکیا ویا
مندا رہی ہوئی چکی [illegible] نکوں [illegible] لیا

یعنی وارث شاہ سخن دا وارث (یہ لفظ [illegible] طعنہ کے کہا) کسی نے اس کو روکا نہیں جس طرح [illegible] [illegible] ہے اسی طرح اس نے اشعار کو بے قاعدہ طور پر خراب کر ڈالا ؎

اِکو قافیہ مڑ مڑ آوے حال نہ کوئی تسکاندا
[illegible]

یعنی ایک ہی قافیہ کو بار بار لاتا اور قوافی کا برا حال کرتا [illegible] ہم پہلے ہی لکھ چکے ہیں کہ تکرار قافیہ شعرا کے نزدیک عیب ہے مگر [illegible] چلا آتا ہے [illegible] کی خوبی کو نہیں پہنچ سکتے اب دیکھو مقابلہ میں احمد یار [illegible] شاہ کو کیسی [illegible] اس کی کتاب کیسی حقارت سے دیکھی ہے۔ اس نے خود ہیر پنجابی میں بہت [illegible] کر استعمال [illegible] دوسرے بحر میں منظوم کر دیا۔ کوئی نئی جذبات پیدا [illegible] لئے ہیں۔ پنجابی قصوں کے لکھنے میں احمد یار بڑا [illegible] شمار نہیں ہو سکتا راجہ رنجیت سنگھ صاحب کے [illegible] اس میدان میں آکر ایسا ہارا ہے کہ اپنی ہیر کے خاتمہ [illegible] کہ وارث شاہ کا مقابلہ مجھ سے نہیں ہو سکا امی پرس [illegible] وارث کے سامنے نادان سمجھ کر بکتا ہے اور جس [illegible] اکڑا ہوا کچا وہ کہ یہ ہاتھا اسی منہ سے اس کے آگے عاجزی کر رہا ہے اور خاکسار بن کر ناک رگڑ رہا ہے کہ [illegible] کو کہتے ہیں عربی [illegible] نے کیا اچھا کہا ہے اَلْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْاَعْدَاءُ یعنی بزرگی وہ ہے جس کی گواہی دشمن بھی دیں انصاف [illegible] جس نے دانت پیس کر وارث شاہ کا مقابلہ شروع کیا ہے اور بڑی حقارت سے اس کی تصنیف کو یاد کیا ہے وہی اب پاؤں پڑ رہا ہے [illegible] مدح خواں ہو گیا ہے جیسے مرید مرشدوں کی مدح خوانی کرتے ہیں۔ ہجو کے بیت تو سن چکے ہو اب عاجزی کے [illegible] مدح [illegible] بھی سنو۔ کہتا ہے ؎

وارث شاہ جنڈیالے والے واہ واہ ہیر بنائی
میں بھی ایس اوسے دی کر کے لکھی توڑ نبھائی

کیا سچ کہا ہے وارث کے رشک سے مقابلہ کا مادہ ہوا تھا کہ اس سے بڑھ جاؤں گا۔ مگر جب میدان میں آ کر حریف کا زور دیکھا تو دم خم بھول گئے۔ حضرت اب کیا فرماتے ہیں ؎

جو اکل مضمون نبھن دی [illegible] ناہیں کائی
وڈا تعجب آوے یارو ویکھ اس دی دانائی

مضمون باندھنا اور قصے کو صرف بیان کر جانا اس میں بڑا فرق ہے۔ وارث شاہ نے ساری کتاب جواب در جواب میں ختم کی ہے شعر کے لئے اتنی بڑی کتاب کو صرف جوابوں میں ختم کرنا بڑی کٹھن منزل کا کاٹنا ہے۔ احمد یار کہتا ہے کہ ایسے مضمون باندھنے کی مجھے طاقت نہ تھی اور وارث شاہ کی دانائی کو دیکھ کر بڑا تعجب ہوتا ہے ورنہ قصہ گوئی میں تو احمد یار بڑا زبردست شاعر مانا گیا ہے اور شعر بھی بہت عمدہ کہتا تھا۔ مگر ایسے شخص کا مقابلہ نہ ہو سکتا تھا نہ ہو سکا ؎

قصے لکھدیاں سٹھ [illegible] ہویاں اپنی عمر لنگھائی
تے اس قصیاں وچوں اکو ایہو ہیر بنائی۔
اکھاں ڈولے تے ہتھ لگدے کیا گل ڈھکدی آئی
احمد یار کہی اس جیسی [illegible] اکل نہ آئی!

یعنی کیسی کہاوتیں مناسب موقعہ ہے [illegible] کرامات کیسی دلچسپ ہوتی ہے۔ مجھے تو ایسی بات [illegible] کلام کی تجویز ہی نہیں آتی۔ باوجودیکہ میں اتنا بڑا شاعر ہوں کہ ساٹھ برس [illegible] لکھتے ہوئے پوری عمر گذر [illegible] ایسا بڑا تجربہ کار ہوں وہ اس نے اپنی عمر میں ایک ہی قصہ ہیر کا لکھا ہے اور وہ ایک اور وہ ایسا ہی مقبول عام ہوا ہے کہ اس کا مقابلہ [illegible] کے اس کے برابر مقبولیت پانا کوئی خالہ جی کا گھر نہیں پھر آگے کہتا ہے ؎

جتنے قصے اٹکتا باں وچ عمر بچ جوڑے
گن لگاں تے یاد نہ آون جتنے دساں تھوڑے
پر اک سگھڑ اکو گل کر کے منصب پاون نہ وڑے
دوجے رہیں نہ کہن سناون سے تقریراں توڑے
اپنے موہوں صلاح نہ سوہنے تارے توڑے ٹوٹے
سخن جنہاندے لوک صلاحن ایسے جگ تے تھوڑے
سخن حضور قبول جنہاندے گل نہ کوئی موڑے
احمد یار پیارے سوئی آپ جنہاں نوں لوڑے

یعنی میں بڑا پر گو شاعر ہوں بیشمار تصانیف میں بڑی بڑی کتابیں بنائی ہیں لیکن میری مثال اس طرح ہے جس طرح کسی بادشاہ کے پاس ایک دانا ایک سخن کہہ کر بڑے عالی منصب پا جاتے ہیں اور دوسرے بڑی بڑی تقریریں کرنے والے خالی رہ جاتے ہیں۔ اور اس کی قسمت کو نہیں پہنچ سکتے اپنے منہ سے خود اپنے آپ کو سراہنا اور آسمان سے ستارے توڑنا زیب نہیں دیتا جن کے سخن کو پبلک پسند کرتی ہے اور سخن ان کا عالمگیر ہو جاتا ہے ایسے لوگ جہان میں بہت تھوڑے ہیں احمد یار اقرار کر رہا ہے کہ وارث شاہ ایسے ہی لوگوں سے ہیں جن کا سخن عالم گیر ہوتا ہے اور پبلک ان کو منظور کرتی ہے ایسا کوئی کوئی شخص ہوتا ہے۔ جیسے سعدی علیہ الرحمتہ اور حافظ صاحب مولانا روم علیہ الرحمتہ جن کے سخن منظور ہوں اور ان کی بات کو کوئی پھیر نہیں سکتا خدا پاک جن کو خود چاہتا ہے ایسی منظوری عطا فرماتا ہے۔ والسلام

دوسرا شخص

وارث شاہ سے مقابلہ کرنے والا سید فضل شاہ ساکن نواں کوٹ ہے۔ صاحب موصوف نے بھی ملک الشعراء ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس

طرح احمد یار نے کیا ہے اور بیشک یہ دونوں بڑی اعلیٰ طبیعت کے شاعر تھے احمد یار کی نسبت تو سنا گیا ہے کہ اکثر باتیں بھی شعر میں کیا کرتا تھا۔ پنجابی میں اس کی تصانیف بہت ہیں بے تکلف شعر کہتا تھا اور فضل شاہ صاحب نے اپنی تمام عمر میں پانچ قصے لکھے ہیں۔ سوہنی مہینوال۔ سسی پنوں۔ ہیر۔ لیلےٰ مجنوں اور یوسف زلیخا۔ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت نظامی ملک الشعراء تھے۔ انہوں نے بھی پانچ ہی کتابیں لکھی ہیں۔ ہم نے بھی ان کا تتبع کر کے پانچ ہی قصے تصنیف کئے ہیں۔ خمسہ نظامی کی طرح خمسہ فضل شاہ پنجابی میں یادگار رہے گا۔ سسی میں فرماتے ہیں ؎

شہر شہر شہرہ میرا شہر سیتی مُلک مُلک ملک الشعرا بیلی

دوسری جگہ فرماتے ہیں ۔ نکتہ چین آوے بھاویں چین وچوں کرے بحث ہزار تکرار سائیں

آپ نے ہیر کے قصہ میں وارث شاہ کی نسبت یہ لکھا ہے ؎

وارث شاہ ہسایا جگ عالماں دا خاصاں تسال روناں زار پیارے ۔ ہسن والیاں تھیں ہسن لوک دانے اتے رونیاں کمن ہیار پیارے

یعنی وارث شاہ نے لوگوں کو ہنسایا ہے گویا ہیر کا شعر ان کا مذاق ہے جس کو سن کر لوگ ہنستے ہیں اور ہم نے لوگوں کو رلایا ہے یعنی درد مندانہ سخن سے دردمندوں کو رقت ہوتی ہے اور روتے رہیں گے وارث شاہ نے لوگوں کو ہنسانے کی کوشش کی ہے۔ دانا لوگ ہنسنے والوں پر ہنستے ہیں اور رونے والوں کو پیار سے محبوب پیار کہتے ہیں خاص لوگ جو سمجھدار ہیں ان کو رلانا اور شوق محبت پیدا کرنا میرا مقصود ہے غور سے دیکھا جائے تو فضل شاہ صاحب اپنی دانائی سے وارث کے مقابلہ سے پہلو بچا کر نکل گئے ہیں اور حریفانہ زور آور سے پنجہ نہیں ملایا صرف قصہ بیان کرنا اور صنعت تجنیس پر زور ڈالنا اور آہ و فغاں زیادہ تر لانا جو شاہ صاحب کا دوسرے قصوں میں عمل میں آیا ہوا ہے پیشہ تھا۔ اس کی طرف کترا گئے وارث نے تو قصہ کو مختصر بیان کیا ہے اس کا زور تو سوال جواب پر رہا ہے ضرب المثلوں کہاوتوں تمثیلوں نصیحتوں سے عوام الناس کے فعلوں پر اس کی نظر رہی ہے عالم فطرت پر اس نے ہر ایک صفحہ کو گلزار بنا کر گلہائے رنگا رنگ شگفتہ کر کے دکھلا دئے ہیں ہنسانے کا طعنہ جو فضل شاہ صاحب نے وارث شاہ صاحب کو دیا ہے اور گویا اس کو ایک نقال اور مسخرے سے نسبت دی ہے یہ بھی ٹھیک نہیں ہے وارث شاہ نے جو سچی باتیں اور عام رواج ملک کا لکھا ہے اس پر کوئی ہنستا رہے یا نصیحت قبول کرے سچ کہنے والے نے سچ کہہ دیا ہے اور کسی طرف سے کوئی خامی اس کتاب میں آنے نہیں دی۔ اب خود فضلشاہ صاحب کی ہیر کو دیکھو ناول نویس کا فرض آپ نے کس طرح ادا کیا ہے اور اس کا مقابلہ وارث شاہ کی ہیر سے کر کے دیکھو۔

ہیر جب بیاہی گئی ہے اور سال گذر چکا ہے۔ وطن کے واسطے سخت اداس ہوئی ہے اور رانجھے کے ہجر میں گداز ہو رہی ہے اب وہ رانجھے کو اپنا پیغام اور خط پہنچانا چاہتی ہے مقبل شاعر اس جگہ لکھتا ہے کہ ہیر نے سہتی کو اپنا رازدار بنا لیا اور اس کے ذریعہ سے اپنے برہمن کو رانجھے کی طرف قاصد کر کے بھیجا برہمن لوگ سیالوں اور کھیڑوں وغیرہ زمینداروں اور رئیسوں کے اس وقت رازدار قاصد اور گھر کے میں حجاموں اور میراثیوں کی طرح کام کاج کرنے والے مقرر ہوتے تھے۔ قاصد برہمن جھنگ میں پہنچا وہاں سے معلوم ہوا کہ رانجھا تخت ہزارہ کو گیا ہوا ہے وہاں جا کر خط و پیغام پہنچایا رانجھا اپنا خط لکھوا کر برہمن کو دیتا ہے جس کا مضمون مختصر یہ ہے ؎ ملتے

تیرداں کھیاں ہوئیاں کانیاں نی لٹ ہاوے تے اربیلیئے نی   نیوں لا کے شہر تھیں نس گئیں گل خام ہے انگ سہیلیئے نی
مینوں پھٹ کے لون چالائیاں نی تینے گرب ہیلئے نی   ہونڈا چھوڑ کے کھیڑیاں نال گئی اینقبل انہے ٹھیں اٹھ کھیلئے نی

اسی برہمن کو پیغام دیا کہ میں جوگی ہو کر آؤں گا اور برہمن کو بہت کچھ انعام دیا وغیرہ وغیرہ اور وارث شاہ نے ایک عروس کی زبانی پیغام پہنچانا لکھا ہے جو جھنگ سیال میں رنگپور میں بیاہی گئی تھی وہ عروس ہیر کا حال پوچھنے کو آئی اور ہیر نے اس کو پیغام دے وارث شاہ نے اس واقعہ کو ایسا مطابق حال کر کے دکھایا ہے کہ جیسا ناول نویس کے لئے مناسب ہے ہیر اس عروس کو زبانی پیغام دیتی ہے ؎

ہتھ بنھ کے گل وچ پا پلہ کہیں دیس نوں دعا سلام میرا   مینوں ویریاں دے وس پا یو نے سیاں چا وساریا نام میرا
جیوداہ دچہ بوڑ ہنے ماپیاں نوں انہاں نال ناہیں کوئی کام میرا   ہتھ جوڑ کے رانجھے دے پیر پکڑیں پھیر اتنا کہیں پیغام میرا
کرو مہربانی تسیں آپ آ و ناہیں ہووندا کام تمام میرا   وارث نال بیوارثاں رحم کیجے مہربان ہو کے آؤ شام میرا
آکھیں رانجھنے نوں کدی آ ملے دیسے درس پیاودی بھکھیاں ہیں   روضے حسن حسین شہید غازی بھولے پیر دی سکھناں سکھیاں میں
بھسن نیاں کھیڑیاں گھر نیاں نوں سر منڈیری دے جھکاں جھکیاں میں   وارث بلیجہ ہوئے خیرخواہ کیہڑا اگے دشمناں ظالماں دے ڈھکیاں میں

عروس جھنگ سیال میں رانجھے کو آ کر ڈھونڈتی ہے اور ہیر کا پیغام دینے کے لئے عورتوں سے اس کا پتہ معلوم کرتی ہے ؎

بیٹی آ کے سوہرے دلی جدوں تجھے چاک سیالاں دا کیہڑا نی   منگو چو چکے دا جیہڑا چار داسی منڈا تخت ہزارے دا جیہڑا نی
جیہڑا عاشقاں وچ مشہور رانجھا سروس عشق دا سہرا نی   کتے دائیے کتے مسیت رہندا امیرا او سنوں دیہو سنیہڑا نی
عشق پٹ کے رنیاں گالیاں شوا جڑ گیاں دا او ہیر کیہڑا نی   وارث عشق دا ماریا پھرے بھوندا ہیر پاہ کے لیگیا کھیڑا نی

عورتیں اس عروس کو رانجھے کے پاس لے جاتی ہیں اور وہ ہیر کا پیغام اس کو سناتی ہے ؎

کڑیاں جاولایا رانجھنے نوں تیرے دکھ درد دا لدیا ای   آکھے گھن سنیہوڑا سجناں دا تینوں ہیر پیاری نے سدیا ای
تیری طرف سنیہوڑا ہیر دتا سبھ جیو دا بھیت اُلدیا ای   انہاں دماں دا کجھ وساہ ناہیں عزرائیل چڑھ دھوتے وڈیا ای
جھب ہو فقیر تے پہنچ میتھے اوتھے کاسنوں جھنڈڑا اڈلیا ای   تدھ باہجہ نہ جیوناں ہوگ نیرا وچہ سیالاندے جیو کیوں گڈیا ای
تیرے واسطے ماپیاں گھروں کڈھی سال ہیک سیا اسکیڑا ادیا ئی   وارث شاہ اس عشق دی نوکری نے دماں باہجہ غلام کر چھڈیا ئی

احمد یار اسی مضمون کو اس طرح ادا کرتا ہے۔

کھیڑیاں دی اک کڑی سیالیں آہی پرنی ہوئی   رڑدیاں ہویاں آکھیں میرے دیہہ سنیہا کوئی
ہیر کہے میں ماپیاں ڈھگی ہا ہو گھت ڈبوئی   میرا ساک کی نال انہاں دے پرجے چاک ڈھوئی
ہتھ بنھ دعا سلام پہنچا کے کرنی عرض ایوئی   اکھیں پک گیاں راہ تکدیاں رت نیناں تھیں چوئی
بن جوگی کوئی ویس وٹا کے تھی کر دان ستھوئی   مکھ دکھاویں آ کے سجن میری جان حشر نوں دھوئی
آ پیغام پہنچایا دھیلی ساری گل سنائی   تیرے باہجوں ہیر پیاری رو رو ہو نتائی

ہر دم رو رو کملی ہوندی کمت جہاں نہ کوئی — سن کے رانجھے نے آہ ماری وناگہت دہائی
سمجھ حقیقت ملاں کولوں ایہہ تقصیر لکھائی — تیرے میرے وچ ہیرے کیتنے کم خدائی
اساں دو ہانیاں ثابتیاں دا اوہ واقف جس لائی — اوسے نوں توفیقاں سبھے جے اس توڑ نبھائی
میں بھی ہن بے رہندا ناہیں کرو گیاں ہن دھائی — جوگ لواں گا احمد یار آ ٹلے بال گندھائی

عروس کی زبانی رانجھے کو پیغام پہنچا سن کر ایک ملاں سے خط لکھوایا۔ خط کا مضمون وارث شاہ اس طرح لکھتا ہے ؎

مئیں رانجھے نے ملاں نوں کیہا چھٹی لکھ جی سجناں پیاریاں نوں — نساں سو ہرے جا آرام کیتا اساں ڈھوٹے سال سو ل آنگیاریاں نوں
پہلے دعا سلام قبول ہووے انہاں دوستاں رب سواریاں نوں — مہر باگی نال جو یاد کیتا پانی پا یا جے بھکے انگیاریاں نوں
اگ بھڑک کے زمین آسمان ساڑے چا لکھیا جے دکھاں ساریاں نوں — تو تاں ٹھگ کے مہیں چرالیاں ناں سچ تے توڑ دیاں یاریاں نوں
اک ہور رہی گلہ چا لکھیو جے ہیرے مارئیے نہیں آواریاں نوں — کہے یار دے نام نے سیس دتے پکے جھدیئے ایڈا ساریاں نوں
چاک ہو کے وت فقیر ہوواں کیہا ماریا اساں بے چاریاں نوں — گلہ لکھ جو یار نے لکھیا ای سجن لکھدے جویں پیاریاں نوں
میرا حال احوال تے سبھ لکھیں ذرا چھڈیں نہ گلہ گزاریاں نوں — وارث شاہ نہ رب بن آس کوئی سجن لکھدے جویں پیاریاں نوں

رانجھا ملاں سے خط لکھوا رہا ہے کیونکہ جاٹ ناخواندہ ہے آپ نہیں لکھ سکتا وارث شاہ کا یہ نقطہ ملا کو کہنا کہ اسی طرح لکھ جیسے دوست دوستوں کو لکھتے ہیں کیسا بر محل اور کتنا مناسب ہے ناخواندہ آدمی چونکہ مطلب ادا نہیں کر سکتا لکھنے والے کو اسی طرح کہا کرتا ہے پھر کہتا ہے میرا تمام احوال مفصل لکھنا اور گلہ گزاری کی کوئی بات نہ چھوڑنا یہ وارث شاہ کے ادائے مطلب کی خوبی ہے کتنا پختہ کار شاعر ہے اس سے بھلا کوئی مقابلہ کر سکتا ہے اب جو خود مضمون خط کا کاتب کو ملا کرتا ہے وہ بالکل ناخواندہ جاٹ کا مضمون ہے ؎

تینوں چا سی ڈاڈھا ویاہ دا نی بھلا ہویا جے جھب وہیجیئے نی — ایتھوں نکل گئیں ان پریاں دناں وانگوں نت سوہرے جا تیجیئے نی
رنگ تی اے وہٹی کھیڑیاں دی اے کیدو لنگڑے دی اے بھر تیجیئے نی — چلیاں پالی پانی دکھاں نال پالی کرم سید دے ماپیاں نیجیئے نی
سنگ چھڈ کے سنگ کو سنگ رلیٹے کیوں سنگدے بیجنوں بیجیئے نی — کھیڑے سلہوے چا بنا یوں سید کھیڑے نے پھب رہیجیئے نی
قاصد ہیر نوں آکھدا جا کے تے خط چاک دا لکھیا دیجیئے نی — وارث شاہ نینوں ہن آکھدا ئی ٹھگی متراں نال نہ کیجیئے نی

اسی طرح خط و کتابت شروع ہو جاتی ہے مگر دونوں لکھوا کر بھیجتے ہیں اور زبانی پیغام بھی بھیجتے ہیں۔ رانجھا ہیر کا خط کسی خواندہ ملا سے پڑھوا کر خوش ہوتا ہے اور جواب لکھتا ہے ؎

چیٹھی نام ہیرے لکھی نڈھڑی نے وچہ لکھے سو درد فراق سارے — رانجھا نرت پڑھا کے خوش ہویا نالے ہجر فراق دی آہ مارے

پھر کاتب کو کہتا ہے کہ میری طرف سے ایسا مضمون لکھ جو آسمان سے ستارے توڑ لائے اور اس طرح لکھ جس طرح عاشق کی طرف سے محبوب کو لکھا جاتا ہے یہ وارث شاہ کی ناول نویسی کا کمال ہے گویا رانجھے کے الفاظ کی بعینہ نقل اتارتا ہے ناخواندہ آدمی خط لکھوانے لگتے ہیں تو کاتب کو اسی طرح کہا کرتے ہیں کہ ایسا مضمون لکھو جیسا لکھنا چاہیئے نہایت ہی عجیب ہو چونکہ خود تو عبارت نہیں لکھوا سکتے کاتب کو تاکید کر سکتے

کرتم خود اچھی سنجیدہ عبارت تیار کرکے مضمون کو ٹھیک طور پر لکھو کہ بس سننے والوں کے دل کو فریفتہ اور شیدا کر ہوے۔ یہ وارث کا کمال ہے اور اصل ناول نویسی اسی کو کہتے ہیں۔ چنانچہ کہتا ہے ؎

گلہ لکھ جو دلاندے کھڑیا لکھن پیاریاں نوں جویں یار سارے
لکاں لکھ تو درد فراق میرا جہڑا ابہروں سُٹ دا توڑ تارے

اب یہاں سید فضل شاہ صاحب کی ہیر کا بھی خط والا موقعہ دیکھ کر ہم مقابلہ کرتے ہیں۔ ہیر عروس کے ہاتھ لکھ کر بھیجتی ہے خود ایسا فارسی خط لکھتی ہے گویا ایک بڑا منشی فاضل تحریر کر رہا ہے ؎

اول حمد ہزار جبار صانع کردگار صنعت کردگار رانجھا
لکھ شکر کروڑ احسان خالق کاریگر رب نقیں ایہا یا را رانجھا

اسی طرح ایک مصرعہ فارسی اور ایک پنجابی چلا جاتا ہے۔ بڑا المباخط ہے آگے فرماتے ہیں ؎

توز بہر خدا خورم رانجھا مردم باز آئی بچہ کار رانجھا
کھیڑا ایر دار بر دار برکش گیر دار بندِ بہر دو نزار رانجھا

اسی طرح چالیس بیت کا خط ہیر نے خود لکھ کر بھیجا ہے۔ پھر رانجھا نے پڑھ کر اسی طرح فاضلانہ خط فارسی میں تحریر فرما کر بھیجا ہے ؎

اول آخر اللہ اکبر رب العالمین وجل شان دلبر
ایہا یار کرتار پسار کیتے ملک فلک تے خلق جہان دلبر

اسی طرح فارسی فصیح میں بڑا طویل خط رانجھے کا لکھا ہوا ۱۰۴ بیت کا ہیر کو پہنچتا ہے آخری بیت یہ ہے ؎

رمقے جان باقی آں ہم رفتہ خواہد بہر فصل چشماں گریاں دلبر
فضلوں جہات انیر دی نزع ویلے کریں مشکلاں ہون آسان دلبر

اسی خط و کتابت میں دونوں بزرگوں کی تصنیفوں کا مقابلہ ہو چکا وارث شاہ نے وہ کمال دکھایا ہے کہ جس کو دیکھ کر عقل حیران ہو جاتی ہے جاٹ کی زبان سے جو بات نکلنی چاہئے اس کا نقشہ باندھا ہے اور فضل شاہ صاحب نے خلاف قواعد ناول نویسی کے فاضلانہ خط دونوں کی طرف سے لکھے ہیں باوجود خلاف واقع ہونے کے ناول نویس کے لئے سخت مذموم فعل ہے کہ موقعہ مناسب کو نہ دیکھے اور جاہل کی زبان سے فاضلانہ مضمون ادا کرے۔ یہ ایک اعلیٰ شاعر کی شاعری پر سخت دھبہ ہے فضل شاہ بڑی اعلیٰ طبیعت کے شاعر تھے۔ مگر اس کا مقابلہ پر کچھ بھی نہیں کر سکے بلکہ ایک خامکاری اپنے اوپر ثابت کر چکے ہیں یہی دو شاعر وارث شاہ کے مقابلہ پر نکلے اور دونوں کی خامکاری معلوم ہو گئی۔ ہاں کہ احمد یار نے تو دانائی کا کام کیا کہ وارث شاہ کا ہی مضمون دوسرے بحر میں ڈھال لیا اور آخر خاتمہ پر پہنچ کر وارث کی مدح و ثنا اور اپنی عاجزی کو بتلا کر شوخ چشمی والا گناہ بھی بخشوا لیا ہے اور فضل شاہ صاحب نے مقابلہ کا آئینہ روبرو رکھ دیا ہے۔ جس سے سمجھدار لوگ خود ہی پڑھ کر سمجھ جاتے ہیں کہ وارث کے سامنے حضرت فضل کا سکہ نہیں چل سکتا۔ والسلام ۞

اس قصہ کو کتنے شاعروں نے تصنیف کیا

(۱) پہلے پہل ہیر کی دار کسی نے تصنیف کی تھی اس کا کوئی نمونہ نہیں ملا۔
(۲) دوسری ہیر مقبل شاعر نے تصنیف کی۔ وارث شاہ کی ہیر سے پہلے کی تصنیف ہے۔ شروع اس طرح کرتا ہے ؎

میری شاعری تدوں منظور ہوئی جدوں رب دا نام دھیایا میں
روح پاک رسول مقبول دے تول تسم دم درود پہنچایا میں
ابابکرؓ نے عمرؓ عثمانؓ علیؓ اگے جوڑ ہاندے سیس نوایا میں
مقبل ہیر تے رانجھے دا سبھ قصہ درد آہیں دے نال بنایا میں

اخیر پر یہ ہیر کی وفات نہیں لکھی بلکہ راجہ عدلی نے جب ہیر جوگی کو بخش دی ہے وہیں قصہ ختم کر دیا ہے ؎

ہیر کھوہ کے رانجھے نوں بخش دتی ہویا کھیڑیاں دا بُرا حال میاں
کھیڑے پئے نگھو نوں گئے ہتھ ملدے رانجھا جاوندا جھنگ سیال میاں

کھیڑے ہتھ خالی گئے وطن اپنے گئی ہیر رانجھیٹے دے نال میاں
پائیے مُقبلے نوں گل لاستی ہویا رب دا فضل کمال میاں

شاید انجام جو بہت ہی مایوسی ہیر کے والدین کا زہر دینا اور رانجھے کی تمام امیدوں کا ملیامیٹ ہو جانا شاعر کے لئے سوہان روح ہوا۔ اس واسطے اس قصہ کو چھیڑا ہی نہیں وارث شاہ نے بھی یہاں پہنچ کر اتنا ہی کہا ہے ؎

زہر دے کے ماریئے ہیر تائیں گنہگار ہو جل جلال دے نی
کیدو آکھدا رانجھے نوں ٹا رسٹیا گذ گئی چاہیں خیال دے نی

آگے نصائح اور دنیا کی ناپائیداری کا بیان کرتا ہوا خاتمہ پر چلا گیا رانجھے کی وفات صرف دو بیتوں میں ختم کر کے فیصلہ کر رہا ہے ؎

رانجھے وانگ دھاڑ دے آہ ماری جان گئی سو ہو ہوا میاں
دوہوں دار فنا تھیں گئے ثابت جا پھرے نی دار بقا میاں

دوہوں عشق مجاز وچہ رہے قائم نال صدق دے گئے وہا میاں
وارث شاہ اس خواب سرائے کئی وا ٹھرے گئے وجا میاں

(۳) محمد شاہ نے چار سی حرفیوں میں ہیر کا قصہ ختم کیا ہے اچھا پُر درد قصہ ہے۔ مجھے تو اس کے دو بیت پسند آئے ہیں ؎

س۔ ساویاں پیلیاں سبز رنگاں ساں اج چڑھیاں رانجھناں وے
تیری خاطر یار سنگار کیتے دھڑیاں اج میں لایاں رانجھنا وے

باغ باغ ہووے دل ویکھ تیرا داگاں اج گندایاں رانجھنا وے
محمد شاہ تیری ملاقاتاں کارن سیجاں اج وچھایاں رانجھنا وے

ش۔ شان تیرے عالیشان اتول میں تاں گھول گھمایاں رانجھنا وے
میں تاں سد اکنیز تساڈڑی ہاں دماں راہ بھ وکایاں رانجھنا وے

تیں تھیں جیوندی مکھ نہ موڑ ساں میں قسماں بدیاں چایاں رانجھنا وے
محمد شاہ نہ جاوساں کنڈ دیکے دیواں جگ دو ہاریاں رانجھنا وے

یہ شاعر علاقہ میر پور چوکھ ریاست جموں میں گذرا ہے (۴) احمد یار کی ہیر جس کا نمونہ مقابلہ کے موقعہ پر بھی دیا گیا ہے بہت دلچسپ کتاب ہے
یہ شاعر موضع مرالہ علاقہ گجرات میں بڑا نامی گرامی ہو گذرا ہے قصہ یوسف زلیخا قصہ حاتم طائی اور سیف الملوک وغیرہ وغیرہ بڑی کتابوں کا مصنف ہے۔ طب میں طب احمد یاری اسی کی تصنیف ہے ملک الشعرا ہونے کا دعویٰ کرتا ہے ؎

ہے اقلیم سخن دے اندر شاعر دی بادشاہی
ایہ دولت رب مینوں بخشی جتنی قسمت آہی

شاعر آکھن مکر دلیلوں مشکل شعر بنانا
میں کجھ ارکھ نہ جاتا ہویا گلاں کر دیاں جاناں

مصرعہ موہوں کا ہلا نکلے رہندی قلم پچھیرے
ڈھائی ترے سو بیت لکھاں جے قلم چلے سنگ میر

لکھیا داچاں یاد نہ رہندا پچھلا سخن زبانی
نے دانہ پانی نواں نکلدا اگلی نہیں نشانی

وچہ پنجاب پنجابی شاعر نہیں کوتی اتولے
بیت نہ ٹٹے لنک نہ وجے مری برابر میلے

ہر ہر قسم قوالی فقرے بن بن آون فوجاں
مارے لہر طبع دا ساگر لین الارے موجاں

غرض جو کچھ اس نے دعوے کیا ہے سچ کہا ہے ایسی عالی طبع کا شاعر تھا اور قصے بھی اس نے اتنے لکھے ہیں جن کا حساب مشکل ہے بڑی موزون طبع پائی تھی۔ جس جگہ رانجھے نے جوگی بن کر رنگپور میں آنے کا ارادہ کیا ہے وہاں لکھتا ہے ؎

گذری عمر نہیں وقت مڑدی مڑدی نہیں وہانی
موہوں کڈھی گل نہ پرتے وگے مڑن نہ پانی !
موہاں جان چھڈ جاندا بند عادہٹی قضا ربانی
عشق دتی جان پنڈ سر تے چٹ کتے چلے چانی !
وگی واہبار پھلاں دی کھیڑی کلی کرمانی
بھر کے کوئی سانگ جوگی دا کھیڑیں پھیری لانی !
یا جند دیسی یا گھر لیا کے اوہو ہیرو سانی
احمد یار ایہو راہ مل کے سنجیں جان گوانی !

ہیر کا قصہ کنت کنزاً مخفیاً کا مضمون لے کر شروع ہوتا ہے ؎

وحدت دے دریاواں موجاں کیتا شور کُکارا
کن آواز ہویا جس ویلے کیتس راز پسارا
زمیاں آسماناں وچہ چڑھیا دینہ چن چمکارا
تا فیکون کیا جد ظاہر ہویا ہویا عالم سارا

دیگر ؎
سبھ خلقت دا عشق خلاصہ اول آخر تائیں
وہیہ ملیاں ایہ زور آوریاں سبھے حکم قضائیں
عاشق معشوقاں دیاں جنجاں چڑھیاں چال چائیں
احمد یار پیاں جگ دھماں چھڈیاں عشق ہوائیں !

ہندوستانی پنجابیوں کو استہزاً کہا کرتے ہیں کہ ہیر اور رانجھا نہ ہوتے تو پنجابی لوگوں کا کوئی گیت نہ تھا۔ اس بات کو احمدیار نے سچ کر کے دکھا دیا ہے ؎

رانجھا ہیر نہ ہندے جیکر عشق نہ ظاہر تھیندا
راگ آواز سرپ نہ ہوندا جو رس روپ زمیندا
عاشق معشوقاں دے قصے لکھے کم جہیندا
احمد یار ایہو لکھ دساں قصہ جیویں سنیندا

ایک عالی دماغ شاعر نے احمد یار کے حق میں لکھا ہے ؎

باز طبیعت اس دی والا گگنوں ہو ہو لتھا
جس اوہ باز و گایا مڑ مڑ دھن تو ہیں اوہ ہتھا

یعنی احمدیار کی طبیعت کا شاہباز آسمان سے ہو کر اترا ہے۔ جس ہاتھ نے شاہباز بار بار مضامین کے شکار پر پھینکا ہے اس کو آفرین ہے۔ حقیقت میں احمدیار کا آخری مصرعہ مجھے یاد ہے۔ ع احمد یار میاں ہن بس کریں بول بول کے جگ اکایائی
اس پر گوئی اور کثرت تصنیف کا ذکر ہر جگہ کرتا جاتا ہے۔ پیر کھارہ ضلع جہلم میں ایک پہاڑی مقام ہے وہاں پیر کرم شاہ ایک بزرگ گذرے ہیں۔ احمدیار کو پیر صاحب نے بلا کر اپنے پاس رکھا تھا۔ طب احمدیاری اور قصہ حاتم طائی اس کے ہاتھ کا لکھا ہوا پیر صاحب کی اولاد کے پاس اب تک موجود ہے وہ کتابیں دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ احمدیار زود نویس اور بڑا خوشخط تھا۔ اصل رہنے والا مڑالہ ضلع گجرات کا تھا۔ حاتم طائی کے قصہ میں لکھتا ہے ؎

چوداں علم پڑھے ہیں یارو چوداں ہی خط لکھے
محنت کر استاداں کولوں نال تاکیداں سکھے

(۵) پانچواں ہیر کا قصہ بھگوان سنگھ کا چھپا ہوا ہے قصہ کو ۱۰۰ کبت میں ختم کیا ہے۔ علاقہ مالوہ کی زبان ہے اور سکھ لوگ اس کو بہت پڑھتے ہیں۔ پہلے دیوی ماتا کا نام لے کر لکھتا ہے ؎

کتھا کہوں اب ہیر کی جو کچھ گذرا حال
بھگوان سنگھ وچہ دوستاں کہے سوچ دے نال

(۶) چھٹا قصہ بھی ایک سکھ کا لکھا ہوا ہے جوگ سنگھ کی ہیر جو عام چھپی ہوئی ملتی ہے یہ بھی کبت میں ہیں (۷) قصہ کھویا ہیر کی وار ایک مسلمان اللہ دتہ قوم ارائیں لون میانی ضلع شاہ پور میں تھا۔ جو ابھی تھوڑا عرصہ ہوا فوت ہو گیا ہے اس نے بنائی تھی۔ یہ وار جو کلال لوگ ہیر رانجھا کا سانگ بن کر ان دونوں عاشقوں کی نقل اتارتے ہیں ان کو اشعار اس وار کے زبانی یاد ہوتے ہیں ہیر و رانجھا کے سوال و جواب گاتے ہیں۔ اللہ دتہ ارائیں بالکل ناخواندہ آدمی تھا۔ یہ ہیر کی وار صرف کلالوں کو یاد ہوتی ہے۔ جو اس کو لوگوں کی شادیوں وغیرہ پر گاتے ہیں اور جاہل اس کو سن کر بہت ہی محظوظ ہوتے ہیں اور جوگی کے سوال و جواب میں رانجھا شابان کو کہتا ہے ؎

آ جڑیاں وچہ عقل نہ کوئی رہندے وچہ اجاڑی
ہکے تے نیوندے بدھیاں ماریاں جد پھڑ دو گاری

شبان یا تو باندھنے مارنے سے فرمانبردار ہوتے ہیں یا جب بیگار سرکار کی پڑے ؎

ہکے تے نیوندیں جھکے رستے یا جد ہوون آزاری
دتہ آکھے مطلب باجھوں نہیں انہاندی یاری

شبان جوگی کو کہتا ہے ؎

اوہ پیا دسدائی شہر میرے دا آیوں جس دی نینی
گھر کھیڑیاں دے قدم نہ پاویں رات گزار مسیتی
نہ کوئی سخن اولا بولیں نہ کوئی کریں دھکی
نذھ ہیر سیال وناں لیجانی اساں ایہ گل معلم کیتی

آگاہ کردن ہیر را از جوگی ؎

ہیرے نی ماں کیا اک جوگی آیا گلیاں دے وچہ وگدا
اڈاڑا اندروں جھاتی پاوے تنے جس دروازیوں لنگھدا
ہوسے چرخے ویکھ رناں دے کھاہڑا مول نہ چھڈدا
ڈاہڈ دردرنجانیاں ہوگی روندا مول نہ رجدا
ہیرے نی اک جوگی آیا سوہنی صدا کریندا
اینویں جاپے کوئی کھڑ تہ پھرے عزیز بھلیندا
اوس جوگی دی ایہ نشانی ڈاہڈی آہ مریندا
روپ بھری کوئی ڈھونڈن چڑھیا رناں پھرکے تڑایندا
ہیرے نی اک جوگی آیا صورت دا متوالا
جوڑی چمٹا ہتھ وچ رکھدا سر سہلیاں ہتھ مالا
بھج بھج رناں ویکھن اس نوں سوہنا اس دا چالا
تنگ نہ کرو غریباں تائیں خیرس دسو شالا
ہیرے نی اک جوگی آیا پھر دا پیر پیادہ
جیوں کر چن آسمانوں چڑھدا کسے زمیں دا راجہ
مول کسے دے بھج نہ بھجدا منگے خیر دوراڈا
گوپی چند جو جوگ لیا سی تیں تھیں روپ زیادہ

رفتن جوگی در خانہ سیدا و ہیر را تنہا دیدہ نان طلبیدن

نہ میں ست لئی ونج لنگروں نہ میں لیا بھنڈارا
جوگی رہ گئے منتاں کر دے نالے گورو پیارا
جاں جا ٹکڑے چار نہ منگے ہوندا نہیں گذارا
خیر گھتو گھر والیو نہیں تے منگئے ہور دوارا

جواب ہیر

نہ کنواری نا پرنی میں ناں مں حق نکاح کرایا
نہ رنڈی نہ بنی سہاگن نہ کوئی خصم بنایا

نہ میں بن کے سَین گھرے، دی خیر فقیراں پایا — خیر گھتن دانہ کوئی درجہ لے کے مال پرایا

کلام جوگی باہیر

میںنوں بنھ نصیباں آندا قسمت آن جھکایا — بدیاں دا سرنہواں کیتا بھار دکھاں دا چایا
قطرہ بنت دل وچہ ناہیں دھنگیوں نفس نپایا — سارا شہر کھیڑیا ند اپھریس بھچھیا کسے نہ پایا

کلام ہیر باجوگی

کون کوئی کی نام تساڈا کس مائی دا جایا — کیہڑی نگری وطن تساڈا کس مطلب نوں آیا
کیہڑی گلے تدھ مندراں پایاں کدھروں مُون منایا — تیرے جیہا اک جھنگ گھیا نے اساں بھی لعل گواڑیا

جواب جوگی

اُجڑ گیاں دی کوئی نہیں نگری نہ کوئی باپ نہ مائی — نہ کوئی بندا خویش قبیلہ نہ کوئی بھین نہ بھائی
نکیاں ہوندیاں لئی فقیری ٹلیوں مُون منائی — کرن تلاش کیا ساں مطلب ٹلے بال گندائی
پہلوں پہل کھیڑیاں دے گھر میں آن الکھ جگائی — پٹ لے جاساں ایس وطن تھیں جو بوٹی ہتھ آئی

کلام خوش دامن

گلاں کردا کون کوئی تدھ کینوں سد بہایا — نہ کوئی خویش قبیلہ ساڈا نہ کوئی حق ہمسایا
کول منجی دے ڈھک ڈھک بندہ ہو کے مرد پرایا — کسے زمین دا پن راجوگی کیوں تدھ کول بہایا

جواب ہیر

ملئے نی ایہ جوگی کوئی کرے علاج بیماراں — مَیں بھی ہتھ وکھاواں سن لئیں جے کجھ پاوے ساراں
مدت ہوئی پئی منجی تے مندی حال گزاراں — ڈنا رب دا سرتے سہندی کردی کوک پکاراں

خطاب خوش دامن باجوگی

اندروں تکنا مُڑ مُڑ سناں کتھوں آیوں بکری — نال سوانیاں گلاں کرناں کرنا ں کڈھ رل دی پتری
نہ توں مسلمان دسیندا نہ نوں جاپیں کھتری — نکل پرہاں مشٹنڈیا جوگیا کیوں آوڑیوں ستری

جواب جوگی

ستر کریندے نی ملوانے ہکے شرع دے قاضی — ہکے کریندے سید قریشی ہکے تے خاص نمازی
ہکے تے کردے راجے رانے یا مکے دے حاجی — تدھ جیہاں جٹیاں ستر کی کرناں ملنوں پچھیا دیہو شتابی

جواب خوش دامن باہیر

ایڈ طوہڑے وچہ ہوڑے ڈھوں نہ جھوولی چاہیے — بندے کسے دے منتھے نہ لگیے نہ بھرم لہائیے

گابیاں دبوچ نہ پئے ڈگ گئے نہ گنتے بھونکا بیٹے   بھچھیا گھتنا نام خدا دے خوشی ہووے تاں پائیے

کلام جوگی

بُرا بولیندی نال فقیراں دلوں نہ ہوندی راضی   جو کوئی بوہے منگن آوے لاویں بھیڑ شتابی

لوگ تیری تعریف کریندے ہر کوئی پاوے شاہدی   اساں بھچھیا سر پر لینا جیہڑی قسمت ساڈی

کلام والدہ ماسہتی

وسر گیا کم کار گھرے دا اندھ کیوں ایہ ڈھل لائی   نہ کوئی دسیا بھید دلے دا نہ کوئی خبر سنائی

نال فقیرے لاکے جھگڑا کھلی رہی اس جائی   بھچھیا گھت کے ٹور شتابی کیوں کھلوایا راہی

جواب سہتی

بھچھیا نہ ایہ منگن ہارا نہ ایہ کوئی سوالی   جیوں جیوں اسنوں منع کراں میں متھو کرے ابالی

لوکاں دے گھر پھرے ترینداے کے کشتی خالی   چو کیدار سپاہی سد کے بھیجو چا کوتوالی

اس وار کے اشعار سید پیر شاہ صاحب ناظم آبادی نے تلاش کر دئے ہیں شاہ صاحب خود بھی پنجابی میں اعلیٰ درجہ کے شاعر ہیں۔ چنانچہ آپ کی کچھ تصانیف مطبع میں پہنچ چکی ہیں اور اکثر قلمی ہیں۔ آٹھواں ہیر کا قصہ سید فضل شاہ صاحب ساکن نواں کوٹ متصل لاہور کی تصنیف ہے۔ فضل شاہ صاحب کی ہیر کا ذکر مقابلہ کے طور پر گذر چکا ہے۔ ہیر آپ نے بہت عمدہ بنائی ہے۔ مگر وہی تجنیس کی صنعت پر زور دیا ہے۔ وارث شاہ کی معنوی صنعتیں کہاں ملتی ہیں بعض بعض موقعہ پر سید فضل شاہ صاحب ایک فغان میں کہتا ہے۔

دُور دُور رود ھوڑ دھمی تیری جنج جانی پئے موت دے اٹھ سوار سوہنا   وے بیٹوٹی بیدردیا موڑ واگاں لگی سانگ کلیجڑے کار سوہنا

ایہو ویلا ہائی ملیوں مل سائیاں کل لالواں سینہ ٹھار سوہنا   میرا عرش دا کنگرہ ڈھا گیوں گئی کوک عرشوں لنگھ پار سوہنا

یہاں شاہ صاحب نے پُر درد شعروں کا ایک پُل باندھ دیا ہے۔ آفرین صد آفرین فضلشاہ صاحب سُنّی سید بڑی اعلیٰ طبع کے شاعر تھے۔ چار یار کی مدح میں ایک مصرعہ شاہ صاحب کا ایسا بے نظیر واقعہ ہے کہ سن کر آپ کے کمال کا اقرار کرنا پڑتا ہے ؎

جیہڑا چوہاں یاراں خاکپا ناہیں اس نے چوہاں راہاں خاک پاسائیں

یعنی جو شخص چار بادشاہوں کا خاک پا اور خادم نہیں اس پر چورستہ کی خاک ڈالنی چاہیئے۔ صنعت تجنیس کو پنجابی میں آپ نے ہی رواج دیا ہے اور اس صنعت میں آپ کمال کر گئے ہیں سسی کی ایک فغان میں تحریر فرماتے ہیں ؎

ڈنگ ایہ وٹی گیوں نکھ وٹی پھیر نہ واہیا راہیا او   تیرے ملن نوں پٹی اڈیکنی ہاں میرے فضل الٰہیا راہیا او

آپ کی تصنیف کا شہرہ پنجاب بھر میں ہوا اور تصانیف بھی بڑی قیمتی تصانیف تھیں۔ مگر جن کو حق تصانیف ان کتابوں کا ملا تھا انہوں نے غلط ملط چھاپ کر کتابوں کا ستیاناس کر دیا ہے اب وہ بالکل مسخ ہو گئی ہیں ان کا پڑھنا بھی مشکل ہے دوسرا تجنیس کے سبب

جاہل لوگ تو بہت کم سمجھتے ہیں۔ چنانچہ بھگوان سنگھ اپنی ہیر میں لکھتا ہے کہ فضل شاہ نے ہیر فارسی میں لکھی ہے بچارا اور کیا کہتا اس کو تجنیس کی سمجھ نہیں آئی۔ البتہ وارث شاہ بڑا خوش ہے کہ اس نے پنجابی ٹھیٹ لکھی ہے یہ آٹھ قصے پنجابی ہیں۔ باقی دو فارسی میں ہیں۔ ایک نواب احمد یار خاں صاحب کی ہیر جو مثنوی یکتا کے نام سے چھپی ہوئی ہے۔ دوسرا قصہ ہیر اور رانجھا فارسی منشی کنہیا لال تخلص ہندی جو زلیخائے جامی کے بحر پر ایک دفعہ لاہور میں چھپ کر مفت تقسیم ہوا تھا۔ اصل میں یہ تصنیف منشی غلام سرور لاہوری کی ہے اور ہندی کے نام پر لگائی گئی تھی۔ وارث شاہ کے علاوہ یہ دس قصے ہیر کے ہم کو معلوم ہوئے ہیں۔ گیارھواں قصہ خود وارث شاہ کا ہے اور کچھ حصہ پنجابی میں میاں محمد صاحب مصنف سیف الملوک نے بھی لکھا ہے۔ مگر وہ چھپا نہیں اور نہ اس کا نمونہ ملا ہے ایک دفعہ ہم نے دیکھا ہے۔ میاں محمد صاحب کچھ تعریف کے محتاج نہیں بڑے عالی طبع شاعر تھے۔ تیرھواں قصہ تصنیف ہو کر امرتسر میں چھپا۔ ایک اچھے لائق شاعر تخلص کشتہ نے جو امرتسر محلہ ڈھاب کھٹیکاں میں رہتے تھے۔ بہت مزیدار ہیر و رانجھا کا قصہ لکھا ہے جس کا شروع اس طرح ہوتا ہے ؎

سب تعریف اس مالک الملک تائیں پیدا جس نے کون و مکان کیتے
عقل فکر تھیں باہر راز آہے ذات پاک نے جو عیاں کیتے !

یہ تو تیرہ قصے ہم شمار کر چکے ہیں اور ویسے خیال کرو تو سی حرفی بنام ہیر اتنی ہیں کہ ہمارے شمار اور معلومات سے باہر ہونگی پہلی عام دلچسپ سوال جواب ہیر حسین کے نام سے مشہور ہے ؎

د ہیر دے رب رحیم دا واسطہ ای اُسنجاں چھوڑ کے جھل نہ جا رانجھا
تیرے باہجھ نہ چگدیاں گھا مجھیں پیاں بھر دیاں بھڑے ساہ رانجھا
وتن گھیر بھلیندیاں وانجھلی دی چاہ ہنگاں دیندیاں راہ کو راہ رانجھا
لائیں نہ ور حسین نہ عاجزاں تے رب ڈاڈھا اڈیا بے پروا رانجھا

ز۔ زور کیہا پردیسیاں دا نہیں واہنڈیاں دی گل کوہ ہیرے
نذر گل ہوندی زراں والیاں دی واہنڈے راں نے ہن کھلو ہیرے
زر پاس ناہیں گھر دور رہیا زاری کیتیاں کجھ نہ ہو ہیرے
زر باہجھ حسین نہ ملے ڈھوئی اوڑک چھڈ جاساں ہتھ دھو ہیرے

اسی طرح ہیر کی والدہ اور ہیر کے سوال و جواب میں ایک سی حرفی بڑی مزیدار ہے ؎

الف۔ آ ہیرے گھن مت میری وت نہ آکھے تینوں ماں دھیا
چت چا چکاں نوں چاک چکا اوس جو چاک نا پ کولوں نہ ماد ھیا
کھیڑے مدھ قدیم دے ساک ساڈے چھڈ چاک نتھاویں دا چا دھیا
جتھے ساک نہ سین کو سین ہوئے کیہا وانگ حسین سبھا دھیا

ب۔ بس مائے نتیں نوں س نائیں اساں سمجھ نیری ر س مائے
کعبے دل کرینی این کنڈ میری کسے نال حدیث دے دس مائے
رانجھے جان دیو چہ مکان کینا سنجاں جیونا ہیں میرے وس مائے
ماہی نال حسین فقیر ہوساں تیرے کھیڑیاں دے سر بھس مائے

ت۔ تدھ ہیرے نہیں بدھ کائی سنجیں لدی تاں سدھ سمہال دھیا
گل نشر ہوئی وچہ تیجناندے ٹھی ہیت ناہیں کھیڑے نال دھیا
تیرے ویر وتن دلگیر ہوئے وچہ ویہڑیاں سب سیال دھیا
چھو چک باپ نوں تاپ حسین والا چھڈ چاک دا وہم خیال دھیا

ث۔ ثابتی صدق یقین سیتی میری ماہی دے نال پریت مائے
جد تک جیوساں تھیوساں نال ماہی ساں نال لدلے ہو نیت مائے
اساں سن قبول پتنگ والگوں نہیں مڑن عاشق قاندی ریت مائے
میری عرض ہے عرض حسین ایہا شالا بیت نہ ہوئے پلید مائے

یہ بزرگ موضع گا جر گولہ علاقہ رسول نگر میں گذرا ہے بہت پختہ شاعر تھا۔ سی حرفی فارسی شہبازہ دالی سے اخیر تک ورق اسی کی زرنگاری ہے دوسری ہیر میں

ہیر اور رانجھے کے سوال و جواب بہت عمدہ طرز پر لکھے ہیں سہ۔ الف ارادہ ازلی آیا کیتا عشق پسارا .... مار نقارہ ؛ ذرہ چنگوں کیاہ ٹھر کی ہویا شور کنکارا ...... اُچا سارا ؛ اِنّی اُحِبُّ اَنْ اُعْرَفَ ہویا ایڈ پسارا ...... اکا کارا ؛ بھلی ہیر لیا گھت جھوٹی بھل عشق تمہارا ...... مشکل بھارا ب بیدردی جانن ہیرے دردمنداں دیاں آہیں ...... بھر کوں ہیں ؛ باجھو درد وند بار نہ ہیرے بن دردوں کجھ ناہیں ...... جھبہ کدہیں ؛ نیوں لگا یا عدیوں میرے نکھڑا چون دی کھائیں ...... ماراں آہیں ؛ تڑفاں وانگ مچھی دے بھل آوید اکرائیں ...... نہ چرائیں ؛ ت تاثیراں وسرگیاں بھل گیاں سب کاراں ...... باہجوں یاراں نیندر نہ کبھی کدھ آرام نہ موے لگے دکھ ہزاراں ...... آہیں ماراں ؛ اَلْاِنْتِظَارُ اَشَدُّ مِنَ الْمَوْتِ موت بھلی لکھ واراں ...... انتظاراں ؛ آنی جان لباں تے بھل کدی تے ہوٹھ جھاراں ...... آگھ باراں ؛ تیسری ہیر روشن عام چھپی پھرتی ہے۔ چوتھی ہیر میاں محمدؐ صاحب سیف الملوک کے مصنف نے بطور مخمس ایک سی حرفی بڑی مزیدار لکھی ہے ایک دفعہ چھپ کر پھر نایاب ہوگئی ہے پانچواں مصرعہ بار بار یہ آتا ہے سہ

دیکھو جا محمدؐا ہیر کوتوں لوگ جاندے عشق سوکھا لڑنے فی عشق کی مشکلات کو ہیر کی مثال دے کر خوب بیان کیا ہے ؛

پانچویں سی حرفی ہیر سید فضل شاہ ساکن نواں کوٹ نے نہایت عجیب صنعت تجنیس کا کمال دکھایا ہے۔

الف الہی میل ماہی نوں ہجر ماہی دے تلیاں پھاٹن تلیاں — ہک ماہی نوں گل لاون ہک اٹھ ڈھونڈن گلیاں اس غم گلیاں
میں نہ بھلیاں ماہی تیچھے لکھ ہزاراں بھلیاں بھلیاں بھلیاں — ہک ہو فن فضل پیا سے باہجوں جیویں بن پانی تلیاں وسول ہلیا

چھٹی سی حرفی میاں محمدؐ عمر ساکن رنگا علاقہ جھنگ عجیب سی حرفی ہے مگر نمونہ اس وقت تک نہیں ملا۔

ساتویں سی حرفی سید شاہ شرف مرحوم کی ہیر شاہ شرف کے نام سے موسوم ہے آج تک نہیں چھپی اور نہ ہی اس کا نمونہ دستیاب ہو گا ؛ آٹھویں ہیر علی حیدر جو عام چھپی ہوئی ملتی ہے۔ ہیر اور اس کی والدہ کے سوال جواب میں چشتی خاندان کے تمام پنجابی شعراء بخشنا مخروح۔ گامن۔ حیدر۔ ہیر اور رانجھا کو اپنی سی حرفی اور دوہڑوں میں بار بار لاتے ہیں عاشق کو ہیر اور رانجھا کو محبوب مراد لیتے ہیں بلکہ مرشد اور پیغمبر کو رانجھا سے تعبیر کرتے ہیں اور ہیر کا لفظ عاشق کی جگہ استعمال گانے والے لوگوں سے اس قسم کا محاورہ ہر وقت سننے میں آتا ہے۔ بعض شاعر ہیر کے نقطہ پر عجیب عجیب استعارے اپنے شعروں میں بولتے ہیں جن کو پڑھ کر لطف آتا ہے ایک بزرگ کہتا ہے سہ

الف۔ آڈ سیو رل کھیڈ لئے بھلکے کھیڑیاں دی جنج آونا جے — اج نال ماہی پینگھاں پینگھ لئے بھلکے ماپیاں ڈولی پاونا جے
رانجھا تخت ہزارے نوں جا وسیا سانوں کھیڑیاں ستر بہاونا جے — اج رین محمدؐ اچین دی آ بھلکے وین کریندیاں جاونا جے

کھیڑوں کی برات سے موت کا آنا مراد رکھتا ہے اور ماہی کے ساتھ کھیلنا عبادت الٰہی اور اعمال صالح سے مراد ہے۔ والدین کا ڈولی میں داخل کرنا دنیا سے اور رانجھے کا تخت ہزارے کو جانا روح کا اصلی مقام کو چلا جانا اور کھیڑوں کا ستر میں بٹھانا قبر میں داخل ہو نا مراد ہے۔ میاں محمدؐ صاحب شاعر نے اس شعر میں عجیب جدت دکھائی ہے۔ سید شاہ شرف اور شاہ جلال پنجابی شعراء ہیر کے بیاہے جانے پر عجیب و غریب نکات نکال کر موشگافیاں کر گئے ہیں۔ ان کی تقلید پر راقم الحروف نے ایک دوہڑہ لکھا ہے سہ

بیٹھ سیانے کرن تمیزاں ہیر چڑھی کیوں ڈولی — مار چھری اوہ کیوں نہ مر گئی یا اوہ عدقوں ڈولی
کھیڑیں جاکے پچھوں تانی پہلاں آہی بھولی — پر سچا سخن حسین فقیرا لکھیا پے گیا جھولی

ماہی اور رانجھن سے مراد اکثر ذات پاک محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم مراد لے کر گاؤ میشوں سے مراد امت کے لوگ لیتے ہیں۔ اسی قسم کے اشعار میاں علی حیدر کے اکثر ملتے ہیں ؎

ل کالیاں کالیاں تہیں وے لوکو چھیڑیاں جھل ہکلیاں نی — عشق دا سوٹا ہتھ رانجھے دے وچ بیلے دے رلیاں نی
کھڑکن نال بولیندیاں ٹلیاں شوق آواز دیاں سلیاں نی — رانجھے باہجوں کون سنبھالے اوہ ویکھ حیدر کھلیاں نی

اسی طرز پر عبدالستار شاعر نے ایک عجیب سی حرفی لکھی ہے ؎

ت تاروندیاں مارو بیلے مہیاں چھڑ کے گیئیاں نی — جتوں وحدت وچھلی آہی اوسے کھاہڑے پیاں نی
جنہاں عشق ماہی دا آہا اوہے چوراں لیاں نی — خیر نیال ستار نہ ڈھکن جو ماہی مگر نہ گئیاں نی

ش شوق محبت ماہی والی مہیاں آجگایا نی — قم قم والی بنسری عشقوں ہوکر ماراٹھایا ں نی
جیہڑیاں مگر ماہی دے رہییاں وہا خیر نہ آیاں نی — یارب میل ستار ماہی نوں مشکل سہن جدائیاں نی

ظ ظاہر باطن ماہی کارن صدقے مہیاں ساریاں نی — وحدت دے دریاوچ نہاون شوق فولیندیاں تاریاں نی
فضلوں قرب حضوری والا وچ دربار پیاریاں نی — وانگ ستارہ ہزاراں کھلیاں ویتے منگن ہاریاں نی

ع عشقوں جاگن ماہی کارن چھڑیاں چھیڑ سو بیلے نی — کالیاں راتیں مارو بیلے دشمن شیر مریلے نی
ساتھ ماہی دے جیہڑا آون ڈھکن دھمی ریلے نی — دل نوں تانگ ستار چروکی جے رب ماہی میلے نی

ایک ناصحانہ مضمون کی سی حرفی سید وارث شاہ کی دیکھی تھی۔ صرف پہلا بیت یاد ہے ؎

الف اسارے تا کر مہوا یڈ پسارے — انہاں گھراں وچہ کتنے وسگئے جیہڑے تساں سارے
کل نفس ذائقۃ الموت کیتا حکم جبارے — وارث نندھ جیہے لکھ وارث رب بیوارث کرسارے

دیباچہ تمام شد

تاریخ طبع وڈی ہیر از میاں فضل حسین دھڑیالوی

محمد دین دھڑیالے والا جو ابوسعید دا بھائی — وڈی ہیر دیباچہ والی واہ واخوب چھپائی
ہور چوہڑیٹی وارث والی اس دے نال لگائی — نال شرح تے فرہنگ دونویں لکھے نال صفائی
دیباچہ تھیں رونق واہ وا ہوئی دون سوائی — شاہی مونی وانگوں لسدی چھال نہ جھلی جائی
تیراں سوتے سینتی ہجری جس ویلے سی بھائی — سب کجھ ایہہ اکٹھا چھپیا باقی رہیا نہ کائی

اس دیباچہ کے چھپوانے کی اجازت مولوی ابوسعید محمد دین مالک کتب خانہ محمدی بھاٹی دروازہ لاہور کو دی گئی ہے سوائے

اطلاع اجازت مولوی صاحب مشارٌالیہ کوئی نہ چھاپے ورنہ مواخذہ قانونی رہے گا۔ خاکسار

یافتاح

فرہنگ وڈی ہیر سید وارث شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مصنفہ میاں پیرانذتہ صاحب قوم زرگر وزیر آبادی ۱۳۳۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمبر صفحہ	لغت	معنے
۵۸	معمول	ورتارا
"	رنجول	بیمار
"	میوں	جڑھ
"	تجھیڑے	جھگڑے
۵۹	جنم	پیدائش
"	حامی	مددگار
"	بپاک	شکوہ
"	ادراک	سمجھ
"	سبھے	تمام
"	چڑھنڈڑے	اعلیٰ سے اعلیٰ
"	گنی	خوبی والا
"	سوہنڈڑے	خوبصورت معلوم
"		ہوتے ہیں
"	سیلھی گنڈڑے	سرفروش
"	ونڈڑے	تقسیم کئے گئے
"	دھنڈڑے	دنیا کے کاروبار
"	جھنڈڑے	نشان
"	ڈلک	شعاع
"	نوری گنڈڑے	سلک سفتہ
"	جھولن	اڑاتے ہیں

نمبر صفحہ	لغت	معنے
۵۹	گنڈڑے	گرہ دیتے ہوئے
"	منڈڑے	ناقص
"	دوہترواں	نواسہ
"	اچی جدے	عالی خاندان
"	وڈوڈیرے	بڑے سے بڑے
"	پرے پریرے	دور سے دور
"	کئی ویر	کئی دفعہ
"	کٹھے	کشتہ شدہ
"	گھیر	اردگرد بند کرنا
"	ڈھیر	انبار، مراد مارا جانا
"	چنگ چنگیر	اچھے بہت اچھے
"	میر تیر	میں توں
"	سنج	شام
"	سویر	صبح
"	دیر	عرصہ
"	بتھو مبتھ	فوراً (ترت پھرت)
۶۰	ڈھونڈدے	متلاشی
"	سجڑے	دایاں ہاتھ
"	کھبنی	زمین مزروعہ
"	اگیاں	پیدا ہوئیں

نمبر صفحہ	لغت	معنے
۶۰	پھیریاں	پود
"	وڈھیریاں	نوازشہائے
"	کاہنے	شانہ
"	ڈھیریاں	امیدہائے
"	مودود	اسم صفاتی خواجہ مودود
		ایک چشتی بزرگ کا نام
		جو باواصاحب کے
		سلسلہ کے پیر ہیں
"	پٹن	پاک پٹن نام شہر
۶۱	دھیائی اے	یعنی یاد خدا کی طرف
		دل رجوع کرنا
"	جھوک	لطف
"	جیبھ	زبان
"	پلے	اپنے دامن میں
"	گنڈھی چھوڑ	گرہ کاٹنے والے
"	اوڈار	پرندے
"	بنیریاندے	دیواروں کے سر پہ سے
"	بگیاں	سفیدہ
"	ٹنگ دار	دل آویز
"	ستی	خفتہ شد

نمبر صفحہ	لغت	معنے
۶۱	نویں سرے توں	از سر نو
"	من کے	قبول کرکے
"	سہاویں	برگزیدہ
"	دہیں دیوئیں	روز روشن
۶۲	کھی	ایک سی بجائے لگام
"	رانجھا	رانجھا قوم زمیندار
	چھیل گھبرو	خوبصورت جوان
	گھبرو	نوجوان
	اربیلڑے	لٹ پٹے
	سندر	خوبصورت
"	والے	کان کا زیور
"	کوکلے	" "
"	مندرے	" "
"	مجھر	گمر
"	لنگی	نام پارچہ چادر تہبند
"	کھاٹھ	زیبا نُش
"	راٹھ	اعلیٰ قوم اور خاندان
"	موجہ	نام والد میاں رانجھا
"	پنڈ	موضع
"	پاندوالا	ہزار کنبے والا [illegible]

نمبر صفحہ	لغت	معنے	نمبر صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے
٦٢	بڑنتے پروار	عیالدار نوسہ نواسی	٦٣	آرسی	آئینہ	٦٤	پوڑیاں	چبھویا	٦٥	پھلیاں پھایاں نے	گلے میں پھانسی ڈالنا	٦٦	ٹنگکاں	تھوک
		پوتا پوتی	″	منہ ہاریاں	آزاد نصیحت نہ ماننا	″	مہنیاں	طعنہ ہائے	″	بوجھ گا	منہ کرنے کے لائق	″	موہنڈیاں	شانہ
″	پرتیت	اعتبار	″	کوئی ڈنگ	ایک قسم کا کھانا	″	دکھو وکھ	جدا جدا	″	لیکاں	جمع بدنامی	″	چیرا	سرخ پگڑی
″	رہبیدہ	نام میاں رانجھا	″	بھوئیں	زمین	″	وچھوڑیا	جدائی	″	پچکے	حد سے بڑھ کر	″	ممبٹرے	عطر سے تر
″	گجھے	مخفی	″	دارے	نشستگاہ زمینداراں	″	اجوڑیا	مخالف کر دینا	″	نہ بنیگی	نہ گذارہ ہوگا	″	چوپڑے	تر کر کے
″	اونگھدے نی	اوپر سے گذرنا مراد وعدہ کرنا	″	وہلیاں	بے روزگار	″	موڑیا	واپس کرنا	″	پرناہ	شادی ہونا	″	انگنے	صحن
″	تیھوڑیاں	چیں بہ جبیں	″	وادی	بدعادت	″	آکڑاں	خودپسندی غرور	″	جائیاں	لڑکیاں	″	پلٹنا	پھینک دینا
″	کھیڑدینی	کسی کو طعنہ پہنچانا	″	مٹ	آوارہ	″	رجکے	پیٹ بھر کے	″	انموڑ	جو روکنے سے نہ رکے	″	ادھھال	نفس کا حق دار
″	رکتاں	دل رنج کرنا خواہ	″	ورجنا	منع کرنا	″	دیور	خاوند کا چھوٹا بھائی	″	موڑ	روکنے سے رکنا	″	ڈھاسنا	تکیہ لگانا
		خواہ کی چھیڑ چھاڑ	″	تراہنا	ڈرانا	″	نہال	خورسند	″	وادیاں	بدعادتاں	″	مڑیں	باز آ
		کرنا	″	ویسا ہناں	فرمانبردار کرنا	″	چھیل منڈا	خوبصورت لڑکا	″	توڑ	اخیر	″	ہنکارنے	متکبر
″	اچیڑ دینی	زخم کے انگور کو	″	نڈھا	لڑکا	،	مکھیاں	مگس ہائے	″	نماہیاں	پہنچایاں	″	بھاگ بھری	نام عورت
		ناخنوں سے اچیڑ دینا		پراہنا	مہمان	″	کلنگ	بدنامی کا داغ	″	دسیندڑا	نظر آتا		مس	خاوند
٦٣	جھنجھٹ	فساد	″	ہرنالی	زمین جوتنے کے واسطے	″	سوکھالیاں	آرام سے	″	گوچرا	اختیار کا کام جو اسکے	″	کوکلاں	نام رانی عورت کا
″	گورمتے	بدمشورہ			ہل تیار کر کے لیجانا	″	وہڑیاں	آنگن		پوڑیاں	سوا دوسرا نہ کر سکے	″	بوہیوں	دروازے سے
″	اڈنکھیڑ دینی	جدا کرنا چاہنا	″	ہل	کلبہ رانی کا آلہ	″	ڈاہ چرخے	چرخے کاتنے کو رکھنا	″	پوڑیاں	زینہ ہا		کڈھنی	نکالنی
	گیڑدے نی	چاہتے ہیں	٦٤	ریشٹے	مصیبت جھگڑا	،	ومسدیاں	بات بات کو مکر کرنا	″	پیکیاں	والدین	″	کند چھواڑیوں	پیچھے کی دیوار
	پیچ	مردار	،	جوترا	کلبہ رانی	″	من بھاوندا	دل چاہتا	″	گوارنی	بے عقل	″	کھسکا	بہکا لانا
″	پچھ	پیمائش	″	تھک	تھکان	″	رسدیانی	مناسب	″	ایڈیاں	ایسی	٦٧	ہٹھولیاں	طعنہ بازی
″	وڈھی	رشوت	″	ارلیاں	ایک لکڑی کا نام جو	″	چھنڑے	بینڈے	″	پنگھاندے	گھاٹ پانی بھرنیکا	″	پیہڑا	نوعروس کے بیٹھنے کی چیز
″	بنجر	وہ زمین جس میں			پنجالی میں لگائی جاتی ہے	″	رسیاندے	رنیوں کے	″	پئی پئی	شہرت	″	مہریاندے	شریف عورتوں کی طرح
		کچھ پیدا نہ ہو	″	چھاں	سایہ	″	ڈاڈیوونی	مکار عورتو	″	دھمال	شہرت	″	گولیاں	غلاماں
″	کچھاں	بغلاں	،	بھتا	کھانا	″	ٹونے ہاریو	جادوگر عورتو	″	ترنجناں	چرخہ کاتنے کی جگہ	″	نجوواہ	پانی کا راہ جو دریا سے نکالتے ہیں
″	پھکڑی	بدنامی شہرت	″	بھابی	بیگہ	″	ہریاریو	چالاک عورتو	″	جھوک پریم دیاں	جن کے دلوں میں	″	بڑبولیاں	زبان دراز کرنے والی
″	باب	کسی کو نصیحت	″	چھاے	آٹے	″	ہنساریو	ظالم بیرحم عورتو			عشق لگایا	″	جھولیانی	دامن
		میں ڈالنا ظلم کرنا	″	پھٹے	ہاتھ پاؤں کا پھٹنا	″	گنڈیا منڈیا	بدمعاش لڑکا	٦٦	گنڈھیاں	ول دار	،	ٹولیانی	گروہ ہا
″	بھنڈی	رسوائی	،	لاڈلا	نازپروردہ	٦٥	ساڈے بھاء		″	ہنگو	گلہ گوشیاں	″	بھیڑ مچایا	لڑائی شور
″	رائیگاں	ضائع	،	سکیاں بھائیاں	حقیقی برادر	″	توکیاں نیایاں	مصیبت میں	″	دیرنو	دشمن عورتو	″	کچیئے	اے خام عقل
″	پنڈ چھٹکے	بدن آلنہ کر کے پھرنا	″	گنڈا	خالہ		نے	ڈالنا		جمدینی	پیدا ہوتی	″	متھاڈاہیا	مقابلہ کیا
		سست آدمی	″	کلیجے	جگہ	″	تلکندڑ	بانکی رفتار	″	اٹھکیلہ	جوانی کے جوش میں بھرا ہوا		سوکناں	ایک خاوند کی دو بیوی کا مرکب کہا جاتا ہے

صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	نمبر صفحہ	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے
۶۸	سجرا	تازہ	۶۸	ہنجو وہندیاں	آنسو خون کے	۷۱	چڑی چوکدی	چہچہائے کنجشک	۷۴	ویٹری دا	پیٹی ہوئی کا	۷۸	لہولہان	خون آلودہ
"	جوبناں	حسن	"	لنکیال	تاؤ	۷۲	مدھانیاں نی	دودھ سے مکھن نکالنے کا آلہ	"	نیئں	دریا	"	زرو	گھسیٹ
"	بھیّا	بھائی	"	بھنیاں	بریاں شدہ	"	چچلانیاں	غوغا کیا	"	صائق	گروہ	۷۹	سُسری	نام ایک کیڑے کا جو
"	دھرول	بھیڑ	"	چوکھٹے	قربان	"	ریڑکا	بلونا	"	جناں کھناں	ہر ایک			غلہ گندم کو خراب کرتا ہے
"	لبیا	پشم کا کپڑا	۶۹	وچھنیاں	جدا شدہ	"	دودھ ہانبیاں	دودھ کے برتن	"	سگڑ	سیانا اور خوبصورت	"	سکھی لدھیا	جو شخص کسی کی محنت سے پالا
"	جُتّیاں	جوتیاں	"	پنیاں	منزل مقصود کو پہنچا	"	پرانیاں	اسجگہ مراد بیاہ لگنے	۷۵	روٹیاں	دشمناں	"	گھڑا بوڑ	بے ہوش
"	نیکل	چادر اوڑھنا	"	گھبرکے	چاپلوسی کرکے جھوٹی			کی لکڑی ہے	۷۶	تراہیاں	ڈرایا	"	اہلکی	سست الوجود
"	ونجھلی	بنسری	"	ٹھگدیاں ہو	منہ کی خوشامد ٹھگی بازی کرتی ہو	"	چکیاں چھمبیاں	چکی چلائی	"	جھگی	جھونپڑی	"	ان کے بھکھ	ان کے کھالیا
"	ہنجو	آنسو	"	ہُبلیاں لانے	جھوٹ کی باتیں بنا کر	"	تاؤناں گنھ	آٹے گوندھنے	"	بھاڑیا گوریاں	تحمل مزاج یا غلام	"	گھوک ستوں	بڑی نیند میں سویا
"	کھوہیا	خطا ہوا	"		زمانہ ساری کسنے		سوانیاں	شریف عورتیں		پلکاں	پپنیاں	"	قربان	خلاف
"	تسلیائی	اطمینان	"	بھکدیاں	سلگتی	"	مائیاں	خوشی کی گذران	"	کھنگی	ہاتھ میں لٹھ ڈالنا	"	متوالے نی	مست
"	ادھواٹیوں	نصف منہ سے	۷۰	ٹھگنیاں	فریبی عورتیں	"		اشارہ بطرف جماع	"	جھمیاں	پارچہ ایک اوڑھنی	"	بھڑپ	تنبیہ اور شوخی کی بات
"	اٹھیا رزق	برداشت ہوا رزق	"	واہ	چارہ	۔	کپن	ملمع سیاہ فام ری بجا بھرکم	"	کٹھر بتے	رخ پر	"	اٹھکیلی	جوانی کی امنگ میں
"	ونڈ	تقسیم	"	جھاگ	برداشت	"	چپا دھکساں	چپا چلاؤں گا	"	چونڈیاں	پیشانی کی زلف	"	رسیلی	تاثیر والی
"	ساک سینج انگ	کوئی رشتہ دار نہ ہو	"	بہہ جھگڑے باندی	فساد کی گٹھڑی	"	چوڑدھاڑدی	رہزن چور	"	جھنگدیں	جھولتی تھی	"	کدوں آونائیں	کہاں سے آتا ہے
"	سنگدے ہو	شرم نہیں کرتے	"	دڑیڑیاں کرکباندے	غصہ جھڑک	"	گودی	گود میں اٹھا کر	"	سوہیدی	نام پارچہ ریشم سرخ	"	چھیک	ایک گھاس کا نام
"	ٹنگدے ہو	لٹکا دیتے ہو	"	کھڑباندے	ہیبت رعب	"	ڈھیکیا	بے حیا	۷۷	گلہاں	رخسارہ	"	دوکھن	دو ٹکڑے
"	بھا کی بنی	کیا مصیبت بنی	"	پٹی	سر کے بال	"	کنڈھے	کنارہ	"	ٹھکیاں	ترو تازہ لہلہاتی	"	نیناں دی ہار	آنکھوں کی سیاہی
"	سدھار	چلا جانا	"	چھپی	پوشیدہ	"	ڈھانڈری	آگ سلگانا	"	روانہ چلیاں	ماش یعنی اڑد کی پھلی	"	جویں جیو منے	جس طرح اطمینان ہو
"	ویرا انبڑی جایا	سگا بھائی ماں کا جایا	۷۱	اڈیاں	پرواز کنندگاں	"	چھیاں	غصہ ہونا	"	ٹھاٹھدے	بناوٹ دکھا کر	"	گھنے	بیمار
"	باندیاں	غلاماں	"	پاہندیاں	راستہ چلنے والے	"	باہوڑی	امداد	"	اوبھرے	اوپر ہوئے	"	گوانڈھ	ہمسایہ
۶۸	سوہندیاں	سجاوٹ	"	تیوں	نیچا	۷۳	موہیاں	ورغلائی گئی	"	کھینوں	کھدو یا گیند	"	رگاں گے	پائمال ہونگے
"	اوٹ ہے	امید ہائے	"	ڈرکارنے	مثل کتے کے ہانپنا	"	کھوکھڑاں	ڈلی طاقت	"	ترکھیا	ڈری ہوئی	"	نباہوتی	اخیر تک ساتھ دینا
"	کول وسندیاں	پاس آبادی ہونی	"	دھروں	قدیم	"	دمہری	چشمک	"	پینکنے دی	نام دار الخلافہ چین	"	بابے دی	باپ کی
"	ہارنا ہیں	گھاٹ آجانے	"	کلیاں	کھونٹیاں	"	جٹیٹری	زمیندارنی عورت	"		اسجگہ کی پتلی	"	دوسیل لڑائی	مشکل
"	ڈھاندے	گراتے	"	ڈھلی چھڈکے گوز	یعنی ڈھیلی کرکے گوز مارنا	"	پھیٹری	پچھاڑنا	"	اوکار	انوکھاپن	"	پینچنی	ہموارنی
"	اوسار تے	اونچا کرتے	"	چوہر	گنہ بد معاش خوب کو	"	بٹیٹری	بنیاد	"	اڈر باز ار	شاہی بازار فوج کا مقام	۔	سوہد	تلاش
"	باہاں بیلی	یعنی مددگار	"	ڈنگراں	حیوان وحشی	"	سمیٹری	محور	"	ٹھڈڑی	ترچھی	"	رہیاں ڈبیاں	پشیماندگاں
"	بھج باہاں	ٹوٹے بازو	"	لڑدیاں بھڑ کے باہاں	شور فساد	"	سٹیٹری	خریدار	"	تگوڑی	تیز	"	کھوبیوں	کیچڑ کی جگہ جہاں آدمی
"	گائی سار	کوئی خبر	"	متا	ارادہ	"	مہربیٹری	مہر کی دختر		گانہاں	چھمکاں			چلتا پھنس جائے

نمبر صفحہ	لغت	معنے
۸۲	سکنی موت	ضائع
۸۳	گبروٹ	اچھا جوان ہونیوالا
،،	ملوپڑا	خوبصورت
،،	پھے دبوچہ	مجلس میں
،،	واہیوں کڈھکے	بتے پانی دیکھ کر
،	ہنڈاوندے	وجوہات ڈالنا
،،	انت وکھیں ساک	اخراس رشتے
،،	سہیڑ باندے	دیکھنے کی
،،	دھاڑیاں پڑباندے	رہزن وغیرہ
،،	سمھال کے	خبرداری سے
،،	کھنڈیاندے	گلہ گاؤ بیٹیاں
،،	کھیڈر جھے	کھیل کے خیال میں
،،	جیو ٹلکے ٹوبیاں	دل کو قابو کرلیا
،،	چا اکھیڑ باہیں	بیخ کنی کردے
،،	ادھین	عاجز
،،	کھبڑ خاں	خیال رکھنا
،،	کھڑے کھاستے	نقش قدم
،،	ٹینڈ بدھی	سیدھی قطار
،،	کا کمتی	نوکری
،،	بھیڑ میاں	تنگی نوکری
،،	تروٹھیاں	مہربان ہوتے
،،	سنگ سنگیاں	ہمجنس کو پیار کرنے والی
،،	لگیاں	بھوسلی رنگ
،،	مٹ مٹیلیاں	گھوڑے گھڑے یعنی بہت
،،	گھڑلیاں	تلخ مزاج
،،	کھیلاں	شکل سینگوں کی
،،	کھرڑیہ	گاہنے دھوائی بھینس
،،	کھلاں	تیلے دودھ والی بھینس
،،	بیناں	جس کے بینگ گلے میں پٹے ہوئے ہوں

نمبر صفحہ	لغت	معنے
۸۷	سول	بچہ دینے والی
،،	پھڑاں	عقیمہ یعنی بانجھ
،،	سنڈھ	،،
،،	موٹیاں ڈبلیاں	موٹے بدن
،،	سجر شو	تازی بیاہی ہوئی
،،	گبھناں	حاملہ
،،	کھانگڑاں	مدت کی بیاہی ہوئی
،،	ڈوکلاں	تھوڑا تھوڑا دودھ لانیوالی
،،	ہتھیلیاں	بغیر بچہ کے دودھ لانیوالی
،،	ڈھماں	جہاں پانی گرتا ہے
،،	ڈھدلاں	بڑے پیٹ والی
،،	اڈر ہویاں	اڑجانے والی
.	ہوک	آواز
،،	کیلیاں	باندھی ہوئی
،،	آپوڑماں	قبیلہ
،،	ایلوں	ڈب کھڑبا
،،	جو ہیرو	چراگاہ
،،	دھنایاں	بلوغت کو پہنچنے والی گلو بیٹیں
.		
،،	ہنڈسیل	ہونہار
،،	استراں	نہ بڑا نہ چھوٹا
،،	دودھ لیڑاں	شیر خواراں
،،	چھانگاں	کٹڑے مارکر کودنا
،،	پینکھڑ	وہ رسہ جس سے گاؤ بیٹیں پاؤں سے باندھا جاتا ہے
،،	الاں	خوش ہونا
۸۸	موہکہ	بیماری کا نام ہے جو
،،	کھڈے ریاں	چوپایوں کو ہو جاتی ہے
،،	کھنہ منڈی	
،،	دلہانڈا	تند آور

نمبر صفحہ	لغت	معنے
۸۸	گواڑیاں	زیادہ تند آور
،،	لٹر	شکم پر
،،	باڑیا	حرص
،،	دوڑ گمے	بھاگنا کودنا اچھلنا بے تکلف جانا
،،	ڈاہنجہ	تمنا
،،	بڑتنے	راز بھید
،،	آندے وچہ	غیرت میں
،،	مہٹھ	حوصلہ
،،	ہکھی	خواہش
،،	اوکھلی	اہاون
،،	دمسکلاں	ضرب ہائے
،،	لوئی شرمدی	حیا کا پردہ
،،	اگ پٹی	پیدا ہوئے
،،	وادیاں	عادتاں
،،	سوہیاں	جاسوس
،،	سروٹر	پے در پے
،،	ٹھیک	ٹھوڑی
،،	چنڈال	بدعمل
،،	پچھکے ستے	نشتر یا نشتر سے زخم کرنا
،،	ستیاں گلاں	گذری ہوئی باتیں
،،	اٹھ وگیا	بہت جلد چلا گیا
،،	ویہریاندے	دشمناں
،،	کھنگ گھندا	خرابی ڈالنا
،،	ٹھٹھہ	شرمندہ کرنا
،،	لچ ہویاں	غیرت کی ماری
،،	لوہڑ پیندی آب	عضب کی آبادی
،،	دھرتی	دوہائی
،،	نسب	تذکرہ
،،	بھڑولی	
،،	آٹینے نی	دروازہ

نمبر صفحہ	لغت	معنے
۹۵	کھڑونبی	موٹی تازی
،،	موہنی	دل بیقرار کرنیوالی
،،	پاہڑیٔے	ایک مادہ جنگلی چوپایہ
،،		کا نام ہے
،،	مشٹنڈے	خوب موٹی تازی
،،	اودماوڑا	مستی
،،	یکڑی ہاں	کاذب
،،	کمن آنیاں	کمینی عورتیں
،،	جھلکا نہاں	جلائی جائیں
،،	سیدیانگی	بلائی جاؤنگی
۹۷	ٹونباں	زیور
،،	چھوہری	دختر
،،	پنگے	طعنے
،،	سونٹروں وتر	اولاد بے اولاد
۹۸	سانہن	بیل سانڈھ
،،	پچین	ہاضمہ
،،	بھڑبدالہ	یعنی چوکیدار خبردار
،،	کھولیاں	گاؤ بیٹیاں
،،	کراڑ	بنیا۔ ہندو بقال
،،	بھرے بھکے	خوب بھر بھر کر دیا
،،	کوہماں	مجمع
،،	ٹہل ٹکور	خدمت تواضع
،،	کڑاویاندا	جاسوسوں کا
،،	نتھباوندا	بے گھروں کا
،،	کبریاں وندا	غریب محنتی
،،	ہاویاندا	افسوس غم
،،	گنھا ٹوٹنا	گم شدہ تلاش کرنا
،،	ڈاگ	گاؤ بیٹیں
،،	جھمٹری	لیٹی ہوئی
،،	انبڑی	والدہ

نمبر صفحہ	لغت	معنے
۹۸	ہمڑی	ناکام
،،	ارنبڑی	تیار کرنی
،،	تھمبڑی	روک
،،	لمبڑی	لمہ زیدہ
،،	جمبڑی	پیدا ہوئی
۱۰۱	لمنبڑی	دراز
،،	جھانگر بیدے	خس و خار گھاس وغیرہ یعنی چراگاہ
،،	جنج	برات
.	جھٹ نال	حیلہ سے
،،	وڈھ لڑکے	کان کی زیور
،،	کھوجنڈ بانہوں	سرکی لٹ یعنی بال
،،	ڈھوئی	یعنی ڈبہ
،،	گھڑ بیٹھی	پانی گھڑا رکھنے والی لکڑی
۱۰۳	نوکھری	بہت نازپروردہ
،،	بیج	طور عقل چال چلن
،،	جھجر	جب تک
،،	میدہو نہار	مٹانا تقدیر کا
،،	اولاہمڑے	شکایات
۱۰۴	ڈوم ڈھاڈی	قوم مراسی گانیوالی
،،	بھورسے	زمین کھود کر بند کرنا
،،	ہنبیا	ظلم
،،	نشٹ	تباہی
،،	کھوکیں	آواز سگاں
،،	بہبار	بدکار
۱۰۵	ڈکرے	ٹکڑے
،،	کوڑ	غصہ
،،	کیاڑیوں	علق
،،	کھڑے	ورپے

صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے
۱۰۵	بھوں	بیہوش	۱۰۶	لودھر	آبی جانور	۱۱۹	گدھڑیئے نی	گدھی	۱۲۱	چھبی	دست بغل	۱۲۷	گھاٹی	منگوئی
”	سینہڑا	پیغام	”	پسلیٹیاں	پہلو الٹنا	”	اکھیں کھرنیئے	گہری آنکھیں والی	•	بھنبری	کھلی ہوئی	”	پھل کھاں	منسوبات کی جائے مخصوص
”	ٹھلیائی	ہوا	”	کڑل	قسم ماہی	”	سنگھ گھوڑیئے	گلے بیچ باتیں	”	پکھنڈ پھکے	جدا جدا ہو کر	”	پرس	ادھیڑ مرد
”	نزتھلیانی	ہل جل	”	ڈھمبرے	قسم ماہی	”	ٹھلیپ گھٹے	کرنیوالی فریب خسارہ	”	دہاپیچ چھڑویاں	چاول نکالنے والی	”	آمنیاں	بے انصافی
”	پتھلیائی	زیر و زبر	”	مڑکالٹھی	مرگ بھالا	”	دبکڑو لکھریئے	موٹی چوڑی	”	ٹھلیاں	چاول نکالنے کی کٹھی	”	ابدھرے	نیچی اونچی
۱۰۶	اوتھلیائی	الٹا	”	اربھ	طریقہ	”	موٹ پنے	فربہ ران	”	دھمکاں	زلزلہ لائے	”	جھڑل جھنب	ڈراوا
”	ڈھولہ سد	گلا ہمیداروں کا	”	کھری کرو	جلدی سے دوڑا	”	مہندر میٹھے	پستہ قد	”	گھرول	نیچی جگہ جو پانی سوکھ	”	پڑچھدی	بدن کا چمڑہ
”	جیہے نال رلئے تیہے ہوجائیے	ہم جنس ہو جانا	”	ڈھبنگ	آبی جانور پرندہ	”	کھدبڑیئے	خراب کی ہوئی	۱۲۲	چھوآں	ہوئے جائے نہائی	”	ہنڈیاندی	سر کے بال
			”	ملک تو	چلو تو	”	ان تھکے	بے پروائینی	”	چٹاکیا	ہتھیٹر	”	ڈوڈیاندی	نہ منعقد ہوا امر و نامودی
”	کھابیر	چین	”	کھیسہ	خاک	”	ہنگمڑ تھلئے	موٹی فربہ تن مضبوط	”	چھبیاں	انگشت وسط کی نوک کیلئے حنا و مہندی	”	پنج نت	حواس خمسہ
”	رجھ	مشغول	”	نماشام	شام کا وقت	”	کوڑ گندلے	تلخ مزاج	”	کھپاٹ کے	زدوکوب کر کے	”	گودڑا	پرانا لحاف
”	جھوڑا	فکر	”	مہر منگوانڈی	گلہ گاو مینا کی پھل	”	زہر دی رینگن	زہر کی گولی	”	کٹ چکچور	مار کر خوب ٹھیک کرنا	”	تریڈ	برباد
”	نویکلی	علیحدہ	۱۱۹	ڈھاک	جماعت	”	بھیڑ بھنیئے	بدعادت	”	پاسنا	گروہ کا گروہ	”	جیڈ دیئے	برابر کی
”	چھوہرا	اے لڑکے	”	نہریئے نی	اے پکھیاڑی	”	کوٹڑیئے	گھوٹنے کا ڈنڈا	”	موترڑے	آگ کے الٹنے	”	ٹیڈ دینی	خرابی
”	پوہیرا پوسیرا	ذرہ ذرہ	”	بڑبولئے	بکواس کرنیوالی عورت	”	آڈ چلھادیئے	آب رو	”	لتھڑی پتھڑی	بگڑی تنی ہوئی	”	کھنواندی	خاموشی کرنا مطلب پرست
”	ادہیرا سوہیرا	مشکل سے مشکل	”	اردبیگن	زبردست جنگجو عورت	”	چونگھ ڈھاب	تالاب کا ٹھیم	”	بھانبڑ	مسیحالیت جلتی آگ	۱۲۴	چھاہ ویلا	چاشت کا وقت
”	موہرا	زہر	”	گوئیئے	اے غلام	”	گھیرلوا مندیئے	اک کم کھینت کی جگہ	”	سوہاں	جاسوس	”	گھسٹوانڈے	گھوتے
”	گوہڑا	روئی کا گولہ	”	گھنڈ رتیئے	تیز مزاج	”	دیہڑیئے	جوان گاؤ	”	لاہڑی	لالچی	”	ڑکواندے	رونی صورت
”	چھنچھوڑا	شوخ مزاج	”	گل دوپہریئے	نام آتشبازی	”	کیریئے	گربہ چشم	”	لگ لوبڑ	بجا ہوا	”	لال کچھوری	ایک کھیل کا نام
”	کلا لیدے	شراب فروش کی عورت کبھی تیوار بنانیوالے	”	اودہلا گئے	بدمعاش عورت	”	نیل ڈانٹاں	مار پیٹ کے نشان	”	ٹرہت	چوہر کھٹینوالا	”	نیارڑے	علیحدہ
”	اوڈھینڈے	مزدور کی عورت	”	ٹونب	زیور	”	سوہربو	سسرو	”	دبہنے ریڑیاں	سراغرساں زبانی دھمکانا	”	بلاکو فاتی	فسادی
”	موہرا	بے دید	”	نکرمٹی	بے نصیب	”	وگاڑ	خرابی	”	چت کھدیڑیاں	گاندہ کوئی	”	ٹپ کے	کو دکر
”	کھبیڑ	موچی کا اوزار	”	چھیل چھیدڑے	چھنچوری عورت	۱۲۱	ہبیسیا	مکھری فربی	”	دوپھڑ باندا	فساد ڈالنے والا	”	ھپکلدی	روتی ہوئی
”	ڈھپے بھ کے	دھوئیں باندھکر	”	چھانئے	آنکھیں جھکنے والی	”	کرت گھن	احسان فراموش	”	بکبھڑ یاندا	جھگڑا لڑائی کا	”	ڈسکدی	رونی صورت بنا کر
”	ڈول	تجویز	”	چھیڑ ہیئے نی	ٹیڑھے منہ والی	”	کھبلاوڑا	جھاک	”	اودھلاں	عورت بدمعاش دوسرے مرد کے پاس جانیوالی			ہچکیاں
”	آودر	خوشامد تواضع	”	جھکڑ جائیے	اے دیوانہ شدی	”	اپراہدیاں	غضب کی	”			”	کانپتی	لرزیدگی
”	چاں بھاں	رولا	”	گھوک بتی لے	گربہ کی مشابہ	”	نچ	کبھی کو مار کر درست کرنا	۱۲۳	کڑنگ	سوکھا بدن	”	موئی بتی	گذری ہوئی
”	وگ	گلہ گاو میشاں	”	گلبھڑیئے نی	گلے کی بیماری والی	”	پھولاں	گھونسے	”	اڑبدار	ضدی	”	کھٹ	جلدی
”	اکبھڑی	مل کر	”	کن گلٹیے	کان کی بیماری	”	گجیاں	پوشیدہ	”	ہٹبابان	ٹھک گیا	”	رانیاں	انا ہلے
”	مہنگ	آبی جانور پرندہ	”	بچکپڑیئے نی	پھرنے والی	”	دھڑا دھڑ	پٹے دپے قرن	”	کالیے کرن	بدفعل	”	وڈیو سونک	کالا ناس نے زنا

صفحہ نمبر	لغت	معنے	نمبر صفحہ	لغت	معنے	نمبر صفحہ	لغت	معنے	نمبر صفحہ	لغت	معنے	نمبر صفحہ	لغت	معنے
۱۲۴	پلوڑا	دامن	۱۲۹	تھوتھے دہائیں	خالی دھان بے چاول	۱۳۱	لوریاں	پیار کرنا پچاواں	۱۳۵	ساک ماڑیاندے	رشتہ غریبوں کا	۱۳۷	پنج تونبیئے	پھولدار کپڑے
״	موڑا	واپس کرو	״	سانبھیونے	قبضہ کر لیا	״	پوپاں پودیاں	ذرہ ذرہ	״	کھولین شاہڈے	چھین لیتے ہیں زبردست	״	وبرا لبھ	دل شگفتہ ہونیکا موقعہ
״	پکانٹے ہاں	مشہور کرتے ہیں	״	وہاج لیا	خریداری کی	״	رجھے	مشغول	״	ان پجُدے	نہ کرسکتے ہیں غریب	״	جنے گھنے نوں	ہر ایک کو
״	تراہ	دھمکا ناڈرونا	״	بھونیند پچھیاں	زمین تھوڑی سا جگہ	״	ڈسوریاں	حیوان	״	ڈس گھوئیدینی	دل ہی دل میں	״	سنگتاں	جماعت ہائے
۱۲۶	ابڈاگبھرو	اننابڑا جوان	״	دھنے بھنڑے	خوبصورت جوان	״	سورمہ	بہادر	״		غصہ سٹیٹا	״	رتن ہتھمن	متبرک مکان اہل ہنود
״	ٹنڈرا	ہاتھ کٹا	״	رالدیاں گولیاں	خستہ حال غلام	״	اودھالیاندے	چوری نکل جانا	״	اندروں باہروں	باطن ظاہر	״	ٹھرکھو	چاہلونکا ناچ اچھلنا کودنا
״	بودیاں	سر کے بال چھوٹے چھوٹے	״	چھوکری	لڑکی	״	کرڑاں	جنزاں	״	ڈولدینی	متذبذب	•	چاوڑاں	نازنخرہ
״	ادھ ونڈا لئے	آدھا حصہ تقسیم کرالئے	۱۳۰	آکرہ	سینہ زوری	۱۳۲	بروالیاں	کمیں چوکیدار	״	گن ماڑیاندے	عقل بے زر آدمی کی	״	ڈہاڈی	قوم مطرب
•	بھکیائی	خیر خیرات	״	چکھراندے	علاقہ ہائے	״	دھنبلا	جمع	״	ٹولدے فی	تلاش کرتے ہیں	״	بھگتنی	قوم مطرب
״	ساروا دینڈڑا	صندی آنکھ	״	ڈرنے سیتی	مشہور معتبر	״	کھلوکھل	اسفل السافلین	״	لتاڑیدے	پاؤں کے نیچے کچلا جانے	״	نقلیئے	قوم مسخرے
״	نکھیائی	تیر	״	ہاڑیا گراندے	آمن سن کے گاؤں	״	بکیوناں	بکواس	״	مٹی ماڑے	پڑے غریب	״	بھیراں	نام باجہ
״	وچھاپ	آزردگی	״	چھوہریں کرندے	لڑکے لڑکیاں	״	دھرم نیم	ایمان یقین	״	سون پت	قسم چاول	״	نزیاں	نام باجہ
۱۲۷	تراہیوجے	ڈراویا	״	ٹھکراندے	امیر لوگ	״	گھولناں گھولناں	بدمزگی	״	باسپتی	قسم چاول	״	سپردار	مطرب بجانیوالا
״	کیاںڈا	قطعہ کھیتی	״	نکھراندے	لفنڑا	״	گھتھا	گذرگیا	״	مسافری	قسم چاول	״	کبت	شعر کا ایک وزن ہے
״	ٹھٹھ	بیشرم شہید نامی	״	اکلاندے	نارانگی	۱۳۳	بھس	چھانی خاک	״	بیگمی	قسم چاول	״	بھٹ	قوم جسمیں کہ بیربل بھٹ مشہور تھا
״	گھنیر پیدا کھا	کھیتی کی خبر لے سکا	״	جوڑیا	جفت ہائے	״	دکھ اپنے	آدمن مصیبت ہائے	۱۳۶	لونگیر	حمائل			
״	واچھا	ریوالی پڑھا	.	جُٹ	جفت ہائے	״	البنڑے	آگ کے انبے	״	الیاں	کنگری	״	گھوڑی سہرا	ایک گیت جو نوشہ کی برات کے وقت گایا جاتا ہے
״	جھورا	غم	״	نرڈ	ایکدوسرے کے برخلاف	۱۳۴	اولابنڑے	شکایت ہا	״	گھمند لڑے	نام زیور	״	ٹھوٹھیاں	پیالیاں
״	چھنڈے دہری	مرغوں حملہ آور	״		گوا کٹھا باندھنا	״	کوہی	الو	״	پپتیل وتے	نام زیور	״	لوہل جبیل	نام زیور ہائے
״	کھتیاں	مجمع ستارہ	״	ڈھوڈھکدے	موقعہ بنتے	״	ھنتھ مورت	مقرر وقت	״	پٹاکلاں	ریشمی پارچہ ہائے	״	دارو	شراب
״	چوکھنے	قربان ہونا	״	اکھراندے	حروف ہائے	״	پوٹے دھار	چلانا رسوم کا	״	بوندان	ٹمکنے دار پارچہ	״	ڈھک	طبل
״	کھانڑیاں	خیال دل سے نکل گئے ذرہ نہ آنا	״	کرتوت	شادی معقول خرچ کرنا	۱۳۵	تگدی	قسم مٹھائی	״	بختایاں	قسم پارچہ	״	مکٹ	نوشہ جو برات کے وقت کے سر پہنایا جاتا ہے
״	ناونہ	برباد	״	دھنی	صاحب حصہ		جبھی	دست بغل مار	״	گھگھوے	قسم پارچہ عورتوں کے	״	سوہن سہرے	سرخ سہرا
״	بری امانیت	نافق بہت ناقص	״	ساویاں ٹکراندے	برابر مقابلے والے			ازنک جان	״	کاہڈویں	کپڑوں پر کشیدہ کاری	۱۳۹	بھن بھنیائی	دشنام
״	جلیاں	حالت فقیری کا نام	״	لڈی	کھیل	״	پراکڑی	نام مٹھائی روغنی	״	مشرو	ریشمی سوت ملا ہوا کپڑا	״	لاڑیا	اے نوشہ
•	اونتی داونا	احمق ماں کا جنا ہوا	״	چنبڑاں	ٹچرکیاں	״	روسیاندے	روٹھتے	״	گوہڑے	موٹا	״	چیک پچیک	شور شرابا
״	نچوت	احمق ہاتھ نہ لگایا ہوا	•	چھالاں	چھلانگیں	•	جھوسیاندے	کھینچتے	״	پنیلڑے	باریک	״	بھنبویں	خاہرزادی
״	بدخدایاں	ظلم	״	اپٹھیاں	الٹی	״	دکھر	بنری خشک	״	اوڑھنی	قسم پارچہ	״	سبالڑا	نوشہ کا نائب
״	مارکھیی	دولت بے بعینی غبن	۱۳۱	مُس	خاوند	״	چوہڑے چپڑے	خاکروب وغیرہ	״	جس	شاباش واہ واہ	״	چنو	نامرد بزدل
״	اقفاچوہا	کورنوش	״	کھوٹیاں	غصہ ہو کر کلام کرنا	״	دانگری	حیوان چرانیوالا	״	پوچھن	قسم پارچہ	״	ڈھکی	پہنچی

صفحہ	لغت	معنی	صفحہ	لغت	معنی	صفحہ	لغت	معنی	صفحہ	لغت	معنی	صفحہ	لغت	معنی
۱۳۹	سنھ	مجلس آراستہ	۱۴۲	گھرک بلا	جنگلی جانور	۱۴۴	ڈیڑے	ناراض	۱۵۱	سنگدا	ڈرتا	۱۵۳	لگیاں لانیاں	قریبی رشتہ دار
۱۴۰	پھلجھڑیاں	آتش بازی	״	ترگا	گلے میں پہننے کی زنجیر	״	بری زبان	بدعادات	״	اوترا	لاولد	״	سکیاں	
״	ہرٹ وگن	مثل کنول چلنا			کا نام ہے	״	کھل اُلٹی	چمڑہ الٹا	״	تبیلڑا	برادری	״	ودھایاں	مبارک بادیاں
״	دلیئے	کماد کی رس نکالنے کا آلہ	״	نرگ	دوزخ	۱۴۵	ڈاہینگے	رکھے جائیں گے	״	ڈھل دیر		״	وسیں	خوار ہوں گے
״	پرتھمی	خلقت بےشمار	״	ڈوہنگڑے	عمیق	״	آسرا	امید تقوے	۱۵۲	ڈوم ڈالڑا	میراثی وغیرہ	۱۵۴	موہبا	لحاظ
״	ہم ہما	جوق جوق	״	دہڑ بیٹھی	غصے میں ناراض	״	چکھائیں	چاشنیاں چکھنا	״	ویرائیاندے	دشمنی رکھنے والے	״	سرنال الحڑیاں	زندگی گیسانہ کاٹ
״	ڈومنی	مطرب زادی	״	اکھی میونی	اندھی ملاحنی	۱۴۶	بھکنائیں	نگلنا	״		بیگانے	״	ریچھ	بہت خوشی
״	ویلاں	سرصدقہ	״	کیتیوناں	بسر کرناں	״	لکھائیں	معلوم کرنا	״	چھوہری	لڑکی	״	لمنیاں لمب	مقسوم
״	ہوہیے	برتن کھانے کے بھرے ہوئے	״	سدا	ہمیشہ	״	خبرگم	غیب کی خبر	״	گھلنی	بھیجے	״	ڈھکاڈھو	سبب
״	پچھاوڑیاں	بھلائی برتن مفید گنہگار کو دینا	״	کوکسانگی	فریاد کروں گی	״	جھلی	برداشت کی	״	سوہاگناں	خاندانی عورتیں	״	نکھڑی	جدائی
״	کڈھ کلے	ایک کھیل کا نام	״	مشک پٹیٹے نی	جوانی کی امنگ میں	״	دہیجینگے	شادی کئے جائینگے	״	کھٹو کھاٹ	کاشتکاری کی محنت	۱۵۵	سوہاوندی	سجاوٹ خوبصورت
۱۴۱	گلہتھ	کسی کا ہاتھ زور سے دبانا	״	پٹیئے نی	معروف اکھیڑی ہوئی	״	کوٹیجینگے	کوٹے جائینگے	״	موہنڈے	شانہ ہائے	״	ٹٹے پھیوں	توڑنا خوشہ سے
״	چھبی	انگشت کی نوک کسی	״	سٹیئے نی	پھینکتی ہوئی	״	درہیجینگے	دبائے جائیں گے	״	رولاک	لاگ سوال	״	لگر	لمبی شاخ
		رخسارے میں چبھونی	״	بناپٹیٹے نی	بیخکنی کی ہوئی	״	پتیجینگے	تسلی کئے جائیں گے	״	اہنونیاں	نہ ہونے والی	״	ویریاں دتیاں	دشمناں
״	گھڑو گھڑولی	ایک شگون کا نام	״	ڈٹیے نی	مشٹنڈی خوب موٹی	״	بیجیں گے	بوئیں گے	״	گوٹھ	ہم نشینی	״	کھلیر	چلن
״	چھند	قبیح گفتگو کا نام	״		بند شہوت کی عورت	״	آس پاس والی	ادھر اُدھر کا	۱۵۲	اوڑے	بیجا	״	اوبلے	پردہ
״	سالیاں	خسراچیاں	״	گوگیر	سولی	״	پھاسدائی	گرفتار	״	ڈنیں	ملتے وستیاب	״	سرہیچ	نازسسرال
״	ان بدھڑی	بے جماع	״	رہنگڑ	قوم	״	بوڑ	ضرورت	״	پوجا	عبادت	״	پچھاڑکیاں	پرسش ہا
״	ٹلکنا	جو پکڑنے سے ہاتھ نکل جائے	״	لدھڑاں	قوم	״	المونڑ	عندی عادات الا	״	نگھرجان	غرق ہوجانا	״	ملفیاں	ململ کے غسل دینا
״	انودھ	بے سوراخ	״	ساواں	برابر			اپنے خیال سے باز نہ آنے والا	״	ہنڈے ہینچ	گاؤں کے بیچ	״	داونیاں	نام زیور
״	بھوآ	والد کی ہمشیرہ پھوپھی	״	ڈبیوں توں	ٹٹ گئی توں	״	تن پال	تن پرور	״	وچہ سکتے	مجلس میں	״	دھرواں	امید
״	جیجا	نوشہ	״	منہ پھیرے	روگردانی	۱۴۸	ساڑیں گے	جلادیں گے	״	متھاڈاہیا	روبرو مقابلہ کیا	״	گلھے	دہیج کا کھانیکی چیز
״	کھنڈ پوڑیا	کھیل کا نام	״	سد	آواز	״	چھٹنا	خلاصی پانا	״	چوتسی	چار تار کا	״	منھیاں	کھانیکی چیز
״	دچھنہ	رسوم یعنی اپا ٹکہ	״	ساہدیاں	طے کی ہوئی	״	نہال	فارغ البال	״	کھدر	کھادی	״	نسٹرے	ایک لکڑی کا نام
״	تتلاونی	کسی چیز پر تل ایسا بجاتا کہ زبان سے	״	وڈبیاں جیزیاں	رشوت	״	اکھر	حرف	״	نرسا	نقش تار	״	پرکدے	ٹوٹنے والی
״		پانی آوے	״	آدجگاد	ہمیشہ	״	بدھ مانا	شکم آنا	״		قسم پارچہ ریشمی	״	ماہیاں	ہر دو طرف
״	دھونکل	ایک نام موضع جس میں سید احمد مرد کی نشستگاہ ہے	״	کرتب	ناقص فعل	״	جب لگ	جہاں تک	״	تیورہیور	پارچہ وبیج	״	ساتھی	ہمراہی
			״	جمجب	جلدی	״	ہوہناری	شدنی	״	چیکاں	چیخ	״	بھونے ہوئیکے	خرابی تھو کرتے ہوئے
״	جھڑید	نام موضع جہاں میلہ ہوتا ہے	״	اُسب	لالچ طمع حرص	۱۵۱	ودھیک	زیادہ	״	گھمائی	قربان	״	تد	دم
۱۴۲	کنجی وی جھری	تانے میں جانی گھومنے کی جگہ	״	سمیٹیائیں	سمہال لینا	״	لیک	شہرت	״	اج جوکڑی رات	آج کی رات	״	بُکھیاں	مُنہ

صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے
۱۵۵	عنبلاں	مجمع	۱۵۹	چھلے	زیور ہاتھ کا	۱۶۰	کھنذب	دھوبی کی بھٹی	۱۶۵	چنگ	آگ کی لگیاں کی	۱۶۹	وامن	وہ زمین جس میں ہل چلا ہو
״	چنگیاں	چھلانگیں	״	کڑے	ہاتھ کا زیور	״	پرات	برتن کی قسم	״	اوبھڑ	جنگل	״	سیبیاں	پے درپے کلیجہ اڑتی کرتی
״	ڈیڈ مارن	منہ سے مارنا جیبوں کا	״	پنجانگلاں	زیور ہاتھ کا	״	جھولیاں	جھولا بیماری کا نام	۱۶۶	کرنگ	پنجرے بدن	״	پیہن	غلہ پیسنے کیلئے تیار ہو
״	پیرٹنب کے	پاؤں ہلا کے	״	ناڑاں	زیور پیروں	۱۶۱	سون سپت	رسوم وغیرہ	״	ہڑبال	پھنسائے پیچ گھسے ہوئے	״	نویکلی	علیحدہ
۱۵۶	سیوکاں	پوجاری معتقد	״	وھڑی	نوعروس کی مانگ میں سندور لگانا	״	ڈھان	افسوس ناک			علامت لاغری	״	وری	رسوم برات زیور کپڑا
״	بھڑٹھو	کودنا اچھلنا	״	ٹکا بندو	ہر دو نام زیور	״	کلیلیاں	دل کا رنج و غصہ	״	کنگروڑ	پشت کی ہڈی	״	بھٹھ	جس میں جو بھونے جاتے ہیں
״	پکوان	نام خوراک کی چیز	״	پھیدڑا	تو تصویر معلوم ہوتی	۱۶۲	مہفی	مقرر کی	״	سکری	خشکی گرھا ھے	״	دھڑی	نشان سندور جو عورتوں کے رنگ میں لگایا جاتا ہے
״	ٹہک	بیماری وغیرہ	״	انجوڑ	بگاڑ	״	چھیبراں	بارش زور کی	״	چھپڑے	گرھے			
״	واہو واہ	جلد بہ جلد	״	تھوڑی	کمی	۱۶۳	تکادڑے	فکر	۱۶۷	اوبھے ساہ	دم پریشانی	״	دھونیاں	آگ جلانے کا گڑھا
۱۵۷	لڈی	زمیندارہ ناچ	״	ونڈیاں	تقسیم	״	چپ چنگ	خاموشی	״	سبھاجڑے	عادت ناخوش	״	کنھی	نیم بسمل
۱۵۸	جے ندھ آندڑی	ایک گیت کا نام	״	چھنڈیاں	جھڑک دینا	״	چھٹے بٹ	چھوڑے ہوئے کام	״	بنیوں	محبت عشق	״	وہاوندی	گذرتی
״	گوہڑے	روئی اکٹھی کی ہوئی	״	چھنڈنا	مارنا	״	گیڑے	چلائے	״	اوہندی	سر نیچے کرنا	״	نج جنیندڑی	اے کاش پیدا نہ ہوتی
			״	گنڈھنا	جوڑنا	״	گھا	زخم	״	اوبھا ساہ	دم پریشانی	״	ٹکلو	تتولہ رخسار
״	ٹنگنے	ایک لکڑی بندھی ہو یا رچات رکھنے کو	״	بھیس	لباس	۱۶۴	اوچیڑے	[illegible] زخم	״	آہوڑی	چالاکی مدد کرنا	״	سدھراں	شوق ہائے
			״	اروڑی	کھاد کا ڈھیر	״	مڑ آ	واپس آ	״	نمو جھان	عاجز صورت	״	بن پھب کے	بناؤ سنگار
״	پرکڑی	پوریا	״	چنڑال	سرین	״	جھلاں	جنگل بیلا وغیرہ	״	سگواں	بعینہ	״	ترتھل	ہلچل
״	جھرمٹ	ایک مجمع	״	کھچل بندیاں	وجوہات	״	چھنجہ	کشتی پہلوانوں کا دنگل	״	پیراندترا	پیروں کا عنایت کیا ہوا	״	پھولیاں	ہلکی ٹھنڈ گرمی
״	گوت کنالہ	رسوم کا نام کھانے کی	״	گول والہ	مطلب پرست	״	سورمے	بہادر	״	وہن وہاں	روانگی دریا کی	״	رت لغیواں	سایہ گرم ہوا موسم گرما کی
״	گوانڈھیاں	ہمسایاں	״	چوہی	کٹھا چھپل کا جس سے کھیت کو آبپاشی کیجاوے	״	کھونیاں	جمع فوج	״	دھرواس	تسکین دل	״	اڈیں	چکنا پارہ کرنیوالی
״	وسنا	آباد ہونا				״	ٹھاٹھ چھڈی	مقرر کر لی	״	پینگھ	جھولہ	״	روہجدی	مشغول
״	واہیں لاتھکی	اپنا اختفا تمام کر لینا	״	کرلائیاں	نالہ ہائے	״	گھون	مونڈا ہوا سر	۱۶۸	ٹھاٹھاں	جوش	۱۷۱	سجھدیئے	رجوع
״	بھس	چھانی خاک	״	سنڈ منگواڑہ	فصل جو سے اوپر کاٹ	۱۶۵	جرنا	برداشت کرنا	״	تاہنگ	امید	״	قہر قلوہر	ظلم پر ظلم
״	گھرس	خرابی			لیا جائے اور	۱۶۵	ٹوہری	پیش رو	״	ڈھیریاں	دل کی حرص	״	گھٹیاں	بند سنت رہ جانا
״	سنجان سکھنا	خالی بالکل			پیچھے رہ جاوے	״	دلاندی ولنی	میدانوں کے معرکے	״	گھیریاں	چاروں طرف بند کرنا	״	چھمنی	ایک لکڑی جس سے درست کپاس ہو
״	رسدی گل	مزے کی بات	״	لنڈور	لنڈے اچکے بدمعاش			کرنے والے	״	ودھیریاں	زیادہ	۱۷۲	اجڑ گیا نداویہڑا	برباد شدہ کا صحن
״	رس	مزہ	״	موہ لیندے	ٹھگی کرتے ہیں	״	لال ولنی	بے عقل	۱۶۹	ہیہڑیاں	بدفعلوں کی ہوئی خدا کی	״	کلاندے کھوہ	فساد کا کنواں
״	منھے بھورے	منحوس علامت پیشانی	״	رنڈ لٹن ہوئیاندے	رہزنی	״	اوبھلی	اٹھانا گندی موئی	״	بوپڑا	خوبصورت	״	ٹانگ بیڑے	اے کشتی پار لگا دے
״	چنڈیئے	بدنصیب	״	سنہاں	نقب ہائے			بات کو	״	کرلاوندی	گریہ زاری ٹیلا	״	اولدیا	اٹھا پوشیدہ کو ظاہر کر
״	گھدڑے	پراگندہ	״	گانرا	گانا	״	رڑکدی	خراش	״	ہنگودی	اکٹھی کرنی	״	اوسایاں	ارادہ ہائے
״	لاواں لیندڑی	رسوم شادی	״	دمک	خوشبو	״	ڈابو	حالت غم سخت پریشانی	״	نہلٹا	کھاد	۱۷۴	جھب وسیجئے	جلدی شادی

صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے
۱۷۴	پنیجے	ہلاؤ	۱۷۶	دھونسا	نقارہ	۱۷۹	نہچا	نیت	۱۸۰	بھوگ بھوگیا	جماع کرنا خوش ہوکر	۱۸۲	کندمول	گھاس پتی
"	بھتیجی	برادرزادی	۱۷۷	کھڑا کھٹن	بڑا مشکل	"	ڈوبڑے	ڈوبے ہوئے	"	ہنڈا پال کے	بدن پردہ کر کے	"	تن چوپڑیں	بدن چکنا رکھنا
"	رکھیئے	ارمان دل نکالنا	"	شہدے	عاجز	"	ڈوہنگڑے	عمیق گہرا یعنی ڈونگھا	"	واٹ	راستہ	"	کرپا	مہربانی کرنا
"	وچھنیاں نوں	جدا کئے ہوئے کو	"	چیکلناں نرم	چیکنا اور نرم	"	کول دوں	پاس سے	"	جھاگن	کاٹنا گزرنا سلامت	"	ڈھل	دیر
"	ساہمیاں پنیاں نوں	موقع برابر	"	پنڈا	بدن	"	نوایا	رجوع کیا	"	سواد چھڈکے	پہنچنا تکلیف اٹھا	"	اڑک	نادان
"	رنیاں نوں	عورتوں کو	"	جھگڑے	خانہ ہائے	"	دیا	مہربانی	"		کر لذت چھوڑ کر	"	چرن	قدم
"	منجڑی	چارپائی	"	بال سیکے	جلا کر تاپے	"	سکھنا	خالی	"	راکھ	خاک	"	بھوچھنگی	فرقہ
"	چھنڈیاں	بال کنواری کے سر کے	"	دھیدو	نام رانجھا	"	بھریا	پُر	"	دغا دانیاں	فریب بے انصافی	"	ماہنوں آں	مردماں
"	لوہڑ	غضب	"	پہلڑے پور	سب سے پہلے	"	میا	عطار	"	اُن گھت	شرارت انگیزی	"	اڑبنگیاندا	لایعقل
"	وند اسرا	دنداسہ	"	چلہہ	دیگدان	"	دھندا	مشکل کام	"	پرکھ نر	پرکھ مرد یعنی موصوف	"	کندی	آبدادی
"	آوس و سیکھ	بے اختیار نامعلوم	"	جھلکناں	جلتی آگ میں یا لکڑی	"	دھکلیاں	مصیبت زدہ	"		در صفت مردانگی	"	استھرا	واقف
"	پہن لکیاں	دل کا گم ہونا	"		وغیرہ پھینکنا	"	دسوڑیاں	"	"	پان پت	ارادہ کا مبتلا ہونا	"	رگت	لگائے
"	ہاؤں	دل کا گم ہونا	"	کھوک سوناں	سستی کی خواب	"	کلوان	حسب نسب	"	سنگتاں	گروہ	۱۸۳	سریہ	جسم
۱۷۵	چھیک	سوراخ	"	مناجاگیا	ارادہ پیدا ہوا	۱۸۰	جوڑکے	باندھ کر	"	پنتھ	طریقہ مذہب	"	جوت	روشنائی
"	سہلنیاں	تر سنی ہوں	"	رگڑ	ٹکڑ	"	ریت دی کند	ریت کی دیوار	"	سن ساداھ	خاموشی کا مقام	"	تیاگ	ترک
"	تتاپڑہ مٹڑی	آہستی نصیب	"	جاچڑھیا	شوق دلی انتہا ہوا	"	جھمکدے	شعاع دیتے	"	بھسم	خاک راکھ	"	بھوناکاس	دنیا
"	جھب کوہڑ	جلدی پہنچ	"	ہتاپ	مشہور کرنا	"	بندڑے	نام زیور کان کا	"	کھرب وہم	سختی نرمی	"	جدآکاس	مقامی روح
"	بھلا دڑا	جھلک	"	کھسکا دیندا	ذرا کھلا کر کے آنے	"	جنڈ ڑینی	سر کے بال	"	پرکھ	مرد	"	چت آکاس	دل کے تسلی پکڑنیکی جا
"	سوں نہ دیندی	ہمیشہ نہ سونے دیتی	"		کایا دزدی	"	سرکو چکے	دلدار کے بالوں	"	نرم نرم	نرا نرا	"	ہیدیہاں	زبانہائے
۱۷۶	گھمسان	لڑائی شور نسا	"	ٹاڈھو شاہ	آنکھ کا خاص صفت	"	بار بانداز چھلے	کی خوبصورتی	"	کھڑکدے	متذبذب	"	سان چڑھاکے	تیز کر کے
	بھادیں	لکھہ کلام اچھا ہے	"		کہیں مزہ اڑانیوالا	"	کجل بھنڑے	چکنی و سیاہی نما	"	اک جا	ایک نرخ	۱۸۴	ہر میں ہرد	ذات میں ذات
"	نجھوواہ	شاخ دریا	"	ہنجو	آنسو	"	پنج بھوت	حواس خمسہ	"	دوار	دروازہ	"	اکارتھا	ضائع
"	لگڑی پریت	لگی ہوئی محبت	"	ڈوہلکے	گرا کر	"	بیکارتے	مقام منزل مکہ	"	واعدے	فکرات	"	چرناں	قدم بوسی
"	جد کئے	جب کے	"	دامن	کھفنی یا ڈی گھاس	"	اور باقی	نام اذکار	"	بنیاندے	بیکسوں کے	"	بھرہبات	فجر
"	روپ پدارسا	حسن کی بداری	"	ٹہل	خدمت	"	گیان	ذکر وحدانیت	"	مہنیاندے	ہیچ ذات کے مرتبہ	"	رائیگاں	بے فائدہ
"	دھڑوہل	دھاڑ ہے اندڑا کو	"	نیک ہتھا	سلام نیاز آداب	"	دان	سخاوت	"	تاڑی لاکے	تصور باندھنا	"	کرت گھن	احسان فراموش
"	چیخرہاریاں	دغے باز عورتیں	"	زہدتے جہد	عبادت یا منت	"	دھیان	خیال	"	ہرگ سوگ	خوشی غم	"	بوتی اوڑے	شرارت انگیز آدمی
"	گھنگھاریاں	خوشی ہے کھوتے	"	پوتھیاں	کتابیں	"	بھوآتماں	روح	۱۸۲	ادوبان باستی	الگ اونچی جگہ بیٹھنا	"	تاگھسا	نرمی گرمی
"		بھرتے رہنا	"	صدق دھارکے	صدق الیقین ہوکر	"	دربادمیں	منزلات الذات عالم	"		اور رہنے والے	"	سنبائی	بیزار کیا
"	ربین	یک رنگ	"	رہجدی	یکدی	"	بھاکھے	دیکھنے سیر کرنے	"	استری	عورت	"	ہیتھیائی	الٹ پلٹ

صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے
۱۸۶	اوڈلیانی	روک دا	۱۸۷	کوبھجڑی	بدنا	۱۸۹	بلھاں	چونھاپے ہونٹ	۱۹۳	سرکدا	قریب بیٹھنے والا	۱۹۹	اول ہمبڑا	کلہ گذاری
″	ہوڑے	منع کرے	″	مرن کومت	ہڈیبے ہڈیبت	″	چوکھڑاں	چارپائیاں	″	ان ڈٹھ	نہ دیکھا ہوا	″	ٹھسک جا	چپکا چلا جا
″	دھروں	قدیم	″	نبھروٹڑی	سرکی کٹھ	″	اکھاڑیاں	میدان	″	کھوٹا چوہد	دست دی چوٹ	″	سوچ کے	سوچ کے
″	گاؤنشان	دشمنائیگی	″	کماد	پودا نیشکر	″	ناڑیاں کٹن	چمڑے کی رسی اور باندھنا	″	چخلوری جیبھ	چخلوری کی زبان	″	کبیڑا نخوبلاری	ذوق دل لگی
″	بچن	قول	″	لاگو	دشمن	″	سانہبیا	سمھالا	″	آودستنے	آ پہنچے	″	نہ رجھ دینی	نہیں سیر ہوتی
″	پہروان	منظور	″	گنے ٹوٹڑی	نیشکر اور اس کا پودا	″	دردڑ	دلاہوا	″	کچروٹ	کچراپن	۲۰۰	اول ہول	اچھا ہوا
″	سُرگ	جنت	″	سونگھنا	سوکھناں	″	کچیاں زناں	نامعقول باتیں	″	کچریں پودہ	کچراپن کی	″	بھیڑاں	مشکلات
″	سوہلیاں	سلوک	″	دھڑکی	گاؤبچہ	″	لڑاکیاں	جنگ باز	″	ہنجار	دوبارہ	″	نہ بجھدی	نالائق
″	کاوڑاں	نخیلی ملے رنج	″	چھوٹڑی	گاؤمیش	″	جھبڑاں	کسی کی نقل کرنا	۱۹۵	لاہد	معلوم ہوجانا	″	تجدیی	ترک کئے ہیں
″	کرودھ	غصہ غضب	۱۸۸	پاڑنے پاڑدا	فساد ڈالنا	″	سادا ترکلا	ڈک ہری آئی بدن	″	جھوٹھ اپڑاہد	جھوٹھ ظلم	″	گھرن لگوں	مجامعت کرنے لگا
″	جان بجھ کے	دیدہ دانستہ	″	دہاڑ ندماردا	پیشاب نہ کرنا	″	جھاک	دیکھنا خیال رکھنا	″	ہتیسیں	ہووے گا	″	ڈھڈ	پیٹ
″	حسن باولی	خوبصورتی کا لباس	″	دھلونت	پیادہ سرکار	″	کندل	گھبرا	″	بنواں	نیچا	″	تڑن	پُندھ
″	پیڑے	کپڑے	″	مورکھی	بیوقوفی	″	مس بھناں	مرکا عالم شباب	″	ولی ودھر	الاالعقل	″	اشکے بیلیا او	مرحبا دوستا
″	انگ	بدن	″	جھوررو	پریشانی	″	کھوتھے	خالی	″	رڑے	میدان اور دشت	″	موہلی	ایک اوزار دستی
″	روڈ بھوڈ	صفا صفا	″	بھلا	حالت مستی میں نادان رہنا	۱۹۱	مقاپی	مقدر کی	″	گلاں تخیلاندیاں	باتیں بنانے والیں	″	بھینا	قسم غلہ
۱۸۶	کوڑمے دا نام	جدامجد کا نام	″	رہیلا	بگھیاڑ	″	مپڑا	ہوا کے آگے اڑنے والا	″	بون وہیر	چلناتی الفور	″	اوکھلی	گرڑھا
″	کھنڈگئیاں	پھیل گئیں	″	لیلا	مطلق ست	″	کھلے لدیاں	شگون نیک	″	چلکھیونے	ذائقہ لیا	″	چھڑن	دھان کوٹنا
″	بدن	رنگ عورت	″	وندیاں للھک	بہت منت زاری کی	″	گھلاں نوح	رضائیں میں	″	ہانجھ	گرومبے تعداد	″	اوپرے	بیگانے
″	کھیرٹی	آگ کا برتن	″	تیلا	کے کھیت کو خراب کرنے کی بیماری	″	پنڈے پنڈ	گاؤں در گاؤں	″	جھوٹیاں بنانہ دیاں	باتیں ہجویوں کی	″	لبھیا	معلوم کیا
″	سمرناں	تسبیح اذکار	″	اک	مدار کا بوٹا	۱۹۳	بالٹا	چھوٹا لڑکا	″	نڈھڑا	خالی الخالی	۲۰۱	بہات کھانی	اکثر فقیراں ہی ہنود کا تکیہ کلام ہے
″	نادسنگی	سینگ بجانیوالا	″	کریہ	نام درخت	″	کپھبن	خوشنما	″	ٹھیاریاں	جوان عورتیں	″	ہولاں	نیچا کر لینا
″	انا یعنی الحق	اسم ذاتی یعنی اللہ	″	ڈیلا	پھل کریہ	″	ڈول	طرح	″	قہرقلوہ	غضب	″	جھبولدائی	جھجوننا
″	بھن کے	توڑ کے	″	ویہلا	فارغ	″	ان منی	ظالم بے رحم خودسند	″	پھوڑا	کمبل	″	کسان	زمیندار
″	گالیا	پالی کر دینا	″	ات وار	اب کی دفعہ	″	چلپ ذنا	نکال دیا	″	ایڑہ	گلہ گوسفنداں	″	اوڑ	خشک سالی
″	سکھیا	بذریعہ گفتگو تعلیم اپدیش امر	″	تکھوریاں	غرقاب	″	جوتراج کسیاں کرنا	ایکدفعہ کلمہ پڑھنی	″	سُہر	بھیڑیا	″	توڑنے نال نہتاں	چشموں کے غمزے
″	کسوت	حال ڈھال	۱۸۹	کوارپنے	احمق پن	″	اوترا	لاولد	″	گھرکی وٹ	غصے سے پیشانی گھما	″	نجدے نی	سعادت بلند نہ آیا
۱۸۷	پاپ	گناہ	″	داہکاں	ہالی کسانی کرنیوالا	″	اگیا	خوشنودی مہربانی	″	بگھارڑا	بھیڑیا	″	بڈھیاں ٹھیریاں	بیمار ضعیف عورتیں
″	نگرنہ پو	پیچھے نہ پڑ	″	کھوڑ	خوب رگڑ کر	″	سوترا	اہل اولاد	″	کنج لاہیانی	شرم اتار دی	″	بھاکھڑکی	آگ کا جوش
″	پھبی	خوشنما	″	چڈیاں	ہل چلانیکی ترکیب	″	زندلی	برباد کرنیوالا	″	کہے ٹٹ جانے ندوں	کہیں نہ ٹوٹ جاتا	۲۰۲	ہوتیاں	بھوٹی سی آگ جو چمٹے
″	ہیجڑ	مخنث یعنی نامرد	″		ایک لکڑی جو غصے میں لگائی جاتی	″	واہواہ دہانا	جلد جلد چلنے والا	″	الغیر	آگ کا بھڑکا	″	اودیاں	علیحدہ

صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے
۲۰۲	جھل بھلاوڑے	جھوا	۲۰۵	مٹڑی بلی	جلی بلی	۲۰۸	اودیاں	علیحدہ	۲۱۲	سرسیاں	زورآور	۲۱۴	چھوچھاہ	دم درود
،	بدھوت	بھنبے کی طرح	،	چھجلی نین لڑی	بلاغت آنکھوں کی	،	مورچا لگمت	حیوان	،	بریائیاں	بدعملیاں	،	اجڑے پنڈ	ویران پنڈ
،	اڑاڈیندا	بلند آواز	،	چھج چھانی	گھر کا یونین غلہ آٹا	،	اکھیں ہڑیاں	آنکھیں دیکھنے سے رہ گئیں	،	دھسیاں	غرق ہوئیاں ہیں	،	کلکری	کھیل
۲۰۳	پریم تتیاں	محبت بھری			وغیرہ درست کرنیوالی	،	چھیڑ چھاڑ	دل لگی	،	آتماں	دل	،	سمی	"
،	گوہڑیاں	بڑی سرخ رنگ	،	جوبن لٹیا	حسن برباد	،	مرکے ڈنیاں	عرق میں غرق	،	بھجگیاں	بریاں شدہ	،	پبی	"
،	کھیویاں	مست		بکل وچہ	پردہ میں	،	سونے ڈٹڑی	سونے جیسی	۲۱۳	گھڑی مست	ناقص عقل	،	دھرت	زمین
،	اوسیاں	فالاں	،	کھیہ لاکے	خاک لگا کر	،	راج پتر	راج کمار	،	پوس اچھی	پڑیں الٹی	،	بوہڑ پٹڑ بیڑا	چوہڑ پٹہڑ ملکا ایک گیت
،	ہیکلاں	نام زیور	۲۰۶	ماجھیوں	نام علاقہ	،	سگھڑ سوجان	عقلمند	،	مدپڑا	مقابلہ فساد	،	گڑھدا	کھیل
،	قد سروے	لمبا قد	،	روہیوں	نام علاقہ	،	کبھڑا	اے حیوانا	،	بھوڑے	چرخہ کاتنے میں مشغول ہونیکی جگہ	،	چھوہریاں	لڑکیاں
،	رجونس	راجہ	،	ہیٹ	نام علاقہ	،	جاپنا ایں	معلوم ہوتا ہے تو	،	کال لوئی	اتار کر پردہ	،	چھوب	پنبہ کاتنے والا
۲۰۴	لوبھی	لالچی خواہشمند	،	راوی	نام علاقہ	،	وچارہ	عاجز	،	کھلیں نا رشو	نسب حسب کو نیکنام رو کے	،	باکڑ	سوت کے تار جس کے
،	بھرتری	نام راجہ	،	واہ	نام علاقہ بڑا دریا	،	پھکی ہانیاں	وہ جگہ جہاں چھکیاں ہوں	،	اوازار	بیزار	،	چمل	ذریعہ چرخہ گھومتا ہے
،	کھبرایا	دل بے اختیار ہونا	،	کھناں	چناب	۲۰۸	کھنڈ کھیدہ	ہتھیار غضب کا	،	سجری	تازی	،	بھڑاندیانی	گھسانا
،	پریم	محبت	،	ترنجناں وچہ	جگہ چرخہ کاتنے کی	،	سوتنے ہاں	کھنچنے میں	،	بھال	جستجو	۲۱۵	ہیک	باریک لمبا آواز
،	چاٹ	لذت	،	وہڑیاں	صحن	،	کھرمہراندے	خانہ ماریکاں ہیں	،	خیر گھتو	خیر ڈالو	،	پکھیواریاں	قوم
،	کاہنے	اچنبھہ کام	،	مڑھو	رنجھائیو ناراض ہوا	،	سرمہراندے	سر عورتوں کے	،	سیدھا	رندہ کی چیزیں خوا	،	چھیٹیاں	قوم
،	ٹھٹھی ٹھٹھی	افسوس افسوس	،	ہستاں	چھاتیاں	،	دابیاں تے پرواینیاں	عقلمند مغرور عورتیں	،	تھائیاں بس	تھائیاں بھری ہوئیں	،	میوناں	قوم
،	کھلی تلی	کھڑی کھڑونی	،	جگد ھوڑ	خاک شوری	،	ہاروت ماروت	نام فرشتگان	،	بچن اچرو	کلام فرماؤ	،	اڑدمگون	قوم
،	ٹٹ تران	ٹوٹیاں اوسیاں	،	اتیت	فرقہ فقرا کا منہود	،	لڈی	کھیل ناچ ہکان	،	روہیاں	غضبناک	،	جھبٹیانی	قوم
،	دھوبکہ	کھلکھلتی	،	چیلیاں	خاموشی سے مطلب نکالنا	،	اوہ جیڑ دیاں	الکھیڑتے ہو	،	بھواں	ابرو	،	کھٹیکڑاں	قوم
،	مسو بہنوں	نوجوان	،	انجان	نادان	،	ڈبے پیڑے	غرق ہوئے	،	ستنیاچاک	مست جاٹ	،	مارن اڈیاں	ایڑیاں مارتی
،	داہ داہ صدقڑے	بار بار قربان	،	گکوہڑا	جانور	،	ساہورے	سسرال	،	کھڑک	عادت	،	نچلا	دامن
،	نگھڑا بوڑ	نیچے غرق	،	دھنبلا	مجمع	،	جھل میاں	برداشت کریں	،	اودھال	اودھال	،	ہیجا	نوشتہ
،	بھلکڑا	بھوکا	،	گنڈھیں گل اندیاں	گرہ کھولنی کی	،	نیہہ	پشم کا کپڑا	،	نہ گولدائے	نہ گولدائے	۲۱۶	سالیاں	[illegible]
،	ڈھیٹھا	گہرا	،	ہکل نے شور کیاں	چھاتیاں زور سے	،	ون	طرح مثل	،	چوبر	خوب جوان موٹا تازہ	،	جیٹھیاں	بڑی اقربی خسر خطر
،	نار	عورت	۲۰۷	الاکرن بھوت	جوگیانہ بھیس چیلیاں	،	ڈن	چٹی جرمانہ	،	سوہنکاں	فجر			کی رشتہ دار نساء
۲۰۵	کونت	خاوند	،	بچھیا	گدائی	،	چھن	لکڑی کا نا بکھوس وغیرہ	،	گیہوں	روغن	،	مکھڑا	منہ
،	نرڈی	بیخ بنیاد	،	بیغتی	گذارش	،	پیہ پٹئے	بھائی کی مٹی دشنام	،	بج	بہانہ	،	اوڑھنی	اوڑھنی
،	اڑبو	خطاب تکیہ کلام	،	آکڑا	گھمنڈ	۲۱۲	گود ہتھیاں	شرارتیں	۲۱۴	چرن چمنیں	قدم بوسی	،	سہنی	نام
،	لیکھدی ریکھ	مقدر کی لکیر	،	ہباس	جنگل کی خوشبو	،	تان	طاقت	،	نیوں کے	نیچا ہو کر	،	بجوار	ناز

صفحہ	لغت	معنے
۲۱۶	دھاڑے مار	ڈاکو
"	بیڑ	بے شرم
"	گھدبئے	گھومتی ہے
"	ٹھیسیئے	حرکت
"	تجدیئے	ذرہ ذرہ کرنا
"	کنڈھیلاں	قوم
"	جمیلٹناں	"
"	لوکاں لاہیکا مدے	نامعقول حرکات
"	تاوَن	آٹا گوندھا ہوا
"	چھپنیاں	تیزیاں
"	بھبلیاں	زیادتیاں
"	اونکدھوتیاں	ایسٹی بیسی بانئیں
"	گھوڑیاں	ناہموار
"	چھلتراں	ذرا لکڑی کا چھدکا جو ہاتھ میں گھس جائے
"	گرلھنی	فتنہ انگیز عورت
"	نشاط	نشا
"	ہنجھوکے	جلد سے زیادہ ڈبے ہوکر دق کرنے والا
"	چھنبیاں	خراب آنکھیں
"	دھرناما	بغیر سوچے سمجھے والا
"	ڈیلٹوی	خالی
"	امیرا	بجلنتی سا آدمی
"	گھونیاں	مچھر آدمی کا مطلب
"		پرخاموشی کرنے والا
"	ہنوں ہنوں	ناخنوں تک
"	گھوٹیا	بے وفا
"	پکنوٹیاں	اپنے مطلب کا خوب پختہ
"	لنڈ وِچ دارو	لوٹیں بارود
"	لاگا	مقابلہ
"	کھچے	بڑی نامعقول عورت

صفحہ	لغت	معنے
۲۱۷	دہسکلے	موٹے جسم کی عورت بے خوف
"	چنچال	زبان آور تڑ بڑ کرنیوالی
"	کھاکھ	دیدہ دہن
"	جھکڑ جھانجڑا	اندھیری کی گرد کے
"	ابوہیں وانجڑے	ضائع ہونیوالی
"	کھیو کھنوئیے	چرب ایک پھل کا نام ہے
"	اول منگوئیے	ہڑپ کرنیوالی
"	دہتا پچی	جوان عورت نابالغ مرد
"	وکھر	مینہری تونگاری
"	گاں میلدائی	گائے دہتا
"	گجیائی	نخرہ کیا
"	اوکا یا مو	ہتنا کام خراب کیا
"	اولیلدائی	خیال
"	درج	منع
"	وہاجیو	خرید کیا
"	سویلدائی	سویر
"	ڈھانڈڑی	گلے
"	دوہنی	برتن دودھ والا
"	کٹک نیکری	فوج کا پیشرو
"	روہ	غصہ
"	اڑتنے پڑتنے	ظاہر باطن اگلے پچھلے
"	کھڑ ست	کھڑے ہوئے ان مانے
"	دھرول	دھوکہ سخت بیدانیخ
"	جھکٹی	دھکا دیکر نکل جانا
"	اول گھوڑ ال	اونچا نیچا راستہ
۲۱۹	بکھاال	چار بانٹ گھڑے پڑے ہوئے
"	کھرلنیاں	وہ جگہ جس میں چارپائے کے چلنے کے نشان ہوں

صفحہ	لغت	معنے
۲۱۹	لھوبیاں	ایک شاہ ندر لکڑی دودھ کے برتن سکھانیوالی
"	کرمانل	چرا ہوا چمڑا جسے چارپائی بنی جاتی
"	جھکیائی	ٹوٹی ہوئی چارپائی
"	ٹھن	سن
"	پیکھڑ	پا سے سن ڈنکا لگیں
•		چارپایا باندھا جاتا ہے
"	سوچو بھارا	قسم سن
"	مہرکاں	گائے بھینس کا رسن جو پہنایا جاتا ہے
"	کھوپے	بیل کے چشموں پر باندھنے کی چیزیں
"	ناڑیاں	چمڑے کا رسہ
"	پورانیاں	لکڑی چارپایہ کی پٹی کتنے والی
"	ناگھرویل	خوبصورت
"	ان جھک	بے خوف
"	گلاہدڑی	زبان آور بہت باتیں بنانے والا
"	کرٹنے	مصیبت ہائے مشقت ہائے
"	رگ	اندازہ دستی
"	پہلے کھیڑ باندے	احاطہ کھیڑیاں
"	جھات	نظارہ
۲۲۰	للوردا	متلاشی جو راگ سنے
"	تران	سینے کی طاقت
"	ہٹھ	حوصلہ
"	پھاوی	ہکائی گدڑی
"	دھجال	شوکت
"	لوٹڑے مار	اپنے فن میں کمالیت دکھانے والا
"	رکتاں	ترازناں

صفحہ	لغت	معنے
۲۲۰	بھنڈ	بدنام
"	بھنڈار	جمع کی جگہ
۲۲۱	ٹورنے ہاریئے	سحر کرنے والی
"	ڈھگی ویہڑی	گائے مستی ہوئی
"	سکے سونٹریاں	فریب شنندار
"	دھروہیاں	دوہائیاں
"	نہرئے	غصہ یا دہ گاؤ
"	کھکھراں	بھڑ کا چھتہ
"	جھگڑیل	جھگڑالو
"	مرکناں	پستہ قد
"	گھنڈ	بے عزت
"	موسیچر	بے شرم
"	چرکٹہ	مرد جسیم
"	پان پت	عزت آبرو
"	کڑمئے	بدصورت
"	چھیپر نکئے	پستہ ناک والی
"	واس نہ وسیں	آباد نہ ہونی
"	دینی	کسی جگہ گئی
"	کنگ	ساند
"	ڈنگلی	بیچ بیچ غصہ کرنا
"	جھلکٹی	بڑ بڑ کرنا
"	ترٹھ	خوف ڈر
"	ڈہل مٹھ	دیر و تحمل
"	ڈبی بوے	فرقہ
"	جیٹرو کار	ناقص کام کرنیوالی
"	کھوبدی	معززنی
•	ادگواہنڈناں	ہمسایاں
۲۲۲	ابرٹھ	بڑا بڑھیا
"	بھاری کچھ	بڑی جیبنک مراد
"		ازحرامزادہ

صفحہ	لغت	معنے
۲۲۳	پھیٹ پھٹیاندا	منصوبہ باز
"	بول دابول	پیشاب کا پیشاب
"	نلج دہڑ ٹھ	بیشرم و بے عزت
"	سٹھ	کہانی حکایت تشہیر انگیز
۲۲۴	دھبرج	آہستگی
"	ہان	ہم عمر
"	گھنڈ	نقاب
"	رھنڈ	جھگڑا
•	نوبکلے	علیحدہ
"	ڈانڈری	سب سے جدا
"	ہانڈڑی	ہم عمر
"	جٹ جھالیاں	دھینگو زوری
•	گھول	کشتی
"	انتزال	نابکار
"	دھم	مشہور
"	دھیر	سستی
"	کھوٹے	چپ چاپ شرارت اٹھانیوالی عورت
"	لوٹئے	جلی ہوئی
۲۲۵	بیٹریوں	نزدیک ہی
"	کلکٹر	دشنام
"	پیچھے پڑ نہدی	ضد پر آمادہ ہوکر فساد بڑھانیوالی عورت
"	نل ناہیں	بیہودہ نہیں
•	کھیٹر	خوب موٹا رسا
۲۲۷	وگڑیاں ٹنگ ٹیاں	اکو کٹا بار
"	چھیڑ	بیڑا
"	پھونکیاں	آواز سگ
"	اپھل	بے ثمر
"	ہانیہ	چڑیل

صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے
۲۲۹	لگن	شوق لیکن یہ تن کا نام بھی ہے	۲۳۲	ران کے	دیوانہ کرکے			کیطرح پرندام عورت	۲۳۸	سوچتے	شریف عورت	۲۳۹	چھوٹی چھیڑی	دہگا ڈمیش جو نر کی
"	سند	آواز ہا	"	بوہا	دروازہ	۲۳۵	سوئن چڑی	سونے کی چڑیا	"	دُکھ دلدر	آزار تنگی	"	ساہن دی	نر کی
"	اوٹ	پناہ	۲۳۳	کچرک	کیتا تک	"	موہ لنے کی	ایک جانور پہاڑی جو کہ نازک اور خوبصورت	"	سکیاں نی	خشک دریا	"	موتری	پیشاب گاہ
"	دھڑوائی	تولنے والی	"	اچاٹ	مار۔زدوکوب				"	اٹئے	رکاوٹ	"	رنڈی دہٹری	دم لگی گائے یا بچھڑی
"	آہڑا	مقابلہ	"	ہانیہ کا نیہ	ذمہ داری	"	رنیں	کسی طرح یا برابری	"	ترکھی	تیز	"	سرکدی	اوپر اوپر سے کاٹتی
"	گلانگلایاں	باتیں کی ہوئیں	"	نہ چرے	نہ کھانے سے			کرنے کو	۲۳۹	کاہیے	تعجیل کاری	"	بھرکدی	چھوتی کو دتی
"	مساں	حرص ہائے	"	کھد کھتناں	خرابی ڈالنی	"	بولنے	بے عزت عورت	"	بیر تبیا لیا	افسوس کرنا	"	موڑ پھڑ دے	شانہ کی حرکت
"	پچھ پدی	دم ایک جانور کی	"	کپتیاں	بے عزت عورتیں	"	ہتھ لئے بھولئے	سادہ مزاج عورت	"	فرفینجیا	دھوکے باز	•	پھڑکدی	لھڑاتی
"	منجراں	خوشہ برنج	"	اکھیں سا ہنویاں	برابر چشماں مراد نظر گستاخ	•	دڑھوک شوئے	دو بڑی بڑی روٹی		پھوک سا ہنویں	دم پانا پھونکنا	"	جرکدی	ذرا ذرا گو زنتی
"	میٹ دے پائیں	بیٹ علاوہ برہائیں چاول	"	اوکھیریاں	مشکل			پھر کر کھانیوالی	"	پران سکھ	نام کتاب ہندی			یعنی چوں چوں کرتی
"	گوارپاتہ	بکہ شرمگیں	۲۳۴	لل ولبیاں	بیہودہ بکواس	"	چھیڑ کندرلں	شرارت انگیزی			زبان کی		رن پینکارہ	عورت مکارہ
"	پرہانیاں	پھرکے بیل چلنے کی جگہ	"	یکرن ٹھگائیں	فریبی دغا باز	"	چھبڑ	خرابی	"	چاء چواء	پیار محبت	"	نہ رہے گجھی	نہیں چھپی رہتی
"	کچھاں	بغلاں	"	اوبجڑ	بیابان	"	جھوٹیاں دے	بھینا	"	مول نہ بھاوے	ہرگز پسند نہ آوے	•	کھرکدی	معلوم ہوتی ہے
"	سنگھائیں	سونگھتا ہے	"	اڈو کھوڑے	خراب سنہ کی گفتار	"	پستے کڈھیے	مغز نکلنے تیار	•	خیر منکھ	نام کتاب طب	"	رن خچری	عورت حرامزادی
"	وہٹر	گوسالہ جوان	"	ہبت	مصیبت	"	جٹ چکے	زمیندار باندھکر			پنجابی زبان کی	"	گلدی	ابلہ چشم
"	پھونگھ	گھوڑناں	•	ہڈ ستراں	مضبوط	"	لیوٹیاں دے	چاپلوسیوں کے	"	عقلدے	بناوٹ کی باتیں	"	ڑہکدی	درد چشم پلک نہ ...
"	بڑھکاں	آواز گاؤ نر	"	دہان	زیادتی	"	کھوٹیاندے	کھوٹا	"	وہم	اٹکل پچو اٹاسٹا			کرے شود
"	یکہاہ	واہیات	"	پاہرو	چوکیدار	"	نہ کھولئے	نہ بے پردہ کرنا	"	دست	چیز	•	جوہ	چراگاہ
"	مہکڑاں	آکڑ بازیاں	"	بھانڈے بولدے	برتن پیشاب کے	۲۳۸	ٹوٹے	سوچ	"	ڑکدی	ڑکولی عورت فسادی	"	کھرکدی	کھجلاتی ہے
"	کھردے	سخت	"	جیرے	حوصلہ	"	کھولنے نی ٹھولا	کر نکلنا سیدھا کرنا			باتیں کرنیوالی	"	کھڈنیاں	کھیل
"	پن کے	گداگر کے	•	پابری	پانوکی سرپر چھنڈ	"	اکاؤنائیں	دق کرتا ہے	"	گھرلدی	کتوں کیطرح گھرکنے والی	"	ان پنے	بن چھانے
"	کلہاں ابھرن	رخسار ابھرے ہوئے	"	اکھیاں نوں	نابینوں کو	"	جھاڑے	کچھ پڑھکر پھونکنا	"	جرے	بہت کھنو اندرا	"	کھقیندیاں	من چھنے
•	پڑچول	تحقیق	"	پکھنے نوں	گداگری	"	تتنہ	خود روئی خود پسندی	"	جھرکدی	تنگ دلی	"	ہاٹھاں	ہوتی ہیں
۲۳۱	نکھے دیدڑے	تیز چشماں	•	چھیکنے نوں	کاٹنی کوں مردانہ	"	اٹ سٹ	بوٹی زمین کی	"	ڈرکدی	چھلانگیں مارنیوالی	"	ناڑے	مجمع
•	کھنبہ	پر			دفتر درخواست	"	تل	قسم غلہ جس میں سے	"	بھرکدی	چھڑکنا	"	کرڈھنیدیاں	باندھنا کسی چیز کو
•	ڈھک	تیدی	"	پکھنڈ	تدابیر کا نام			تیل نکالا جاتا ہے	"	سرکدی	دبے پاؤں چلنا	۲۴۰	او کھلے گھت	اس گڑھے میں ڈالنا
"	کھوہڑے	کمی	"	سوانیاں	عورتیں	"	کوا گندل	بوٹی اکثر دوائی میں استعمال ہوتی ہے	"	ڑکدی	زلف دکانے والی	"		جہاں پر چاول کوٹا جاتا ہے
۲۳۲	کٹا دینی	ایک جانور پرندہ	۲۳۵	پدولی	زوج کرنیوالی عورت	"	ڈاڑھیاں	مشکل	"	سیانے	دانا	"	چھڑیندیاں	کوٹ کو نکھرا کرنا
"	بھونکنی	بطور سگ	•	حسن متھے	بہت خوبصورت	"	اڈر گھنے	بے عقل	"	جاندیے	جانتے ہیں ضرور		ترکبیندیاں	گندی ہو جاتی ہیں
•	پنجاں بناں	مجالس	"	بوہکے	گول مول گیند	"	بے ٹھٹھرے	ناقص فہم	"	دھنی جارے	جماع کرنا چاہتی		توڑی دیاں	ابتدا کی

صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے
۲۴۰	نیندیلں	بے نشان	۲۴۱	پول	بھید	۲۴۷	انو کھنے	الے انوکھے پن والی	۲۵۴	کھوڑیاں	زمین کھودنی پاؤں سے	۲۵۸	انموڑ	باز نہ آنے والا
"	گیڑا	چکر کنوئیں کا جسکے ذریعہ پانی نکالا جاتا ہے	"	دید نہ	احوال	"	وساہ	اعتبار	"	ارات	شور آوازہ شرارہ	"	اڑی بدھی	ضد باندھنی
"	جلاں سچیاں	ندے نالہ پانی	"	ہنکاریا	اے متکبر	"	رڈ کاندیاں	جتادینا	"	چھدگا	کہرنہ	"	اڈرتنے بھوڑ	ٹکرار عناد
"	انند بھرت	مزہ فجر کا	"	جوبن	حسن	"	گھو مسوریئے	مشورے نا جائز	"	بوہیاں	نوکہائے پستان	"	چھ چھاڑیاں	کمال ضد خور
"	ہردے وچہ	دل میں	"	الاوناں	کتنا ہوں	"	کھہ مروڑے	روگردانی	"	رولاک	خستہ حال	"	اوچھلیاں	اندازہ سے زیادہ بھر کر گرنا
"	گھناں ترگیاندی	بدبو گندہ	"	ڈبھے	نام بیماری	"	پسار ڑے	موجودہ کام	"	بنجرن	بوکناں	"	وہڑا	صحن
"	کوچ مانج	خوب صفا	"	کاکیاں	لڑکیاں	"	گھوکراں	شور کے آواز	"	بھونکدی	آواز سگ مادہ	"	للکار دیئے	بے خبر دار ہو کر دوسرے کو آواز دینا فساد پر آمادہ کرنا
"	اوچھان	کفن	"	ہنداوگناں دی	بوجھ گنہگاری	"	ترا ہکگے	ڈھائیں گے	"	چاٹیاں	برتن			
"	بھترا	خفا ہوا ہو	"	شوہدیاں	عاجزاں	"	کرنیاں بھرنیاں	اعمال	"	کتیاں لگیاں	کتے کا چاٹا ہوا		متقادھمے	داغ پیشانی
"	وٹر	نافرمان	"	بھول گیا	الٹ گیا	"	ورتیا	گذرا ہوا	"	پینڈ پچاہ	جنت سگ	"	سندسنا	خبر
۲۴۱	تیجکراں	تمسخر	"	چھنتر	جوتی بہت پرانی	"	پرشن	فال	"	ربدیاں ہٹیاں	خدا کو یاد کئے ہوئے	"	بھیاپٹیاں	بھائی بہن دشنام
"	ویردرد مد	عداوت ناراضگی	"	اناٹیاں	سیدھا لمبا پڑنا	"	چھیک	سوراخ	"	ڈٹیاندے	مشٹنڈے جوان	"	اھنوبیاں	ناجائز
"	مدپڑا	مقابلہ تجربہ	"	بڈکوڑے	اخیری سانس	"	واہکاں	نوکراں کا شکاراں	"	جھلدیاں	جنگل بیاباں	"	گھا الڑے	زخم خام
"	منہ پاٹیاں	دریدہ دہن مستورات	"	سنڈھ	عقیمہ	"	گاہ لیا	نعل سنبھالنا	"	سپاٹیاں	داؤ پیچ	۲۵۹	کھنڈو ہنے	ناخنوں سے چھیلنا
"	پریم جھٹیاں	سحر یا جادو	"	ٹیساں	درد کی چوٹ	۲۵۲	اپچھ	الٹا	۲۵۶	لنبھی چڑھی	کمی بیشی	"	رلدیاں پھرنیاں	خوار خستہ حال
"	مثوال	درد پیٹ	"	ٹنڈری	ٹوٹی پھوٹی	"	ٹیاریئے	اے جوان	"	الوباٹیاں	الو کی طرح	"	لٹوڑ	بیخود
"	بجھا روگ	اندرونی زحمت	"	نسی چھاچھ		۲۵۳	نکھرٹ	کم ہو جانا	"	ریجھ بلپدی	غلاظت بینی	۲۶۰	کھبتا	
"	لٹری دیندی	بردھ ہوتی جاتی	"	بواکیاں	سیاہ بال ہلے	"	بھونڈی لانڈیاں	خیالات دہلائے	"	لانگہا	لنگوٹی	"	چان چوک	اتفاقاً
"	لاہو نتھری	غرق ہوتی جاتی	"		مخصوص	"	پکھنڈ	فریب	"	ٹھوک	اشیاء	"	چیٹھیاں	قوم
"	دیہی	جسم	"	بہوں	زیادہ	"	ٹلنیاں	پستہ قد	"	ممے	پستان	"	اڑداڑی	الگ الگ
"	لاڈے نال	ناز کے ساتھ	"	دہنڈیاپدیاں	خبر گیریاں	"	گھنٹلاں دی	پستہ قد مضبوط	"	لیڑے	کپڑے	"	مہرناں	پیش رو
"	موہندا	الٹا	"	چونڈیاں	عورت یا مرد کے سر کے بال	"	لڈو گھراں	مینچ آنکھوں کی	"	چڑیاں ہانکیندے	چڑیوں کو آواز سے اڑانا	"	رڑھیاں	قسم کبوتر مادہ
"	جھگڑا	خانہ	۲۴۷	تجے	ترک	"	چچیاں	خراب آنکھیں	"	کڑکدی دھپ	سخت دھوپ	"	دھیریاں	تحمل
"	ڈھڈ	شکم	"	چھلچھندر	چھنچھورا پن	"	پھینڈلاں	بیٹھا ہوا ناک	"	کھاکھاں	بیخ رخسارہ	"	رابیل باندی	غلام عورت جوان
"	ڈنڈول	درد شکم کا جو دلولہ	"	ہڑپڑے	چالاکی	"	گہرتیج	نفرت	"	مہیو	مغز	"	الکھ فساد	بیخ فساد
"		پھرنے سے ہوتا ہے	"	گلاں ولیاں	باتیں نامناسب	"	سہبنڈ	غلاظت بینی	"	پٹ پڑاوناں	رسم پڑاوناں		جھلی	سست
"	ادھمول	فساد	"	ٹرپکیاں	بکواس	۲۵۴	لونڈیاں	درد کرتی ہیں	۲۵۷	لوچھو لوچھو	شوخی ہائے		اہلکے چڑ بیٹے	سست الوجود
"	پرکھیوں	معاملہ سے معلوم ہونا	"	تراہیا	ڈرایا	"	کوبیاں کے برتن	چھاچھ ڈالنے کا	"	پھوڑیاں	غصہ کے وقت مارنے	"	کھگن سوار سے	ٹھیک درست
"	وڈی ڈول	بڑی طرح	"	بھیڑ ڈکارے	اے بدکار	"	آپوٹریاں	ضد خور	"		لوا کھٹا	"	ہوڑا	دروازہ بند کرنے کی
"	نمہاری	تمہاری	"	گر با گیلے	اے اربیلی	"	ہمتا	قوت	"	کاٹھ لٹوڑیاں گرنے کی	آدمی کو نیند بہت کرنے کی		بر ذہنہ	بنیاد دروازہ شتر گاؤ

صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے
۲۶۱	اٹھ پلیڈا	محاورہ ترک کرد	۲۶۳	دھڑسنبر	کھاد	۲۶۵	مانجیا	میلے برتن صاف کرنا	۲۶۷	پرتھمی	مخلوق	۲۷۲	گھگری	ننگا
،	مواس	آگے بڑھنا بعد ازاں	،	چھوڑیا	غصہ زدہ ہوگیا	،	دانجیا	ضائع	،	منکھ	رحم دلی	،	گھمنڈ	فساد خیال فخریہ
		جنگ میں مقابلہ مورچہ			بیٹھے ہوئے اٹھنا	،	دااوڑا	گھومانا	،	ٹیپ ٹاپ	نخرہ ٹخرہ	،	چھچے	تہمت
،	ایڑیا	ہاتھ بڑھا کر کسی چیز کو چیر دینا	،	انجوڑیا	ضد پر آمادہ ہونا	،	ملاوڑا	ملاقات	،	ڈیک	نام ندی	،	دگاڑ کارا	بدی برا کام
،	دب ٹڑیڑیا	دھمکانا	،	پان بھچر	قسم سگ	،	تارڑا	دیگ بڑا دیگچہ	،	بھوئیں	زمین	،	جل پوچھل آلڑ	کاجل دم دار
،	اگھیڑیاں	بندہ کو غلام کرنا	،	کج	گوشہ	،	بچاوڑا	گوبر صاف کرنیوالا	،	اٹھرویں تریں	خشک ہوئے	،	زلفاں کنڈلدار	زلفاں پیچدار
،	کلہلیاں	رنج و غصہ	،	منج	گھاس بنانے والی	،	پوست اڑانی	چمڑا	،	یگکڑاں	کچا بیر	،	آلیاں	نام زیور
،	آہادہ لوہٹر	محاورہ ہے بجائے افسوس	،	سنج	ویران	،	پھوک دتو	جلادیا	،	رتڑا	سرخ رنگ خون	،	ٹھوڈی	زنخدان
۲۶۲	نہندناہیں	شکایت کرتا ہے	،	ننج	ہاتھ پاؤں ڈھیر	،	پھلکے	الٹا کر	،	چھوہر او ٹھکے	اے لڑکی زبان آگے	،	للھاونی	حرکت زبان
،	سواد	مزہ	،	انج انج	ایسے ایسے	،	پڑملکے	میدان میں مقابلہ کے	۲۷۱	کھاٹنا	چھیڑنا	،	تیتڑ	کمر
،	بھابڑا	قوم ہنود	،	سنج	سانپ کا چمڑہ جو	،	چونپ	حرص	،	پڑتنا یا ٹڑنا	پردہ ظاہر کرنا	،	ننگار	بدنامی
،	سدھریاں نوں	درست ہونے کو	،		چھوڑ دیا جاتا ہے	،	نیناں	چھننے والی	،	گھونیاں	فساد انگیز کلام	،	منکاونی	شوخ چشمی
،	تھامناں	سنبھالناں	،	بھنج	زمین سفید	،	مہاستی	چالاک	،	آہلنے	آشیانے	،	کھدیڑ	پائمال
،	ہٹک دینا	منع کرنا	،	ٹھنج	ایک درد کا نام جو عورت	۲۶۸	دھڑچ	لگاتار آواز	،	مڑیں مندڑو کھے	بازار آئے لوگوں کے ساتھ کھیلنے والی عورت	،	ناہ بھاوے	ناپسند
،	دیانیاں	مہربانیاں			کے سینہ میں ہوتا ہے	،	ڈھنج	چوٹ زخم	،	عمل نہ ٹالیوئی	بات نہ پوشیدہ کی	،	چھپے ہونٹ	اب بیڑ ڈاھی
،	چانیاں	روشنی	،	ترنج	ہونٹوں میں دبا ہوا سے	،	پھٹ	زخم	،	کونس	دشمنی	،	لیکاونی ایں	زبان سے بانی کرنا
		کرنی	،	گھنج	چوک جانا	،	پہڑادھاڑ	راہزن ڈاکو	،	بوہل ہمکاں دا	بوہل ہمار غلہ ایک سال	،	بجھارتاں	رموز
،	آدر	تواضع	،	گج	دلاور ہو کر گھومنا	،	اڈالیا	جم کے بیٹھنا	،	ہونس چوہڑیاں دی	حرص حقہ نوشی	۲۷۴	ڈھا گھتیونے	گرالیا
،	ڈنگڑے لگے	لگر کر اکٹھا کر	،	کواڑ ہنگیا	سنخ	،	سنج	خواب	،	مرشو مرش	عرض ہوا بیعانہ	،	کا دے توں	کسی کام کو ایک کے ساتھ دوسرا سر انجام دینا
۲۶۳	گھرتانہ اڈیائی	خانہ آبادی	،	وانگیا	اصلاح کیا ہوا	،	تھارسیا	پرتولو بکہ جانیوالا	،	دوکھانا	آزار دینا	،	آتا دے	پھرتیلا
،	لکڑیاں کھیاں	پارچہ پان خشک	۲۶۶	ٹھاکیا	لمبی وہ پتلی لکڑی	،	سانجہ	رشتہ معاملگی	۲۷۲	چپ چپاتڑاں دی	خاموشی	۲۷۵	منڈیاں موہنیاں	لڑکا لڑکی کو فریفتہ کرنے والیاں
،	بیڑے	نزدیک	،	اڑکا	روک	۲۶۹	سنتھن	پتا بے صورت	،	گنڈی رنت	بدمعاش عورت کی شکل	،	ہالڑ	گرد باندھ
،	ٹٹے تومہیاں	خصیہ ٹوٹنے والی	،	پان پت	عزت آبرو	،	ڈھینگے	گریں گے	،	گڈا بنھ سی	بدنام	،	گھوک	شور
،	ہڑنج	مشت گھونسا	۲۶۵	چونبڑ	نوکدار چیز کی نوک	،	چھبنگے	چھپ جائیں گے	،	بھوتیاندے	منہ	،	گھسے	فرق بازی
،	کھکھواڑ	بیخ خسارہ	،	دسر	آرپار	،	لاڈ بھنگا دنی	نازو شوخی	،	کھومٹرے نوں	بیزار	،	ٹوہنے ٹوہنیاں	ٹوٹنے ٹوٹنا
،	کھیڈ کھڈنیاں	کھیل کھیلنے والی	،	کچریا	ڈاڑھی مونچھ چٹ	،	این	خبانا	،	چواڑیاں	لٹھ	،	گھڑونجیاں	سبوح دان
،	موہنیاں	دور غلاماں	،	ڈانجیا	لمبا آدمی	،	چونکڑی	خیال آراستہ ہو کر بیٹھنا	،	کنگ سکے	کنگ گرم کریں		کھونبیاں	سبوح دان کی
،	کھال جیبھاں	سیاہ زبان	،	کھانجیا	ایک تھوڑی سی	،	گل فسا ڈڑی	بنیاد نمہاری	،	چونڈی کھوٹیاں دے	موٹی بیشرم عورت	،	ہتھنیاں	دودھ بند ہوگئے
،	لوٹھیا	جلا ہوا	،		چیز کسی کو دے کر اس کو یاد دلانا	،	ہٹ	ہٹکا		بجھوں تایا	افسوس			کی نکڑی
،	بوتھاڑہ	دہن		چھانجیا		،	چیر گھٹ	چارپائی	،	کھیکھن	مکروفریب	،	چوہنیاں	نام قصبہ

صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے
۲۷۸	جھاڑے لونہیاں	سر جل	"	وٹ مارکے	چھوٹی سی بستی	۲۸۲	بیاگویں	الغرض مختصر	۲۸۴	گھنڈ	گرہ	"	ہرت	کفر پرستی
.	تھاپناں	پشت پناہی	"	بھڑکی آگ	زور آتش	"	سرسیا	ہوسکا	"	پرسوارکھی	کار صواب	"	باہو	مفت میں
.	گلہاں پٹ کے	رنجانے اکھیڑ کے	"	جھونپڑی	کچا مکان	.	جھبیا	ہاتھ کی تلی سے کھلنا	"	جھوے	جھوٹے			نکالنے والی
"	نامے توڑ	آزار بند توڑنا		سنگھنی	گاڑھی	"	مہار	اونٹ کی رسی	.	نروئی	پاکیزہ	.	جھڈو	نامرد
.	چھنچھوڑ	دھوں کر	.	تپنیاں	پوجا کرنیوالی	.	چوہدرانی	معزز عورت	"	ملاوڑا	ملاقات کرنیوالا	۲۸۸	قضیٹرے	قصہ ہائے
"	مار ہنداں	گھونسے مار کر	.	سادھ	مڑھی	.	جھگا	خانہ	"	ہوچھا	کم حوصلہ	"	منہ لونٹرے	منہ جلے
.	دھوڑے دُھ	گرد کے پاس	"	ارٹھ میلیاں	مجمع یکہاں	"	زنانناں	موسم سے	"	زدم جوش		"	بھوک موا تڑے	آگ جلا کر لگانا
"	ریکاں	لڑائی بدنامی	"	دمہکار	زلزلہ	"	دہاوندسیں	جانی کلی	.	حسن دا وچہ	خوبصورتی کا گمان	"	مناڑ بائی	دربدہ دہنی
.	سوہاں	قسمیں	.	پھولیلیاں	عطر فروش	.	اٹھے پہر	ہر وقت	"	مچدا	تیز ہوتا	"	سامنے	روبرو
۲۷۹	نال افترے	ساتھ حیلے کے	.	سمی	نام کھیل	"	وساریئے	فراموشی	"	وسواس	وسوسہ	"	گڈیائی	مضبوط کیا
.	اروڑی	کھاد ملہڑا اور	"	ہول	ڈر	"	چھڑاں	خاوند کی طرف سے تہمتیں	"	جھکھڑ	اندھیری	"	سونپ دے	سپرد
"		کوڑے کی جگہ	"	ہیلو ہیلو	کھیل کا شور	.	مولیاں مہندیاں	تازگوں یا رنگنا	"	پلو	دامن	"	تیویاں	عورتیں۔
.	ہوڈ گڑھیا	پریشان ہوکر	۲۸۰	ماہرگا	تاڑی	"	پیر رپواں	پاؤں پر سر دھرنا	"	سماں	موقعہ پرانا شاہد حال	.	ادہجر	جنگل ویرانہ
.	جھوردا	افسوس کرنا	"	دھبریاں	انگلی سے حرکت کرنا	"	نامتھے	تب صلح ہو	"	بھرایا	رجوع ہوجانا	.	خچر وادیاں	حرام زدگی
"	گن کڈھے	زدوکوب کئے گئے	"	ٹھڑا	مجموعہ مرداں	"	ڈھونڈ کے	تلاش کرکے	"	کالا مکھ	سیاہ رو	"	پھدیائی	پکڑا
"	ڈھنڈو بابیاں دے	منادی والے	.	بوٹیاں دے ہنی	پیڑوں میں سے	"	تڑے	تین آرزوئیں	"	نپسارے	کاہدا انتظام ہے	"	بن بدھیائی	بغیر باندھے
.	گل کوچڑی	بات بیڈھب	"	باہوڑی ہوڑی	فریاد	۲۸۴	مناوڑا	وکیل صلح کرنے والا	۲۸۵	پنتھ	مذہب ملت	"	تریمتاں	رناں
.	ہاڑے	نالہ فریاد	۲۸۱	ٹٹیاٹیاں	گریہ زاری دل و جان سے	"	منصف	خیر خواہ طرفین	"	انت وہن	تعریف	"	دہمیاں	وسوسہ
"	بہاں بیدھڑاں	بے قدر	"	پھٹ ہتھ دے	اکھاڑ کر الٹا پلٹا	"	سروپا	خلعت	۲۸۷	کنک	غلہ	"	داہڑی	ریش
"	بھنے ہڈ	استخوان ٹوٹے	"	چھڈ نٹھیں	چھوڑ بھاگی	.	جھنے	طعنے	.	کھاہی مکردی	دھوکہ بازی کی	.	ہیٹھ سوئے	نیچے سوئے ہوئے
"	چلاندے	بڑا الاپچی	"	لوک کھاوڑا	دنیا کا دکھاوا	"	بے پتی	بے عزتی	"	وڈیائی	المشہور بدنام	"	آن	غیرت
"	بلاندے	زور	.	دھڑکے	خوف زدہ	.	دگو	کھوہ بیٹھے	"	منڈی	ناقص	"	کھیویاں	مست
"	دھوآں	آتش کدے	"	ستھرا	کاہ	"	سوہد بوجھ	سُرخی ہیں	.	چنگیاں بھلیاں	لمکیاں عورت	.	سوہیویاں	سجتی ہیں
"	سکھنا	خالی	.	ڈھنڈاں	خوار	"	اچھی پیر نڈی	اچھی ہمدردی	.	دھریاں	جوش شہوت	"	دین	رونا
.	کھبتاں	ادھر ادھر کی باتیں	.	سیج	ہمبستگی	.	لُوری	ڈالی	.	چنبلاں	ذلیل و خوار	.	ساک سین	قبیلہ رشتہ
"	بون	ہوا	۲۸۲	دتے کھلاوہ	دن کھڑا ہوا وہ	"	ڈاہیاں لگیاں	گائے بھینس وغیرہ	.	چغلاں	آوارہ	.	مہریاں	عورتیں۔
.	دجیاپ	گریہ زاری	.	پنڈ داراہ	گاؤں کا راستہ	.	ہونڈیاں	سوئے پیشانی	.	کھینڈولیاں	کھیل بازاں	"	مہردیاں	محبت کی
.	کھاپ	جانکاہی	.	چپ	خاموشی	.	کوادیاں	ناکتخدائی	.	بدو	بدنام رسوائی	.	دھم	شور
.	روادھاریا	دلی ارادہ ہونا	"	دہٹڑی	دہن	.	ہانک پکار	آوازہ بلانا	"	ڈھنڈرے بھالڑے	دیکھے او تلاش	"	گھرو کپڑے	بے اتفاقی زمانہ
"	دھونیاں	آگ دھوآں	.	چھپ گئیں	چشم سے چھپ گئیں	.	شوہدیاں	بیچاروں کی	.	اپٹھے	اکٹھے	.	نکھٹیا	گم ہوگیا

صفحہ	لغت	معنی	صفحہ	لغت	معنی	صفحہ	لغت	معنی	صفحہ	لغت	معنی	صفحہ	لغت	معنی
۲۸۸	گھورکے	ڈرکے	۲۹۲	کھولیا	چھین لیا	۲۹۴	کھنڈیئے	دل دار	۲۹۷	رٹھڑا یار	ناراض دوست	۳۰۰	ڈکاں	پستان مثل سیب
〃	بھلے وکڑے	بھولی فراموشی	〃	چھوہنی چھو	شروع کیا	〃	چیلوڑی	معتقد	〃	موہنی	دل فریفتہ کرنیوالی	〃	چھوکاں	تیاری بلائے حسن
〃	اشٹنڈ	تردڈنا جائز	〃	چھستبا	سبق حاصل ہونا	〃	کھنڈ	پردہ، روپوشی	〃	اندررانی	راجہ اندر کی رانی	〃	مانیا	بخوشی استعمال
〃	شناں بھویاں	ہفت کشور	〃	سہیڑیاں ہیں	زوجہ بنائی ہوئی	〃	چک }	زہریلے سانپ کا	〃	ہانڈ جوڑکے	مجمع باندھ کر		پنیں	دہانی
〃	پھکڑ الک	لعنت کا نشان	〃	شوکئیں	آواز سانپ		گھت }	ارادہ ہونا	〃	بدلاں ہانجھ	رفتار ابر باراں	〃	ٹھلیاں	ترکھا
〃	پنڈ جھگڑبابدی	کھٹری جھگڑا دنگی	〃	بھوکئیں	اینٹھ وار	〃	نوکاں چھیاں نذیاں	نوکیں چشموں کی	〃	ڈھال ڈال	طرح وضع	〃	بھیریاں وہٹیاں	خستہ حال عروسیاں
〃	گنڈ باولہ	مست بے پروا	〃	کوکئیں	فریاد کی	〃	کالجہ سلیانی	جگر کا سوراخ		بپت	مصیبت	〃	کونتاں اڈیاں	خاوند نے جماع کیا
〃	بھال	تلاش	〃	بھلوبھلی	ہمت اور بہادری	〃	لوٹھرے لٹھیاں	افسوس لٹ جانیکا	〃	بھیڑ	مشکل	〃	تھک ہنے	بیدست ہو کر
۲۹۱	اوناولا	جلد باز	〃	چوکئیں	آواز سگ مادہ کیطرح	〃	نیناندی جھاک	دید چشم	〃	نویں نرونئی	تندرست	۳۰۱	گھرکدی	دم چڑھا ہوا
〃	باسن	برتن	〃	جثہ	بدن	〃	کٹھیاندے	کشتہ ہوئے ہوئے	۲۹۸	بانیاں	لباس	〃	پیڈو	جسم زناف تبر
〃	وسوہ بائی	شک	۲۹۳	دوبھاہ	دوحصہ	۲۹۵	ٹھاٹھاں	لہر	〃	ٹکانیاں	مقام ہائے	〃	دگاندنبال	گلہ کے ساتھ
〃	جاوڑاں جھگڑاں	نازسنجری	〃	پون پولے	جوتے پڑیں	〃	ڈاہنجہ	شوق	〃	گھانیاں	نام قصبہ	〃	مچکن	چرنا
〃	انجان	نادان	〃	پیڑے	والدین	〃	ڈھولاں دی }	ڈھول کی	〃	سمانیاں	پوشیدہ	〃	جٹ	بندھے ہوئے
〃	ڈنڈھیائی	تعریف کیا گیا	〃	چھبیاں	کسی کو خسارے میں		بنب }	آوازیں		دلیں	لیٹا	۳۰۲	گاہدی	ایک آلہ جس کے
〃	پونیائی	پھیر دینا			انگلی دینا	〃	بھینائیں	بریاں	〃	دلانیاں	بہت سے اسباب			بیل جوتنے سے
〃	بھرپوریائی	لبریز کرنا	〃	نثرنگاہ	صحیح ہوگا	۲۹۶	ڈھاک مروڑیاں	نازو انداز دکھانے	〃	ٹٹیانیاں	جگنو			کنواں چلتا ہے
〃	دوٹیائی	بھاگا	〃	کھیڑ بو	بڑی			بے پرواہی سے		وٹھیاں	بیجا	〃	پھیڑیا	مس کیا
〃	چمبڑے	چمٹ جائے	〃	ٹھوٹھیاندے	پیالوں کے	〃	ٹھرنیاں	سر دھونا		رلدے رہ گئی	پائمال ہوئے ہیں	〃	اچھلیائی	جوش
〃	واندپنالو	خصیہ بیل	〃	نندسیں	بدخوئی کرتی تھی	〃	ٹھل جو سرے	خدمت حق [illegible]	〃	باسیاں	ادھر ادھر	〃	پتھلیائی	زیروزبر
〃	توت	نام درخت	〃	جوٹھیاندے	پس خوردہ	〃	سیانکو باندے	سینکڑوں کوس سوکھے		دابیاں ہاسیاں	دب دبہ	〃	بوک بندے	لنگے کا زنجیر
〃	سہالو	نام درخت	〃	دوکھن	دوکھڑے	۲۹۷	پند	راستے	〃	گھلی انہیری	آندھی اندھیری سرخ	〃	تھلیاں	بند
〃	موہرے	پیش رو	〃	چھیڑا	جھگڑا	〃	کونت	خاوند	۳۰۰	وہن بوہڑ	دریابرد	〃	ٹکولڑے	حال
〃	کنگتھ	لٹھ	۲۹۴	سان چڑھی	تیز ہوئی ہوئی	〃	بینا بینا ندے	بارش بے اندازہ	〃	ماہی	محبوبہ	〃	ونجارڑے	سوداگر
〃	اودہالواں	عورت دغلا کرے بجانیوالے	〃	آٹلیں	آدباز آ	〃	بھیلڑے سانگ	نقل مثل	〃	جتن	چارہ جوئی	〃	گھم	پھرنا گھومنا
〃	چک دیئے	نکال دیں	〃	منڈی	جوان عورت	〃	کھول بکل	پردہ کھولے	〃	نموجھانی	غمگین	〃	پینجے	دہنیاں
〃	درورٹا	بیجا تذکرہ	〃	مرکنے	پستہ قد	〃	کجل بھنڑے	سیاہ کاجل نما	〃	سدھراں	حسرت دل	〃	لوئیے	اول درجہ کی
۲۹۲	اوکھڑا	مشکل	〃	ہنڈیئے	ہیجونی	〃	نین اپرادھ	آنکھیں ظالم	〃	بھادیں	شاید	〃	اچرڑا	عجوبہ
〃	اڈی بدھی	ضد باندھی	〃	چھیڑو	گلہ بان	〃	وٹنا	غسل کا مصالحہ	〃	کھڑپائی	خلاصہ	〃	پاہرواں	چوکیدار
〃	ڈاہڈیاں	زور آور	〃	جی ڈی	گاؤ بیش کو بلانے	〃	ٹکا بندلی	نام زیورات		نبڑیائی	ختم کیا	〃	ٹنب	اٹھانا
	ماڑیاں	کمزور			کا آواز	〃	لوبلاں	زیور	〃	کھوہاگیڑیائی	کوآں چلانا	〃	ہل جل	جلد بجلد

صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے
٣٠٣	ٹھونگا	ضرب چوٹ	٣٠٥	دھرت پاٹ	زمین پھٹ چکی	٣١٠	لاہو لتھڑی	غرق غم کی	٣١٢	نرم ملوک	نازک اندام	٣١٤	ڈوہٹری	دوسری
"	سارتے	دار پر	"	خوچاں	خوشہ ہائے	"	چوکھڑی	اچھی	"	لڑ بھریاں	خوش خلق	"	گلہنی	اوڑھنی کو گرد کر کے
"	دہل	خوشبو پراگندہ شدن	"	تنگ تے چنے	مراد مکر و فریب	"	دلاندینی	میدان	"	باہڑیاں وتہاں	دہقانی عورتیں			گلے میں باندھنا
"	بھانہ بھتڑا	نرخ وغیرہ	٣٠٧	کھتی چالیاں	نام کھیل	"	وچہ پھڑاندینی	بیچ شانوں کے	"	گہریاں	عمیق	"	لنگوٹڑے	کمر بند
٣٠٥	بارا کھل جائے	بند خلاص	"	چیچو	"	"	پیہڑا	جانشین عروس	"	کویں تلکے	کسی طرح چلے	"	پڑی	نوکری
"	اڑیو	خطاب مستورات	"	چڈی ٹاپیاں	"	"	پرچدا	مشغول	"	ماندگی	زحمت	"	متاکیتا	مشورہ کیا
"	ٹل	طاقت	"	گجھڑا	پوشیدہ	"	وہٹی گھیرد	عورت	"	ہرباولی	سبزی کو	"	ہرباہیاں	فسادناں
"	پرنیھ	نام بیماری خفقان	"	نرول	صاف	٣	کوہتڑی	بے عزت	"	کیٹیا نگالے	دل ہی دل میں	"	اوکھیاں	مشکل۔
"	تھایاں	اگوٹھیاں	"	گھتل گھتل	اوٹھا اوٹھا	"	لولنی	"	"	ہاں	مشورہ کرنا		کھیڈا پاڑن	بڑا فساد
"	کھب گئیاں	گھس گئیں	"	ہوں گئیوں	ملتے جلتے	"	شرمندگی	ملاحت برداشت	"	وچہ ویہڑے	صحن میں	"	وڈے کے ڈکے	کاٹ کر ٹکڑے
"	تلیاں	منہ	"	ساہمن زہر بگاں	سامنے شور کر کے	"	سہاں گے	کریں گے	"	چیندرا	خراب	"	پاچھگی ٹنکونکا	خانہ باندھ کر
"	ڈھلیاں	نرم	"	بلت بری	عادت خراب	"	چھوپ گتے	سوت کاتنا	"	ہٹکنی ہاں	منع کرتی ہوں	"	سویں سنجیں	دن کے وقت
"	اتھروں	آنسو	"	نساردا	کوئیں کی آڑ	"	میل کھنڈار	مجمع لڑکیوں کا	٣١٣	ونساہ ناہیں	اعتبار ناہیں	٣١٥	سو بیجے	یادگیری
"	ڈھولیاں	گرائی	"	نسارڈا	پائمال کرنا	"	ڈب کے	غرق ہو کر	"	گل گنول	بات مقرر کہنی	"	سگھڑ	دانا
"	کھل گئی تلوار	درہم برہم پال ہو گئے	"	پن کڈھدا	چھان کر نکالنا	"	ولاوندیٹے	پرچاتی ہے	"	سنی پئی کوکیں	سوتی ہوئی خلقت	"	داگنے	نگہبان کی عورت
"	مونہدی پٹی	شکم کے بل	"	ڈاہڈا اوچہ سول	پیٹ میں درد	"	پھوکیاں سیمیاں	مراد از خالی منہ	"	دلاؤ نائیں	مشغول کرنا ہے	"	پریوں	اس طرف سے
"	تیزی تے	حصہ دیوا	"	ڈونڈول	پیٹ میں درد پھرنا			کی باتیں	"	لاون بھیرنی	کپاس میلے پیلے روز	"	اڑے اڑے	اونچے نیچے
"	کٹا کھٹیا	بھینس کا بچہ	"	چوڑ مول	برباد اصل	"	جھورن لگی	افسوس کرنے لگی	"	پیس	مرد	"	ڈھے ڈھیر	گر کے ڈھیر
"	گلوکڑی	دست بغل	"	بھنبھیریاں	اڑتا جانور	"	پلو باوندیٹے	گریہ زاری	٣١٤	پیلی	کھیت	"	سربر	جسم
"	رات دنی	خونی رنگ	"	اوڈیاں	اڑایا	"	منجیوں ہیٹھ	چارپائی نیچے	"	بناوٹ	بنتر	"	چلوچل	جلدی
"	دھوڑیاں	گرد پڑی ہوئی		مینہ وٹھاں	ذرہ ذرہ	٣١٢	تیرے من	تمہارے دل میں	"	سوداسیاں	کپڑا سر پر پٹا ہوا	"	دھڑادھڑ	پے در پے
"	پونیاں	پیلائی آب	٣١٠	ایچیاں بیچیاں	آب پاشیدہ	"	پٹے لیلڑی	گلبدن	"	پھوٹڑے	کانٹے کی ٹوکری	"	گھورے	مجمعے
"	ولہڑ	تیزی	"	ٹیچیاں	اونچی جگہ	"	ڈاڈلیں کھنوں	ہوا لگے بغیر	"	لوہڑا پرا اہد	جھوکڑا از غیب	"	تھنا گناں	آب و گل سے گزرنا
"	مساں پیر پٹیں	مشکل سے پیر اٹھاتی	"	بنچیاں	پہاڑ	"	تاڑ کے	بند کر کے	"	درستھ	حال	"	بھڑتو	کودنا
"	تڑکیاں کناں	ترازو کی تنائیں	"	پرتیاں	خستہ حال	"	مان تیاں	مغرور	"	متاں کردیاں	صلاح کرے	"	چھینی	دھوبن
"	ٹھوکر	ضرب	"	کیرنے	خستہ حال	"	بوہے دیاں	دروازے کی	"	اولادیاں	گرم طبع	"	کلے پٹ	اچانک مراد از کھچ
"	نگھر جاندیاں نیوں	غرق ہوئی ہو	"	انوکھڑی	عجوبہ	"	مہریاں	زینت عورتیں		گھرھدا	نام کھیل	"	بلاق	نام زیور
"	منس کھانیاں نیوں	خصم کھانیوالی	"	اوکھڑی	مشکل	"	پری موہنا	پری پیکر	"	گھمیراں	"	"	بندے	"
"	وننڈنیوں	بیچاری	"	کوکھڑی	شکم	"	چترماں	تیز زبان	"	ٹٹیاراں	جوان زناں	"	پاونٹے	"
"	ہوتی ہوتی	شدنی شدہ	"	سوکھڑی	[illegible]	"	چندرانی	دنیا کی خوبصورت	"	وادیاں	عادتاں	٣١٨	کھنڈٹی	درہم

صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے
۳۱۸	چوڑ چوپٹ	برہم	۳۲۲	ہنجھ بھٹھ	دست بستہ	۳۲۲	جھتی	برداشت	۳۲۴	للکارنی	مصیبت میں پکارنا	۳۲۶	دھمک	زلزل
„	دندویڑکاں	دلونکا گھٹنا ڈھنا	„	نیویں دھون	نیچی گردن	„	اکھاکھا	کہنا اور کہانا	„	روگ	بیماری	„	سویں نہیں	سونا نہیں
„	بے سدھ	بے ہوش	„	بھکھے	گرسنہ	„	کبردی	مفلس کی	„	ٹکراں مارتے	سر پھوڑتے ہیں	„	دھون چڑھ	گردن چڑھا کر
„	سانگراں	جوق در جوق	„	کھالیا	تلاش	„	ہوس	طلب	„	سورمیاں دا	بہادروں کا	„	مناکھیڑ یاندا	انتظام کیڑیاندا
„	دہراں	مرداں	„	مہروالیا	مہربان	„	ایراہڈلٹی	ظالم	„	دھمکارنے ہاں	ڈراتے ہیں	„	مہنجھ پڑیری	دست دادہ
۳۱۹	پھنیر پھنگر	سانپ پھندار	„	جالیا	گذرا	„	آنکھ	غیرت	„	ہا ہوڑ بیدا ویلا	امداد کا وقت	„	جتھول	جس طرف
„	ہنگھرو	زہر آلود خون	„	گالیا	گداز	„	رہ لیٹیا	غصہ نکالا	„	کابلی رنڈا	چالاک	„	دھل وچ گھتنا	ویرانے میں ڈالنا
„	پٹاریاں	ٹوکریاں	„	پالیا	پرورش	„	کھوکھٹیا	چھین لیتا توڑنا		ویر سہیڑ دینی	مصیبت مول لی	„	ڈاچی	شتر مادہ
„	اک چوا	مدار کا دودھ	„	ٹالیا	ٹال دیا	„	موراں	شانہ ہائے	„	جھگا چوڑ چوپٹ	خانہ ویران	„	آن ترنگی	آکر آواز دیا
„	کھوا گنڈے	بہانہ کھلا	„	ڈھونڈاں	تلاش	„	پسلیاں	استخوان پہلو	„	ڈھک کھوڑے	قسم کرم	„	جاپے اگجہ	معلوم ہوتا ہے ایسا
„	سوتری	سانپ	„	اڈدیاں	اڑتی	„	کمیاں	مشت ہائے	„	کچریاندا	خربوزہ خام	„	وے سونڈی	پہلی پیدائش
„	سنگھی	نیش زدہ	„	پھاتھیاں	پھنسی ہوئی	„	بھن مروڑ	توڑیا	„	من کھسکاتی	عونت غلانی	„	پیٹھ پرت	پشت شکن کر
„	اٹرا اڑی }	وقت طلوع یا	„	نہ پھرے	نہیں چلتی	۳۲۳	سنگ گلو	گلو	۳۲۶	لیندو جادی	لیکر چلا جانا	۳۲۸	دینہ دیباں	[illegible]
		غروب آفتاب	„	ہنجھیاوڑی	معلوم	„	نیر نکھٹیائی	پانی کم ہوگیا	„	گھلیائی	روانہ کیا ہے	„	ترنڈیاں	گھر لئے پھراں
„	نیاریاں	علیحدہ	„	ٹابری	قبیلہ	„	بھج چلیائی	دوڑ چلا	„	من منیدا	دل چاہتا	„	لگی	لقب لگی
„	پچاڑ کی	کم چادر کی لپیٹ مار کر گانٹھ لگانا	„	اکارڑی	علیحدہ	„	واہودھا	پے درپے	„	چیک دیسن	شور کرتے تھے	„	چانگراں سوکراں	آوازہ
۳۲۱	سرکیا	چلا	„	سروں لاہ	سر سے اتارنی	„	کوکاکیاں	بلند آواز	„	سوہرا	سسر	„	دیہی گندگی	جاری نجاست
„	رڑکیا	کہ جو نب ظاہر معلوم ہوئی	„	بہندی	ہے	„	دھاڑ کائی	گروہ	„	واہنڈیاں	دوسرے گاؤں والی	„	بیگانڑی	پرائی
„	بنھ جھولی	جھولی باندھ کر	„	جنج بھاوڑی	نالہ فریاد شور شرا	„	کٹ دہاڑ	کوٹنا ونیز زہر	„	ویرالاہو	اچنبا عجوبہ واقعہ	„	یاربرانوی	عورت مقابل کی
„	چھاڑ بوٹے	سرکنڈ وغیرہ	„	کواڑی	پاکرہ	„	پنڈہ	بدن	„	بھلاوڑا	پرتوا	„	لٹ ڈھا }	ناک کاٹ کر
„	بھڑکیائی	زیادہ	„	نیارڑی	الگ	„	کیوڑ بدا سٹہ	خوشہ کیوڑہ	„	کھسکو نساہ	سرکنے والا		سٹیا	پھینک دیا
„	کوڑمے	ناطہ دار	„	خوانڈی	خرابی	„	شپاشپ	فی الفور جلدی	„	سیوا کرے	عبادت کرے		او کھڑ }	ایکدم سوتے
„	کنبدا	لرزتا ہوا	„	بھارڑی	بوجھدار	„	لاڈلے	محبوب	„	سانہنگر ڈھول	منادی		واہیاں	ہوکے اٹھنا
„	دھڑکدا	خوف کرتا	„	پیارڑی	عزیز	„	بڈا لدے ہو	دور کرتے ہو	„	چھاوڑا	سایہ	„	کالکھیں	سیاہی
„	چاٹ	لذت	„	نشا	تسلی	„	کیڑے	کرم		نویکلی	الگ	„	گھت سموگیا	ڈال کر ملا گیا
„	کیل	تابعدار	„	سوجھا	پتا	„	آلودگھسڈ	گندگی آمیز گھسٹنا	„	بوہا بند	دروازہ بند	„	جانگ کوکدی	آوازہ شور
„	بے سنگ	بے ڈر	„	کوہڑا	جذامی	„	کرہٹی	رسوم پڑی	„	کس سن	نام بیماری	„	جال لیا ہو	شور غوغا
„	سمیانڑے	سمیان	„	دھودھا	سفید کو	„	جھاڑ بائی	دم پانا	„	چھل ماربیے	„	„	چوہڑ ہو جاندے	سر پیٹ کوٹی
„	منگتے گنگ	گنگا باشی	„	دھکاں نیڑ	نزدیک	„	پیچ گڈ دینی	پہیہ گاڑی	„	کھیہ سر گھتے	خاک ڈال کر	„	چھوڑ خاس	ویران
„	نواسیا	نواز	„	جھال نہ جائے	ہیبت	„	لدوئی	ارادہ اعتباری سفر	„	پیائیں	توجہ	„	اڈپاس	ادھر ادھر

صفحہ	لغت	معنے
۲۲۸	سراس	پریشان
،،	پھٹاسن	استنرہ لگانے کا
		چمڑا
،،	گٹ	مجمع
،،	اچھن چیت	بےخبر یک بیک
،،	ببکاں	آواز شیر
،،	گھنگور	گوشش رشی
،،	اکھ دے پلکو	وقت چشم زدن
،،	کھیپیاں	غصہ سے منہ کو
		ترچھا کرنا
،،	وکھی	پہلو
،،	الکھ فساد	کام تمام
۲۳۰	بھڑیا بھڑیا	کاربابکار
،،	جان بجھ کے	دیدہ دانستہ
،،	دوجیاں	دوسری
،،	شتاپیا	سویا ہوا
،،	نکھیڑیونے	جدا کیا
،،	ہیٹھ سٹیا	نیچے پھینکا
،،	وانیاں	واقعات
،،	وگنرلے	گئے گزرے
،،	وانیاں	گذرے ہوئے
،،	ویلا بیتیاں	وقت گذرا ہوا۔
،،	بےٹھیٹھیادے	بےفہم
،،	گول گلنوں	غور کر بات کو
،،	آواز کوکو	فریاد
،،	کوکداچانگراں	آدال غوغا
،،	دھراسلائی	دل شکستہ
،،	بوبوا کے	شور کر کے
،،	للکراں	چیخیں
،،	دھماں	مشہوری ہائے

صفحہ	لغت	معنے
۲۳۰	خون پھٹیا	خون نکلا
،،	چڑیا چوس	عمر دراز ہو
،،	دھاگ	دبدبہ
،،	دھیان دھرنا	خیال دھرکھنا
،،	کھوہڑں	چھیننے والی
،،	کھوہرد	خرود
،،	پرہے	مجلس
،،	ڈھب	طریقہ
،،	بھیکھ	بھیس
،،	مجادرانی	جھاڑوکش
،،	الڑاکھا	خام زخم
،،	رکھ دیتال	درخت کے ساتھ
۲۳۲	رنجانیاں	مظلوم کیا
،،	ٹھگ لڑنیاں	جہان کو دھوکا دیا
،،	کھل	چمڑا
،،	تران	ترانہ
،،	دھیرداں	انبار بخشش
،،	دھکے لکھی	جمع لاکھوں
،،	دلائیکے دم	خرچ کرکے دولت
،،	پھوہرد	دم دینے والا
،،	کنبدے جان	لرزتی جان
،،	جکڑنال لڑی	کیچڑ سے آلودہ
،،	پیوڑیا	آلودہ کیا
،،	پھوگ	بے رس نچوڑا ہوا
،،	اوکڑا	بالکل
،،	رسا نچوڑیا	رس نکلا ہوا
،،	الڈلدا	اناج بکتا
،،	بولیاندا	سل
،،	پچھلگ	پیچھے آیا ہو دوسرے
		باپ کا لڑکا

صفحہ	لغت	معنے
۲۳	کولیاں	کمیں عورتیں
،،	چیتا	مٹ
،،	سویرڑے	پہلے صبح کا وقت
،،	روبجکاں	شغل کاروبار
،،	جوپیار ڈکیا	کھایا اور پیا
،،	بھلاچیوں	بھلا شوخ
،،	دھچلداں	فریب
،،	دغویں	دغے باز
،،	جھاگڑو	جھگڑنے والا
،،	کلاکلادی	شرارت کی باتیں
،،		کرنے والا
،،	پھکڑاں	بے حیثیت
۲۳۴	چھولیا	جھوٹھ بولنے والا
،،	منہ کج	روپوشی
،،	ودان	نام اوزار آہن گری
،،	اوڈھنی	دوپٹہ زناں
،،	سہم	خوف زدہ
،،	چپ مثل	بالکل حال حیران
		خاموش
،،	منہ پھوک	منہ پر سفیدی
،،		حیرانگی
،،	کھلے کاٹھ	سوکھا ہوا درخت
،،	وجوگ	جدائی
،،	گواہنڈ	ہمسائیگی
،،	ڈھیھ پے	گر پڑے
،،	چوگ	خوراک
،،	ٹھکروگ	خواہ مخواہ کی بیماری
،،	پاٹھ پوگ	پوجہ عبادت
،،	ڈانڈیاں	زور آوراں
	کیہڑا کھوگ	کون چھینے گا

صفحہ	لغت	معنے
۲۳۴	سنجوگ	مقدر
،،	پیڑونڈادیاں	ہمدرداں
،،	بھگن بھاہیں	اقبے آگ کے
،،	پھیر میلا	پھیر ملاقات
،،	سرینہ	نام درخت
،،	ڈھنبرے	قسم مچھلی
،،	گگی پوری	نام رنگ
،،	مرگاپوری	بہشت
،،	امرپوری	عدم
،،	اندرپوری	بہشت
،،	زیرپوری	پرستان
،،	نخاندے	ناخنوں سے
۲۳۶	ڈھڈ	شکم
،،	منڈا الکاہن	لڑکا کاہن جس کو کشن
		کنہیا کہتے ہیں۔
،،	درروپدی	نام عورت
،،	بھیل بھکھم	نام مرد ملیت ناک
،،	جدھ	جنگ
	بجھنے نہ مول	بند ہو ہرگز
،،	جھگیاں جھائیاں	مکانات وغیرہ
،،	پاندیاں راہیاں	راستہ چلنے والوں کو
،،	پالیاں ماہیاں	عیالی گلہ بان
،،	چھان کڈھاں	مراد از کوشش
		سچ جھوٹ
،،	دھکنائیں دیہہ	نکالنا چاہیں نکال
		دے
،،	دھک	جواب
،،	پھٹکار	لعنت
،،	لگ	بمعنے مکر مگر اس جگہ
		مراد عادت ہے

صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے
۳۴۴	ڈنگ	الگ الگ	۳۴۴	آہ تے اوہ	افسوس ناک آواز	۳۴۸	چنڈال	زبوں کام کرنے والی	۳۵۲	کاسدے	کس چیز کے
″	ڈھک	پردہ پوشی	″	بھایا یاسی	نارا تھا	″	لچکڑا	کانچ کا موتی۔	۳۵۳	چکنا چور	ٹوٹا ہوا نہایت
″	بیدھڑک	بیخوف	″	بنھ دھرو	پابند گھسیٹ کر	″	منکا		″		زیادہ ضعف
″	پگ	پختہ	″	میل ملول	ملاقات لطف	″	بھیکھنے	ارادہ ہائے			رسیدہ
″	ڈاگ	بند	″	لوہ	جلائی	۳۵۲	لیرٹے	پارچہ۔ لیرے	″	پریت	محبت
″	جھگ	شرم	۳۴۶	بھ لیس	تلاش کریں گے			بدن کے	″	اوہلا جگ دا	پردہ جہان کا
″	میٹھی مٹھ	دربردہ	″	چلی	چلو	″	کوماہی	جانور	″	دھکو دھوڑا	دھکا یا مصیبت ہائے
″	بودلی	بے قدر	″	براں نجاہن	آگے نہ جانا پاویں	″	آہلنا	آشیانہ	″	بھیڑ مچایا	مقابلہ کیا
″	پریم دی جڑی	شوق کی بوٹی	۳۴۸	خیر دا بیج	صلح کا وسیلہ	″	کملیاں	بے خبراں	″	سانجھ ٹٹی	رشتہ ٹوٹا۔ ملاقات
″	مستانڑی	دیوانی	″	منہ دی وا	لڑکی کا منہ	″	کھوت	نامعقول			چھوٹی۔
	دھفیلا	مجمع	″	مینے	کمینے	″	منڈلی	مجلس	″	کھنڑا	چوک گیا۔
۳۴۴	کتے لاڑیاں	کسی جگہ عورتیں	″	بھائی چارا	برادری	″	ڈڈی بار	برائے لطف			فراموش
	کتے گلائے منڈے	کسی جگہ کھلائے لڑکے	″	گنڈا پھیریا	شگون شادی قصد روانہ سیاہ کرنا	″	کھرل ہانس	نام علاقہ	″	موہا بیٹھوں	چوری کرا
″	کون کوچ کرہ	ذات خود کو محیط سکے	″	عادجوگاد	قدیم	″	کھٹے	نام موضع			بیٹھا
″	کھیڈٹا ہار	کھیلنے کا ارادہ کیا ہو	″	پت	عزت	″	پرکھ	دیکھ کر کھوٹا کھرا	″	منہ بیٹھا	جگہ خبرداری
″	سوہ	خبر	″	مکلاوہ	نجانہ آوردن عروس		چھوتیاں	شروع کیا۔			کھیت
					رادد بارہ		مان	خودی	″	مالی یار	روٹی کے دوست

اوہناں لفظاں دے معنی جیہڑے پچھلے ایڈیشن وچوں رہ گئے ہوئے نے { از بابو ہمدم لاہور

صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے
۵۸	معمول	ورتارا	۶۰	میریاں پیراں	بزرگی اور کرامت	۶۱	دین کے	چن کے	۶۳	جھنجٹ	جھگڑا فساد
″	رنجول	رنجور اداس	″	اٹی	برباد ہوگئی۔	″	سرپوش	ڈھکن	″	گورمتے	صلاح مشورے
۵۹	جرم	جنم پیدائش	″	دھیریاں	آسرا	۶۲	کھبی	لگام دی تھاں رسی	″	پینچ	سردار
″	نزول	بھیجیا	″	معمور	نیکی سے پر	″	راٹھ	خاندانی	″	کچھ	ونڈ
″	کیتا	کیا	″	پٹن	پاک پٹن	″	پرنیت	اعتبار	″	بھنڈی	بدنامی
″	امتی	میری امت	″	جھوگ		″	رکتاں چھیڑیاں	لہو کڈھنا دکھ دینا	″	رائیگاں	فضول
″	ڈھویا	نذر سوغات	″	شمع جاگی	نور ظہور کیا	″	تازی	گھوڑی	″	آرسی	شیشہ
″	املاک	سمجھ عقل	″	زہد الانبیاء	زاہداں دانبی	″	مجھ لنگی	ریشمی لنگی	″	وادی	بھیڑی عادت
″	ادراک	سمجھ عقل	″	وفور	کافی	″	پانڈ والا	گھر بیتی اک پنڈ لیں والا	″	لٹ	آوارہ
۶۰	وڈاوڈیرے								″	ہرنالی	ڈھگے جوئینے

صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے
٦٣	آلود	گندگی گناہ	٦٩	بدھتی	دین وچ رلکتاں	٧٧	انبار	ڈھیر	٧٨	سیکتے	کیتی
"	مزاح نخول		،		باں والے	"	مشک قبر	جو یچہ	"	پنیج	مردار
،	کھاکڑی	تہمت	٧٣	جائزاں	شریعت کے مطابق	"	سار وچوں	دو پھانک	،	تخصرڑی	جدھا ناک کٹ ہووے
٦٤	دیشتے	مصیبتاں	،	چوبر	مشٹنڈے	"	بیڈو	ڈھنی توانائی جگہ	"	نگھرا بوڑ	بیہوشی
،	کلنک	بدنامی داغ لگا	،	رڑکا	دودھ رڑکنا	،	شہنا	پٹ	"	بھکھ	ڈبن جمبڑ گئی
٦٥	ڈاری	فریبن	"	کھر باہرناں	عورتاں	"	سریں	چتر	٨٠	جھڑپ	جھڑک
"	ہرباری	جواں دی گاہک	"	گھن	گوکڑ والا	"	ساق	پنی	"	کارد	چھری
"	لو	عزت	"	جھبیل	ملاح	"	ستون	تھم	"	ستھرے	عاجز
"	نیاگھٹ	پانی بھرندیاں تھاں	"	جھتیاں	کچیچیاں	"	حسینی	حسین علیہ السلام	"	چھلک	گنتے دی مطلب
،	ترنجن	چرخہ کتن دی تھاں	،	ہاک	آواز			والی تلوار			گنا۔
٦٦	کنڈیاں	دلدار	،	ٹھل ناہیں	دریا وچہ پیر نہ پایا	"	پیلا	تلوار دی نوک	"	دھار	میدان سپاہی
،	منگو	وگ مہیں دا	٦٧	واہل	ترن دی تیاری	"	خزانے بار	بار دے علاقے	،	آدر	عزت
"	آہریاں	سست	"		کھٹری	"		وچہ زہری سپاندی		خوش پوش	چنگا لباس پان والا
،	ڈھاسنا	ڈھو	،	کھوکھڑا بل	ہمت			مشہور تھاں	"	پڑتلیاں	میلے کچیلے
،	جالی	جال	٧٥	نہائن	اوہ لوک جہیڑے	"	گنگ دھار	گنگا دے کنڈھے	"	دوہیلا ہائی	مشکل
،	ٹھٹھولی	مخول			بیڑی وچہ چڑھن			دے پہاڑ والی	،	سگھڑ	سیانا دانا
"	مجوواہ	دریا دے وگن دی			واسطے اکٹھے			جگہ	"	گھبروٹ	جوان ہون والا
"		تھاں لہر			ہوندے نے	"	اندرانی	اندر دی رانی	،	دس پاس	رنگ ڈھنگ
"		ڈھونگا پانی	"	گرڈمگی	مہتھ وچہ مہتھ	،	پیکنی	پیکن چین دے	٨٤	پھوٹ	ناچاکی
٦٨	اوٹ	آسرا	،	چوزنگ	پورے ٹوٹے			دارالخلافہ دی بنی	،	لائی	بج۔ منصنعت
،	چوکھنے	داری قربانی	،		ہوئے۔			موٹی	،	ٹھنڈ	آرام۔ چین
،	بیت العتیق	بیت المقدس		بینی	نک	"	اپرادھ	تلوار	"	دہاردیاں پیرانڈے	ڈاکوواں دے
،	صندلی نور	بیت المقدس دی مسجد	،	جھمباں	چنیاں	،	اونڈھ لسٹ	"	٨٥	کھندا	وگ۔ گلہ۔ منگو
"	معمار	راج	"	سوہا	بیٹ جوان	"	مصری	"	،	ماہی	وانگی چھیڑو ڈانگری
"	اصول	طریقے	٧٧	گیتی	بے شمار دنیا	"	الوکار	اپرج	،	کیڑ	خبرداری۔
،	نص	فیصلہ	"	لوہڑلٹی	قہر دی بھری ہوئی	٧٨	قزلباش	نگہبان بادشاہ	"	ساہ بھانے سرتے	گھبراہٹ
٦٩	الحان	خوش آواز	"	نرگسی	سورج مکھی دے	"	اڑدو بازار	شاہی بازار صدر	٨٦	اودھین	عاجز
،	اسلی	لکھائی	"		پھل وانگوں	"		بازار	٨٦	رہ مار	یک لخت سر کڈھ
"	سیاق حسرا	سرکنڈے دی سیاہی		مرگ	ہرن		کانیاں	چھٹیاں چھمکاں			دینا
		نخرے		ٹھلیاں	کھڑیاں	"	جاپے شان	جگہ دی عزت نہ کیتی بے ادبی کیتی		تھرمار	بابا وانگ جم جانا

صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے
۸۷	اکا کار	اکا سارے دا سارا	۸۸	کنہ	گردن کچی	۱۰۵	جھانگڑا	ذخیرہ - بیلا	۱۱۹	گل دوپہریئے	چیک تھکاڈایان
"	ٹینڈ بدھی	نالو نال	۸۹	لکھی	خواہش	۱۰۶	ڈھوئی	پیٹھ - کمر			والی - گل دو پہر
"	چونپ	شوق لگن	"	دھسکلاں	سستاں	۱۰۷	پچ	عقل ڈھنگ			آتشبازی
"	بوری مارکے	بڑھک مار کے	"	کلیب	کتے	۱۰۹	کیاڑی	جیبھ دی جڑھ	"	ٹونب	گھتا
"	ایوڑاں	برادری	"	پرناں	دھیاں دھڑ	"	واہ	داغ غم	"	نکمری	کھوٹی
"	چانگاں	ہاں دہائی لاں	۹۲	مالزادی	کنجری	۱۱۰	شگدارنی	تھانیدارنی	"	رنگین	گولی
"	سنگ سنگیلیاں	جوڑھاں	۹۴	سوہیاں	جاسوساں	"	دھوہ	کہنا - ناد	"	گھرل واہن	پانی دی لس دی جگہ
"	ڈھلیاں	موٹیاں نیوں سنگاں	"	پھک	پھکی بھرنی	۱۱۱	خورش	خوراک	"	شعلہ	شربت
		والیاں	۹۶	مجذوب	مست	۱۱۲	برہٹ	زرہ	۱۲۰	کرت گھن	احسان فراموش
"	مومیاں	موم دے رنگ	"	پاڑپے	جدائی	"	لگت	سجاوٹ	"	پنج گڈوا	گڈا کپاہ
		والیاں	۹۷	دشراشدے	دشمنی	۱۱۳	عورات	عورت دی جمع زناں	"	پاش وییپا	نہ ہووے گا۔
"	بوڑیاں	دندوں بوڑیاں	۹۸	آب	آبداری ٹہڑھ	"	بھرڑی	علاقہ	۱۲۱	بھلاوڑا	جھلک
"	کیلیاں	بھوسلے رنگ	"	روک	جواب	"	دڑپ	علاقہ	"	بھگت سوائے	ماہیئے
		والیاں	۹۹	ساٹھنے نی	ماں دروازہ منہ	"	کیراتے کوٹھڑا	مطلبی	"	بھنبھیڑی	لال داہڑی
"	کھرڑیے	گاڑھے دودھ والیاں	"	آینے	سوئی	۱۱۴	گجھ	دلدار	۱۲۲	پاسنا	فوج کٹھ
"	کھلاں	پتلے دودھ والیاں	"	کھڑونبی	دیوی بھری ہوئی شہوت والی	۱۱۵	کھوہ	دشمنی	۱۲۳	سوہا	طلبگار ڈھونڈن
"	کھپیلاں	اگاں دھے موئے	"	موہنے پاڑیے	منتکی ہوئی۔	۱۱۶	ہیزم	لکڑی درخت	"		والی
"		شنگ والیاں	"	اوماوڑا	ادم چاء	۱۱۷	جھانیاں	رولا	"	ساہوس	ٹانگو - ٹاہر ڈھونڈن
"	مینیاں	بکڑی	"	بکڑی	جھوٹی	"	موری چھلی	مچھی دی اک قسم	"		والا
"	ہروہایاں	ورہے دے رہے	۱۰۰	کمن آنیاں	کمینیاں	۱۱۸	نہر منگواندی	سب توں اگے	"	بیڑے	ڈاکو راہ مار
		سوں والیاں	"	عاقلاں	نافرمان			جان والی	"	لاہڑی	لالچی
"	سون	جلدی سون والیاں	۱۰۱	گرھے	ڈوب روہڑناں	۱۱۹	ڈھاک	خلقت مدد	"	باولی	بایاں قطبیاں دا۔
"	پھرڑاں	تروں والیاں	۱۰۲	منگوارڑ	مال گائیاں		ٹھلب	ڈبل روٹی			نشان - فقر دا سامان
"	سنڈ	بے اولاد			مینہیاں	"	نپل ٹانٹاں	لاہاں	۱۲۴	کرنگ	پنجر
"	جومیر	چرن دی جگہ	"	رہاڑ	غند	"	لہریئے		۱۲۵	گھاٹی	لنگوٹی
"	آسراں	آسرے نال	۱۰۳	کوہاں	جماغناں	"	کیڑدھڑی	کیڑ کٹ دھونی دی	"	پھل کناں	شرم گاہ
		کھلوں والیاں			منڈلیاں	"	جونگھ ڈھابدی	تلاوا ڈھم	۱۲۶	ایدھرے تھاں	لڑائی دا گھر ظالم
"	دودھ لیڑاں	دودھ پین والیاں	۱۰۴	کرڑاوے	جاسوس	"	اڈدیگنے	لڑائی			دی جگہ
۸۸	منہ کھراں	بیماری	"	ڈھک	جیہڑی ٹٹے سہیڈا	"	بڑبولئے	بکواسن	"	کانگڑے	نک ڈھیا ہویا
	ملے	بوٹے			کرکے بہہ جاوے		گھنڈ دینے	نک وٹی کیڑے سہا دی			لگسی ہ کہ ہٹی

صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے
		نہیں بہندیں بدنامی ندی نھیں	۱۳۵	پوہٹر جھیڑے	کمی کمین	۱۵۶	لگہ	پتلی لکڑی	۱۷۵	اوس	بے وس
۱۲۶	ترڈ دیو	گڈ دیو	،،	مشرو	ریشم جدھے وچہ سوتر	،،	ڈھک	جرم			تریل
۱۲۷	تریڈ دے نی	کھسک دے نی			وگیا ہووے مطلب غیر شرع	۱۵۷	بھولورام	باندر	،،	وسیکھ	بغیر سوچیاں
۱۲۸	وجھاپ	رنج			کیتا ہووے شرع	۱۵۸	کرڑے	صفاں لوریئے	۱۷۶	رپن	رچ مچ جانا
،،	اچیر	اشیر سویر			نال جائز ہووے		گوت	ذات			واقف ہوجانا
،،	گھاس	کھمیس چھمہ	،،	بوک بند	ٹھگریاں کپڑا اکہ نخیریدی	۱۵۹	ونجا نگلاں	شگل دے	۱۷۷	خوان یغما	دستر خوان
۱۲۹	انا	دائی			مہندی اے جیہڑی			پوٹے		رکھا لینی	کھا لینی
،،	ٹرک چلی	کھسک چلی				۱۶۰	ہاہو	دریا دا وچکار	۱۷۹	یاراں وبیاں	ٹنڈ کھوہ دی
۱۳۰	کتدڈا	سردلائی	۱۳۷	ہیک	آواز شر			یعنی درمیان	،،	اک واہ کے	ہتھلی ٹنڈ
،،	داہڑے	کھریاں لدھے ہوئے	۱۳۸	مکٹ	قلعی پہیرے گہ دیکھ	۱۶۱	چوہا	سومان	،،	امسن	مراقبہ
۱۳۱	لاوں نا	دبندا ر	۱۳۹	بھراوا	لباس			ہوش		میا	دیا مہربانی
۱۳۲	ممنون	احسان مند	۱۴۰	پچھاوڑیاں	موڑویں لاگ	۱۶۲	متقرطلا	الزام	۱۸۰	شال مشرو	ریشمی چادر
،،	انانیت	کھوٹی نیت دی گل	۱۴۱	وچھنا	نذر نیاز	۱۶۳	کلبلیاں	کچھپاں	،،	تیاگے	چھڈ دیوے
۱۳۳	مصفلہ	گدی عقل کرن والی	۱۴۲	چکھا بود	ہندوستان توں باہر			غصہ کرناں	،،	کھیوہ	روح
،،	مورچا	وٹ چپ داغ	۱۴۳	محکمہ	شرع دی جگہ	۱۶۴	کلسی زریدا	سونے دی بوٹی	،،	آتما	خدا
،،	پٹیاں	پٹامراد کسے دا پٹا	۱۴۴	لویر	شومی			گنبد دی			
		مطلب کھوتڑی جیہی	۱۴۵	وِٹڑے	غصے ہو گئے۔	۱۶۵	دلنی	موجاں دی سردار	،،	وس	حکم
۱۳۴	چکرانوے	صلعیاندے	۱۴۶	بان	عادت	۱۶۶	بھڈے	ترہیڑاں	،،	رس	چسکہ
،،	ڈرنے سیتی	مالدار سنے پرونے	۱۴۷	مہرے	گوٹاں	۱۶۷	سگواں	برابر	،،	کس	زور
،،	بکرانوے	کواریاں دے	،،	لاس	اگ نال لوسناں	۱۶۸	ڈھیریاں	امیداں	،،	پنج بھوت	ہوش حواس خمسہ
،،	چغد	الو	،،	جاہ	مرتبہ	۱۶۹	نیں	مست	،،	اردیانی	ورد وظیفہ
،،	قزاق	ڈاکو	۱۴۹	بدماتا	بدماتھا قسمت	،،	بوپڑا	بھولا			پڑھنا
،،	کلوکل	اج نہیں کل وعدے	۱۵۰	چیمے چھٹے	لڑاکی قوم	،،	ہلہڑ	کلر	،،	سنتوکھ	صبر
،،	میموں ٹھگنی	ٹھگاں نفس ٹھگن والی	۱۵۱	اتمام تحقیل	ڈگری	،،	سیاں	ہل دیاں بکہاں	۱۸۱	سن سمادھ	چپ چاپ
،،	نراس	اداسی	،،	رجل	پوچھل	۱۷۰	کھرتھل	کھرتھلی گبراہٹ	،،	کھرب وسم	سختی نرمی
،،	داس	سولدی چونچدی	۱۵۲	ڈوم ڈلڑا	مانگت منگن والے	۱۷۱	قہر قلور	وڈا ظلم	،،	رقم	چیز وست اسباب
،،	تقلانت	سکھلانت دا ساگ	،،	تغیر	بدلی ہو گئی۔			سخت ظالم	،،	چرنیاں	چمڑا
		جدھا ثانی نہیں ہوندا	۱۵۳	امردی	اللہ نوں	۱۷۲	ٹینڈے	کپاہ دے پھل	۱۸۲	واشی	زانی
		ایہ ولایتوں آوندا سی	۱۵۴	قصہ	چیتا - شاید	۱۷۳	ٹانک	کھاٹ پار	۱۸۳	ان حد	بے حد بے انت
،،	بوکنا	شیر گجنا	۱۵۵	پرتیت	یقین	۱۷۴	پنیاں نوں	پورے ہویاں	،،	پوتر	پاک

صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے
۱۸۴	اکاربتھ	فضول	۲۰۶	اتیت	عاجز	۲۲۱	آنڈل ویٹرکا	خرمستیںا ہویا	۲۳۶	ٹابری	قبیلہ ٹبرا
"	کاوشاں	دشمنی	"	تکوہڑا	الھڑ بھولا	۲۲۲	نہرئیے	بھوتنے	"	نشابری	تسلی
"	تاکسا	منتھو پائی	۲۰۷	سیفی	وظیفہ	۲۲۳	ترٹھ	خوف ۔ ڈر	۲۳۷	وچولی	دلی
"	رند	رستہ	"	موربہ گھت	بے ہوش	"	یروی	یرکی ہوئی یاراں	۲۳۸	نخاس	منڈی
"	دن	تت پیڑاں	۲۰۸	ہکی ہانہاں	جتھے عورتاں رلکے	"		والی	"	تتھ	مزاج
"	بھارت	طریقہ			چلیاں پیہندیاں	۲۲۴	ڈبی پورہ	اک بیوقوناں دا پنڈ	۲۳۹	گام راہوار	سرپٹ
"	سوں سے	نال	۲۰۹	انگشت	انگل			منتھو ایے جے ندی	"	بیضے دار	انڈے دین والی
"	دھلونت	سرکاری کچھ کچھ	۲۱۰	حقیقت	حال			ہیگا	۲۴۰	لنڈی	گلی جدھے پچھے
"		مقدمہ	۲۱۱	وسب	عادت	۲۲۵	واندڑے	نویکلے			کوئی نہ ہووے
"	کھوریاں	جھوٹیاں	۲۱۲	قیمیا	قیمہ	"	جٹ جٹالی	دھکا زوری	۲۴۱	پٹکار	بختہ کار
"	جھیڈاں	مخول	۲۱۳	پچونبھ	زخم	"	تارکسار	شان وشوکت	۲۴۲	ڈنڈوں	ملھپ
۱۸۹	کچکڑا	منکا	۲۱۴	چھوچھاء	دم چھاڑا	۲۲۶	کلکٹر	بہت سخت	"	بیرتبیاں	کھوہ بتیال
۱۹۰	چھاک	دید بازی	۲۱۵	سمی	ناں کھیڈ	۲۲۷	چیرچڑھی	ضد چڑھی	"	بول	بھیت
۱۹۱	پترا	ہواتے اڈ پیا	"	بہی	"	۲۲۸	بانبھ	منہ چڑھی	۲۴۳	شوہدیاں	عاجزاں
۱۹۲	صاعجی	عزت کلونت	"	سوئی	"	۲۲۹	دیوان	منشی	"	سنڈھ	بے اولاد عورت
۱۹۳	رندمی	مسافر جاندار		بیھفا		۲۳۰	کواریاتر	کواریاں	۲۴۴	جھ	اکھرا
٫	زنبیل	کشکول کشتی	۲۱۶	انجلا	لاگرکھ	"	شترگوز	اونٹھ دا پدے	"	شانے	مھنڈے
۱۹۴	گنگ باشی	گنگا دا رہن والا	۲۱۷	بران	دلیل دلیل دی			تھوپیاں	"	دھراک	قبض
۱۹۵	ولی ودھرا	بے وقوفا			گھوڑی	"	سفلوائی	بے وقوفی	۲۴۵	گربھ	حمل
۱۹۶	مورچھل	مورپھڑ جھاڑو	"	ٹانچ	نخرہ	"	سار	لوہا	۲۴۶	کھڈار	کھیڈو لو عشق باز
۱۹۷	لنر	بھیاٹر	"	بشنی	گاہک	۲۳۱	گٹار	لالی شارک اصل	۲۴۷	جھٹ نزلے	جیلے تردد
۱۹۸	پنجال	وٹھ	۲۱۸	پکنوٹا	بختہ کار			وچ چھوٹا جیہا جانور	۲۴۸	گرب گہیل	جن کچا کڈھا یا ہووے
۱۹۹	کالا کٹ	بڑا ہی کالا کالا سیاہ	"	لاگا	جنگ	۲۳۲	سانگ	نیزہ			خام حمل ضائع کردہ
۲۰۰	بہک	ورتارا	"	وکھر	سبزی	"	سلاگ	نقل	۲۴۹	جیوجامہ	پیارا
۲۰۱	جیانی	جس والا ۔ دان والا	۲۱۹	ڈھانڈری	گاں	"	بھیل	جلاد	۲۵۰	پرشن	فال
۲۰۲	ابدھوت	مسٹنڈا	"	شاگنی	سرداری	۲۳۳	مال	لوہا	۲۵۱	راہکاں	نوکراں
۲۰۳	کھبوباں	نشے بھریاں	۲۲۰	ارل	ڈانگرہ جھن دے	"	ہانبھ کانبھ	ذمہ داری	۲۵۲	ترٹھ	درد کرن لگا۔
۲۰۴	دھوہ	کھج		گھوراں	تھاں	۲۳۴	بند	قید	"	سٹھ	وکھ گیا
۲۰۵	پراٹھوہ	چاہ مند طلبگار		پکھلاں		۲۳۵	مرطوب	بدبودار	۲۵۳	چلو کچیاں	شاہدہ دیوانہ کی
۲۰۶	ہگدھوت	چھڑھائی	"	کرٹتل	چھڑا اودھر		فرح	راحت خوشی ۔		مدرپوا لنے	منت پوری کرد

صفحہ	لغت	معنے
۲۵۴	کوری	بلیمی
۲۵۵	قلے	اصطبل
۲۵۶	بے وس	شہوت کا جوش
"	تلمڑی	کرامت دوار
۲۵۷	کنکاں	نقرہ اگھنتہ
۲۵۸	بھکھیاں	بھکھا۔ غصہ
۲۵۹	کنت ٹپولی	بھتے خاوند کرن والی
۲۶۰	نوہریا	بیوپاری
۲۶۱	ساردی ہڈی	جادو دی ہڈی
"	نوالیاں کھونا	پوریاں پونا
۲۶۲	کیف	نشہ
"	لنگ	جوڑ
"	آور	عزت
۲۶۳	گھکن	جگنوں بھرا پھرنا
"	سفیر	ملہی۔ گوہیا
۲۶۴	ہدف	تیر
"	پان پت	عزت
"	ہنج	انھروں
۲۶۵	تھانجلے	سویرے ای
"	آکڑے	سخت
"	گراوڑا	ہنڈ
"	پاخاک	پیراندی دھوڑ
۲۶۶	اپدیش	نصیحت
"	درویش	فقیر
۲۶۷	دھرج وانچنا	لڑائی کرنی
"	دھج ادا	
۲۶۸	بتھن	بے ڈھنگا
۲۶۹	یمن	صدق
"	گگڑ	لماں کچا بیر

صفحہ	لغت	معنے
۲۷۰	پوہنکے	اپانی ایں
"	پرتھمی	مخلوق
"	منکھ	سوچ
۲۷۱	الان فلاں	ایر غیر جگہ
"	مرشو مرشو	گھبراہٹ
۲۷۲	کھیکھن	نخرے
"	پوچھے	تہمت
	کسبن	کنجری
"	ٹھنگار	مان
	تہیار	چولاں دا کٹھیا ہویا پور
۲۷۵	ماہلڑہ	لام
"	طے الحساب	بے حسابا
۲۷۶	کھودے	راہ کھڑے
"	چلاندے	چلیاں ہوئے پاندے
۲۷۷	جلیاں	بھگیاڑاندا کدنا
۲۷۸	روا	جائز
"	دین	مکر
"	رہا بیٹھا	لا بیٹھا
۲۸۰	شبخون	رات دا حملہ
"	بنّے	اوہلے
"	طلا	سونا
"	پٹ ٹھڈکے	کھوہ دا تلا
"	چکداتاں کیتیا	بناد تا
۲۸۲	بے گھویں	بے پرواہ
"	ماد	مات
۲۸۳	چھتراں	طلاقاں خصماں
"	لٹاوڑا	چھڈیاں
۲۸۴	مناوڑا	صلح کراوندا
"	سروپا	انعام
"	ڈماڈیاں	گاواں مہیاں

صفحہ	لغت	معنے
۲۸۴	کھولیاں	گاواں۔ مہیاں
۲۸۵	ہانک ہانک	زیادہ آور
۲۸۶	زوم	مان
"	محاسل	حاکم۔
۲۸۷	وڈیائی	بدنام کیتا ای
"	پاہو	ست کڑھو
۲۸۸	وہامیاں	سوچاں
"	خنامی	بدنامی
"	داد	مدح۔ قصیدہ
۲۹۰	ڈولا	ڈولی۔ پالکی
"	رساں	بجھارت
۲۹۱	روک	نقد
"	کنکیا نوالیاں	سپاہیاں
"	دردرا	شور ہرولا۔
"	کھنڈ بالو	ریت تے کھنڈ
۲۹۲	کورنشاں	ادب سلام
۲۹۳	منرم	لکڑی درخت
۲۹۴	درشنی مہنڈی	عندالطلب۔ منگن تے ملنا
۲۹۵	خلخال	گڑیاں
"	دہنچھ لاہ کے	رنجھ پوری کرکے
۲۹۶	جمع خاطر	تسلی
۲۹۷	مواسل	منکر بیدہ
"	لسری صاف	ہیری ریشم
"	پٹاگی	پٹ دی
۲۹۸	زور شور	قیامت
۲۹۹	مور ہوئے	آدمی توں مور بنگئے
۳۰۰	حرص بھگ	شہوت
۳۰۱	نموجھاں	ادھ موئی
	چھیلی	لیلی

صفحہ	لغت	معنے
۳۰۲	لم لٹے	لیٹر لباڑ کے کھا لئے
۳۰۴	بلدائی	گائیاں بلداں نوں پچھوں پھوک مارنی
۳۰۵	پیڈو	دھنی توں ہیٹھاں
"	کانگوی	دھاڑدی
۳۰۶	فوجیاں	گچھے
"	منگ تے پچھے	مکر۔ فریب
۳۰۷	رول	روندپھرتو پھڑ
۳۰۸	ساکھ	بیلی بناں پوہنجی
"	عراق	کیاریاں
۳۰۹	ٹیچے	ٹھکانے
"	ایکار	کرم مہربانی
"	مکر مطول	مکر دی مطول یعنی وڈی کتاب
"	کنز فریب	فریب دا کنز یعنے خزانہ
	ابلیس ملفوف	اک کتاب
"	خناس	شیطان
۳۱۰	لائیڑی	لویری
۳۱۱	لولنی	بے عزتی لولی
۳۱۲	لیشت	مدد
۳۱۳	رجوع	حاضر
"	وستی	رونق۔ آبادی
"	لاون پھیرن	کپاہ چھنن دیاں تیاریاں
۳۱۴	کانگ کیتی	آواز دتی

صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے
۳۱۵	ہربابیاں	پھپھے کٹناں	۳۳۱	جھاڑ دتے	قتل کردے			سدھی چلدی ہوئے	۳۵۲	پیوند	ساک
۳۱۶	جھل ملیاری	عاجز	"	نازکاں	تیر	۳۴۱	بھوگ	غذا مزہ		شکم	پیٹ
۳۱۷	بیابیا	آئے	۳۳۲	اکھدے پھول	اکھدے لخطے وچہ	۳۴۲	چکابوت	بچہ بود ہندوستان	"	ناطقہ	بولنا
"	گفتہ	کہیا	"	بکاں	شیر دی آواز ہاکہے			توں باہر	"	کرلاں	خبراں
"	تکی	تینوں	۳۳۳	عدلی راجہ	عادل شاہ ملتان	۳۴۳	جھائی	جھگی	۳۵۳	جنگیاں	چھالاں
۳۱۸	مقراض	قینچی			والا	"	ضابطہ	شاہی حکومت	۳۵۴	گوڈکے	پیٹھ بھہ کے
"	ریش	داہڑی	۳۳۴	راہ بھدئے	مسافر	"	ڈک	ڈکا	۳۵۵	دوار	دوارے
"	ٹڈکاں	دند	۳۳۵	قطب	مراد شاہ صاحب	"	دم	دولت	۳۵۶	تشہیر	مشہور کردالے
۳۱۹	پنگھرو	پھٹنا			دے باپ توں	"	لادھڑک	نہ ڈرن والا	"	تغیر دالے	وٹاکے بولنا
۳۲۰	منکھرو	چھٹنا	"	بوبو	حال پکارہ	۳۴۵	نفیر	بینسری	۳۵۷	نوترمیم	ودھا گھٹا کہنا
"	مانس طیور	آدمیاں تے پنچھیاں	"	للکراں	چلکراں پکاراں	۳۴۶	ہتھو	بینسری	۳۵۸	جرم	جمنا
۳۲۱	ترکھ	پنجر	۳۳۶	کھوہرو	جلاد	۳۴۷	کرنا	بینسری جیہڑی قیامت	"	انافتحنا	اساں کھولیا
۳۲۲	نوالیا	منالیا	۳۳۷	مجروح	زخمی			توں وینی ایں	"	کونی بردا	ٹھنڈی ہوجا
۳۲۳	لاغرلوتھ	پتلی	۳۳۸	جل	جملہ تمام	"	آدجگاؤ	کدی وی نہیں	۳۵۹	ثمرہ	پھل
"	مونس	تاہنگ	"	سرساہی	گھیولنی ادھ چھپانک	۳۴۸	عیب جوئی	خوبیاں دسناں		بحر	ساگر
۳۲۴	مور	چور			اناج لئی پڑوپی	"	کلول	بے جا داواں		سمندر	
۳۲۵	گرانبار	مشکل	"	نونخشے	ڈر خطرے	"	دیوت	بے غیرت	۳۶۰	چینا	ٹکڑے ٹکڑے
۳۲۶	طعمہ	تانیہ کھتی	"	عضبوے	قہر	۳۴۹	معزول	نوکریوں ہٹادتا	۳۶۱	دروازہ	بادل
۳۲۷	ساہنگرو	ڈھنڈورہ	۳۳۹	لانذکرو	نہ بیان کرو	۳۵۰	کاٹ	معاملہ	۳۶۲	خونریز	خونی
۳۲۸	نکوئی	نیکی	"	نزول	نازل لکھیا ہویا۔	"	داد	بخشش	"	قیامت خیز	قیامت لیاون والے
"	چھل	سپدا	۳۴۰	دغولیا	دھوکے باز	"	کھوٹ منڈی	بدمعاشی دی ہٹی	"	ظلم انگیز	ظلم کرن والے
۳۲۹	بدّو	بدنام	"	کلاتاری	فسادی	۳۵۱	خورسند	خوش	"	سین	انگ ساک
۳۳۰	فرج	شرم گاہ	"	نٹی	ادھ گوٹ جیہڑی	"	تمثیل	مثال	"	ریز بریز	بجائیں بجائیں
"	چوارڑی	گیارڑی زبان			بیٹھی چلائی ہوئے	"	ڈھوآ	سوغات		شیراز	ایک شہر کا نام جو
	جھاڑ دتے	دی جڑھ	"	بجوگان	ادھ گوٹ جیہڑی	۳۵۲	رخت	سامان			ایران کا دار الخلافہ ہے

پنجابی زبان دیاں چنگیاں کتاباں

کتاب	مصنف	قیمت
احوال الآخرت	محمد دین	۱/۸
" "	دلپذیر	۱/۸
" "	حافظ محمد	۲/-
" "	روشن دین	زیر طبع
سیف الملوک میاں محمد مع بدیع الجمال		۲/۴
قصص المحسنین تفسیر سورہ یوسف	عبد الستار	۶/-
اکرام محمدی تفسیر سورہ والضحیٰ	عبد الستار	۵/-
احسن القصص	مولوی غلام رسول	۱/۸
داستان امیر حمزہ اول	مولوی غلام رسول	۲/۸
داستان امیر حمزہ دوم	مولوی غلام رسول	۲/۸
داستان امیر حمزہ سوم	مولوی غلام رسول	۲/۸
مرزا صاحباں	محمد بوٹا	۱/۸
پنج گنج	"	-/۴
مجموعہ اشعار	عبد الستار	۱/۸
چوخہ رنگ نگیلا		-/۲
کرامت بی بی فاطمہ		-/۲
سیف الملوک	لطف علی	-/۸

کتاب	مصنف	قیمت
مجموعہ رحیم یار خاں		-/۲
ہیر وارث شاہ کلاں		۳/-
" " "	تختی خورد	۲/۸
معراج نامہ قادر یار		-/۵
شاہ بہرام	"	-/۵
سی حرفی	ہدایت اللہ	-/۵
ہیر رانجھا	محمد شاہ	-/۲
مجموعہ اشعار	غلام فرید	-/۳
فقر نامہ پنجابی		-/۴
فقر نامہ	امام جعفر صادق	-/۳
دعا سریانی		-/۲
بدیع الجمال		-/۱۲
سسی پنوں		-/۸
سوہنی مہینوال	فضل شاہ	-/۵
قصہ سولہ سہلیاں		-/۴
ابیات باہو		-/۴
ابیات حیدر علی		-/۸
بیت باوا فرید		-/۲
معجزہ محمدی رسالہ ہرنی		-/۲
شہادت نامہ فرزندان مسلم		-/۴
کرامت غوث اعظم		-/۲
روزہ نامہ توبہ نامہ		-/۲
رسالہ بے نمازاں		-/۲

کتاب	مصنف	قیمت
درود ہزارہ		-/۲
نور نامہ مع لوری نامہ		-/۲
نجات المومنین		-/۳
روشن دل		-/۴
بھین بھرا		-/۱
پورن قادر یار		-/۲
پکی روٹی اردو خط		-/۲
" عربی خط		-/۲
جنگ حضرت علی اردو خط		-/۲
خطبہ مسلم رنگین ٹائٹل		-/۲
مولوی عبید اللہ		-/۲
مدح پیر زال		-/۲
سی حرفی غلام رسول		-/۱
سسی پنوں غلام رسول		-/۲
"	ہاشم	-/۲
سوہنی قادر یار		-/۲
سفر نامہ	پنجابی	-/۴
شیریں فرہاد	ہاشم	-/۴
قصہ شمشاد		-/۲
مدح ظریف		-/۲
مدح امیر علی		-/۲
معراج نامہ ملتانی		-/۱
نور نامہ ملتانی		-/۲

ملنے کا پتہ:- شیخ غلام علی اینڈ سنز ناشران و تاجران کتب کشمیری بازار لاہور
بندر روڈ کراچی

٣٨ سوڑنا صبر دا ماریا نفس موذی ببر بھن کیتا چکنا چور رہے جی
٣٩ نال شوق خدا دے شمع جاگی دین دنی اندر منظور رہے جی
٤٠ گنج کھو لکے دولتاں ونڈیاں نے فیض آپ دا فیض گنجور رہے جی
٤١ نال اک نگاہ دے خادماں نوں ہویا ترت مقام حضور رہے جی
زہد الانبیاء نام دھرایا سو آپ صابری وچہ صبور رہے جی
وارثشاہ فرید الدین اتے رحم رب دا فضل وفور رہے جی

فرمائش یاراں در عشق مجازی گوید

جدوں عشق دے کم نوں ہتھ لائیے پہلاں رب دا نام نہائیے جی
پھیر نبی رسول پیغمبراں نوں دم دم درود پہنچائیے جی
یاراں اساں نوں آن سوال کیتا قصہ ہیر دا نواں بنائیے جی
ایس پریم دی جھوک دا سبھ قصہ جیبھ سوہنی نال سنائیے جی
٤٢ حرص توڑ کے بوزنا بود والی درجہ آپ فنا دا پائیے جی
٤٣ تدوں شعر دی شاعری ول ہووے جدوں اذن حضور توں پائیے جی
٤٤ پلے ولنا ہوں نے ونڈ دیئے گنڈھی چھوڑیئے نہ سدائیے جی
٤٥ بلبل ہو کے چہکیئے باغ اندر سخن رمز دے نال الائیے جی
٤٦ کانواں وانگ نک اڈاریئے نہیں پریاں دی یوہیں کوڑنہ مغز کھپائیے جی
٤٧ کر کے کالیاں بگیاں کا غذاں نوں ایویں شعر نوں لیک نہ لائیے جی
٤٨ لٹکدار رنگیلڑا شعر کر کے چھینک عام نے خاص نوں لائیے جی
٤٩ رمزاں معنیاں وچہ خوشبو ہووے عشق مشک نوں کھول وکھائیے جی
٥٠ نال عجب بہار دے شعر کر کے رانجھے ہیر دا میل کرائیے جی
٥١ یاراں نال مجالساں وچہ بہہ کے مزہ ہیر دے عشق دا بائیے جی
رانجھے ہیر دے عشق دی گل سچی نویں سرے توں پھیر جگائیے جی
وارثشاہ رل نال پیاریاں دے نویں عشق دی گل ہلائیے جی

دربیان قبول کردن فرمائش یاراں یک دل

حکم منکے سجناں پیاریاں دا قصہ عجب بہار دا جوڑیا ئی
فقرہ جوڑ کے خوب درست کیتا نواں پھل گلاب دا توڑیا ئی
بہت جیو دے وچہ تدبیر کر کے فرہاد پہاڑ نوں پھوڑیا ئی
سبھا وین کے زیب بنا دتا جیہا عطر گلاب نچوڑیا ئی
ڈبہ ایس وجود قلوب دا لا اساں لاہ سرپوش اکھوڑیا ئی
کوئی دغاں ناہیں کیتا وانگ چوراں دن ڈبیاں جیندا تو ٹیا ئی

۱ یعنی پیغمبر مجاہداں اشارہ بطرف بابا فرید شکر گنج ۲ مصرعہ ترجمہ بسم اللہ ۳ ول یعنی ٹھیک درست ۴ اس شعر کا مطلب یہی ہے کہ جس طرح کوا بیگانہ چیزوں کو دیکھ کر دیواروں پر اڑتا اور بولتا ہے۔ اسی طرح چور شاعر کا حال ہے کہ دوسروں کے شعر پر جھپٹتا اور چھین لے جانے کا حیلہ کرتا ہے۔ مگر بیگانی چیز آخر بیگانی ہے ۵ مراد حکایت خفتہ را بیدار کردن۔ یعنی گذشتہ بات کو از سرنو بیان کرنا ۶ شعر کا ملکہ اور لیاقت خداداد ہو تو شاعر بن کر تصنیف بنانا مناسب ہے۔ ورنہ بے کار مضامین اور اشعار کی چوری کرنا ایسا ہے جیسے لوگوں کی گرہ کاٹ کر بدنام ہونا +

عشق مجازی دا بیان

یاراں دا فرمائش منظور کرنا

تازی طبع تے عشق اسوار کرکے کھتی چاہٹر میدان وچ چھوڑیا ئی واشاہ فرمایا پیاریاں دا اساں منہاں مول نہ موڑیا ئی

دربیان تعریف تخت ہزارہ

تخت ہزارے دی تعریف

اک تخت ہزاریوں گل کیجے جتھے رانجھیاں رنگ مچایا ئی چھیل گبھرو مست البیلڑے نے سندر اک تھیں اک سوایا ئی
والے کوکلے مندرے مجھ لنگی نواں ٹھاٹھ تے ٹھاٹھ چڑھایا ئی کوئی حسن دی کان گمان سندا اک وچ دا انت نہ آیا ئی
پھل ڈال تے باغ بہار نہراں چھانواں ٹھنڈیاں نال سہایا ئی عقلمند تے لوک سلوک والے لٹھ جگ دے وچ سدایا ئی
ایس ندی چناب دے ملک اندر تخت نگر دا نام دھرایا ئی وارث کیہہ ہزارے دی صفت آکھاں گویا بہشت زمیں تے آیا ئی

دربیان صفت موجو چوہدری

موجو چوہدری دی تعریف

موجو چوہدری پنڈ دی پانڈ والا چنگا بھایاں دا سردار آہا اٹھ پتر دو بیٹیاں تسدیاں سن وڈا ٹبر اتے پروار آہا
بھلے بھائیاں وچ پرتیت وہدی میاں چوہدری وچ سرکار آہا دولت مال دیناں خوشحال وسے ہو مجلساں وچ اعتبار آہا
حکم وچ شریک سبھ اوسدے سن عذر کسے نہ کجھ انکار آہا وارثشاہ ایہ قدرتاں ربدیاں نیں دھیدو نال اس بہت پیار آہا

دربیان عداوت کردن برادران رانجھا

بھراواں دی رانجھے نال دشمنی

باپ کرے پیار تے ویر بھائی ڈر باپ دے تھیں پئے سنگدینی گجھے مہنے مار کے سپ وانگوں اوہدے کالجے نوں پئے ڈنگدے نی
کوئی وس نہ لگنے کڈھ چھڈن دیندے مہنے رنگ برنگدے نی کاٹی گل کریہے جے وچ بھاباں اوہدی گل نوں چا النگد[1]ینی
پاتیوڑیاں منھے تے گل کردے بولن بول ولڑے جنگدینی وارثشاہ ایہ غرض ہے بہت پیاری ہتھوں رساک نہ سینہ انگدینی

دربیان فوت شدن موجو چوہدری پدر رانجھا

موجو چوہدری دی موت

تقدیر سیتی موجو فوت ہویا بھائی رانجھے دے نال کھہیڑ[2] دینی کھائیں رجکے گھور دا پھریں زناں کڈھ رکتاں دھیدو نوں چھیڑ دینی

---

[1] اولنگ معنی کسی چیز کے اوپر سے گذرنا اس جگہ مراد ناچیز سمجھنا ہے ۔ یعنی اونچی قوم والا بننا ہے ۱۲
[2] کھیڑدے یعنی اس کو دکھ پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں ۱۲ ٭

بنت سجر اگھا کلیجڑے دا گلاں ترکھیاں نال او چیرڑے نی
منہ جوڑ کے نت گھر منتے کردے بول بولدے اڈ نکھیڑدے نی
گلاں سچیاں جھوٹیاں میلکے نے دامن پاک آلودو لیڑدے نی
بھائی بھابیاں ویر دیاں کرن گلاں نت جھنجٹا ایہ بیڑدے نی
ویکھو چال زمانے دی الٹ گئی سکے سکیاں نو یر سہیڑدے نی
وارثشاہ جہان تے غرض مٹھی آپو اپنی جوگ نوں گیڑدے نی

بھراواں دا قاضی نوں زمین ونڈن لئی سدناں

دربیان طلبیدن برادران رانجھا قاضی را برائے تقسیم زمین

حضرت قاضی تے پینچ سداسائے بھائیاں زمیں نوں کچھ پوایا ئی
کچھاں مار شریک مزاخ کردے بھائیاں رانجھے دے باب بنایا ئی
سدھا کرنا ئیں الیس اچکڑے نوں بھنڈی نت نوں نت سوایا ئی
وڈھی دیکے زمیں دے بنے وارث بنجر زمیں رانجھیٹے نوں آئیا ئی
گل بھائیاں ایہ بنا چھڈی مگر جٹ دے پھکڑی لائیا ئی
وارث شاہ جے نفس دے کہہ لگوں ایویں رائیگاں عمر گوا ئیا ئی

بھراواں دے طعنے رانجھے نوں

دربیان طعنہ کردن برادران رانجھا را

پنڈا چھنڈ کے آرسی نال ویکھن تہاں ڈھنگ کیہا ہل واہناں ئی
کتے آپ منہ ہار یاں نکل جاسی ہون آکھنا نہیں اکھا ہناں ئی
ہن بھوئیں دے جھگڑے کرے منڈا اوس توڑ نہ مول نباہناں ئی
کم واہی دا بوجھ نہ ذرا وہیلک دا رے بیٹھیاں اعین ن لاہناں ئی
اوہنوں وہلیاں بہن دی پئی وادی چت کم نوں لیش ڈاہناں ئی
غصے ہویاں نوں مول نہ جاننے نا ایہ پیار دے نال وساہناں ئی
تن پال کے چوہے دے پٹے جنہاں کسے ن کی نہانوں چاہناں ئی
کوئی ڈنگ لنگھائے پنڈسلڑے گلوں اساں بھی کیں چالاہناں ئی
دینہہ ونجھلی واہے تے رات گاویں اساں ایہ نہ مول ویاہناں ئی
دنیا داریا نلے جھیڑے عمر دے نی دن چار نہ ایس نباہناں ئی
گلیاں ویہڑیاں وچہ لٹ بھوندا کسے رجنا نہیں نرا ہناں ئی
وارث شاہ کی جانیئے ایہ نڈہا کسے روز دا ایہ برا ہناں ئی

رانجھے دے کم تے واہی

دربیان کارکشت کردن رانجھا گوید

کرلئی ہرنالی سی رانجھنے نے ہل واہن نوں زرت تیار ہویا
وچہ زمیں دے جا کے ہل جُتنا نال دھپ دے بہت لاچار ہویا

له اڈ یعنی علیحدہ کرنا چاہیئے عه فِی قُلُوْبِهِمْ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۳ه کسی کے باب بنانا۔ کسی کو مصیبت میں ڈالنا۔ ظلم کرانا : نا عه
پنڈا چھنڈ کے بدن صاف کرکے یعنی جو لوگ بانکپن میں رہتے ہیں ان سے محنت کا کام نہیں ہوسکتا ۵ه منہ ہارا ۔ بدلگام ۔ آزاد ۔ کسی کی نصیحت نہ ماننے والا ٦ه
ایک وقت کے کھانے کو ڈنگ کہتے ہیں ۔ ڈنگ لنگھانا یعنی چند روز گزارا کرنا ۷ه بری عادت کو وادی کہتے ہیں ۔ ۱۲ ؛

رو رو ماں تے باپ نوں یاد کر دا ہن داہن بھیں کھڑا بیزار ہویا
پئے گئے ممن ریشٹے گلیں سارے دکھ رووُنے وچہ درکا ہویا
خوشی نال سی کھیڈ دا نے راتیں بھرے داریاں وچہ بےکار ہویا
وارث ماں تے باپ بناں خوشی ل بھیاباندے نال خوار ہویا

شروع نمودن کلبہ رانی میاں رانجھا

رانجھا جوتزاوہ کے تھک کے ہیالاہ اریاں چھاں نوں آوندا ئی
چھالے پئے تے متھ تے پیر پھٹے سانوں واہی دا کم نہ آوندا ئی
راتیں دکھاندے نال نہ نیند پوندی دن رووُنے وچہ دہاوندا ئی
بھتا آن کے بھابی نے کول دھریا حال اپنا رو وکھاوندا ئی
بھابی آکھیا لاڈلا باپ دا سیں اتے کھرا پیارا ماؤں دا ئی
وارث شاہ میاں فعل بندیاں دے تب قدرتاں نال ازماوندا ئی

دربیان غصہ شدن رانجھا ہمراہ بیگہ

رانجھا آکھدا بھابیو ویریو نی تساں بھایاں ناوں وچھوڑیا جے
سکیاں بھائیاں نالوں وچھوڑ بیبوں کنڈا وچہ کلیجڑے پوڑیا جے
تساں فکر کیتا ساڈے کڈھنے دا بھایاں نالوں وچھوڑ کے موڑیا جے
دن رات ساں مست بیں وچہ یاراں بولی مار کے چا اجوڑیا جے
خوشی روح نوں بہت دلگیر کر کے تساں پھل گلاب دا توڑیا جے
بھائی جگر تے جان اسیں اٹھے وکھو وکھ ہی چا وچھوڑیا جے
نال قہر دے اکھیاں کڈھ بھابی ویکھو مہنا ہور کی جوڑیا جے
جدوں صفاں ہو ٹرن گیاں طرف جنت وارث شاہ دی واگ نہ موڑیا جے

مسخری کردن بیگہ بارانجھا

کریں کھلکے آکڑاں دودھ چاول ایہہ رج کے کھاندیاں مستیاں نی
ایہہ رانجھنے دے نال نے گھیو شکر پر جیو دا بھیت نہ دسدیاں نی
اک تیں کلنک[1] ہیں اساں لگا ہور سب سو کھالیاں وسدیاں نی
ہتھ پکڑ کمکان طوفان والی تیر مہنیاں دے سانوں کسدیاں نی
من بھاوندا[3] کھائیے جگ آکھے گلاں ملک نوں بھاندیاں[2] سدیاں نی
آکھن دیوراں نال نہال ہویاں سانوں سبھ شریکتاں ہسدیاں نی
رناں ڈگدیاں نی ویکھ چھیل منڈا جیویں شہد وچہ مکھیاں پھسدیاں نی
گھروں نکلیں تے پیا مریں بھکھا سبھے بھل جانیں خرمستیاں نی
وچہ ویہڑیاں بہندیاں ڈاہ چرخے نت ساڈیاں گلاں تیں ہسدیاں نی
وارث جنہاں نوں عادتاں بھیڑیاں نی سبھ خلقتاں اوستوں نسدیاں نی

---

[1] یعنی ناجائز تعلق کی بدنامی دینی [2] بدنامی کا داغ [3] یہ کہاوت ہے من بھاوندا کھائیے تے جگ بھاوندا منہ ڈائیے۔ یعنی کھانا تو وہ کھاؤ جو دل چاہے اور لوگوں کی رسوم کے موافق عمل درآمد کرنا چاہیئے جیسے لباس رسوم وغیرہ ۞

دربیان جواب دہی کردن رانجھا بابنگہ

تساں چھترے مرد بنا دتے سپ سیاں دے کرو ڈاریو نی
کیرو پانڈواں دی صفا گال سٹی ذرا گل دے نال ہر یاریو نی
تساں پیر ولی غوث قطب مارے مکراں نال سبھے بر یاریو نی
راجے بھوج دے مکھ لگام دیکے چڑھ دوڑیاں ہوٹونے ہاریو نی
راون لنک لٹائیکے گرد ہویا کارن تسا ندے ای ہتھیاریو نی
وارث رن دی ذات بیوفا ہوندی پوسی نال نہ کسے اتاریو نی

سخت جواب کردن بنگہ صاحبہ با رانجھا

بھابی آکھدی گنڈیا منڈیا اوئے ساڈیاں کی رکتاں[1] چایاں نی
ولی مبیٹھ نے جنہاں دے فتودیلے ڈبے یاں اوہ بھر چایاں نی
گھر گھری وچ جاندے لوک سارے ساہوں کیہاں پھیاں پایاں نی
تیری گل نہ بنے گی نال ساڈے پڑہ لیا سیالاں دیاں جایاں نی
اسیں شرم دیاں ماریاں ڈب مریئے ساڈے نوں کیہاں بنایاں نی
لٹکنڈڑا ویہڑیاں وچ پھردا ناں پنڈیاں تدھ بھریاں نی
ساہوں چھڈیا کنیئے لوجوگا لیکاں[2] تکے اساں نوں لائیا نی
وارث شاہ انوڑاں نوں موڑنا ہیں[3] جنہاں واہیاں نوڑ نہ اہیا نی

جواب دادن رانجھا بنگہ صاحبہ را

منہ پرادسیندڑا بھابیئے نی سڑے ہوئے پتنگ کیوں ساڑنی ئیں
اتے چاہڑکے پوہڑ یا لاہ لویں کیہے گلاں دے محل اسارنی ئیں
دینویں عیب دیاں تہمتاں جوڑکے تے کجھ سچ نہ جھوٹھ نتارنی ئیں
تیرے گوچرا کم کی بیاہیر ساہوں بولیاں نال کیوں مارنی ئیں
اساں نال کی معاملہ پیا تیرا پہیلیاں ولوں گوارنی ئیں
وارث شاہ بیفائدہ عمر بازی جاکے وزفیا منتے ہارنی ئیں

غصہ شدن بنگہ صاحبہ با رانجھا

سدھا ہوکے روٹیاں کھا جٹا آکھا ہے نول بیدیاں چایاں نی
وہیں رات خراب اوہ مگر تیرے ایس عشق نے بہت اکایاں نی
تیری پنگھٹاں دے اتے گل ہووے دھماں وچ ترنجناں پایاں نی
گھر بار و سارہ خوار ہویاں جھوکاں پرمیدیاں جنہاں نوں لائیا نی

[1] بدنام کرنے کی باتیں [2] سر پر مصیبت لانا [3] جو روکنے سے نہیں رکتے ان کو روکنا نہ چاہیے [4] جنہوں نے بری عادتوں کو انتہا تک پہنچانا ہے گو چرا اختیار کا کام جو سوائے اس کے نہ کر سکے [5] ٹکڑا اور روٹی یعنی ترجمہ کھاؤ اور میوہ زنی اللہ کی اور نہ پھر ملک میں فساد مچاتے [6] یعنی پانی کے گھاٹوں پر شہرت اور عورتوں کے کاتنے کی جگہوں پر مشہوری اور ذکر ہوتا رہتا ہے۔

زلفاں کالیاں کنڈیاں ہو منگو جھوٹاں ہک تے آن بہایاں نی
وارث شاہ لا بہ جنہاں دا چھند دیو رب موہیاں اوہ بھر جایاں نی

جواب رانجھا بانگہ

رانجھے آکھیا کھا بیو ویر یوں نی بولو سخن حیا شرم دے نی
دنیا خواب خیال دی بات ساری کجھ نہیں وساہ ایس دم دے نی
جھوٹ غیبتاں وچ غلطاں ہو حکم نہیں ہووے ایس کم دے نی
وارث فعلاں دیاں خوار ہوندے بندے پاک گناہاں تھیں جمدے نی

جواب بانگہ بار انجھا

اٹھ کھیلیاں اہل دیوانیاں دے ٹھکاں موہ نڈیاں اتوں سٹنائیں
روٹی کھاندیاں لون جے پوے تھوڑا چا انگنے وچہ پلٹ نائیں
پیر انیہہ کے بھنسے وال چوڑ ووچہ ترنجناں پھیریاں گھتنائیں
کریں کم ناہیں اچھا کھائیں بئیں نہیں جڑھائیے آپدی پٹنائیں
وانگ آہدیاں وہاسناں لاہیں کجھ کم نہ کاج نہ کھٹ نائیں
وارث غلط نوں چھ نابود جیہڑے تنہاں آکھ کی کھٹنا وٹ نائیں

آزردہ شدن رانجھا از بانگہ خود

جُل گئے ہاں ڈٹے ہاں آن ویہڑے سانوں بخش لئے ڈاڈھیئے واسطہ ای
ہتھوں نہیر یوں دلیں ہیں چھڈ جاساں لکھ لے ہنسا لیئے واسطہ ای
دن رات توں ظلم تے لک بدھا مڑیں روپ سنگ گئے واسطہ ای
نال حسن دے پھریں گمان لدی سمجھ مست ہنکالیے واسطہ ای
کدی کسے نیاں نہ گل کریں کبروا لئے مارئیے واسطہ ای
وارث شاہ نوں مار نہ بھاگ بھریئے نی مُنسدی سہاریئے واسطہ ای

۶۳

جواب دادن بانگہ صاحبان رانجھا دھیدو را

ساڈا حسن پسند نہ لیاونائیں جا ہیر سیال ویاہ لیاویں
دنیں رات پھریں اوہلے مگر لگا جیویں دا لگا تویں لاہ لیاویں
واہ وتجلی پریم دی گھت جالی کائی نڈھی سیال لاندی پھاہ لیاویں
تینوں دل ہے سناں لاد دیئے دارانی کو کلاں محل نوں لاہ لیاویں
دنے بو بہوں کدھنی ملنا ہیں راتیں کڈھ پچھواڑیوں لاہ لیائیں
وارث شاہ نوں نال لیجا کے تے کوئی دم دے نکے کھسکالیائیں

لے نیری زلفیں بھینسوں کے گلہ کی طرح سینہ پر چڑھیں ۲ پ اعقل ان اللہ ترجمہ آیت نوں کہ اللہ حکم نہیں کرتا غیبت کے کام کیوں جھوٹ بولتے ہیں اللہ پر جو علم نہیں رکھتے ۳ بگڑی طبیعت والے کو کہتے ہیں ۴ عورتوں کے ورغلانے کا طریقہ تجھے خوب یاد ہے ۵ اگر دن کو نکالنے کا موقعہ نہ ملے ۶ ۱۲

جواب کردن رانجھا ہمراہ بیگمہ صاحبہ

ندھی سیالاں دی ویاہ کے لیاوساں میں کریں بولیاں اتے ٹھٹھولیاں نی — بھے گھت پہڑا واانگ مہربانڑے اگے تساں جیہیاں ہون گولیاں نی
مجوداں وچہ نوڑئیے بھابیاں نوں ہون تساں جیہاں ٹربولیاں نی — بس کرو بھابی اسی رج رہے مہر دتیاں جے ساہوں جھولیاں نی
نقلاں نت کرو وچہ ویہڑیاندے بھنڈاں کنجراندیاں جیہن ٹولیاں نی — وارث عاقبت تہانوں اجر ملسی لوہے پاوڑے جنہاں تولیاں نی

تمسخر با رانجھا

کیہا بھیڑ مچایا ئی کچیاوے منہ فاڈا ہیا ئی سوکناں واانگ کیہا — جا سجرا کم گواناہیں ہو جا سیاجو بناں پھیر بیہا
رانجھے کھا غصہ سر دھول ماری کیہی چتڑی اُن جیوین لیہا — تسیں دیس رکھو اسیں چھڈ چلے لاہ جھگڑا بھلیئے گل ایہا
رانجھا ہو غصے اٹھ وداع ہویا بھابی رکھے بہی ووتاں ناں رہیا — ہتھ پکڑ کے جتیاں مار بکل رانجھا ہوڑیا وارث شاہ جیہا

روانہ شدن رانجھا از تخت ہزارہ

روح چھڈ قلبوت جوں وداع ہوندا تویں ایہ درویش سدھایا ئی — ان پانی ہزارے دا قسم کر کے قصد جھنگ سیالاں دا دھاریا ئی
کیتا رزق نے آن اداس رانجھا چلو چلی ای جیو پکاریا ئی — کچھے ونجلی مار کے رواں ہویا وارث دیس تے وطن وساریا ئی

خبر شدن برادران از رفتن رانجھا

خبر لوکاں نے بھائیاں نوں جا دتی دھیدو رس ہزاریوں چلیا جے — ہل واہنا اوس تھیں ہووے ناہیں مار بولیاں بھابیاں گھلیا جے
پگڑ راہ ٹریا منجو نین رووَن جویں ندی دا نیر اچھلیا جے — دھیدو کھو مجیاں نال بھر جایاندے اوہدا کسے نہ جی تسلیا جے
اگوں ویر دے واسطے بھائیاں نے ادھ وٹیوں راہ آملیا جے — وارثا حق دیوں جدوں رنج کرئیے تدوں عرش اللہ دا ہلیا جے

کلام دھیدو

رانجھے آکھیا اٹھیا رزق میرا میتھوں بھائیو تسیں کی منگدے او — ونڈ لیا جے باپ دا ملک سارا تسیں ساکنہ سین نہ انگدے او

لہ ٹھٹھے بازی ۲ہ پشم کو کھانے والا کیڑا ۳ہ جب حق دار کو حق سے محروم کر کے ناراض کیا جائے تو اللہ کا عرش کانپتا ہے

وِچوں خوشی ہو ساڈڑے نکلنے تے گل آکھدے مُنہوں نہ سنگدے او — وَس لگے نے منصور وانگوں مینوں چا سولی اُتے ٹنگدے او
بھلے کم دے وِچہ نہ نیت تساں رہوو الڑائی تے جھنگدے او — وارث شاہ ہن اسیں اُداس ہوئے تسیں خوشی دے نال لنگدے او

بھراواں دے ترلے

منت زاری کردن برادران پیش رانجھا

آکھ رانجھیا بھا کی بنی تیرے دیس اپنا چھڈ سدھار ناہیں — ویرا انبڑی جایا جاہ ناہیں سانوں نال فراق دے مار ناہیں
ایہ باندیاں اسیں غلام تیرے کوئی ہور وچار وچار ناہیں — بخش ایہ گناہ توں بھائیاں نوں کون جمیا جو گنہگار ناہیں
بھائیاں باجھ نہ مجلساں سوہندیاں نی بھائیاں باجھ بہار ناہیں — لکھ اوٹ ہے کول وسندیاں دی بھائیاں گیاں جیڈی کوئی ہار ناہیں
بھائی ڈھاوندے بھائی اسار دینی بھائیاں باجھ باہاں بلکار ناہیں — بھائی مرن تے پوندیاں بھج باہاں بناں بھائیاں بھرے پروار ناہیں
طالع مندیاں لکھ خوشامداں نی اتے غریب دا کوئی بھی یار ناہیں — باہاں والیاں دی لوک کرن منت بناں باہاں دے کوئی سردار ناہیں
باہاں کلیاں نوں لوک ماردا ہے باہاں والیاں نوں کوئی سار ناہیں — وارث شاہ میاں بناں بھائیاں دے سانوں جیوناں ذرا درکار ناہیں

بھابیاں دے ترلے

عاجزی و زاری کردن پیش صاحبان

بھرجائیاں آکھیا رانجھیا وے اسیں باندیاں تیریاں ہونیاں ہاں — نام لیناں ایں چلن دا تون جاوندا اسیں ہنجھرؤں رت دیاں لے وِنیاں ہاں
جان وِچہ البیاں آگئی نے تیرے درد فراق چا بھنیاں ہاں — جان مال قربان ہے ندھ توں تے آپ بھی چوکھنے منیاں ہاں
سانوں صبر قرار آرام ناہیں جس ویلڑے تیتھوں وِچھنیاں ہاں — وارث شاہ کہیا من وے لی دیورا اسیں سبھ مرانٹے پینیاں ہاں

رانجھے دا جواب

منت کردن رانجھا پیش صاحبان

بھائی رزق اداس جاں ہو ٹریا ہن کاسنوں گھیر کے ٹھگدیاں ہو — پہلے ساک کے جیونان نے نوں تُچھوں بھلیاں لاونے لگدیاں ہو
بھائی ساک سن سو تساں وکھ کیتے ساک کی ساڈیاں لگدیاں ہو — اسیں وانگ سواہ دے ہو رہے ہیں تسیں کولیاں دیو آگ وگدیاں ہو
اسیں کو ہجر ٹپ کروپ والے تسیں جوبنے دیاں تیں وگدیاں ہو — اساں آپ نے ایہ معلوم کیتا تسیں ٹھگنیاں ای سارے جگ دیاں ہو

؎ بھائی ہماری والدہ کا جنا ہوا اسکے پاس رہنے والوں کا لاکھ پردہ اور بڑی امید ہوتی ہے جس طرح بازووں کی قوت سے کام لیا جاتا ہے اسی طرح بھائی بھی کام کرتے ہیں۔

کھری مت دی گل کھلار کے تے بھیر پھوسیاں مار کے لگدیاں ہو
اسی تس آئے تسیں مگرپہاں پہچا چھڈو ساڈا تابئی گدیاں ہو
وچہ شرع نہ عقل نہ قول تساں قاضی مفتیاں نال کیوں لگدیاں ہو
وارثشاہ اکلڑے کی کرناں تسیں ست اکٹھیاں گدیاں ہو

روانہ شدن رانجھا از برادران

واہ لاہ رہے بھائی بھابیاں بھی رانجھا اُس ہزاریوں ہایا ئی
ہتھ وجھلی پکڑکے رات ادھی رانجھے مزہ بھی خوب بنایا ئی
رن مرد نہ پنڈ وچہ رہیا کوئی سب گرد مسیت دے آیا ئی
بُھک ننگ نوں جھاک کے پندہ کرکے راتیں وچہ مسیت دے آیا ئی
اک ہو بیسرت بیہوش گئے اکناں راگ اتے چیت لایا ئی
وارثشاہ میاں پنڈ جھگڑیاں دی پچھوں ملاں مسیت دا آیا ئی

تعریف مسجد

مسجد بیت العتیق مثال آہی خانہ کعبیوں ڈول اتاریا نے
معمار اصول نے فقہ والے تھم دین دے نال کھلیاریا نے
پڑھن فاضل درس درویش مفتی خوب کڈھ الحان پکاریا نے
وچہ فقہ اصول دے خوب کامل نال علم دے عمر گذاریا نے
گویا اقصیٰ دے نال دی بھین دوئی شاید صندلی نور سواریا نے
ثابت نص حدیث دے نال کرکے چھت کعبہ دی خوب اتاریا نے
مہریدار دستاراں تے ہتھ عاصے کدی جھوٹھ دی لاف نہ ماریا نے
وارثشاہ اصیل استاد لڑکے جو علم دی کدی نہ ہاریا نے

نام کتاب ہائے علم عربی فقہ و اصول

تعلیل میزان تے صرف بہائی صرف میر ہی یاد پکاریا نے
خانی نال مجموعہ سلطانیاندے اتے حیرت الفقہ نواریاں نے
زرّادیاں دیاں شرح ملاں زنجانیاں نحو نتاریا نے
کرن حفظ قرآن تفسیر دوراں غیر شرح نوں دمیاں ماریا نے
اکٹھے پھر کہ داناں داور دکردے علم عربی دی عمر سنواریا نے
قاضی قطب تے کنز انواع باراں مسعودیاں جلد سواریا نے
معارج النبوت خلاصیاں نوں وحنہ نال اخلاص پیاریا نے
فتاوی برہنہ منظوم شاہاں نال زبدیاں حفظ قراریا نے
حزب البحر تے حرز یمانیاں دے وِرداں وچہ دن رات گذاریا نے
وارثشاہ سب علم دیوچہ کامل جو کجھ پڑھے سو سب نتاریا نے

کتابہائے فارسی نظم و نثر

اک نظم دے درس ہر کرن پہلے نام حق نے خالق باریاں نی
گلستان بوستاں نال بہار دانش طوطی نامہ تے رازق باریاں نی

عشقیاب تے نصاب نے ابوالفضلاں شائع ہوئے شاہیوں واحد باریاں نی
بہار دانشاں اتے محمود نامہ کشف اللغات بھی کھول کھاڑیاں نی
دُر مجالس پڑھدے نالے جنگ نامہ نال حلوے تے شیخ عطار یاں نی ۶۶
طب اکبر تے یوسفی پڑھن لڑکے قصہ یوسف دا گڈھ ہکاریاں نی ۶۷
ہدایہ کلی قرابادین پڑھدے نافع انسان نہ منوں وساریاں نی ۶۹
سکندر نامہ نے نال انوار سہیلی حاتم نامہ نے صادق باریاں نے

قران السعدین دیوان حافظ شیریں خسرواں لکھ سواریاں نی
بدہ چاچ کریما نے پند نامہ آمد نامیاں تے اللہ یاریاں نی
نجات المومنین اتے روشن دل پڑھدے چار چمن بھی خوب پکاریاں نی
زلیخا نال بلند آواز پڑھدے نلدمن تے اعظم باریاں نی
تعویذات سیفی نال فالنامے نے نگار دانش لکھاں تاریاں نی
آئین اکبر تے نگار نامہ وارث ہور منقول ساریاں نی

اشیاء مکتب کودکاں

قلمدان دوات دفتین پٹی نالوں پیں ایملی ویکھدے لڑکیاندے
اک بھل کے عین داغین واچن ملاں جہند کڈھ من نال کڑکیاندے
اک نال بھربات دے آجاندے مارے خوف دے رڑیاں ڈرکیاندے

لکھن نال مسودے سیاق خسرے سیاہی اوبجے لکھدے رقیاں دے
اک آوندے شوق جزدان لیکے وچہ مکتباندے نال تڑکیاں دے
وارثشاہ دھن بھاگ تنہاں تنہاں جھلے دکھ استاد آندے جھڑکیاں دے

کلام ملاں با رانجھا

ملاں آکھیا چونڈباں ویکھدیاں ای غیر شرع نوں کون ہیں دُوڑ ہوا وے
کوئی بدعتی توں نظر آوناہیں ایسے وقت ہی دُور ضرور ہووے
انا الحق کہاوناں کھراو کھاوٹ کریں گا او ننگ منصور ہووے

ایتھے لچیاندی کائی تھاں ناہیں پٹے دور کر حق منظور ہووے
خراباتیاں دی نہیں جا گھ ایتھے یاد رب دی نت مذکور ہووے
وارثشاہ نہ ہنگدی باش چھپے بھاویں لکھ کھیئے وچہ کافور ہووے

جواب رانجھا با ملاں

داہڑی شیخ دی عمل شیطان والے کیہا رانیوں ندیاں راہیاں نوں
اس پلید تے پاک دا کرو واقف اسی جاندے شرع گواہیاں نوں
کیہا حرص داجال کھلاریا ئی ڈھونڈیں اڈدیاں چھڈکے پھاہیاں نوں

اگے کڈھ قرآن تے نہیں منبر کیہا اڈیو مکر دیاں پھاہیاں نی
جیہڑی تھاں ناپاک ہے وچہ وڑیوں شکر ریدیاں بے پرواہیاں نوں
نائب پاک رسول دے نسی ہوجی واقف کرو چا راہ گمراہیاں نوں

ا ومن اظلم ترجمہ اس سے ظالم کون ہے جس نے منع کیا اللہ کی مسجدوں میں کہ پڑھے وہاں نام اس کا اور دوڑا ان کے اجاڑنے کو ایسوں کو نہیں پہنچتا کہ بیٹھیں ان میں مگر ڈرتے ہوئے۔ ۲ کیا حکم کرتے ہو لوگوں کو نیک کام کے اور بھولتے ہو آپ کو اور تم پڑھتے ہو کتاب پھر کیا نہیں سوچتے۔ ترجمہ اتامرون الناس ۳ پ ۲۴ ع ۱۲ وہی ہے جس نے بنایا تم کو خاک سے۔ پھر پانی کی بوند سے۔ پھر لہو جمے ہوئے سے۔ پھر تم کو نکالتا ہے۔ لڑکے پھر جب تک پہنچو اپنی جوانی کو پھر جب تک ہو جاؤ تم بوڑھے ۵ پھنسی ہوئی دکھوڑ کرانے ہوئے کے پیچھے جاتے ہو یعنی حرص ۱۲

اساں جیہے فقیر نے مہر کیجے کرو دعا چا پا ہندیاں راہیاں نوں کھوتی بھیڈ بلی کتی ضرب کٹے ھو چھڈو کواریاں نہ وہاہیاں نوں
جیہڑا اوہ منتھے دا محراب امیاں نوں تاں ٹھگنا ئیں جا ندیاں اہیاں نوں لئیں شونا ں بہتوں ڈ رینا ہیں اگے اجلسے کریں اکڑا امیاں نوں
تسیں کرد تقصیر معاف میری کیوں پیائیں عیب برائیاں نوں وارث شاہ وچہ حجریاں فیعل کردے ملاں جو ترے لاوندے واہیاں نوں

خوشامد رانجھا پیش ملا

وچہ مسجداں بیٹھ کے صبح ویلے تسیں ذکر تے شغل کماوندے او جیکر عاصی تساڈڑی کرے نیالت عیب اوسدے جا ونجاوندے او
غیر شرع تے ہور حرامخوراں نال دُریاں چا کو ہاوندے او شرع بڑا سرپوش بنایا جے تسیں شرع دے لوک کہاوندے او
رات اساں گذارنی وچہ مسجد جیکر تسی بھی روا رکھاوندے او وارث شاہ فقیر تے مہر کریو تسی سچ دی بات پچھاوندے او

جواب ملّا

گھر رب دے مسجداں ہوندیاں نے ایتھے غیر شرع نہیں واڑیئے اوئے تارک صلوٰۃ دا پٹیئے لکھے لباں والیاں بار پچھاڑیئے اوئے
نیواں کپڑا ہووے تاں پاڑ سٹیئے لباں ہون دراز تے ساڑیئے اوئے جیہڑا کھلے حرام تے جھوٹھ بولے کافر وسنوں آپ کاریئے اوئے
کرے حجتاں آکے نال ساڈے اوہنوں مار کے چا اوجاڑیئے اوئے کتا اتے فقیر پلید ہووے نال دُریاں بنھ کے ماریئے اوئے
جیہڑا فقہ دے علم دا نہیں واقف اوہنوں چا سولی اتے چاہڑیئے اوئے وارث شاہ خدا دے دشمناں نوں دوروں کتیاں وانگ درکاریئے اوئے

سوال رانجھا

سانوں دس نماز ہے کاسدی جی کاس نال بنا کے سار یا نے کن رنگ نماز دے ہین کتنے منتھے کنہاں دے دھروں ایہ ماریا نے
لمبے قد چوڑی کس ہاں ہوندی کس چیز دے نال سواریا نے وارث شاہ کلیاں کتنیاں الیس دیاں نی جس نال ایہ بنھ کھلاریا نے

جواب ملّا

اساں فقہ اصول صحیح کیتا غیر شرح مردود نوں مارنا ئیں اساں دسنے کم عبادتاں دے پل صراط نوں پار اتارنا ئیں

فرض سنتاں واجباں نفل وتراں نال جہاڑاں سچ سنارنائیں وارث شاہ نماز دے تارکاں نوں تازیانیاں[1] درّیاں مار نائیں

طعنہ زدن رانجھا مُلّا را

تیں وچ خدا دے خانیاں دے ڈِھلی چھڈ کے گوز[2] کیوں ماردے او — چھوڑ غیبتاں تے حرام کرناں بدظنی دے کم کیوں سار دے او

اُٹھے بہر مسیت دے وچ بیٹھ کے تے پٹے بُرے خیال چتار دے او — اُٹھے کوٹھریاں لو ہلیا نوانگ بیٹھے قرعہ مرن جہان دی دھار دے او

باس حلویاں دی خیر مُردیاں دی بیٹھ جیوندے نال دعایاں دے مار دے او — شرع چا سرپوش بنایا جے رواداروڈے گنہگار دے او

پچھلی رات جاں بھکھ دا وقت ہوندا اٹھ حال ای حال پکار دے او — وارث شاہ مسافراں آئیاں نوں چلو چل ای پئے دنگار دے او

جواب مُلّا

مُلّاں آکھیا نامعقول جٹا فرض کج کے رات گذار جائیں — فجر ہوئی توں گے ہی اٹھ ایتھوں سرج کے مسجدوں نکل جائیں

صبح وقت جے وچ مسیت ڈٹھوں چا رسہ چوپڑ تیرے مگر لائیں — توں تاں بیوقوف مجہول جٹا رل چکیوں ڈنگراں وچ گائیں

گھر بدے نال دہنہ جھیڑا ازغیب دیاں جھتاں چھیڑ ناہیں — وارث شاہ خدا دیاں خانیاں توں یہ ملاں اتے چمڑے ہیں بلائیں[3]

مقولہ شاعر

رانجھے لڑدیاں بھڑدیاں رات کٹی فجر ہوئی تاں اٹھ کے دھایا ئی — کوئی مہر دا جا دیدار پایئے دل وچ ایہہ مستا پکایا ئی

بھابیاں بولیاں مار کے کڈھ دتا اساں لیں نے وطن چھلایا ئی — وارث رب بے پرواہ ڈاہڈا جس عاجزاں نوں سخت پایا ئی

روانہ شدن رانجھا از مسجد

چڑی چوہکدی نال جاں ٹرے پاندھی پیاں دودھ دے وچ مدھانیاں نے — صبح صادق ہوئی جدوں آن روشن تدوں لال لیاں آن چھپانیاں نے

اکناں اٹھ کے بیڑ کا پادتا اک ٹنڈیاں پھیرن دو دوہانیاں نے — اک اٹھ کے ہلیں تیار ہوئے اک ٹھونٹڈے پھیرن پورانیاں نے

لیاں کڈھ نہرالیاں ہالیاں نے سیباں کھوہیں نوں جہان نے لانیاں نے — گھر باز نال چکیاں جھوتیاں نی جہاں تا وناں گنہ پکانیاں نے

[1] تازیانہ اور درّے سے ماریں گے۔ [2] مقعد سے ہوا نکالتے ہو۔ (پنجابی پد)

[3] اپنا مقولہ شاہ صاحب کہتے ہیں کہ مسجدوں کو ملا لوگ بلائیں لگی ہیں ٭

[4] ترجمہ آیت پ۳ ع۱۸ اور کھاتے ہو مردے کا مال سمیٹ کر اور محبت کرتے ہو مال کو جی بھر کر ٭

کاروبار وچہ جھا جہان سارا چرخے کتندیاں اُٹھ سوانیاں نے — اُٹھ غسل دیواسطے جان دوڑے سیجاں جنہاں نت نوں مانیاں نے
رانجھے کوچ کیتا آیا ندی اُتے ساتھ لدیا پار مہانیاں نے — وارث شاہ میاں لڈن وڈا کپتن کپا شہد بھریا جویں بانیاں نے

منت رانجھا پیش ملاحاں

رانجھے آکھیا پار لنگھا ایا مینوں چاہڑ لے ربدے واسطے تے — تسی چاہڑ لو مینوں وچہ بیڑی چپاد ھکساں رب دیو اسطے تے
ہتھ جوڑکے منتاں کرے رانجھا ترلے کراں میں جھبدے واسطے تے — وارث رُس آیا نال بھائیاں دے منت کراں سب دیو اسطے تے

جواب ملاح بار رانجھا

لبھ واسطے بیڑی دیو چہ بیٹھے پئے پار ہی پار پکار نے ہاں — چوردھاڑوی آن کے لبھ دیوے پڑہ اوس دا ناہ اکھاڑ نے ہاں
پیسہ کھول کے تلی تے دھرے جیہڑا گودی چاکے پار اتارنے ہاں — اتے ڈھکیا مفت جے کن کھائیں چا بیڑیوں نیں سے مارنے ہاں
جیہڑا کپڑا دے تے نقد سانوں سبھواوس دا کم سوار نے ہاں — زور اوری جے آنکے چڑھے بیڑی ادھ وار ڈوب کے ملڑنے ہاں
ڈوماں اتے فقیراں تے مفت محوراں دوروں کتیاں وانگ دُر کارنے ہاں — وارث شاہ جیہاں پیر زادیاں نوں ٹھڈھوں بیڑیدیو چہ نہ واڑنے ہاں

آزردہ شدن رانجھا

رانجھا منتاں کرکے تھک رہیا انت ہار کنڈھے اُتے جا بیٹھا — چھڈ اگ بیگانڑی ہو گوشے پریم ڈھانڈڑی وکھ جگا بیٹھا
گاویں سد فراق دے نال روے اتے ونجھلی شبد وجا بیٹھا — جو کوئی آدمی تریمتاں مرد ہین پتن چھڈ سب اوس تے آ بیٹھا
رناں کُڈن جھبیل دیاں بھرن مٹھیں پیر دواہاں دیو چہ ٹکا بیٹھا — غصہ کھائیکے لئے جھبیل اتے دوہاں نوں ہاک بلا بیٹھا
پینڈا باہو ڑیں جٹ لیجاگ رناں کیہا شغل ہے آن مچا بیٹھا — وارث شاہ اس موہ ہے نے مرد رناں نہیں جاندے کون بلا بیٹھا

شناوری کردن رانجھا در دریا

رانجھا رہے نہ ور جیا کسے حیلے وچہ ندی دے جاکے پیر پائے — لوک آکھ رہے میاں ٹھل ناہیں تیری جان جائے جویں سر جائے

ا جو عورتوں سے ہم صحبت ہوئے ۲ ملاح کا نام اور کپن بڑے پیٹ والے کو کہتے ہیں ۔ اس کی تمثیل آگے دیتا ہے ۳ ادھ وار ڑے ۔ نصف دریا یعنی منجھدار کے اندر ۴ گاؤں والو مدد کو پہنچو جاٹ عورتوں کو نکال لے جائے گا ۵ ورغلانے ہیں ؟

رناں لٹن جھبیل دیاں پکڑ رہیاں رانجھا ہٹے ورجیا پیر پائے
دگاں آکھیا مور کھاب میں جند ویکھ جھناں دی لہر جائے
رانجھا آکھدا دکھی نوں کن بھلا سکھی کون جہیڑا شہر چھڈ جائے
جیلے رزق بہانڑے موت ہوندی گھوٹیاں کیہڑا خیر پائے
پیا وخت جاں ماں تے باپ موئے یا یوسف وانگ بھراواں نے ویر پائے
وارث شاہ نوں آسرا رب دائے بندہ کٹ ول اوس بنھیر جائے

در دریا رفتن رانجھا

رانجھے دا رب تے بھروسہ

۸۲ رانجھا بنھ کے واہل نیارا ہویا کیتا پار دا چا سامان میاں
۸۳ خضر پیر تے اللہ نوں یاد کر کے چھڈ خوشی تے آن گمان میاں
۸۴ ڈر موت دا مول نہ عاشقاں نوں نہ کجھ اپنا شوق تے شان میاں
۸۵ وارث سبھ دنیا دغے باز ہے جی رکھ رہدی طرف دھیان میاں

منع کردن رانجھا از عبور دریا

لوکاں دا رانجھے نوں ٹھاکناں

۸۶ لوکاں وڈے رانجھے نوں پکڑ آندا نہ کر زور توں ٹھل نہ سجناں او
۸۷ منتاں کردیاں تے پیر تیں ہوندیا نوں جائیں سٹ کے گل نہ سجناں او
سین وچ جھناں دا انت ناہیں ڈب مریں گا ٹھل نہ سجناں او
چاہڑ ہوڑیاں تے تینوں اسیں ٹھلاں کوئی جان توں ڈھل نہ سجناں او
ساڈا عقل شعور توں کھس لتا رہیا کوکڑا بل نہ سجناں او
مٹھ بدھیاں آسیں غلام تیرے بھاویں وچ پر ٹھل نہ سجناں او
ساڈیاں کھیاں دیوچہ وانگ دھیری ڈیرا گھت بہو ہل نہ سجناں او
وارث شاہ میاں تیرے چو کھنے ہاں ساڈا کالجہ سل نہ سجناں او

نشاندن رانجھا در کشتی

لوکاں دا رانجھے نوں بیڑی وچ چاہڑنا

دوہاں ہانتوں پکڑ رانجھیٹڑ نوں مڑ آن بیڑی وچ چاہڑیا نے
تقصیر معاف کر آدمی دی نویں سرے بہشت وچ واڑیا نے
گویا خواب دے وچ عزازیل ڈٹھا اوہنوں پھیر مڑ عرش تے چاہڑیا نے
وارث شاہ نوں ترت ہو نائیکے تھے بیوی ہیر دے پلنگ تے چاہڑیا نے

پرسیدن رانجھا حقیقت پلنگ

رانجھے نے ہیر دی سیج دیکھناں تے پچھنا

یارو پلنگ کیہا سنے سیج ایتھے لوکاں آکھیا اک جٹیٹڑی دا
ایہ اوسدی ہے آرام گاہ عشق مشک دے بسترے لیٹڑی دا

له پ ۵ ع (ترجمہ آیت) اگر اللہ تم کو مدد کرے گا تو کوئی تم پر غالب نہ ہوگا اور جو وہ تم کو چھوڑ دے گا تو وہ کون ہے کہ تمہاری مدد کرے گا اس کے بعد اور اللہ پر بھروسہ چاہیئے مسلمانوں کو۔

۸۹ شاہ پری پناہ نت لئے جس نوں ایہہ تھاں ہے مشک پیٹڑی دا
اوہنوں وچ جہان نہ ملے ڈھوئی جہیڑا ماریا اوسدی پھیٹڑی دا
۹۱ ایہہ اوسدی سیر دا تھاں بنیاں ذوق شوق دیو چہ سمیٹڑی دا
بگھیاڑ دا خوف جیوں بکریوں نوں تریلدن نوں خوف چکیٹڑی دا
۹۳ سیر نال سہیلیاں نت کردی باپ مندا حکم مہر بیٹڑی دا

۸۸ بادشاہ سیال اندر ترنجناں دی مہر چوچک خاں دی بیٹڑی دا
۹۰ قسمت والڑا روح ہے جھنگ اندر کل تار سیال اندی ٹیٹھڑی دا
۹۲ اک حکم سہیلیاں وچ ہویا اوس نڈھڑی عشق سنمیٹڑی دا
اسیں سبھ جھمیل تے گھاٹ پتن سبھو حکم ہے ایس سکیٹڑی دا
وارث شاہ میاں جگ جاندا ئے نام ہیر ہے حسن دلہیٹڑی دا

مقولہ شاعر

بیڑی نہیں ایہہ جنج دی بنی بیٹھک جو کوئی آوے سو سد بہاوندا اے
جویں شمع تے ڈگن پتنگ دھڑ دھڑ لنگھ نیئیں مہانا آوندا اے
لڈن نہ لنگھا یائے پار اسنوں اس ویلڑے نوں پچھوں تاوندا اے
جنے کھنے نوں لڈن ایہہ آکھدا ئے کویں لاہو ایس غرں میلا آوندا ئے
ٹھگ سنئے دھنیسر آن وندیئے تیاں ظاہر ٹھگ جھناوندا اے

نڈھا وڈا امیر فقیر بیٹھے کون پچھدا ئے کیہڑی تھاوندا ئے
گویا خضر دا بابرکا آن لتھا جناں کھناں شرینیاں لیاوندا اے
یارو جھوٹھ نہ کرے خدا سچا رناں میریاں ایہہ کھسکاوندا اے
اک سد دے نال ایہہ جند لیندا اینچھی ڈیگدا مرگ پھاوندا اے
وارث شاہ میاں ولی ظاہرا ئے ویکھو منے چھبیل کتاوندا اے

پرسیدن مردماں از رانجھا

لوکاں پچھیا میاں توں کون ہنا ایں ان کسے آن کھولیا ئی
اٹنگ ساک کیوں چھڈ کے نس آئیوں بڈھی تے باپ نوں گالیا ئی
اکے اینویں ہی رات گزاریا ئی کسے دو دنہ گھٹ پیالیا ئی

تیری صورت بہت ملوک دسے ایڈا جفا توں کاس نوں جالیا ئی
اوہلے کھیاں نوں تینوں کویں کیتا کنہاں دوتیاں دا قول پالیا ئی
وارث حال کیکوں ہوگ ماپیاں دا جنہاں نہ فرزند سمبھالیا ئی

جواب رانجھا

رانجھے کھول کے حال احوال سارا اوہناں لوکاں نوں چا سنایا ئی
موئے ماں تے باپ تاں وخت پیا بھائیاں دلوں یقین چا ترا ہیا ئی

گھر لمیاں دے لے ہیالا ڈلائیں ویکھو سائیں نے کھیل وکھایا ئی
وارث لہدے باہجھ نہ تاہنگ کوئی باناں فقر دا اساں وٹایا ئی

۱ نیچ مراد مورث اعلیٰ ۲ قوم سیال کی عورت ۳ نکال لے جاتا ہے ۴ ملاح کو پٹواتا ہے ۵ جفا جالناں: تکلیف برداشت کرنا۔

آرام کردن رانجھا

ہس کھیڈ کے رات گزار یا سو صبح اٹھ کے جیو اداس کیتا
اگے پلنگ بیڑی وچ وچھیا سی اتے خوب وچھاؤنا راس کیتا

راہ جاندڑے بنوں جھگی نظر آئی ڈیرا جا ملاحاندے پاس کیتا
بیڑی وچ وجا کے ونجھلی نوں چا پلنگ اتے خاص[۱] عام کیتا

خبر کردن شاہناں در شہر جھنگ

جا ماہیاں پنڈ وچ گل کیتی اک سگھڑ بیڑی وچ گاوندا اے
سنے لڈن جھبیل دیاں دو نویں نال سیج ہیر دی تے رنگ لاوندا اے

اوہدے بولیاں مکھ تھیں پھل کردے لکھ لکھ دا[۲] سد اوہ لاؤندا اے
وارث شاہ کواریاں آفتاں نی ویکھ کیہا فتور ہن آوندا اے

در تعریف دختراں

کیہی صفت سہیلیاں کرے شاعر اک وجی نوں نیناندے انگ بن دے
سرمہ کجلا کناں قندہار دے ہن ویکھ محبوباں دے جنگ بن دے
ابرو دو انگ کمان لاہور دسن کول پلکاں دے تیر خدنگ بن دے
کمر نگی[۴] بائیکے لٹکدی چال چلن عاشق نہالے پٹے ڈھنگ بن دے
پنج نولیاں جھمیاں مکھڑے تے ہتھیں سونے دے کنگن تے ونگ بن دے
گھر بار وسار اجاڑ ٹریاں سٹرے چرکھڑے کول چونگ بن دے

اک دھاڑیاں گوریاں حسن[۳] روشن عاشق ویکھ چراغ پتنگ بن دے
اس لحر جھبناندے نازنیاں دے پر اصل سیالاندے جھنگ بن دے
جنہاں نقش بنی سبھے وچ سیالاں ایسے نقش نہ چین فرنگ بن دے
زلفاں کالیاں ناگناں مکھڑے تے خاطر عاشقاندی پٹے ڈنگ بن دے
متھے مسجداں دے محراب سوہن صفاں چوندیاں دے کول سنگ بن دے
وارث شاہ جنہاں شوق رانجھنے دا گل گنت دے وچہ اک انگ بن دے

آمدن ہیر

لیکے سٹھ سہیلیاں نال آئی ہیر منتری روپ گمان دی جی!
کڈی سوہنے دی ہکد بیاں بھی ہوش رہی نہ زمین آسمان دی جی

مکھ موتیاندے کنیں جھمکدے سن کوئی حور تے پری دے شان دی جی
اوہدے نک بلاق جیوں قطب تارا جوبن[۶] بھنبری قہر طوفان دی جی

---

۱ عام و خاص استعمال کرنا یا جس پر کوئی بیٹھا نہ تھا۔ رانجھے نے اسکو عام کر دیا ۲ لاکھ روپیہ کا ایک سخن کرتا ہے ۳ صاحبان عقل و دانا و بلاغت ۴ کڈی گی ہاتھ بیں ہاتھ ڈالکر چلنا ۵ جس کے نخرے پرست ۶ جوبن۔ جوانی کی خوبصورتی۔ مطلب یہ کہ حسن کے طوفان میں ڈوبی ہوئی تھی اور غضب کا لفظ مبالغہ کے طور پر آتا ہے۔ غضب کا حسن یعنی بیحد خوبصورت

رانجھے دا بیڑی تے سونا
ہیر نوں پتہ لگنا
سہیلیاں دی تعریف
ہیر دا آونا

آ بُندیا نوائے ٹلیں مُوئے اگے گئی کیتی تنبو نان دی جی
وارث شاہ جٹی لوہڑ لئی بھری کبر ہنکار تے مان دی جی

صفت ہیر

وصف جمال ہیر

کیہی ہیر دی کرے تعریف شاعر متھے چمکدا حسن مہتاب دا جی
سیاں نال لٹکدی آ وندیئے جوبن جھمولدا پر عقاب دا جی
بھواں وانگ کمان دسن کوئی حسن نہ انت حساب دا جی
کھلی وچہ ترنجناں لٹکدیئے ہاتھی پھرے جیوں مست نواب دا جی
چہرے سوہنے تے خط خال سوہندے خوشخط جیوں حرف کتاب دا جی

خونی چونڈیاں رات جیوں چن دوالے سرخ رنگ جیوں رنگ شہابدا جی
نین نرگسی مرگ ممولڑے دے گلہاں ٹہکیاں پھل گلاب دا جی
سرمہ نیناں دی دھار وچہ پھب رہیا چڑھیا ہند تے کٹک پنجاب دا جی
جیہڑے ویکھنے دے رکھیوان آہے وڈا واعدا تہناندے باپ دا جی
چلو لیلۃ القدر دی کرو زیارت وارث شاہ ایہہ کم ثواب دا جی

ہیر دی تصویر

در تعریف ہیر

ہونٹھ سُرخ یاقوت جیوں لعل چمکن سیب ولایتی سار وچوں
نک الف حسینی دا پپلائے زلف ناگ خزانے دی بار وچوں
گردن کونجدی انگلیاں رواں پھلیاں ہتھ کولٹرے برگ چنار وچوں
دھنی حوض بہشت دا مشک قبہ پیڈو مخملی خاص سرکار وچوں
سرخی ہوٹھاں دی لوہڑ دنداسڑے دا جیویں کھتری قتل بازار وچوں
شاہ پری دی بھین پنج پھول رانی گجی رہے نہ ہیر ہزار وچوں
لنکا باغ دی پری کہ اندرانی حور نکلی چن انوار وچوں
ایرا دھرتے و نُدھو لٹ مصری چمک نکلے میان دی دھار وچوں
متھے آن لگن جیہڑے بھو عاشق نکل جان تلوار دی دھار وچوں
پھرے چھنکدی چاؤ دے نال جٹی چڑھیا غضب دا کٹک قندھار وچوں

دند چنبے دی لڑی کہ ہنس موتی دانے نکلے حسن انار وچوں
لکھی چین کشمیر تصویر جٹی قد سرو بہشت گلزار وچوں
چھاتی ٹھاٹھ دی ابھرے پٹ کھینوں سیو بلخ دے چنے انبار وچوں
کافور شہنا سُرین بانکے حسن ساق ستون مینار وچوں
باہاں ویلنے ویلیاں گُنھ مکھن چھاتی سنگ مرمر گنگ دھار وچوں
سیاں نال لٹکدی مان متی جویں ہرنیاں ترٹھیاں بار وچوں
تتلی پکینی دے نقش روم والے لدھا پری نے چن اجاڑ وچوں
جو کوئی ویکھدا اوسدے حسن تائیں زخم لگدا اوس تلوار وچوں
عشق بولدا ڈھی دا تھاؤں تھائیں راگ نکلدا زیل دی تار وچوں
کی کجھ ویکھئے لب کھاوندائے انہاں کدار یاندے الو کار وچوں

۱؎ غضب کو ہمراہ لئے ہوئے ۲؎ نین نرگسی جو ہرن کی آنکھ سے مشابہ اور مولے کی طرح شوخ ۳؎ خط و خال زیب دکھلا ہے اور پھب رہے تھے ۴؎ یعنی مکھن کو گوندھ کر ۵؎ جیسے غضب کی تلوار میان سے باہر آتی ہے ۶؎ الوکار - فوج کا جمگھٹا جو مقابلہ فوج کے مقابلہ پر ہوتا ہے ⁂

قزلباش جلاد سوار خونی نکل دوڑیا اڑد بازار وچوں
وارث شاہ جاں نینا ندا لگے کوئی بچے نہ جوئے دی ہار وچوں

ہیر دا آونا

دربیان آمدن دختران بر دریائے چناب

آیاں نال شتاب اتاولے دے لیکے پریاں دیو انگ اڈاریاں نی
چلو ہیر دے نال اٹھ چلیئے نی لئے وچہ دریا دے تاریاں نی
نگاہ تیہد داری ویکھ کے پھٹ سٹن نین تکھڑے تیر کٹاریاں نی
نین شربتی کاتیاں سوہن چڑیاں عطر بھنیاں پریم پیاریاں نی
ہتھیں پگڑ کے کانیاں شاہ پہیاں دو روں کردیاں نے مار و ماریاں نی
مکھ کھول دکھائیکے پٹ سٹن لہو پیندیاں پریم پیاریاں نی

اک دوئی نوں آکھدی چلو اڑیو کرو ہیر دے نال نیاریاں نی
جیٹھا ہیر دی سیج تے نظر آوے لہو ہنوں مار کریئے رلکے ساریاں نی
اکو جیدیاں حسن گمان سندہ وچہ عمر دے خاص مٹیاریاں نی
پنچھی ڈھیئ آسماندے زمین اتے سنکے جھانجھر دیاں چھنکاریاں نی
نیڑے آنکے کڑکیا نو انگ بدلی نیڑے آن ہویاں ڈونے ہاریاں نی
وارث شاہ جھبیں تے گڑا دو ڈھا ہیتھیں چابکاں دیاں متھیاریاں نی

لڈن نوں خوف ... دی گیھ

پرسیدن ہیر لڈن ملاح راکہ پلنگ کے خراب کرد

دس لڈھا کالیا گڈھناوے ساڈے پلنگ نوں کیہس خراب کیتا
کجھ خوف خدا دا نہ مول کیتا میری جان تے تدھ عذاب کیتا
امانت زیان نہ کسے کریئے پاک لوکاں نے ایہہ حساب کیتا

ساڈی سیج تے کون سوالیوئی میر کجھ نہ ادب آداب کیتا
تیر نیال کرساں سارا ملک جانے جیہا پلنگ نوں تدھ بے آب کیتا
وارث کسے دا ناہ زیان کریئے رب حکم قرآن کتاب کیتا

ہیر دا پلنگ کول آ کے لڈن نوں غصے ہونا

آمدن ہیر نزد پلنگ و خشم گرفتن بر ملاح

طرف بیڑیدی سبھے سن دوڑ آیاں مل پلنگ دے انہاں دھیان کیتے
آن پلنگ تے کون سوالیا جے ہیر ویر دے نساں سامان کیتے
کڈھ دیئے مارنا ساں بید وسیاں نوں کوئی اساں نہ ایہ مہمان کیتے

ڈٹھا سوہنا اک جوان ستا اتے لال دوشالیاں تان کیتے
پکڑ لئے جھبیں تے بنھ مشکاں ماریچھکاں لہو لہان کیتے
ایہ آن بیٹھا بولے راگ سوہنے سر لوکاندے ایس احسان کیتے

ملہ چھاونی کا بازار۔ ملہ جوئے کا داؤ۔ اکثر ایک نہ ایک تو ہار جاتا ہے کبھی کبھی برابر بھی رہ سکتا ہے لیکن شاعر مصرع میں یہ ظاہر کرتا ہے کہ عشق کے جوئے میں دونوں میں سے کوئی بھی نہیں جیتتا اور آنکھ کا داؤ لگانے کے لئے ہار تسلیم شدہ امر ہے ملہ اڑنے والے پرندے ملہ پرندے گر جاویں ملہ کانیاں۔ درختوں کی سبز لکڑیاں جن کو چھمک بھی کہتے ہیں ملہ اولوں کی بارش ہوئی یعنی غضب بھڑکا ملہ امانت میں خیانت نہ کرنا چاہیئے۔

زلیخا وانگ جدوں ثابت رہینگی تی ناہیں جانساں[1] تدوں دھیان کیتے
کیہی کیتوئی اساں دینال ہیرے نری ملنے چا حیران کیتے
اسیں بہت دوسں بے غذر ہاں نی تیرے عشق نے چا بیشان کیتے

چنچر ہاریئے رب توں ڈریں موئیے اگے کسے نہ ایڈ طوفان کیتے
تیرے جیہاں صورتاں کئی ہویاں اوہناں حسن دے نہ گمان کیتے
ایس عشق دے نشے نے نڈھئے نی وارث شاہ ہوری پریشان کیتے

رنجیدہ شدن ہوی ہیر!

جوانی کملی راج ہے چوچکیدا اوئے کسے دی کی پرواہ مینوں
ناہیں پلنگ تے ایسنوں ٹکن دینا لار ہیگا لکھ جے واہ مینوں
ایہے جیہے ہزار غلام بیٹھے اتے ایس دی نہیں جے چاہ مینوں

ہیں تے دھرو کے پلنگ توں چاسٹاں آیا کدھروں[2] ایہ بادشاہ مینوں
ناڈو شاہ دا پُت کہ شیر ہاتھی پاس ڈھکیاں لئیگا ڈھاہ مینوں
ایہ بودلا پیر بغداد[3] گنگا میلے آن بیٹھا وارث شاہ مینوں

کلام کردن ہیر با رانجھا

اٹھیں ستیا سیج اساڈڑی توں لمال مُستر والنگ کی پیا ہیں وے
مینڈاں سٹھ سہیلیاں نال کھڑی مینوں پہر ہو یا گذر گیا ہیں وے
برے ناڈیاں تیریاں بھیریاں نی وس سوٹ باندے پیگیا ہیں وے
راتیں کتنے وانیندرا کٹیوئی اڈی نیندوا لا لڈھ گیا ہیں وے
اکے تاپ چڑھیا جن بھوت لگوا کے ڈائن کسے بھکت لیا ہیں وے

۹۷ سکھیں لدھیا مینڈڑی سیج اتے توں تاں کون کوئی آن پیا ہیں وے
اوئے اٹھ کے دے جواب مینوں کیہا نکھڑا بوڑ ہو گیا ہیں وے
کوئی لمڑا ینڈ ہے تدھ کیتا پینڈ کے ٹردیاں ہی تھک گیا ہیں وے
سُنجی ویکھ نخصٹری سیج میری اُتے آ ہلکی آن ڈھبیا پیا ہیں وے
وارث شاہ توں جیوندا گھوک ستوں اکے موت آئی مر گیا ہیں وے

مہربان شُدن ہیر

کوکے مارہی مارتے پگڑ چھمک پری آدمی تے قہروان ہوئی
کچھے ونجھلی کن وے چہ والے زلف کھڑے متے پریشان ہوئی
صورت یوسف دی ویکھ طیموس بیٹی سنے مالکے بہت حیران ہوئی

رانجھے اٹھ کے آکھیا واہ سجن ہیر ہس کے تے مہربان ہوئی
بھنے وال چھپے بنی چند رانجھے نین کجلیدی گھمسان ہوئی
نین مست کلیجڑے چہ چھانے ہیر گھول گھتی قربان ہوئی

[1] جب ہوش میں رہے گی تب ہی جائیں گے [2] کس نخرواے کا بیٹا [3] یعنی کیا ہے یہ وارث شاہ ہے یا پیر بودلا یا پیر بغداد ہے جو میرے پاس میلا لیکر آیا ہے۔ ۲

اوہنوں دیکھدیاں ہیر جو خوشی ہوئی عقل بھل گئی پریشان ہوئی
بھلا ہویا میں تینوں نہ مار بیٹھی کائی نہیں سی گل پشیان ہوئی
روپ جٹ دا ویکھ کے جاگ لدھی ہیر وار گھتی سرگردان ہوئی
وارث شاہ نشانہ نہ خطا ہووے مارنے دی چاہ چشم دی چلّوں گھمسان ہوئی

جواب رانجھا با ہیر سیال

رانجھا آکھدا ایہ جہان سفنہ مر جاونا ایں متواں لئے نی
ایڈا حسن دا نہ گمان کیجے ایہ لے پلنگ تے سنے نہالئے نی
عجز نال مسافراں گل کیجے کہ دلبری ساتھ نوالئے نی
تساں جیہیاں پیاریاں ایہ لازم آئے گئے مسافراں ٹالئے نی
اساں ربدا آسرا رکھیا ئی اٹھ جاونا ایں نیناں والئے نی
وارث شاہ نہ ہسدے مگر پویں موہے ایس جھڑکدی گل نوں ٹالئے نی

جواب ہیر با رانجھا

آ وے پلنگ تے ہیر بیٹھاں تیری گھول گھتیاں جیوڑا واریائی
اساں ہس کے آن سلام کیتا آکھ کاہنوں مکر پسار یائی
سنجیں پھراں زنجنیں چین نہیں سی اللہ والیا نے سلوں تاریائی
ناہیں گال کڈھی مینہ جوڑ نی ہاں ہتھ لاناہیں تینوں مار یائی
اسیں منتاں کراں تے پیر پکڑاں تینوں گھولیا کوڑ ما سار یائی
وارث شاہ ہے کون شریک اس دا جس وا رب نے کم سوار یائی

جواب رانجھا با ہیر

مان تتیئے روپ گمان بھریئے اٹھکھیلئے چھیل چھبیلئے نی
ایہ جوبناں ٹھگ بازار دا ئے بوٹے ہار ہیئے رنگ رنگیلئے نی
اسیں تساں نوں ویکھ کے مست ہوئے تسیں ہو گئے وانگ تحصیلدار ئے نی
عاشق بھور فقیر تے ناگ کالے باجھ منتروں مول نہ کیلیئے نی
تیرے پلنگ دا رنگ نہ روپ گھٹیا نہ کر شہدیاں نال بخیلئے نی
وارث شاہ بن کاردوں ذبح کریئے بولاں نال زبان رسیلئے نی

جواب ہیر با رانجھا

گھول گھول گھتنی تیڈی واٹ توں بلی دس ویکھاں کدوں آونا ایں
کسے مان متی گھروں کڈھیا ایں جس واسطے پھیریاں پاونا ایں

لہ جو تیری شان کے لائق نہ ہو سہ تنبیہ اور شوخی کی بات سہ پ ۳ ع الآیہ اور دنیا کی زندگی کی پونجی تو یہی ہے دنیا کی جنس سے محبت کرنا سہ محصول لینے والا بلحاظ ۱۲

کی نام تے ذات دا کون ہیں توں لتے کس دا پت کماونائیں
تیری صورت بہت پسند آوے سانوں جیوڑے چہ توں بھاونائیں
کیہڑا وطن تے نام کی سائیاں دا اتے جدّ دا کون سداونائیں
منگو بابلے انے نوں چاک میرا ایہ پھند لگے جیتوں لاونائیں

کون چھڈ آیوں تیچھے مہر والی جس واسطے توں پچھوتاونائیں
نین مست تے بھولڑا مکھ تیرا گلاں مٹھیاں نال ہساونائیں
تیرے وارنے وارنے چو کھنے ہاں منگو بابل دا چار لیاونائیں
وارث شاہ چھیک[۱] جے نوین چوہیں سبھے بھل جائیں جھیڑا پاں گاونائیں

جواب رانجھا باہیر

رانجھا ذات دا جٹ ہاں ڈھیڈے نی پنڈ تخت ہزارہ نہ رئیے نی
بھائیاں زمین بیوں[۲] ڈھونڈ دتی ہی پانی دی بوند نہ کھائیے نی

موجو چوہدری اپت لاڈلا ساں پیا وخت تقدیر جاں ہارئیے نی
طعنے دین شریک تے لوک سبھے جھلے کون بڑی شرمسارئیے نی

کلام رانجھا

تساں جیہے معشوق جے تھئیں راضی منگو نینا ندی دھا[۳] وچہ چار[۴] لئیے نی
خوشی نال گمان نہ رجھ رئیے کیتے قول نہ مول وسارئیے نی
گل گھت[۵] جنجال کنگال ماریں جاتہ نجنیں وٹیں کوارئیے نی

نیناں تیریاں دے اسیں چاک ہوئے جیویں جیو[۶] منے تویں سارئیے نی
کتھوں گل کیجے نت نال تساں کوئی بیٹھ وچار وچارئیے نی
وارث شاہ اس جگ تے ال اٹھ جانا دیوں کبر ہنکار نوں مارئیے نی

جواب ھیر بارانجھا

ہتھ بدھڑی رہاں غلام تیری سنے ترنجنیں نال سہیلیاں دے
سانوں رب نے چاک ملا دتا بھل گئے نے پیار بیلیاں دے
اساں سکدیاں نوں رب جگ[۷] دتا نروان ہٹیاں ساں اکیلیاں دے

ہوسن نت بہار تے رنگ گھنے وچہ بیلیاں دے نال سہیلیاں[۸] دے
وینہ بیلیاں دے وچہ کراں موجاں راتیں کھیڈساں وچہ حویلیاں دے
اساں شوق پیار دیدار والے ہور شوق نہ رنگ ہتھیلیاں دے

---

[۱] یہ ایک کھیل ہے جس میں چاہ گنے میٹھا بنا کر دونوں ہاتھوں سے پکڑا کر اور مروڑ کر دوسرے کے منہ میں سانجھو ڈکر ڈالی جاتی ہے دربار کے گاؤں میں جوان لڑکے اور لڑکیاں عام طور پہ کھیلتے ہیں [۲] یعنی بھائیوں نے ایسی بنجر زمین مجھے دی تھی جس پر بارش ہونے پر بھی پانی نہ چڑھتا تھا۔ بالکل بیکا تھی [۳] نیناں دی دھار۔ آنکھوں کے ڈوروں میں [۴] گاؤ میتوں کا گلہ چراویں [۵] یعنی جیسا تمہاری مرضی ہو۔ اس قول کو پورا کرو۔ اور مکمل کر ڈالو [۶] مجھ کو عشق مجازی کی مصیبت میں ڈال کر تو اپنی سہیلیوں میں جا گھسے [۷] جنگل میں دوستوں کے ساتھ [۸] جگ۔ موقعہ اور اتفاق ۔۱۲

خوش پوش ہو شناگ گو انڈ ہووے کس کم گو انڈ پڑتیلیاں دے وارثشاہ میاں اللہ جہر کیتی ساں لبھ لئے ہٹ پھلیلیاں دے

جواب رانجھا

نال نڈھیاں گھنڈ کے پھر کھڑیوں تساں بیٹھنا[1] وچہ بھنڈ ا سیرے اسیں آن کے لاں گے وچہ ویہڑے ساڈی کوئی نہ لے گا سار ہیرے

مکی دے کے وہیڑیوں کڈھ چھڈیں سانوں ٹھگ کے مول نہ مار ہیرے اساں نال جے توڑ نباہونی ایں سچا دیہ کھاں قول زبان ہیرے

آدر دے کے آئے[2] غریب تائیں پھیر مول نہ کریں دگاڑا[3] ہیرے وارثشاہ دور کن ایمان دے نی منیں قول زبان اقرار ہیرے

قسم خوردن ہیر پیش رانجھا

مینوں بابلے دی قسم رانجھیا وے مرے ماں تجے تدھ بھتیں کھٹوٹاں تیرے باجھ طعام حرام مینوں تدھ باجھ نہ نین نہ انگ جوڑاں

خواجہ خضر اگے بیٹھ کے قسم کھادی بھیواں حوا ارجے پر تیدی ہت توڑاں کوہری ہو کے نین پراں جان تیرے باجھ میں کونت جے ہور لوڑاں

ایہ قول نہ توڑساں ماہیا وے وچہ دوزخاں دے بھاویں جان موڑاں مد نال خدائے دی میاں وارث دلوں غیر دلیلاں نوں چا موڑاں

جواب رانجھا

چیتا معاملے بین تے نس جائیں عشق جالنا کہیڑا دوہیلڑا ائی سچ آکھنا ئیں ہنیں آکھ مینوں ایہو سچ نے جھوٹ دا دیلڑا ائی

دہشت عشق دی بری ہے تیغ کولوں کچھی سانگ تے سپ شیلڑا ئی ایتھوں چھڈ ایمان جے نس جائیں انت وزقیامت نوں میلڑا ئی

تاب عشق دی جھلنی بڑی اوکھی عشق گو روتے جگ سبھ چیلڑا ئی وارثشاہ دی آتن تد ہوئی پوری ملے ہیر تاں کم سو ہیلڑا ئی

جواب ہیر رانجھا

تیرے نام توں ہیر قربان کیتی مال جان تیرے اتوں وار یائی پاسا جاند اسیں میں لا بازی تساں جتیا تے اساں ہار یائی

رانجھا جیو دے وچہ یقین کر کے مہر چوچک دے پاس سدھا ریائی اگے پینچنی ہو کے ہیر چلی کول رانجھے نوں آن کھلار یائی

[1] چرخہ کاتنے کی جگہ [2] ظاہری خوشامد اور چاپلوسی [3] مینڈھ کی مؤنث - ۱۲

کر کے قسم سوگند اقرار سچا ایہو قول زبان پکار سُنیا ئی — وارث شاہ ہن ویکھ لے ہیر جٹی کیہا عشق دا مکر پسارِیا ئی

تعریف کردن ہیر خاصیت رانجھا پیش بلہ

ہیر آکھدی جائیکے بلا وے تیرے نام تو گھول گھمایاں میں — جس اپنے راج دے حکم اندر سانڈل بار دے وچ کھنڈیاں میں
لاساں پٹیاں بائیکے باغ کٹے پلنگاں شوق دے نال ہنگھایاں میں — جیتیاں ناں دے نال میں نیند کیتی تاں بھی کسے نہ مول جگایاں میں
میری جان بابل جویں ہولا جیہا ماہی جیہیں داڈھ ہونڈ لیاں میں — وارث شاہ پیارڑا سوہنا آندا گلاں کھوڑ باں چا مکایاں میں

پرسیدن چوچک از ہیر خاصیت رانجھا

باپ ہس کے پچھدا کون ہندا ایہہ منڈا اکت سرکار دا اے — ہتھ لایاں پنڈے تے داغ پیندا ایہہ مہیں دے نہیں درکار دا اے
سگھڑ چپڑ تے عقل دا کوٹ منڈا مہیں بہت سنبھال کے چار دا اے — ہکے نال پیار دے ہونگ دیکے سوٹا سنگ تے مول نہ مار دا اے
مال اپنا جان کے سانبھ لیا وے کوئی کم نہ کرے گا ر دا اے — دسے نور اللہ دا مکھڑے تے پیا رب ای رب چتار دا اے
وچہ کار ہوشیار دن رات رہندا رہسی گئی نہ مول وسار دا اے — سبھا رہیاں رڑیاں کھبیاں نوں کڈھ کھوبیوں پھیر مڑ تار دا اے
نلے صورت دا بہت ملوک دسے نالے بہت ہی عقل تے چار دا اے — وارث جہاں نوں ہوے نہ تاہنگ کوئی کم تنہاں دے آپ سوار دا اے

کلام چوچک

کیہڑے چوہدری دا پت کون ذاتوں کیہا عقل شعور دا کوٹ ہے نی — کیکوں لہ زف نے آن اداس کیتا اہنوں کیہڑے پیر دی اوٹ ہے نی
فوجدار وانگوں کر کے کوچ دہانا جویں مار نقارے دی چوٹ ہے نی — کنہاں جٹاں دا پتر ہے کون کوئی کیہڑی گل دی ایس نوں توٹ ہے نی
وطن ایس دا ذات تحقیق کرنی ایہہ گل نہ سٹنی سوٹ ہے نی — سیرت شکل فرشتیاں وانگ ایہدی منڈا جاپدا ئے عمر چھوٹ ہے نی
طبع ایس دی بہت حلیم دسے نیناں نال کر دا لوٹ پوٹ ہے نی — ۱۰۸ — دسس پاس چنگی اجے ہے جاتک منڈا جاپدا ہوگ گبھروٹ ہے نی

لہ ثابت قدم اور بردبار ی ٢ه گاؤمیشوں کو چرانے والا ٣ه ڈھونڈلائی ہوں ٤ه ہاتھ لگانے سے اس کے جسم پر داغ پڑتا ہے یعنی نازک بدن ٥ه بیگار کی طرح کام نہ کرے گا۔ ٦ه تمام گم شدہ گاؤمیشوں کو کیچڑ سے نکال کر واپس لادے گا۔ ٧ه اس بات کو ضائع نہ کرنا ٨ه شکل وصورت اچھی ہے ٩ه ابھی تو لڑکا ہے ﴿

١٠١ ماں باپ بھرا وانڈے نال اس دا کیہڑی گل نوں پے گیا پھٹ ہے نی
وارثشاہ کیوں چھڈیا دیں اس نے کیہا جیو چہ ایس کے کھوٹ ہے نی

جواب ہیر باپ خود چوچک

پتر تخت ہزارے چوہدری دا رانجھا ذات دا جٹ اصیل ہے جی
ایہہ ابو پڑا لکھ تے نہیں نمھے وڈی سوہنی ایس دی ڈیل ہے جی

منتھا ایس دا چمکدا نور بھریا سخی جیو دا نہیں بخیل ہے جی
گل سوہنی پر مہیدے وچہ کرد اکھوج لائے تے نیاؤں وکیل ہے جی

جیکر وچہ مقدمے جا بہے نال عقل دے کرے سبیل ہے جی
لکھاں جھگڑیاں دی بیتاں لکھ لاہے سارا ذات دا نہیں ذیل ہے جی

ستیں پیڑھیں یہ طالع مند رانجھا اصل نسل تھیں حسب دلیل ہے جی
وارثشاہ وچہ مجلساں سوہندا ئی عقل بخت دی ازی تمثیل ہے جی

باز جواب دادن پدر ہیر را

کئی ڈوگراں جٹاں دی نیاؤں جانے پرھے وچہ دلاوسی لایاں دے
پاڑ جیبر کہ جان دا کڈھ دیسوں ٹیا کاسنوں نال بہ بھایاں دے

ہیرے بس یہ ایس توں نفع کوئی جس ویر پایا نال بھایاں دے
ایس لڑکے دی عقل ہے بہت چنگی کیکوں چھڈ آیا وگ گایاں دے

کس گل توں رس کے اٹھ آیا اڑیا کاسنوں نال بھرجایاں دے
وارثشاہ دانا ایہہ بہت دسدا قصے ہوڑ دا گلاں سنایاں دے

جواب ہیر و مقولہ شاعر

لائی ہونے کے معاملے دس دیندا منصف ہووڈے پھیڑیاں دے
واہوں لڈھ کے کنڈھے دے پار لائے ستھوں کڈھ دا کھوج چھیڑیاں دے

مہر مہردی ھار دیوا وندا اے ٹھنڈ پا وندا وچہ بکھیڑیاں دے
سبھا رہی روئی نوں سانبھ لیاوے اکھیں وچہ رکھے انگ دھیریاں دے

سیال جواناں دا بھلا ہے چاک رانجھا جتھے نت پوندے لکھ بھیڑیاں دے
وچہ مال دے رہنے لیر کھڑا پہلوان جیویں وچہ اکھاڑیاں دے

سانوں رب نے آن ملایا اے میں تاں پا رکھاں وچہ دھیریاں دے
وچہ کم دے بہت ہشیار رہندا اکھیں میٹ دا نہ وانگ ہیریاں دے

ہن خوشی دیناں نوں آکھنی ایں نت وکھیں ساک سہیڑیاں دے
وارثشاہ ہے شیر جوان رانجھا پچھے پوندا ئے دھاڑیاں پیڑیاں دے ١١٥

سلہ مصیبت اور بلا دور کرتا ہے ۲ سات پشتوں سے بخت والا ۳ داؤ پیچ اچھے جانتا ہے ۴ دریا سے نکال کر کنارے پر لے آتا ہے ۵ مقدمات کے کھوج کھروں سے نکال دیتا ہے ۶ کشتی لڑنے کی جگہ ۔ ۱۲

منظور کردن پدر ہیر شبانی رانجھا

تیرا آکھناں اساں منظور کیتا مجھیں دیس سمہال کے ساریاں نی
رلا کرے نہیں وچہ کھنڈیاں دے ایس کدی نہیں مجھیں چاریاں نی
ایہہ طبع دا بہت ملوک چنچل مہینوال ہونا گلاں بھاریاں نی
تیرے کہے ہیرے کاماں رکھیا ئے جیوں کریں تو منتاں ناریاں نی
خبردار رہے مجھیں وچہ کھڑا بیلے وچہ معینتاں بھاریاں نی
منے کھیڈ رجھے کھڑیاں جان مجھیں مون پنڈ دے یوچہ خواریاں نی
دینہہ رات پھرنا وچہ بیلیاں دے نگہ مجھیاں بہت خواریاں نی
وارث نیک نصیب نے عاشقاں دے گلاں گھڑیاں رب سواریاں نی 112

آمدن ہیر پیش مادر مہربان

پاس ماں دے ہیر نے گل کیتی ماہی مہیں دا آن کے چھیڑیا ئیں
سنجاں نت رہے ڈنگو وچہ بیلے ماہی سگھڑ ہی آن سہیڑیا ئیں
پہلوں دے دلاسڑا چچیاسی گلاں مٹھیاں نال کمہیڑیا ئیں
مٹھیوں نال کلام حکایتاں دے اوہدا جیوڑا ایکدا لویڑیا ئیں
نت پنڈ دیوچہ وچار ہوندی ایہہ جھگڑا چا نبیڑیا ئیں!
مائے کرم جاگے ساڈے منگواندے ساؤ اصل جٹیٹرا گھیریا ئیں
اوہدی ذات صفات تحقیق کرکے رانجھا ذات دا فرق نکھیڑیا ئیں
وارث شاہ ہن رب نے مہر کیتی بوٹا دکھ دا پکڑ اوکھیڑیا ئیں

باز آمدن ہیر پیش رانجھا

پھیر ہیر رانجھیٹے دے کول آئی ہوئی بہت ادہین دلاسڑے تے
ہن گھبر نہ رانجھیا جان بھائی گذر آوسی ودھ دے کاسڑے تے
مَیں تاں سٹھ سہیلیاں نال لیکے کیتر رکھساں سا لا بھاسڑے تے
مکھن کھنڈ پراوٹھے کھامیاں مجھیں چھڈ دے رب دے آسرے تے
ہیر آکھیا رب رزاق تیرا میاں جائیں نہ لوکاندے ہاسڑے تے
تیریاں رفیق شفیق ہوکے نظر پاوساں کھوج دے گھاسڑے تے
مجھیں چھڈ دے جھل دے وچہ دلبر آپ ہو بہیں اک پاسڑے تے
وارث رب نے کم بنا دتا پہ عمر ہے نقش پتاسڑے تے

۱؎ آلودہ کیا یعنے محبت سے ۲؎ تیرے حال کی خبر دم بدم رکھوں گی ۳؎ یعنے جہاں جہاں تو جائے گا تیرے قدموں کے نشان دیکھتی ہوئی تجھے ڈھونڈوں گی۔ ۴؎ یعنی جس طرح پتاسہ ٹوٹ کر نابود ہو جاتا ہے۔

مقولہ قسمہائے گیاہ

۱۱۳ ربّ کرم کیتا وسی رل رساری ہویا گھاہ بیٹھا رُماں مار یارو
۱۱۴ پٹھی کھوئی کھنبی ڈیلا مرک چھانبڑ دھامن کھبل باہجھ شمار یارو

۱۱۵ لُلھی کھیری مرالا نے گر کھبر سنجر ڈل شیر کاہی وچہ بار یارو
۱۱۶ ڈھدن گھوئیں داہرنی اجڑاں لونگ کھترمار جمیں اکاکارہ یارو

گرمڈہانا لنہاک سوانک پلوانہ دبہ سرکڑے بروہر اریارو
آہر اپنے نال رنجھیٹڑے نے پنڈوں ہکیاں مہیں پچکارہ یارو

۱۱۷ ڈبیاں ہوا گرپچھڑ ٹینڈ بدھی دودھ دہی سدیاں جیویں کالیدھا ریارو
۱۱۸ وارث شاہ ہزارئیے چوہدری نے کاگتی دی مچک لئی کار یارو

رفتن رانجھا برائے چرانیدن گاؤمیشاں

بیلے ربّ دا نام لے جاوڑیا ہویا دھپ دے نال ظہیر میاں
اوہدی نیک ساعت بسجوع آن ہوئی آملے جانڈے پنج پیر میاں

رانجھا ویکھ طبع فرشتیاں دی پنجاں پیراں دی پکڑا او دھبیر میاں
بچہ کھا چوری چو مجھ بوری جی وچہ نہ ہو دلگیر میاں

ربّ کاج سوارسی آپ تیرے کوئی ندھ نہ ہووسی بھیڑ میاں
تساں ترٹھیاں کل جہان تردا میرے تسیں ہو دستگیر میاں

آکھے نڈیٹڑی سوہنی کرو بخشش مال ربّ دے تساں ہی سیر میاں
کیتی عرض بھر ست سلام کرکے مینوں چونپ ہے چہ نہرہ میاں

حاصل ہووسن سبھ مقصود تیرے پوسی ٹھیک نشانے تے تیر میاں
بیڑا پار تھیسی فضل ربّ کرسی کیوں ہونائیں ایڈ ظہیر میاں

چھاویں سکھ دے بیٹھ کے شوق سیتی سد لاوندا ونگ فقیر میاں
مینوں ہیر دا عشق ہے ہیر بخشو اوس ربّ دے تسیں امیر میاں

بخشی ہیر درگاہ تھیں تدھ تائیں سانوں یاد کریں پوے بھیڑ میاں
مہر نال پنجاں پیراں بخش دتی خادم ہو گئی جٹی ہیر میاں

تیرے ڈٹھیاں باہجھ نہ پلک رہسی آسی جھل بیلا ڈھی چیر میاں
وارث شاہ جاں نیک نصیب ہوون مدد پیر فقیر امیر میاں

نامہائے پیراں و عنایت کردن اشیاء

خواجہ خضر تے شکر گنج نور گوہری ملتان دا ذکریا پیر نوری
ہور سید جلال بخارہ باسی اتے لال شہباز بہشت حوری

طرہ خضر رومال شکر گنج دتا ائے مندرا لال شہباز پوری
خنجر سید جلال بخاری دتا کھونڈی ذکریے پیر تے اک بھوری

۱۲۱ مہربان ہوکے کرن بہت شفقت کوئی کرے نہ تدھ تے مول دوری
۱۲۲ مالک منگوا دا کیتا ربّ تینوں دودھ پی بچہ چو مجھ بوری

لہ پٰ ع (ترجمہ آیت) اور تو دیکھتا ہے زمین دبی پڑی پھر جہاں ہم نے اتارا اس پر پانی تازی ہوئی اور ابھری اور اگائیں ہر بھانت بھانت رونق کی چیزیں ۲ لہ تمہارے مہربان ہونے سے تمام جہان کامیاب ہو جاتا ہے۔

تینوں بھیڑ پوے کریں یاد جٹا ناہیں جاننا ساں نوں پلک دوری ۔ وارث شاہ جدوں سانوں یاد کریں سیں آ وانگے چھڈ کے ترت حضوری

در تعریف گاؤمیشاں

بیلا باغ سہایا مجھیاں نے رنگا رنگ دیاں رنگ رنگیلیاں نی ۔ ڈاراں کونجاں دے وانگ وچہ پھرن بیلے کدوجیدی سنگ سنگیلیاں نی

اک ڈھیلیاں مومیاں لوٹڑیاں سن اک کیلیاں تے اک نیلیاں نی ۔ اک کنڈھیاں سنگ للار سوہن اک وہاں دے مٹ ٹیلیاں نی

١٢٣ اک لنڈیاں برڑیاں بلیاں سن اک مٹھلیاں اک کرٹلیاں نی ۔ ١٢٤ اک گھیلاں اک کھوڑ کھلاں اک منیاں سنگ ہیبلیاں نی

١٢٥ اک ہر ورہایاں سول پھرڑاں اک سنڈھاتے موٹیاں ڈیلیاں نی ۔ ١٢٦ سجر سوتے گبھناں کھانگڑاں نے اک ڈو کلاں اک متھبلیاں نی

بوری ماہ رکے اک ڈارہو یاں اک نال پیار رسیلیاں نی ۔ اک وانگ مرغابیاں چال چلن اک بولیاں چھیل چھبیلیاں نی

اک کرن اگالیاں وچہ ڈھہاں اک ڈھڈلاں وچہ پتیلیاں نی ۔ اک ڈوڑ دیاں سدرانجھیٹڑے نوں اک ہوکرانجھیٹڑی کیلیاں نی

اک رج کے کھاکے مست ہویاں آپوڑمے دیوچہ وسیلیاں نی ۔ اک کرن اگالیاں مست ہوکے مرکاں کھاکے ساویاں پیلیاں نی

اک ابلقاں سیاہ سفید سوہن پوچھل چوریاں بگیاں پیلیاں نی ۔ وارث شاہی دی سد سنی جنہاں سک تیلیل لیے پرے جیلیاں نی

دیگر

١٢٧ مال وچہ جو ہیر دے آن چھڑیا مہر گوکیاں نال خوشحالیاں نی ۔ ١٢٨ ساہن مار ٹرہکاں گائیں بکرہ لگے دھنیاں جھوٹیاں سنڈھیاں بالیاں نی

١٢٩ گائیں مہیں وَلائیکے میں رانجھے ہتھ پھیر پیار سمہالیاں نی ۔ ١٣٠ دم دم رانجھیٹے دی کیٹر رکھن جیویں نال محبتاں پالیاں نی

١٣١ رانجھا ہیر واتے ہیر رانجھنے دی مجھیں ہیر دیاں مسیاں والیاں نی ۔ ١٣٢ وارث تخت ہزارے نوں چھڈ آیا پچھے ہیر دے ترٹیاں گالیاں نی

دیگر شمار گاؤمیشاں و مادہ گاواں

ے۱ جو ہیر - چراگاہ

١٣٣ رانجھے پکڑ کھونڈی ہنگو موک تامجھیں جھل دیوچہ جاواڑیاں نی ۔ ١٣٤ کٹے کٹیاں مور دھناپناں نی وچھے وچھیاندیں کداڑیاں نی

١٣٥ وگ گایاں تے وہیڑیاں وہڑیاندے اک لانبہ کرکے رانجھے تاڑیاں نی ۔ ١٣٦ ہونڈریں اتے بلرں دودھ لیڑاں تنہاں منہ کنڈا لیاں چاہڑیاں نی

١٣٧ اک بھجدیاں کھدیاں کھان موڑے اک وہندیاں چاہتھباڑیاں نی ۔ ١٣٨ اک سنخیاں پھڑیاں دین جاہنگاں اک جوڑیاں پچھاڑاں ناڑیاں نی

١٣٩ اک شوہ دریاوچہ لین للاں اک چکڑیں کھباتیاں ماڑیاں نی ۔ ١٤٠ اک مونڈڑے منہ موندھاڑیاں رانجھے کڈھ کے کھو ہیوں تاڑیاں نی

کھرک ماریاں نے سٹرن والیاں نی کجھ موکھراں نال دباڑیاں نی ١٤٢ چھچر کھادیاں بہناں کھنڈ لیاں رانجھے گھیرکے چھٹرن واڑیاں نی
اک ہٹ تے ہلاں دیاں ماریانی پرڑے پئے تے کنہہ متراڑیاں نی ١٤٤ اک چھیاں لمیاں ویلدیاں نی ولہا منہ دڑاں اک گواڑیاں نی
اک لہر کینتے نکانکے ہوئیاں کناں ہاڑیا پیا بھلکھیاڑیاں نی ١٤٦ اک ڈگدیاں ڈھیندیاں وگ لیاں اک واڑڑے کاواں نے پاڑیانی
اک مار دورنگیاں ملے پٹن اک کھنڈیاں بھنڈیاں جھاڑیانی ١٤٨ نیلی نین دیاں مہیں سن نائیاں دیاں نہٹی وسن کی ڈکھاڑیاں نی
کیاں مہراں دا منگو وچہ سیالاں رانجھے پکڑ کھونڈی سبھے چاریانی ١٥٠ وارثشاہ رانجھیٹڑے ہیر پچھے چوہدرایاں سبھ اجاڑیاں نی

آمدن ہیر نزد رانجھا

ڑی جھنگ سیال توں ہیر جٹی آبا روح قلبوت جگاونے نوں ١٥٢ چڑھیا خلد توں حسن دا ابر رحمت سانڈل بار دا ملک وساونے نوں
رانجھے یار دے پیار دا چا چڑھیا آئی دل دی ڈنجھ لاونے نوں ١٥٤ وارثشاہ جیوں وچہ جہان بندے آون نیک اعمال کماونے نوں

آمدن ہیر نزد رانجھا در چراگاہ

ہیر چا بھتا کھنڈ کھیر مکھن مٹیں رانجھے دے پاس لیاوندی اے
ڈھونڈھ بھال کے جوہ سبھ جھل بیلا بندی پاس رانجھیٹے دے آوندیئے
خدمتگاری پیار دے نال کردی ادب اک نہ مول بھلاوندی اے

تیرے واسطے جوہ میں بھال تھکی بہہ کے اپنا حال سناوندی اے
ہتھیں اپنے رانجھے نوں ہیر جٹی چوری مہر دینال کھواوندی اے
وارثشاہ جو حال احوال سارا کل پڑتنے کھول کھاوندیئے

جواب رانجھا با ہیر

شرع وچہ منظور نہ قول ہے رانجھا ہیر نوں آکھ سناوندا ئے
مرشد جن تے رن دا پچھ شیطاں جہیڑا افترا مکر پڑھاوندا ئے
رناں منڈیاں پوستیاں بھنگیاں دا اعتبار زبان نہ آوندا ئے

مکر رن دے جیڈ نہ مکر کوئی رب وچہ قرآن فرماوندا ئے
رناں پچھیاں نوں کرن چا جھوٹھے مرد آن دیو چہ سماوندا ئے
وارثشاہ جے قول تے دین پہرہ پت مہر دا چاک سلاوندا ئے

ا پیہو کوٹ کرنہ دوں کو خراب کرنی کتیں لہ دل کا ارمان نکالنے کو ۳ کھانا اٹھا کر لاتی ہے پ سورہ مائدہ اے ایمان والو پورا کرو اقرار ١٢

جواب ہیر بار رانجھا

ہیر آکھدی کس نال نوں ننداں ہیں رن چھٹ تے آپ نوں جالدی اے — رن جیڈ ہے کسے ہٹھ کرناں رمال تے ملک بھالدی اے
لیلی مجنوں دے تن وچہ دبھ اگی سوہنی اپنے آپ نوں گالدی اے — زلیخا چھڈ سرداریاں ہوئی عاجز جھگی پا نیکے ہٹھ سمہالدی اے
پکیے ساہو رے سکیاں دین پچھا آکھی کرن نہ دولتاں مالدی اے — سسی ہو شہید وچہ تھلاں دے نی شیریں سمجھ او سدے نال دی اے
ولی غوث ابدال نال کفیں ہوئے پیدا ہوا سبھ آدم دینالدی اے — ہٹھ رن دے جیڈ نہ مرد کردا وارث شاہ نوں خبر س حالدی اے

ایضاً

اللہ سچ تے نبی برحق میاں ہن ناں اپنا دیاں قرار تینوں — تیری بندی ہاں چچر ہے جان میری کھڑ وچ لے ہٹ بازار مینوں
بیٹھوں بھلیانی ہور سبھ گلاں تیرے دردی بس ہے کار مینوں — تیرے دامن میں لگڑی ہاں میاں جیوین جاننا ایں یار انار مینوں
تیرے نام دا ذکر دن رات ہے جی دیہہ مہر دینال دیدار مینوں — آپ کٹساں جوین جو ہوگ لکھی تونتاں لوں نہ مول وسار مینوں
تیرے نال ہی قول نباہو نائیں بھاویں جت آوے بھاویں ہار مینوں — ہن جیوندی لکھ نہ موڑ ساں میں وارث شاہ دے نال اقرار مینوں

نصیحت کردن ہیر میاں رانجھا

ہیر کہے تسلیاں رانجھنے دیاں ہیری گل دیول دھیان کرنا — دھرتی دشمناں وچہ ہے واس ساڈا صبر ہوکے دکھانوں چاجرناں
ایس عشق دے بحر دی لہر مارو اکے تر جاسی اکے ڈب مرناں — دو جا کیدو ہے شکل شیطان دی جی ذرہ ہندیاں او سنہ فرق کرناں
بیڑا عاشقاں دا نت پار لگسی سچ ثابتی دلتساں قدم دھرناں — ایس عشق دے کھیت دی کار ایہا نال تہمتاں معاملہ بہا دھرناں
خلقت جگ الاہمڑے بہت دیسی نہیں احمقاں کتیں کجھ سوہرناں — دینا جانکے سیس وچہ اکھلی دے اتے دھسکلاں توں پھیر کی ڈرناں
میاں رانجھناں کوڑا ایہ دور ہوسی انت سچ دا سچ ای آترناں — جان سوئی محبوب توں فدا ہووے نہیں عاقبت نوں اک روز مرناں
جاہل عاشقاں نوں ایویں دین طعنے جویں کلب کملے لگے مکر ہرناں — وارث شاہ اک بدی مہر باہجوں نہیں عاشقاں آسرا ہور پرناں

سلہ ۱۲ پ ۱۲ ع (ترجمہ آیت) اور پورا کرو اقرار اللہ کا جب آپس میں اقرار دو اور نہ توڑو قسمیں پیچھے ان کے پکی کرنے کے اور کر کے اللہ کو اپنا ضامن
سلہ کہاوت مشہور ہے کہ اکھلی میں سر دیا تو دھمکوں کا کیا ڈر ۱۲
سلہ کتے ۱۲

نامہ نوشتن برادراں بطرف رانجھا

جدوں رانجھا جا کے چاک لگا مہیں سانبھیاں چوچک سیال دیاں نی — لوکاں تخت ہزارے وچ کہیا بھائیاں اوس نوں گئے بڑے مال دیاں نی
بھائیاں رانجھے دیاں سیالاں نوں ایہہ لکھیا ذات دے محرم ذاتاں حالدینی — موجو چوہدری دا پت چاک لایو ایہہ بھی قدرتاں ذوالجلال دیاں نی
ساتھوں رس آیا تسیں موڑ گھلو اوہنوں واہراں لات دن بھالدیاں نی — جنہاں بھوئیں توں رس کے اٹھ آیا کیاریاں نہال سلال دیاں نی
ساتھوں وہٹیاں بھابیاں لے وانے ماہیاں پچھلے سال دیاں نی — ساتھوں گھڑی نہ وسرے ویر پیارا روون بھابیاں الس دے نال دیاں نی
ساڈے آکھیاں جے تسیں گھل دیو ایہہ تاں خوبیاں نیک خصال دیاں نی — مہیں چار کے وڈھیو سونگ ساڈا ساتھے کھوئیاں اس دے نال دیاں نی
مہیں کٹک نوں دیکے کھسک جاسی ساڈا نہیں ذمہ پھر وکھالدیاں نی — ایہہ صورتاں ٹھگ دی ویکھدے ہو وارث شاہ فقیر دے نال دیاں نی

ایضاً

تسیں گھل دیہو نال احسان ہووے نہیں چل میلا اسیں آونے ہاں — گل پلوڑا کے ویر سبھے اسیں رکھڑا ویر مناونے ہاں
مانباپ جایا ویر رس آیا اگے تساں دے منصفی پاونے ہاں — ساڈے نال تُرو انصاف کر کے عرض عاجزی نال سناونے ہاں
اساں آیا نوں تسیں جے نہ موڑو گھلے پئے پکا پکا ونے ہاں — نال بھائیاں ہنڈ دے پنج سارے وارث شاہ نوں نال لے آونے ہاں

جواب نوشتن مہر چوچک برادراں رانجھا

چوچک سیال نے لکھیا رانجھیاں نوں ڈھئی ہیر دا چاک اوہ ہندڑا جے — اساں جٹ ہے ان چاک لا دیئے نزاہ جے جانیئے گندڑا جے
سارا پنڈ وڈیرے وس چاک کولوں سر ہیاندے وہ اکنڈڑا جے — ایڈا گھبرو گھروں کیوں کڈھیا جے لنگا نہیں کچھ ورنہ ٹنڈڑا جے
سر موہندیاں دیاں لنڈہڑے دے کنیں لا ڈے دے بنے بندڑا جے — وارث شاہ نہ کسے نوں جاندا ئے پاس ہیر دے رانددن ہندڑا جے

ایضاً

گھر آیاں دولتاں کون دیندا کسے بنھ بنڈوں نہیں ٹوریائی — اساں جیوندیاں نہیں جواب دینا ساڈا رب نے جوڑ نا جوڑ یائی
کسے جیٹھیاں خط سنہاں تے مال لٹیا ناہیوں موڑیائی — جائے بھائیاں نے بھابیاں نال جم جم کسے ہٹکیا تے نہیں ہوڑیائی
وچلے حال دی کجھ نہیں خبر سانوں کیہڑی گل توں رسیا دوڑیائی — منگو نال پیائے دے سانبھدا ئے اساں ڈھونڈ کے چاک ایہہ ٹوریائی

ساڈے نال پیہے نے رات ہسدا اک گھڑی نہ اساں چھوڑیا ئی
وارث شاہ ہزارے دے باغ وچوں اساں پھل گلاب دا توڑیا ئی

خط بیگم صاحبہ بطرف ہیر

بھرجائیاں رانجھے دیاں تنگ ہو کے خط ہیر سیال نوں لکھیا ئی
دیور چند ساڈا ساتھوں رُس آیا بول ل کے گھروں کتیں سکھیا ئی
جھٹ کیتیاں لال نہ ہتھ آون سوئی ملے جو توڑ دا لکھیا ئی
کرڑ بیٹے سانبھ نہ مال توں رانجھیا نداکرسار دا ویدڑا تکھیا ئی
ساتھوں چھپیں سو دھ ونڈا لئے لوک بالڑیاں کدھروں سکھیا ئی
ساڈا لال موڑ و سانوں خیر پاؤ جانوں کملیاں لفن بھکھیا پایا ئی
کوئی ڈھونڈ وڈیرڑا کم جوگا اجے ایہ نادیاں سکھیا ئی
وارث شاہ لے چھٹیاں دوڑ پائی کم قاعدہ ندامیاں سکھیا ئی

آمدن خط نزد ہیر

جدوں خط دتا لیا قاصدے نے ڈھی ہیر نے ترت پڑھایا ئی
اٹھو بہر رودن سبھو ویر اوہدے ایہ لکھیا چاہت یا ئی
ہیر سد کے رانجھنے یار تائیں سارا معاملہ کھول سنایا ئی
سارے معاملے تے وچھاب جھیڑے گلہ لکھیا وچہ سنایا ئی
گھلو موڑ کے دیور ساڈا مینوں منڈا رس ہزاریوں آیا ئی
وارث شاہ رانجھے سنی گل ساری کیہا بھائیاں جھگڑا لایا ئی

شکایت رانجھا از برادران

بھابیاں بھابیاں چا جواب دتا مینوں وطن تھیں چا تراہیو جے
مینوں مار کے بولیاں بھابیاں نے کوئی سچ دا قول نہ بھایو جے
مینوں دے جواب چا کڈھیو جے ہل جو کیا رڑا واہیو جے
نت بولیاں ماردیاں جاہ سیالیں میرا کڈھنا دیس تھیں چاہیو جے
ہن چٹھیاں لکھ کے گھلیاں جے جدوں کھیتری دا رکھا جاہیو جے
بھوئیں کھوہ کے باپ دا لیا ورثہ مینوں اپنے گلوں چا لاہیو جے
گجھے دے طعنے میرا ساڑ اندر اجے کالجہ چا تپایو جے
رل رن خصماں مینوں ٹھیٹھ کیتا میرا عرش دا کنگرہ ڈھایو جے
اسیں ہیر سیال دے چاک لگے جتی جھڑ دے نال چا چاہیو جے
وارث شاہ سمجھا جٹیٹیاں نوں ساڈے نال کیہا متھا ڈاہیو جے

سلہ پہ ۱۲ع (ترجمہ) اور ڈرتے رہو اللہ سے واسطے اس کے دیتے رہو۔ اور خبردار ہو تحقیق یہ ہے اللہ پر مطلع اور دے ڈالو یتیموں کو مال اور ان کے اور بدل نہ لو گندا ستھرے سے اور نہ کھاؤ ان کا مال اپنے اونکے ساتھ یہ ہے بڑا مال ۲ یعنی بھائیوں نے میری زمین اور باپ کا تمام ورثہ لے لیا اور مجھ کو گھر سے نکالدیا۔ یتیموں کا مال کھانے والے آگ کھاتے ہیں ۳ میرے ساتھ ہنسی کر کے مجھے ذلیل کیا جس سے میرے دل کو سخت صدمہ ہوا اور لاچار ہو کر گھر سے نکل گیا ۴ محبت کے ساتھ دل پھنسا لیا۔ ۱۲

جواب خط ہذا

ہیر تخت کے ماہیڑے اپنے نوں لکھو جواب چا ٹوریا ئی
اساں وھیدو نوں چا مہینوال کیتا کدی ٹورنا تے نہیں ٹوریا ئی
کنکاہڈیاں گیاں نہ مڑدیاں نی گئے وقت نفس کسے نہ موڑیا ئی

تساں لکھیا تے اساں واچیائی سانوں وا چدیاں ای لگا جھوریا ئی
کدی ہاں نہ دل تے پھیر پہنچے ہیشہ چور ہویا کس جوڑیا ئی
ہتھوں چھٹے وا ہڑے نہیں ملدے وارث چھڈناں تے نہیں چھوڑیا ئی

خطوا جواب

جواب نوشتن بیگہ صاحبہ رانجھا بطرف ہیر

جے توں سوہنی ہو کے پویں سوکن اسیں اک تھیں اک چڑھیندیاں ہاں
اوہ اساں دیناں ہے چند بندا اسیں کھنیاں نال سوہیندیاں ہاں
اسیں ایس دے مگر دیوانیاں ہاں بھاویں جھگیاں تے بھاویں مندیاں ہاں
جیتوں ایس دے کھاہڑیوں لہیں موئیے ساری عمر دی لاونا مندیاں ہاں

رب جاندا اے بھیناں عمر ساری اسیں ایس محبوب دیاں بندیاں ہاں
اوہ ماردا گالیاں دے سانوں اسیں پھیر مڑ چوکھنے ہندیاں ہاں
جس دے ملے دے لساتھوں سر آیا اسیں ہنجرو رت دیاں رونیاں ہاں
وارث بہت لاچار خوار ہویاں رانجھا نظر آوے تاں ایں جیندیاں ہاں

دوجا جواب

دیگر

بھرجایاں رانجھے دیاں پھیر لکھیا ہیرے تیرے مہنیاں مہنیاں ہاں
اوہدی بھاں غلام ہو لیو ساتھوں ممنون احسان دیاں ہنساں ہاں
جوگی لوکاں نوں منکے کرن چیلے اسیں الہلے عشق نے نہنیاں ہاں

ایہ اساں دیناں نا سوہندا اے بھاویں چھیل ہاں تے بھاویں کھونیاں ہاں
رانجھے یار باجھوں اسیں خوار ہویاں کونجاں ڈار تھیں اسیں چھنیاں ہاں
وارث شاہ رانجھے اگے ہتھ جوڑیں تیرے پریم دی اگ نے بھنیاں ہاں

ہیر دا خط

نامہ نوشتن ہیر

چوچک سیال نوں لکھ کے نال چوری ہیر سیالنی کہے پتیت ہے نی
ہو رانجھے دی بات جو لکھیا جے ایہناں گل ٹبری نانیت ہے نی
تسیں گرگیوں ایس دے اُٹھ ہیو اہدی اساں دیناں پریت ہے نی

ساڈی خیر ہے چاہندی خیر تساں جیہی خط دے لکھن دی ریت ہے نی
رکھیا چا قرآن مصحف ایس نوں قسم کھا کے وچ مسیت ہے نی
اساں جاتر بخناں وچہ بہناں سانوں گاونا ایس دا گیت ہے نی

[1] ونا گر اس کا پیچھا چھوڑ دے ۱۲ [2] اس کی جگہ اور غلام ہو تو ہم احسان مند رہیں گی ۱۲

دہیں چھیڑ مجھیں وٹے وچہ بیلے ایس ہنڈ دی بیہار یت ہے نی ॥ راتیں لا الہ اللہ نوں یاد کردا وارث شاہ دے نال مسیت ہے نی

ایضاً

نی میں گھول گھتی اوہدے مکھڑے توں یاد دوودھ چوری اوہدا قوت ہے نی ॥ الا اللہ دیاں جلیاں پا دیندا ئے ذکر حیّ لا یموت ہے نی

نہیں کھابا نتے کر نوت کائی سبھے لڑن نوں ہومضبوط ہے نی ॥ سونپ پیراں نوں جھل وچہ چھیڑنی ہاں اوہدی مدد نوں خضر تے بوط ہے نی

ماریا انساندیاں مہنیاں گالیاں دا ایہ تاں سک ہویا تابوت ہے نی ॥ جدوں نساتے سی گالیں دیندیاں سا ہویہ تاں اوتنی دا کوئی وت ہے نی

رانجھا بخشیا رب بہشت میوہ رس بھنڑا اجیں شہوت ہے نی ॥ بیلے وچہ مجھیں نت چاردا ئے رانجھے یار دا تھاں لاہوت ہے نی

جسو قت آتشے بینوں چن چڑھدا رانجھا دسدا اجیں ملکوت ہے نی ॥ وارث شاہ پھڑ اوہدے لگ لگی اجے تیک اوہ رہیا اچھوت ہے نی

جواب خط ہیر از طرف رانجھا بطرف ہیر

ساڈا مال[3] تسی سونیا ہو گیا ذرا ویکھناں بیہ اخدایاں دا ॥ توہین جمیا تے توہیں پالیائی نہ ایہ باپ دا تے ایہ بھایاں دا

شاہو کار ہو بیٹھی ایں مار کھیلی کھوہ لیائی مال توں سایاں دا ॥ گنڈ ا ہتھ آیا تساں گنڈ باندلے نہاں وچہ جیو ٹھوٹھیاندا ہایاں دا

اگ لین آئی گھر سانبھیوئی ایہ تیرا سی ویہ نہ بھایاں دا ॥ وارث شاہ دی ماہی وگی ہیرے جہیا کھوہیوئی دیور بھرجایاں دا

جواب ہیر

تسیں ایس دے خیال نہ پو ڈاڈھیو نہیں گھٹ کجھ اس پیارا توں ॥ نی میں جیوندی ایس بن ہاں کیکوں گھول گھتی رانجھے یارا توں

میں تے ایہ دیا بجھ لیا سودا کیتا ہے اڈ بازارا توں ॥ میرے آکھے تے مہیں چاردا ئے لوگ کھندے کسب روزگارا توں

جھلاں بیلیاں وچہ ایہ پھرے بھوندا سرکجدا میں گنہگارا توں ॥ میرے واسطے کار کماوندا ئے میری جند گھولی وہدی کارا توں

تدوں بھابیاں ساکنہ بن دیاں سن جدوں سٹیا پکڑ پہاڑا توں ॥ گھروں بھابیاں چا جواب دتا ایہناں بھوئیں دے پٹیاں چارا توں

نا امید ہو وطن نوں چھڈ ٹریا موتی ٹرے جوں پٹڑی دھارا توں ॥ ایہ آکھدا میں نہیں جاوناں جے بھاویں لاہو زر سرکارا توں

بناں محنتاں گدیاں لکھ پھیرو نہیں مورچا جائے تارارا توں ॥ ایہ جہناں لیہگا کدی ناہیں ایس سیالاندے سب سرداراتوں

نڈھی آکھس جھگڑی نال لوکاں اوس سوہنے بھنڑے یارا توں ॥ وارث شاہ سمجھا دیو بھابیاں نوں ہن مڑے نہ لکھ ہزارا توں

۲؎ ۲؎ (ترجمہ) وہ یقین لائے اور چین پکڑتے ہیں ان کے دل اللہ کی یاد سے ۱۲ ۳؎ کہاوت ہے جب کسی کے اہل کو کوئی جبراً چھین لیتا ہے تو کہتے ہیں میرا مال تیرا ہو گیا اب براہ خدا دکھلا تو سہی ۴؎ اس پیار سے کچھ سود نہیں ۱۲

مشغول شدن ہیر در عشق رانجھا

ہیر دی محبت رانجھے نال

چھناچوری دا کُٹ کے ہیر جٹی میٹیں رانجھے نوں تُرت پچاوندی سی
کتن تمن چھڈیا سارا ہیر جٹی ہر وقت رانجھیٹے تے جاوندی سی
خلق دیکھ کے اوس دی چال بھیڑی ہنجے انگلیاں منہ وچہ پاوندی سی

کرکے قسم سوگند تے قول سچا مڑ کے گھر اندے ول اوہ آوندی سی
لوئی شرم دی لاہ کے سنے سیاں نال شوقنے گلے لگاوندی سی
وارثشاہ وچہ دوزخاں سڑن گے بُرے عملاں توں شرع فرماوندی سی

رسوا شدن ہیر در خلقت

ہیر دی بدنامی

نشر ہوئی ایہ گل وچہ جھنگ سارے ہیر دوستی چاک دے نال لائی
گھر آوندی رانجھے نوں وداع ہوکے ماں آکھدی کریں حلکائی
مار ڈکرے کرن گے وڈھ تیرے چوچک باپ سلطان تے سکا بھائی
مڑ جھار انجھیٹے توں ڈاریئے نی ٹل جا آکھے میرے لگ جائی
ساڈی گل دی لوک چار کردے وچہ جھنگ سیال تے بھین بھائی

بیلے وچ جدی یار مہنڈا اونے نوں مینہوں شرم حیا دی لج لاہی
مینوں ساڑیا لوکاں دے طعنیاں نے بُرے لیکھ توں ہیر ساڈے گھر جائی
آڈاریئے چینچر ہاریئے نی سر ساڈڑے وچہ تیں خاک پائی
دھی ماں سمجھاوندی ہیر تائیں کیوں چاک دے نال پریت لائی
وارثشاہ تھاں پوری نہ پیا جنہاں ماپیاں دی جند جان تائی

جواب ہیر با مادر

ہیر دا جواب ماں نوں

سن ملکے مانیڑیئے میریئے نی چجر جان رانجھیٹے توں نہ ٹلساں
عاشق ہوئے جو عشق دے وچہ ثابت جیکر رب میلے اوہناں نال ملساں

بھاویں وڈھ کے ڈکرے کرن میرے وچ کربلا ہو شہید مرساں
وارثشاہ جے جیوندی مر انگی میں لیلیٰ مجنوں دے نال میں جا رلساں

جواب مادر با ہیر

ملکی دا جواب ہیر نوں

ملکی آکھدی بھیڑیئے تتیئے نی گلاں چھڈ ایہ بھیڑیاں وادیاں نی
چوری کُٹ کے اٹھ کے نت بیلے جاویں رانجھے دے پاس وادیاں نی

کتن تمن دا نہیں ہے چا تینوں اساں پکیاں تے تساں کھادیاں نی
دھیاں ہو نہ جھیڑیاں لگن آکھے جا نوں دھیاں نہ اوہ مال زادیاں نی

له ۵۵ ع (ترجمہ) تو نہ سمجھ کہ لوگ خوش ہوتے ہیں اپنے کئے پر اور تعریف چاہتے ہیں اپنے کئے پر سو نہ جان کہ وہ خلاص ہیں عذاب سے اور ان کو دکھ کی راہ ہے ۱۲ والدین کو ناراض کرکے غضب کی آگ میں نہ جلاتا یعنی غضب ایک آگ ہوتی ہے جو دل کو ناراض کرنے سے پیدا ہوتی ہے ۔ ۱۲

پھل بیجا سی کنڈے اگ پئی واہ واہ ایہ قسمتاں ساڈیاں نی ‌ ‌ وارث شاہ نہ اچھیاں لگدیاں نی سانوں ایہ جو تیریاں اوہدیاں نی

گاہ گاہ آمدن ہیر نزد رانجھا

چوری ماں نوں اٹھ کے کسے ویلے ہیر رانجھے دے پاس بھی آوندی اے ‌ ‌ کسے وقت بیوقت بھی ہیر جٹی چھناں چوری دا کٹ لیجاوندی اے

رہناں قول اقرار تے تساں ثابت نال عاجزی آکھ سناوندی اے ‌ ‌ وارث شاہ میاں جیہڑا قول کیتو اوہو گل سانوں بھلی بھاوندی اے

دیگر

کیدو لنگاں چاچا ہیر سندا اوہدا طور برا دسیاوندا اے ‌ ‌ را تکدا کھڑا اوہ ویکھدا ئے وانگ سہیاں پھیریاں پاوندا اے

چوچک ملکی نوں رات دن مت دیندا اندھی مار کے نہیں سمجھاوندا اے ‌ ۱۵۷ ‌ نڈہی نال رانجھے پھرے وچہ بیلے کیدو سر و سر پیا کہہ لاوندا اے

کرگ وچہ سنسار خوار سارے ماہی ہیں دا مول نہ بھاوندا اے ‌ ‌ مقصود در آیا نئی میاں وارث جیہڑی گل نوں نت چھپاوندا اے

ایضاً

کیدو[۳] ڈھونڈدا کھوج نوں پھرے بھوندا باس جھج بہدی بیلیوں آوندی اے ‌ ‌ مکر لگ کے ہیر دے اٹھ ٹریا جس راہ رانجھیٹے دے آوندی اے

سب چھپ گئی گل لنگڑیدی جس بات نوں ہیر کرلاوندی اے ‌ ‌ مقصود ہویا کیدو لنگڑیدا جیندی گل نوں ہیر پرتاوندی اے

ہیر کول نہیں رانجھا بیٹھا سنگ کیدو دی تیز ہو جاوندی اے ‌ ۱۵۸ ‌ سوال پائیکے منگدا چک چوری جدوں ہیر ندی ول آوندی اے

رانجھا آکھدا آؤ فقیر سائیں نہاڈی طبع سوہنی دس آوندی اے ‌ ‌ وارث شاہ رانجھیٹے نوں ہیر جٹی سبھ نعمتاں روز کھواوندی اے

سوال کیدو پیش رانجھا

کیدو سہلیاں ٹوپیاں پا گل وچہ وانگ فقر دے رنگ وٹاوندا اے ‌ ‌ اسیں بھکھ نے مار حیران کیتا آن سوال خدائی دا پاوندا اے

ہیر گئی جاں ندی ول لین پانی کیدو آن کے مکھ وکھاوندا اے ‌ ‌ رانجھا ویکھ کے صورت اوسدی نوں مہربانگی نال بلاوندا اے

کیدو سن احوال خوشحال ہویا طرف رانجھے دی دوڑیا آوندا اے ‌ ۱۵۹ ‌ ایتھے خیر دیویں اگے ملک تینوں رانجھا ایہ سوال سناوندا اے

---

[۱] پ ۱ع (ترجمہ) اور چھوڑ دو کھلا گناہ اور چھپا اور جو لوگ گناہ کرتے ہیں سزا پائیں گے اپنے کئے کی [۲] پ ۱۲ ۱۳ ع (ترجمہ) اور جو لوگ برائیوں میں ہیں ان کو سخت مار ہے۔

[۳] پ ۱۲ ۳ ع (ترجمہ) وہ دغاباز تحقیق شیطان تمہارا دشمن ہے۔ [۴] چک مخفف چکی یعنی تھوڑی سی چوری مجھے دے کیونکہ میں بہت بھوکا ہوں [۵] پ ۲۹ ۳ ع اور جو

بھیجو گے اپنے واسطے کوئی نیکی اس کو پاؤ گے اللہ کے پاس بہتر اور ثواب زیادہ ۔ ۱۲

ٹوپی پہن کے شیخ دی بنے صورت ابلیس دے مکر بناوندا اے
رانجھے رگ بھر کے چوری چادتی لیکے ترت اوہ پنڈ ل ہاوندا اے
رانجھا آکھدا اک فقیر عاجز آن واسطہ رب دا پاوندا اے
رانجھے پچھیا ہیر نوں ایہ لنگاں ہیرے کون فقیر کس تھاوندا اے
تیہویں مردو چہ رانجھیا ہاٹ پاڑے ماواں دھیاں نوں پاڑ و کھاوندا اے
ایہ برا بخیل بد اصل فاسق کوئی ایس نوں بھلا نہ بھاوندا اے
رانجھا آکھدا ڈیکدا اسی وانگ سوہیاں پھیریاں پاوندا اے
پنجیں کپڑیں ہیر نوں اگ لگی جدوں رانجھنا سخن الاوندا اے
ہیر بولدی کیتوئی برا ماہیا تیری مت نوں کون لیجاوندا اے
سخن چین جہان دا چغل لنگاں ماواں دھیاں دے پڑدے پاوندا اے

حاضر چھپیا حیب توفیق مولا رنگ رنگدیاں سداں سناوندا اے
ہیر پچھدی آن کے رانجھنے نوں لدھی چوری نوں کون لیجاوندا اے
دنی رب دے نام تے چا چوری کوئی بہت مجذوب سناوندا اے
ہیر آکھدی ہبر اچنڈال چا چا ہتھیں لاوندا پیرین بجھاوندا اے
ایہنوں ذرا نہ خیر نوں پاوناسی لکھ وار سوال جے پاؤندا اے
دوئی تھاں شیطان ایہ جھنگ اندر کھنڈا مردا یہ وڈا سداؤندا اے
ایہا گل جٹیٹی نوں کھا گئیا جیویں زخم تلوار دا کھاؤندا اے
جیویں زخم تائیں کھیڑ پچھ کے تے کوئی اوسنوں لون چالاؤندا اے
دیسی سنتیاں کلاں جگا لنگاں اک دودھ دیو چہ چواوندا اے
وارث شاہ دیکھ ٹنگ لنگی ایہ شیطان دی کلا جگاوندا اے

جواب ہیر بار رانجھا

ہیر آکھدی رانجھیا برا کیتو نئیں تاں پچھنا سی کھلیرائے کے تے
ایہ تاں وچہ سنسار خوار کرسی ساڈے سچ نوں کوڑ بنائے کے تے
خیر لینا ای پچھاں نوں ترت نٹھا اٹھ گیا کنڈ وکھائے کے تے
ہیر گل نیٹھی جا کھلا کیتا اوہنوں نال آواز بولائیکے تے

میرے آونے تک اڈیکناں سی گلیں لائیکے کویں اڑائے کے تے
میں تاں جاندا نہیں ساں ایہ ترہیاں خیر منگیو سو مینڈوں آئیکے تے
نیڑے جاندائی نڈ بیٹے جا مل نی جا پچھلے گل سمجھائے کے تے
وارث شاہ میاں سن نوں گل پچھی وتن اڈیاں ہکو چہ لائیکے تے

جواب رانجھا باہیر

ہیرے عاشقاں لکھ ملامتاں نی نال صبر دے شکر گذار دے نی
شیطان بخیل مکار کتا جیہڑا کرداے کم بیگار دے نی

سخی سائلاں مول نہ رد کردے خیر دیوندے نال پیار میاں
دنیا داراں تے فاضلاں ٹھگ لیندا عاشق صلح چادر کار دینی

لہ پ ۲ ع ۶ (ترجمہ) شیطان وعدہ دیتا ہے تم کو تنگی کا اور حکم کرتا ہے بیحیائی کا اور اللہ وعدہ دیتا ہے اپنی بخشش کا اور فضل کا اللہ کشائش والا ہے سب جانتا ہے۔
ع۲ پ ۱۴ ع ۳ (ترجمہ) اے رب جیسا تونے مجھ کو کھویا میں ان کو بہاریں دکھاؤں گا زمین اور راہ سے کھوؤں گا ان سب کو مگر جو تیرے بندے ہیں۔ ۱۲

ایہ دیلا ئی اج سمہال ہیرے ہوویں خوار نہ وچہ سنسار دے نی ۔ وارث شاہ میاں کم سوئی کرییے ہووے حکم جو پروردگار دے نی

جواب ہیر بارانجھا

ہیر آکھدی رانجھیا بُرا کیتو ساڈا کم سی نال ویرایاں دے ۔ ساڈے کھوج نوں تک کے کرے چغلی دن رات ہے وچہ برایاں دے

ملے مرانوں ایہ وچھوڑ دیندا بھنگ گھت دا وچہ کڑمایاں دے ۔ بابل انبڑی جا کے ٹھٹھ کرسی اتے آکھسی پاس بھرجایاں دے

۱۶۱ جھوٹھیاں سچیاں گلاں نوں ہیلدائے وانگ لاگیاں کوڑیاں نایاں دے ۔ ۱۶۲ دولت دین تے دھرم ایمان سبھے وارث شاہ ہے نال کمایاں دے

گرفتن ہیر کیدورا

ملی راہ وچہ دوڑ کے جاندھی پہلے نال فریب دے پُٹیا سو ۔ نیڑے آن کے شہنی دیوانگ گجی اکھیں روہ دا نیر پلٹیا سو

سروں لاہ ٹوپی گلوں نوڑ سہلی لکوں چا کے زمیں تے سُٹیا سو ۔ پھیر زمیں تے مار کے نال غصے تھوہنی پٹڑتے کھیں چھٹیا سو

کیدو لنگے نوں پکڑ کے چورو انگوں مار مار کے نے چا کھٹیا سو ۔ وارث شاہ فرشتیاں عرش اتوں شیطان نوں زمیں تے سٹیا سو

ترسانیدن کیدورا

ہیر ڈھا کے آکھیا میاں چاچا چوری دیہ جے جیونا لوڑنا ئیں ۔ نہیں تے مار کے جند گوا دیساں مینوں کسے نہ ہٹکنا ہوڑنا ئیں

بنھ ہتھ تے پیر لٹکا دیساں لڑ لڑکیاں نال کی جوڑنا ئیں ۔ چوری دیہ کھاں نال حیا آپے کا ہ ساں دے نال اجوڑنا ئیں

۱۶۳ داہڑی پٹ کے دبرو چہ دیوانگی ئیں کیہوں شرم دی لج نوں توڑنا ئیں ۔ ۱۶۴ وارث شاہ گناہ دی ندی اندر اینویں رائیگاں عمر نوں بوڑنا ئیں

گریختہ شدن کیدو وپیش مہر چوچک

ادھی ڈلھ پئی ادھی کھوہ لئی چن میل کے پرہے لیاوندا اے ۔ کیہا مندا ناہیں ساڈُمُول میرا چوری پلیوں کھول کھاوندا اے

نہیں چوچکے نوں کوئی مت دیندا انڈھی مار کے نہیں سمجھاوندا اے ۔ چاک نال اکلڑی جائے بیلے اج کل کوئی لیک[1] لاوندا اے

[1] بدنام کرنا ۱۲

ایہ گل جہان جے کھنڈ جاسی ڈھونڈے ویلڑے نوں پچھوتاؤندا اے ١٦٦ گل آکھنی سوئی آکھ چھڈی ڈھول نوں جیویں وجاؤندا اے

جیس ویلڑے مہرنے چاک رکھیا اس ویلڑے نوں پچھوتاوندا اے ١٦٧ نڈھی ہیر نوں نہیں سمجھاوندا اے اتے چاک نوں نہیں ترا ہوندا اے

اج اڈ گئی پت چوچکے دی جیہڑا چاک نوں نہیں ہٹاؤندا اے ١٦٩ وارث شاہ جو عیب نہ کجدا اے رب اوس دا نہیں چھپاؤندا اے

انکار کردن چوچک پیش کیدو

چوچک آکھدا کوڑیاں کریں گلاں ہیر کھیڈ دی وچہ سہیلیاں دے — پینگاں پا کے سیاندے نال جھوٹے ترنجن جوڑ دی وچہ حویلیاں دے

ایہ چغل جہان دا مگر لگا فقر جان دے ہو نال سہلیاں دے — کدی نال مداریاں بھنگ گھوٹے کدی جا نچے نال چیلیاندے

نہیں چوہڑ بد اپت ہووے سید گھوڑے ہون نہیں پتر لیلیاندے — وارث شاہ فقیر نہ ہون ہرگز پتر جٹاں تے موچیاں تیلیاں دے

طعنہ زدن زناں مادر ہیر را

ماں ہیر دی تے لوک کرن چغلی تیری ملکی دھی خراب ہے نی — اسیں ماپیاں پھپھیاں لج مویاں ساڈا اندروں جی کباب ہے نی

ایہ تاں ندی جھناں تے نشر ہوئی ایس دکھ دا اساں عذاب ہے نی ١٧١ اسیں منع کریئے سگوں شوخ ہوندی بندی ٹھوک کے روک جواب ہے نی

دھیاں ساڈیاں سانوں فکر ہویا تیری دھی دا ہور خطاب ہے نی ١٧٣ نال چاک دے نیوں لگایا سو لٹھے پہرہی لاہے غرقلب ہے نی

بیلے جاندی مسیت دا نام لیکے کچھے مار قرآن کتاب ہے نی ١٧٥ لوکاں بھانے مسیت وچ پڑھدی اوہلے سبق دا اوکھڑا باب ہے نی

چاک نال اکلیاں جائے بیلے ہو با ماپیاں دھروں جواب ہے نی — شمس الدین قاضی نت کرے مسئلے شوخ دھی دا ویاہ ثواب ہے نی

تیری کرمی دا مغز ہے بیگیاں دا ویکھو چاک جیوں پھرے نواب ہے نی — وارث شاہ منہ انگلیاں لوک گھتن چڑھی ہیر نوں لوہڑ دی آب ہے نی

غمازی کیدو پیش مادر ہیر

کیدو آکھدا ہیر ویاہ ملکی دھروں رب دی من لے ڈاریئے نی — اکے مار کے وڈھ کے کریں بیرے منہ سر بھن چوواں نال سائنے نی

ل بھیڑ کا بچہ گھوڑا نہیں بن جاتا۔ اسی طرح کیدو مکار ولی نہیں بن سکتا ۲ خار سے مر گئی ۳ شوخی سے نقد جواب دیتی ہے ۴ غضب کی آگ گویا ہر ایک تلوار ہے اور اس کو آب دی گئی ہے جو شرم وحیا کو کاٹتی چلی جاتی ہے ۵ اس کے ٹکڑے کر ڈال اور منہ سر اس کا جلتی ہوئی لکڑیوں سے توڑ کیونکہ تو اس کی مالک ہے۔ ۶ عقل دور ہو گئی ہے یعنی نصیحت ۲

دی

ویکھ ہیر دے لاڈ کی دند کڈھیں نت جھور سیّں رن قضائیے نی
غصے نال ملکی تپ لال ہوئی جھب دوڑ لوں ممھٹنے نائیے نی
کھڑو نیئیے موہنیئے یا ٹریئے نی شتلنڈیئے بار دی واہنئیے نی
اگے بنھ کیتنے بھور بے چا گھتو نسب وانگ بھڑولے دے آئینے نی
سدلیا نوں ہیر نوں ڈھونڈ کے تے تینوں ماں سدیندیئے ڈائنیے نی
وارث شاہ وانگوں کتے ڈب معنیں آسیاپے دی لے نائینے نی

غصہ ملکی مادر ہیر با ہیر

ہیر آکھدی آ ایکے ہس کیتے انی جہلت نی ابتریئے میر یئے نی
غصے نال آکھے ملکی ہیر تائیں سانوں پٹیا ای چاکدی اے پیریئے نی
کوتل وانگ کھلی پھریں وچ بیلے آ ٹھر جا کدو چھیریئے نی
دھی جوان جے کسے دی کسی ہووے چپ کیتڑی چانیڑی اے نی
لوکاں وچ پوشاک نوں پارکھیں دامن نال آلودو لوڑیئے نی
تینوں ڈوہنگڑے کھو وچہ چا بوڑاں کل پٹیوئی بچی اے بیریئے نی
دھی جوان جے نکلے گھروں باہر لگے وس تاں کھوہ نگھیریئے نی
جیوں ور جیا توں تیوں سرکے چکس ہوئیں شوخ ودھیریئے نی
تینوں ڈاڈا آجا گیا ئے تیرے واسطے منس سنہیری اے نی
وارث جیوندے ہون جے بھین بھائی چاک چوہڑاں نہ سہیڑیئے نی

جواب ہیر

ہیر کڑک کے آکھدی ماں تائیں مینوں شوق نہ چاء ویاہ دے نی
دل وجان تھیں میں حاضر گولڑی ہاں گے میں رانجھے بادشاہ دینی
سچ آکھنوں ذرا نہ سنگنائیں بھاویں ڈر پاؤ مار مار پھاہ دے نی
منہ جھوٹھیاں تے جیبھ لوٹھیاں دی قول نہیں اعتبار وساہ دے نی
رانجھے نال ہوئی جند جان اکو لکھے لیکھ ایہ دھروں درگاہ دے نی
چاک میرا تے میں بندی چاکدی ہاں وعدے حشر دے توڑ نباہ دے نی
صدی تیر ہوں وانگ نہ پکڑی ہاں نال حکم رسول اللہ دے نی
حکم رب دے توں کرسن سخن سچے جیٹھرے نویں وارث اگے شاہدے نی

---

۱ اس کے لاڈ دیکھ کر کیوں ہنستی ہے۔ ۲ آخر غم کرے گی اوظالم عورت ۳ یا بند کرکے غلہ ڈالنے والی بھڑولی میں بند کردو اور اس کا دروازہ لیپ دو ۴ زبردست نیل گانے جنگلی بیڈھے کی مادہ۔ یار کی خبرگیر اور اس پرمست شدہ۔ اس مصرعہ پر شاعر نے کمال کردیا ہے۔ فصاحت ٹپکتی ہے۔ ۵ تو اس طرح گھر سے گم ہوگئی اور گھر نہیں آتی۔ جس طرح ماتم والے گھر جاکر حجام عورت واپس نہیں آتی اور اسی جگہ رات دن رہتی ہے۔ کیونکہ اس نے وہاں کھانا پکانا اور مہمانوں کی خبرگیری کرنی ہوتی ہے ۶ مقولہ مادر ہیر یعنی تجھ کو عمیق کنوئیں میں غرق کروں۔ کیونکہ تو نے ہماری جڑھ اکھاڑ دی۔ ۷ تو نے ہم کو برباد کردیا چاک کی کنیزک۔ یعنی رانجھے کی غلام ۸ کوتل گھوڑے کی طرح پھرمست ۹ بڑی اہم بات تیرے دل میں اٹھی۔ اب تیرے واسطے خاوند تلاش کرنا ضروری ہے۔ ۱۰ وارث! جنہوں نے بادشاہ کے آگے سر جھکایا۔ ۱۲

کلام مادر ہیر

ہکی ہیر نوں آکھدی سمجھ کڑیئے گلاں کر نہیں ورد ھگانیاں نی ۔ کرن ماپیاں نال جواب ساہویں دھیاں ہون نرادہ سیانیاں نی
ساؤ زادیاں دا چالا پکڑ دھیا توبہ کرن تیتھوں کمن آنیاں نی ۔ ہیرے سمجھ نہ ہو نادان بچی لجاں ساڈیاں رکھ دکھانیاں نی
شرع نبی رسول دا ویکھ مسئلہ عاقاں دوزخاں وچ جھلکانیاں نی ۔ کریں نت مطالعہ علم داتوں گلاں جاہلاں نوں سمجھانیاں نی
ہیرے طور جیوں ایہو سدائے لیکاں جھنگ سیال نوں لانیاں نی ۔ ہتیں دتہاں بازنہ آوندیاں نی وارث شاہ نے جھیڑیاں لانیاں نی

جواب ہیر

بہلوں رب نوں یار دا شوق ہویا نبی پاک دا کرن جمال مائے ۔ آیا وحی لیکے ہویا ترت حاضر لبا یار نے یار نوں بھال مائے
آہموں سامنا رہکے ویکھیو نے گلاں کیتیاں فرق نہ وال مائے ۔ ہوَدلاں دیاں لیاں تے دتیو نے ذات اکہ ہوئی ذات نال مائے
نویں تخت ہزاریوں ٹور رانجھا رب میلیا جھنگ سیال مائے ۔ پنجاں پیراں دتا رانجھا رب کولوں جھولی ہیر پایا خوشی نال مائے
سدا یار دا خاص معراج میرا بیلے وچہ ہوندا چاک نال مائے ۔ بیلے جاؤ نوں موں نہ مڑانگی میں توڑے کھوہ اندر گھتے گال مائے
حج کعبے دا کرن نوں جانیاں میں میرے مڑن دی نہیں مجال مائے ۔ رب اوادنی ندوں حکم کیتا جد ہویا سی شوق کمال مائے
میں یار دا نام معراج ہویا کھول دیکھ قرآن دی فال مائے ۔ رانجھے ہیر دے وچہ نہیں وتھ کوئی ایس گل نوں سوچ سمھال مائے
رخ یار دا آیت تطہیر دسدا کراں دید تے ہوواں نہال مائے ۔ ذوق تے شوق دی چاہ دیوے اس غم ندے ولوں جنجال مائے
تینوں چاک دے مرن قبول کرساں ہور نہ غیر خیال مائے ۔ تاہئیں جگ تے وارث شاہ سدیانگی میں رانجھے یار دی ہیر سیال مائے

سرزنش کردن مادر ہیر

تیرے ویر سلطان نوں خبر ہووے فکر کرے لوہ تیرے مکاؤنیدا ۔ چوچک باپ دے راج نوں لیک لایا کیہا فائدہ ماپیاں تاؤنیدا[۲]
نک ڈھکے کوڑماں گالیوں ہویا فائدہ لاڈ لڈاونیدا ۔ راتیں چاک نوں چا جواب دیساں نہیں شوق ہے مہیں چراونیدا

[۱] اِنَّمَا یُرِیدُ اللّٰہ (الآیۃ) بحق اہل بیت آنحضرت [۲] والدین کو رنجیدہ کرنے سے کیا فائدہ ۱۲

تیرا خیال کو پتیئے نت ایہو ماں باپ نوں سدا سناؤندا
آمٹھڑے لاہ سے سب لونباں کیہا فائدہ گہنیاں پاؤندا
زانی[1] دوزخاں وچہ ساڑیئے گے بدلہ عاقبت عمل کماوندا
وارث شاہ میاں ایں چھوہری داجی ہویا ای لنگ کٹاوندا

جواب ہیر

مائے رب نے چاک گھر گھلیا سی تیرے ہون نصیب جے دھروں چنگے
جیہڑے رب کیتے کم ہو رہے سانوں ماں کیوں غیب دے دے پنگے
نہ چھیڑیئے رب دیاں پوریاں نوں جنہاں کپڑے خاک دے وچہ رنگے
ایہو جیہے جے آدمی ہتھ آون سارا ملک ای رب تھیں دعا منگے
کل سیانیاں ملک نوں مت دتی تیغ مہریاں عشق نہ کرو ننگے
جنہاں عشق دے معاملے سر چائے وارث شاہ نہ کیتو رہن سنگے

شکوہ کردن ملکی پیش مہر چوچک

ملکی ویکھ کے ہیر دا شوخ دیدہ چا مہر تے حال اظہار کیتا
طعنہ دین شریک تے لوک سارے چو طرفیوں خوار سنسار کیتا
ویکھو لج سیال دی لاہ سٹی رنڈی ہیر نے چاک نوں یار کیتا
کڈھ چاک نوں کھوہ لے مہیں سبھے اساں چاک توں جیو بیزار کیتا
جھب ویاہ کے دھی نوں کڈھ دیسوں سانوں کھیڑا ایس مردار کیتا
اتے آکھدی چوچکا بنی اوکھی سانوں مہریاں مہنیاں خوار کیتا
ایس سوتروں اوتر رہن چنگا جنہاں ماپیاں نال پیار کیتا
جاں میں مت دتی اگوں لڑن لگی لج لاہ کے چشماں نوں چار کیتا
اکے دھی نوں چا گھٹ کے ڈوب کریئے سانوں رب نے چا گنہگار کیتا
وارث شاہ نوں ہیر خوار کیتا ماہی رب صاحب سردار کیتا

غصہ شدن مہر چوچک

راتیں رانجھے نے مہیں چار آن ڈھوئیاں چوچک سیال متھے وٹ پایا ئی
بھائی چھڈ مہیں اٹھ جا گھریں تیرا ٹوہنہ اساں نوں بھایا ئی
کھیڑے نال لوکاں نسل نوں تھٹھ کیتا اتے مہنیاں بہت اکایا ئی
جیا جھوردا سی ہاؤ پیڑے نوں کاماں رکھ کے تے پچھوں تایا ئی
میں رانجھے نوں پاس بلایا ئی سارا شہر پرا کٹھ ودھایا ئی
سیالو کہو بھائی ساڈے کم ناہیں جائے اودھرے جدھروں آیا ئی
سانوں مہناں ایں دا آیا ئی کھیڑے نال جہان نے تایا ئی
بھلا کیتا سی ہن مندا پیش آیا کیتا اپنا ئی اساں پایا ئی

[1] پ ۲۴ ع (ترجمہ) اور تم کو پورے بدلے ملیں گے دن قیامت کے ۱۲۔

اساں ساہمنے رکھیا ایہ ڈھادھیاں جا رناں نہیں بنایائی ‏ — اَتّقُوا من مواقع التھم وارث شاہ ایہ دھروں لکھایائی

جواب رانجھا

وَلَو بَسَطَ اللّٰہُ الرِّزقَ لِعِبَادِہٖ رزق کھاکے مستانچایاں نی — کُلُوا وَاشرَبُوا رب نے حکم کیتا لاتسرفوا منع فرمایاں نی

اچھا کھاکے پہنے جگ بھانا نہیں خواریاں کرنیاں آیاں نی — کتھوں بچن ایہناں مشٹنڈیاں نوں جنہاں کھا دیاں دے دھ ملایاننی

اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزقُھَا ایہ لے سانبھ مجھیں گھریں آیاں نی — سچا رب نے رزق دے دین ہارا وارث شاہ گلاں سمجھایاں نی

رفتن رانجھا از خانہ مہر چوچک

رانجھا سُٹ کھونڈی اتوں لاہ بھورا چلیا سبھ منگوا ڑمیاں — جیہا چور نوں کھڑ بدا کھڑک پہنچے چھڈ ٹرپلے سنھ دا پاڑمیاں

دل چایا دیس نے ملک توں اٹھے بھاہ دا بولیا ہاڑمیاں — تیریاں کھولیاں چوراں دے ملن سبھے کھڑے کٹیا نوں کائی دہاڑمیاں

تیری دھی نوں اسیں کی جاننے ہاں تینوں آوندی نظر پہاڑمیاں — مینوں مہیں دی کجھ پرواہ ناہیں نڈھی پئی سی الیس وہاڑمیاں

منگو مگر میرے ہتھوں آوندائے مہیں اپنیاں مہر جی تاڑمیاں — تیریاں مجھیں دے کالے نے رات ادھی پھراں بھنداقہر دے جھاڑمیاں

گھٹ بہویں چرایاں میاں دا یاصحی کیتا ئی کوئی کرڑاڑمیاں — مہیں چاردیاں نوں برس گئے بارا اج اٹھیواندروں ساڑمیاں

دھی کھتری دی رہی کھتری تے لیکھا گیا ہے ہو پہاڑمیاں — تیری دھی رہی تیرے گھر بیٹھی جھاڑ مفت دا لیائی جھاڑمیاں

مٹ بھرے بھکنے نوں سانبھ لیو کڈھ چھڈیو ننگ کراڑمیاں — وارث شاہ میاں پوری ناہ پچھوں آیا سیں پرتنے پاڑمیاں

حیرانگی رانجھا

رانجھا ہو دلگیر حیران بیٹھا ملیا صاف جواب جاں کاردائی — کھجل رات دن ہو یائے برس باراں وچہ بیلیاں دے مجھیں چاردائی

پکے انب انارتے دھک ملیا راکھا رہیا جو باغ بہاردائی — کیتی کتری کار برباد ہوئی دکھ محنتی نوں ہارے خاردائی

جٹ دے پیار تے ٹھگ لیا طمع دیکے ساک دی لاردائی — لوک آکھدے ہے چاکا اُلّوا وے مہر مفت پیاڈھوئی ماردائی ۱۰۴

ملہ یعنی تہمتوں کی جگہ سے بچو اور نہ ایسے کرو۔ کہ جس سے بدنام ہو جو لوگ دنیا میں برے خیالوں سے بچتے ہیں وہی اللہ تعالیٰ کے نیک بندے کہلاتے ہیں اور اس کے مقرب بنتے ہیں بدنام آدمی ہمیشہ دنیا میں ذلیل و خوار ہے اور بے اعتبار اور کبیرہ گناہوں پر اعتبار کرنے سے کافر ہو کر داخل فی النار ہوتے ہیں ۲ چرواہوں کی اجرت ہضم کرجا ہم کو کوئی پرواہ نہیں کیا ہم نقال ہیں کہ حساب بھی نکالیں گے ۳ دوکان بھرا ہوا مال کا صحیح وسالم تو نے قبضہ کر لیا اور دوکاندار کو گھر سے نکال دیا ۴ یعنی لوگ رانجھے کو کہہ رہے ہیں کہ چوہدری تم سے مفت میں کام لیتا ہے امید نہیں کچھ دے یا تمہاری امید کو پورا کرنے مگر اے عشق میں سرگرداں ہو کہ کسی کی کچھ پرواہ نہ کی اور کام کرتا رہا۔ ۱۲

جواب رانجھا

رانجھے دا مہر چوچک دے گھر نوں جانا

رانجھے دی حیرانی

ایس نفس مردود شیطان پچھے جگ جان کے حق دسار دائی
وارثشاہ جھس دینا دیاں لچاں داجیویں کیتاں بلک مردائی

بیان افسوس خوردن چوچک از رفتن رانجھا

مہیں چھڑ نہ باہجہ رانجھیٹرے دے ماہی ہور سبھے جھکھ مار رہے
کائی گھس جائے کائی ڈب جائے کائی شینہ پاڑے کائی پار رہے
کائی لے پھرے وچہ جھل بیلے کائی چھپ کے اندرے وار رہے
مہیں چردیاں باہجہ نہ رانجھنے دے کرلوک بتیرڑا پیار رہے
سیال پکڑ ہتھیار نے ہوکو ہماں نگر لگ کے کھولیاں چار رہے
وارثشاہ چوچک پچھوتاوندا اے منگو نہ چھڑے اسیں ہار رہے

بیان کلام کردن ہیر با مادر خود از اندوہ

مائے چاک ترا ہیا جا بابے ایس گل لتے خلقت ہسی اونی
رب وس نوں رزق ہے دیہارا کوئی اوسدے پتہ نسی اونی
آکھن دانیاں ماہی نوں ڈھونڈ ملکی خاک اڈسی دھی جے نسی اونی
مہیں پھرن خراب وچہ بیلیاں دے اندر کھوہیاں دے پھسا پھسی اونی
ماہی ملسی تاں گل بھلی تھیسی سنیاں ہیر اوہدے پچھے لسی اونی
وارثشاہ اولاد نہ مال رہسی اوہدا صبر خدھی محنت گھسی اونی

حمایت کردن ملکی بلش چوچک برائے آوردن رانجھا

ملکی گل سناوندی چوچکے نوں لوک بہت دیندے بددعامیاں
باراں برس مہیں اوس چاریاں نی کیتی نہیں سوچوں چرامیاں
حق کھوہ کے چاجواب دتا مہیں چھڈ کے گھراں نوں جامیاں
لیکھا منگدا اپنی چاکری دا کیقیل دماندی دیونی آمیاں
ہیریں لگ کے جامنا اوس آہ فقر دی بری پے جامیاں
جویں جانسیں نویں لیا اس نوں آکھیں ہیر داہو خیر خواہ میاں
آکھیں ہیر تیرے بن رہے ناہیں جویں جانسیں تویں لیامیاں
وارثشاہ فقیر نے چپ کیتی اوہدی چپ ہی بگ ڈرامیاں

جواب چوچک با مادر ہیر

چوچک آکھیا جا مناس نوں دیاہ تیک تاں مہیں چرا لئے
اج زور دا کجھ وساہ ناہیں نال خوشی دے وقت لنگھا لئے
مکھن دہی دہیو وہدے چونڈیانوں اتے کھونڈی نوں شام چڑھا لئے
ٹکا چکن دوزی ہتھ چھیل چھلے نال ونجھلی رنگ رنگا لئے

ا اگر وہ اجرت مانگتا تو بہت رقم دینی پڑتی ۲ زلفوں کے واسطے مکھن دہی ور اس کے عصا کو خوبصورت بنوا دیتا کپڑا ہاتھ میں چھلے بانسری رنگدار مطلب یہ کہ خوشامد سے کام نکالو۔

ایس جگ مکار دا کم ایہو کوئی مکر فریب بنا لئی اے ۔ ساڈی دھی دا کجھ نہ لاہ لیندا سب ہتھل مکور کرا لئی اے

جدوں ہیر ڈولی پا ٹور دیئے رس پئے جواب سنالئی اے ۔ وارثشاہ ایہں جٹ سدا کھوٹے اک جھٹکا پھندھی لا لئی اے

پرسیدن ملکی رانجھا را

ملکی جا ویہڑ پوچھ پچھدیئے جیہڑا ویہڑا سی بھایاں بھاویاں دا ۔ ساڈے ماہی دی خبر ہے کتے اڈیو کدھر مار گیا پچھوں تاویاں دا

ذرا ہیر کڑی دو منوں سدئیے رنگ دھووے پلنگ دیاں پاویاں دا ۔ ملکی نال نہ بولیا سیال رانجھا جویں چور نوں خوف کرڑاویاں دا

رانجھا بولیا ستھروں بھن آکڑا ایہ بیٹھا اے سردار نتھاویاں دا ۔ کھیت والیاں کھیت سمھال لیا کی زور ہے کیریاں لادیاں دا

سر پٹے صفا کر ہو رہیا جیہا بانکا منیاں باویاں دا ۔ وارثشاہ جوں چور نوں ملے واہرا وہے ساہ لیندا ملڑے ہاویاندا

دلاسہ دادن ملکی رانجھا را

ملکی آکھدی لڑیوں جے نال چوچک کوئی منحن نہ جیو تے لاونائیں ۔ کیہا ماہیاں پتراں لڑن ہوندا انساں گھٹنا نتے اساں کھاؤنا ایں

چھڑ مال دینال ہیں گھول گھتی مال سانبھ راتیں گھر آیونائیں ۔ توہیں چوئیکے دودھ جماونا ہیں توہیں ہیر دا پلنگ وچھاؤنائیں

کڑی کل دی تیرے تول سن بیٹھی توہیں اوسنوں آمناونائیں ۔ منگو ماں تے ہیر سیال تیری ناے گھورنا تے ناے کھاڈنائیں

گھتھا ٹولنا کس دلاؤناہیں سنجی ڈھاک نوں کس رلاؤنائیں ۔ مئیں رانجھے نوں عرض سنا کے جی داغ ہجر دا چپا گواونائیں

تیرے نام توں ہیر قربان کیتی منگو سانبھ کے چار لیاونائیں ۔ منگو چھیڑ دے جھل وچہ میاں وارث اساں تخت ہزاریوں جا فنائیں

دربیان کلام رانجھا با ہیر سیال گوید

رانجھا ہیر نوں آکھدا ماں تیری ساتوں پھیر ٹرولت دی چمرٹی اے ۔ میاں من لے اوسدے آکھنے نوں تیری ہیر پیاری دی انبڑی اے

۱۷۷ چھڑ مال دینال ہیں صدقے رسن عاشقاں گل نکمڑی اے ۔ ۱۷۸ من کھیڈ نیدا ایہو وقت ساڈا اجے عمر نہیں کوئی لمڑی اے

۱۷۹ نسبت کرہ ندی کتے صلاح کائی میرے ماپیاں نہیں اسبڑی اے ۔ ۱۸۰ گھوڑے دلاندے نت منہ نورہوندے دس شوق دی واگ کس تھمڑی اے

۱۸۰ رقصے ہون جہلنتے عاشقاندے گلاں سندیا ندی جند کمبڑی اے ۔ ۱۸۲ کوئی سارنائیں وکھان کیہڑیاں گھر ماپیاندے ہیر جمڑی اے

کی جلنئے اٹھ[1] کس کرؤٹ بہسی اجے ویاہ[2] دی بات تے لمبڑی اے
وارثشاہ عشقے[4] دے وچ وچوں کسے پلّے نہ بدھڑی دمبڑی[5] اے

منظور کردن رانجھا حکم ملکی

رانجھا ہیر وسی ملدے لگ آکھے جھیڑ مجھیاں جھل نوں آوندا اے
بخشنہار ستار ہے نام تیرا بخش ہیر ایہ شغل کماؤندا اے
ہیر ستو آں دا مگر گھول چھناں وکھو رزق رانجھیٹے دا آوندا اے
میل مرن جیون تیرے نال میاں سُنجا لوک پیا بھس پاوندا اے
رانجھا جیودے وچہ دلگیر ہو کے پنجاں پیراں دا نام دھیاؤندا اے
رانجھا ہیر دوویں ہوئے آن حاضر اگوں پیر من ایہ فرماؤندا اے
منگوا رٹدا وچہ جھنگڑیلے آپ نہائیکے رب دھیاوندا اے
صوت وچہ محبوب دے محو ہو کے ناگے نظر دے آن بھاوندا اے
گل پا پلہ پیر ساں جا پوندی ہئیں رانجھے نوں عشق مناوندا اے
پیر اپنے یاد کرائیس ویلے ساڈوں آسرا جنہاں دے ناوندا اے
پنجاں پیراں دی آمدن نزت ہوئی متھہ ٹیک کے سیس نواندا اے
وارثشاہ میاں تساں دوہاں تائیں پیر تابتی نال بولاؤندا اے

پند دادن پیران ہیر و رانجھا را

بچہ دوہاں نے رب نوں یاد کرنا نہیں عشق نوں جھناں لاؤناایں
اٹھے پہر خدا دی یاد اندر نساں ذکرتے خیر کماوناایں
رانجھے ہیر دوہاں رل عرض کیتی اگوں پیراں دا ایہ فرماؤناایں
رانجھا ہیر دوویں رہن بہت خوشی ہونی لعل دینال پراؤناایں
رانجھا ہیر تیری تے نوں ہیر دا ہیں ایس عشق اکھاڑا پاؤناایں
تہانوں جھنا جگ نے لاؤناایں پہ عشق تھیں نس نہ جاؤناایں
ایس عشق دا ونج بیوپار ایہو جیو جان تے سیس گواؤناایں
وارثشاہ[6] پنجاں پیراں حکم کیتا بچہ عشق نوں نہیں ڈولاؤناایں

آمدن قاضی برائے فہمائیش ہیر

ہیر وت کے بیلیوں گھریں آئی ماں باپ قاضی سدلیاؤندے نی
بچہ ہیر نیوں اسیں مت دیندے مٹھی نال زبان سمجھاؤندے نی
دوویں آپ بیٹھے انے وچہ قاضی اتے سامنے ہیر بہاؤندے نی
چاک ہو براں نال نہ گل کیجے ایہ محنتی کیہڑے تھاؤندے نی

[1] اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا یعنی خدا جانے کیا انجام ہوگا۔۱۲ [2] شادی کا عرصہ لمبا ہے ۱۲ [3] عشق کے بیوپار میں کسی نے کچھ کمایا نہیں ہمیشہ نقصان ہی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں کبھی نقصان نہیں ہوتا فائدہ ہوتا ہے ۱۲ [4] بڑے لوگ بے فائدہ کوشش کرتے ہیں۔۱۲

ترنجن جوڑ کے اپنی گھریں بہیئے سگڑ گاوُں کے حی پرچاوندے نی
نیویں نظر حیا دے نال رہیئے تینوں سب بیانے فرماندے نی
شرم ماپیاں دیول دھیان کیجے شاندار ایہ جٹ سداوندے نی
ایتھے ویاہ دے سب سامان ہوئے کھیڑے پئے نبا بناوندے نی

لال چرکھڑا ڈاہ کے چوپ پایئے کسئے ہومنئیے گیت جھاوندے نی
چوچک سیال ہو رہی میرے جانی ئیں مترا رتنے ہیج گرہاوندے نی
باہر پھرن نہ سوہندا کواریاں نوں لج کل لاگی گھر آوندے نی
وارثشاہ میاں چند روز اندر کھیڑے جوڑ کے جنج لیاوندے نی

جواب ہیر بابل رخود

ہیر آکھدی بابلا عملیاں نوں نہیں عمل ہٹایا جا میاں
شینھ چتیرے رہن نہ ماس باہجوں جھٹ نال ایہ رزق کما میاں
ہور سبھ گلاں منظور کراں اک چاک توں نہ ہٹا میاں
میں تاں منگ درگاہ توں لیا رانجھا چاک بخشیا آپ خدا میاں
ایس عشق دے وگ دی گل اینویں سر جائے تے ایہ نہ جا میاں

جیہڑیاں وادیاں عادتاں جان ناہیں رانجھے چاک توں رہیا نہ جا میاں
داغ انب دی لس ساوا رہے ناہیں داغ عشق دا بھی نہیں جا میاں
جھتے قلم تقدیر دی وگ چکی کوں جمیا دے ہٹا میاں
اک چاک دی گل نہ کرو مولے بناں چاک دے نہیں ٹکا میاں
وارثشاہ میاں جیویں گنج سر دا باراں برس پٹن نہیں جا میاں

کلام چوچک با ملکی مادر ہیر

جیہی دھی تدھ لاڈلی پالیائی کیہا فائدہ ایس نوں لوڑ سیئے نی
سنجی چاک توں ایہ نہ مڑے موڑے اسیں دبے جئے نت موڑیئے نی
او ہدا اتری نال چا ڈھڈ پاڑو سوئے اکھیاں چہ چا پوڑیئے نی
ایس چاک توں ایہ نہ مڑے موڑے اسیں نت بہتیرا موڑیئے نی

اہدے وڈھ لڑکے کھو جنڈیاں نوں گل گھٹ کے ڈونگھرے بوڑیئے نی
اوہدے جیو تے اک نہ آوندے بھاویں آکھ نصیحتاں لوڑیئے نی
سر بھن سونال مدھانیاں دے ڈھوئی نال گھڑ بیتھنی توڑیئے نی
وارثشاہ پھٹے دل نہیں ملدے ٹٹا موتی نئے کچدا جوڑیئے نی

جواب ملکی مادر ہیر

ملکی آکھدی مہرجی سنوں میٹھوں حق امر دا اساں وچاریائی ١٨٣
چوچک آکھدا ملکئے جمدی نوں گل گھٹ کے پھانہ ماریائی ١٨٥

١٨٤ حکم وچہ قرآن دے خون منداﷲ جل پاک تے نبیؐ پکاریائی
١٨٦ گرہنی زہر دی گھول نہ دتیوئی اوہدا اج ثواب نتاریائی

لہ پ ۳۱ ع درجمہ اقرار کرکے اپنے گھوں میں ورد کھاتے نہ پھر جیسے کہ لندستور تھا پہلے ہیل وقت نادانی کے۔۱۲ ۔ ٤ لاگی بمعنی مستحق یہ الفاظ ان اشخاص کے واسطے منسوب کیا گیا ہے جو گھر کے معتبر خدمتگار ہوں اور خاص شخصوں پر محاورہ زیادہ استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے میراثی برہمن۔ نائی۔ یہ تین قوم کے آدمی زمینداروں میں بیٹی اور بیٹے کا رشتہ کرنے کا حق رکھتے ہیں چنانچہ زمانہ حال میں یہ رسوم اکثر کم ہوتی جاتی ہیں ۳ ڈھوئی۔ بمعنی کمر ملک ۔۱۲

۱۸۷	کرکے لاڈ انوکھڑے پال کے تے کواری دھی دا چج سواریا ئی	۱۸۸	مجھوں ڈوہنگڑے نڈھی روہڑ پوئی ماسہ زہر دا دے نہ ماریا ئی
۱۸۹	اینویں کتے نہ ڈوہنگڑے بوڑ پوئی دہبن لو ہر کے مار نہ ڈاریا ئی	۱۹۰	وارثشاہ خدا دا خوف کیتو قاروں وانگ تہ زمین نگھاریا ئی

کلام ہیر با پدر و مادر و قاضی

بنی گٹھنی بندیاں سمجھ مائے لگی درد جوالیس وجود ہے نی
رانجھے نال ہے قول قرار میرا قولوں پھراں تے ہووا مردود ہے نی
ہیں تاں رانجھے نوں چھڈاں نہ مول مائے جچر تن وچہ جان موجود ہے نی
دعوئے نال خدا دے بہندا سی اوپر بندگی دے مردود ہے نی

جنہاں گلاں دا تو ہیں نام لیندی ایہ نیں گلیں نہ کجھ بہبود ہے نی
ہیر کھوہ کے رانجھے نوں دیئیں کھیڑے سنے قاضی دے نوں خوشنود ہے نی
وچہ دوزخاں پائیکے ساڑیائی اوہ تاں کافروڈا بہبود ہے نی
جنہاں قول تے دھرم ایمان چھڈے وارثشاہ وچہ حشر نابود ہے نی

کلام قاضی شمس الدین با ہیر پُر تدبیر

قاضی آکھدا اچنچہ تے ستی چڑھدے کہیا کسے نہ مندے مول میاں
سوہنی وچہ دریاوے ڈب موئی جدوں لگو سو عشق دا سول میاں
سسی تھلاں دے وچہ شہید ہوئی جان کیتی سو عشق دے نجول میاں

ایس مرن تے لک ہے بنھ لیا سوہی سار فرہاد قبول میاں
روڑہ وڑھ کے فکر دے وہڑ نالیں عشق دا ایڈا ڈھمول میاں
وارثشاہ جے جان گوا ونی آں کریں عشق دا حرف قبول میاں

جواب ہیر با قاضی

ناہ مڑاں میں قول زبان دے تھیں بھاویں دے نصیحتاں لکھ واری
جیہڑی لکھی رضا سو نہیں مڑدی کون جمیا میٹ دا سو نہاری

مسئلے جاسنا نوں انہاں نائیں جیہڑیاں سندیاں نی تیری گل واری
وارثشاہ میاں ہن عاصیاں تے فضل رب باجھو کرے کون کاری

جواب قاضی با ہیر

جویں عمر خطاب نے عدل کیتا نوشیرواں پت کہا وندے نی
سر بیٹیاں دے چاچڈ اکردے باپ غصیاں تے جدوں آوندے نی

نہ رکھنے کدی اولاد ایہی جس نوں روز الاہمبڑے آوندے نی
سرو ڈھ کے نیں وچہ وہڑ دیندے اس کاں کتے بلے کھاوندے نی

لہ جو درد آدمی پر آتا ہے اُسے کاٹنا ہی پڑتا ہے۔ ٢ہ تقدیر کون ہٹا سکتا ہے۔ ۱۲

سسی جام جلالی نے روہڑتا کٹی ڈوم ڈھاڈی پٹے گاوندے نی
جدوں تھہنے آوندلے باپ ظالم ایہہ بیٹیاں کھوڑ رُڑے پاوندے نی
ایس کم تھیں جیکر مڑیں ناہیں تیری گردنوں خون کڈھاوندے نی

اولاد جیہڑی آکھے نہ لگے ماپے اوس نوں مار مکاوندے نی
جس وقت اسی موہوں آکھ دیئے اوسے وقت تینوں پار چاوندے نی
وارث شاہ جے ماریئے بداں تائیں ذمے نہ دیونے آوندے نی

جواب ہیر با مادر و قاضی

ہوئے ہتھیا قوم اوہ نشٹ ہووے دھیاں ماریاں خون گواہ میاں
جنہاں بیٹیاں ماریاں روز قیامت سر تنہاندے وڈا گناہ میاں
کہے ماں تے باپ دے اساں متے گل پلڑا تے منہ کھاہ میاں
جیکر خوشی جہان دی چاہوندا اودیہورا بنجھے نوں ہیر پاہ میاں
گلاں کرنیاں بہت سو کھالیاں نی اوکھا عشق دے چلنا راہ میاں

منداگھات اولاد دے نال کرناں لاتقتلوا حکم اللہ میاں
ملن کھاناں تنہاں بہار کرکے جریں جے تویں کھاہ میاں
اک چاک دی گل نہ کرو مُوئے اوہدا ہیر دے نال نباہ میاں
اساں عشق دے معاملے چک لئے رب چاہیے تے توڑ نباہ میاں
وارث شاہ ذوق تے شوق دیوے جیہی ہیر نوں چاک دے چاہ میاں

کلام مادر با ہیر و قاضی

ہیر مہنا لوک شریک دیندے تیرا ویکھ کے مندڑا راہ دھیا
بیٹھی رات دن کرنا ہے واانگ بھوتکیں منہ مندڑا تدھ سیاہ دھیا
سانوں مہنے لوک شریک دیندے ویکھ تدھ دا مندڑا راہ دھیا
اک چاک دا رات دن ذکر کھیں منگیں رب توں سنج صباح دھیا
موہوں بول نہ کھڑے بول کیتے کیتا ماپیاں وانگ سیاہ دھیا

کیلے ڈھ کر یرداوس جیہا مینوں ساڑیا ایس دے داہ دھیا
قربان کردی اوہدے ناں اتوں کل خویش قبیلہ اجاہ دھیا
میں تاں بول نہ سکدی نال تیرے لوئی شرم دی لئی آلاہ دھیا
کہے ل نہ مڑن اموڑ ہر گز بھاویں ندی گھتو بھاویں چاہ دھیا
وارث شاہ نوں پچھ لے دکھ ساڈے باہجھ رب دے نہیں پناہ دھیا

فہمائش سلطان برادر ہیر

سلطان بھائی آیا ہیر سندا آکھے ماں نوں ہیر نوں تاڑ اماں
اسے گجیاں مہنیاں ڈوب دتا اسیں جگ سنسار خوار اماں

جیکر پھیریں باہر ایہ ڈھیائی پھیراں ایس دی دھون تلوار اماں
ابڈی دھی برباد نہ رکھ مائے موہرا دیکے ایس نوں مار اماں

لہ بندوں کے قتل کا قصاص نہیں ہوتا ۱۲

ہیر دا جواب ماں تے قاضی نوں

ہیر دی ماں تے قاضی دی ہیر نال گل

ہیر دے بھرا سلطان دی دھمکی

تیرے آکھیاں سنر جے نہ بیٹھی سٹاں ایسنوں جان نھیں مار اماں — چاک وڑنے نا ہیں ساڈے وچہ ویہڑے نہیں ڈکیے کراں چار اماں
جیکر دھی نہ حکم وچہ رکھیائی سب ساڑ سٹاں گھر بار اماں — وارثشاہ جیکہ دھی بُری ہووے دیئے روہڑ سمندر وچ یا راماں

جواب ہیر با برادر

اکھیں لگیاں مڑن نہ ویر میرے بیبا وار گھتنی بلہاریاں وے — وہین پئے دریا نہیں کدی مڑدے وڈے لارہنے ورزاریاں وے
بدی لکھی ہے ایہ نصیب میرے بھاویں وڈھ توں نال تلواریاں وے — اول روز دا لکھیا آن ملیا ہیر گھول گھتی وار و واریاں وے
لہو کیونکہ[1] نکلے نہ بھائی جنھے لگیاں تیز کٹاریاں وے — سر دتیاں باہجھ نہ عشق پکے ایہ نہیں سو کھالیاں یاریاں وے
۱۹۷ لوح قلم پٹی سجلے عشق اگے بندی ہیر ہین کون وچاریاں وے — رانجھے چاک توں جھنگ سیال دیاں گھول گھتیاں جٹیاں ساریاں وے ۱۹۸
۱۹۹ ڈیرا منگ دعاتوں رب اگے بی بی ہیر جیہیاں ہون کواریاں وے — کیہیں کوڑ نہ تیتھوں میں نھیں گھولی گلاں سچیاں ہون کمہیاں وے ۲۰۰
۲۰۱ خوشیاں نال قربان کرہ عشق اتوں بھیناں ہون جے لکھ ہزاریاں وے — لکھاں داروان نال نہ ہون چنگے جنہاں لگیاں عشق بیماریاں وے ۲۰۲
لگے دست اکوار نہ بند کیجن ویکھ لکھدے بدگیاں ساریاں وے — وارثشاہ میاں بھائی ورجدے نی ویکھو عشق بنایاں خواریاں وے

کلام قاضی با ہیر

قاضی آکھدا خوف خدا ایدا کہ ماپے ضد چڑھے چا مارنیں گے — تیریوں کیا بڑیوں جیہہ کڈھاسیٹیں بارہ شرع دے خون گذارنیں گے
زور آور ان نال نہ ضد چلدی تیرے خاک چوپریٹے مارنیں گے — قلعی قدر قضادی روز قیامت تیریاں اکھیاں نوں چہ پکھارنیں گے
منکر ہون جو پیر استاد کولوں اوہنوں ڈونگر ڈوٹے[2] کھو نگھارنیں گے — ماں باپ دے کہے توں عاق جیہڑے اوہ تاں روز منتے ہارنیں گے
جس وقت دنیا اساں نے[3] چا قتوئی اوسے وقت ہی مار اتارنیں گے — تیری ہوندی اے ذرا نہ نظر نیویں دا نگ بانز دے اکھیاں پاڑنیں گے

مار آکھدی لوہڑا خدا دا جے نکھے شوخ دیدے تیرے پاڑنیں گے
وارثشاہ نوں چھڈ بریاں نوں نہیں تے اگ دے یوچہ پاساڑنیں گے

[1] خون کس طرح باہر نہ آوے جس جگہ تیز چھریاں چل جاویں [2] لاکھ دوا کرو اچھے نہیں ہوں گے [3] گہرے کنوئیں میں ڈبودیں [4] پ ۹ ع (ترجمہ) مرد کو مار ایک ایک کو دونوں میں سے سو سو چوٹ بھی کی اور نہ آوے تم کو ان پر ترس اللہ کے حکم چلانے میں اگر تم یقین رکھتے ہو [5] پ ۹ ع (ترجمہ) کہہ دے ایمان والوں کو نیچے رکھیں اپنی آنکھیں ۱۲

ہیر دی گل قاضی نال

کلام ہیر با قاضی

قاضی عاشقاں سراں توں پنڈ سٹی میں تاں شرم دی بھار نہ لدیا نگی
بھن جان جاہے دلوں ریجھ بھیٹڑے نوں کتے ڈھونڈ دے آپ نہ لدھیاں گی
شہرت جگ جہاندی خوشی مینوں جے تاں رانجھے دے عشقوں ودبا نگی

کھیڑیں جان نہ کدی قبول کرساں توڑے ماریئے سنگل بدھیاں گی
اج مکھ موڑاں بھلکے حشر نوں میں صف عاشقاں دی وچوں ردیاں گی
مجلس فاطمہؓ دے وچہ میاں وارث رانجھے چاک والی ہیر سدیاں گی

قاضی نوں نا امید ہونا

نا امید شدن قاضی از ہیر!!

قاضی دے جواب ایہ اکھ ڑیا کھڑے پوناہیں کارے یارنی دے
جھب ایس نوں ستے پرنا دیہو دیکھو کم ایس کھچل گوارنی دے
ماں کے ہنیر غدا لجے ویکھو برے چالے ایس یارنی دے

ماں باپ قاضی سب زور لاون پیچ مکر اوہدے لوہڑے مارنی دے
اہد امغز نہ پایا جاوندا اے بیٹھی پلنگ تے وانگ شکدارنی دے
وارث شاہ سبھے ٹھگھریں گئے قصے سن سن خون گذارنی دے

شاعر دا کلام

مقولہ شاعر

منّاں کن سرود سناں کیہا نویں شرع تے عشق تمثیل یارو ۲۰۳
عشق بادشاہی اگے شرع ہوئی تھانہ کوتوالی جیوں تحصیل یارو ۲۰۴
عاشق عشق دے جا حضور ہوئے جھیڑے چھڈ کے طول طویل یارو ۲۰۵
لنگھے رچھالیں جدوں بلا ہوئے کوٹ ٹپ گئے جاناں حیل یارو ۲۰۶
سرتے سولیاں جھلیاں عشق پچھے چڑھے چخہ تے نبی خلیلؑ یارو ۲۰۷
عاشق کھڑے نی کانی عشق دی نے ہوئے ذبح حضرت اسمٰعیل یارو ۲۰۸
کیتی شرع ثبوت ہے عاشقاں نے قاضی غفلتاں وچہ ذلیل یارو ۲۰۹
عاشق باز نہ آوندے عشق ولوں بھاویں لکھ ہووے قال و قیل یارو ۲۱۰
کارن یار دے پاک دیدار پچھے منگ کھاوندے پکڑ زنبیل یارو ۲۱۱
وقت نزع دے بھی عاشق دبد منگن کڈھے جان جدوں عزرائیل یارو ۲۱۲
روز حشر نوں بھی اوسے حال اٹھن جدوں صور پھوکے اسرافیل یارو ۲۱۳
وارث پنجہ نیا رڑا عاشقاں دا قائم جہاندی ٹھیک دلیل یارو ۲۱۴

ہیر نے سہیلی نوں رانجھے ول بھیجنا

جلیس فرستادن ہیر نزد رانجھا

ہیر سد کے اک سہیلڑی نوں ہیں رانجھے تے ترت پہنچاوندی اے
میرے ماہی نوں آکھنا جا اڑیئے تینوں ہیر ایہ عرض سناوندی اے

لہ بد فعل آدمی کے پیچھے مت پڑو ۲ جلدی شادی کر دو ۳ اس کی مغروری حد سے زیادہ ہے ۴ یار والی عورت ۵ جانوں سے ہاتھ دھو کر ۱۲

ماں باپ قاضی سانوں تنگ کیتا جان وچہ شکنجیاں آوندی اے
کائی کرو دعا جناب اندر جیہڑی دکھ تے درد ہٹاوندی اے
تسیں بیٹھے وخوشی دینال ماہیا فوج غماں دی اساں تے دھاوندی اے
وارثشاہ دی عرض قبول ہووے جان تلخیوں پئی گھبراوندی اے

رسیدن پیغام ہیر نزد رانجھا

کڑی سمجھ کے ہیر دی بات ساری رانجھے یار نوں جا سنایا سو
تیری ہیر نوں لوک خراب کر دے چا اگ پریم دی لائیا سو
رانجھا سندیاں بہت دلگیر ہویا پیر سدنے دی نیت چایا سو
وارثشاہ دریا وچہ نہا کے تے شبد ونجھلی چا وجایا سو

یاد کردن پیراں را میاں رانجھا

پنجاں پیرانوں رانجھے نے یاد کیتا جدوں ہیر سنیہوڑا گھلیا اے
ماں باپ قاضی سارے گرد ہوئے گلہ ساریاں ڈاڈا اساں جھلیا اے
پنجاں پیراں ہتھ جوڑ کھلاں نیر رو ندیاں مول نہ ٹھلیا اے
بچہ کون مصیبتاں پیش آیاں وچوں جی ساڈا اتر ٹھلیا اے
میری ہیر نوں ویر حیران کیتا قاضی ماں تے باپ ہتھلیا اے
مدد کرو خدا دا واسطہ جے میرا عشق خراب ہو چلیا اے
پنج پیر شتاب ہو آن پہنچے جدوں رانجھے دا جیوڑا ہلیا اے
اساں وچہ مراقبے جا ڈٹھا تیرا عشق میدان کر ملیا اے
تیرے درد مصیبتاں ویکھ کے تے ساڈا شوق توں جیو انھلیا اے
خورش رنج دی راگ ایہ کہن عاشق روح اگ قلبوت وچہ سلیا اے
بہت پیار دلاسڑے نال پیراں مئیں رانجھے دا جیو تسلیا اے
تیری تی کری مدد تے میاں رانجھا مخدوم جہانیاں گھلیا اے
دو تن سدسنا کھاں ونجھلی دے ساڈا گاونے تے چت چلیا اے
پنجاں پیراں گے جٹ گاؤندا اے ویکھو راگ سن کیہجیو ہلیا اے
محرم عشق دا کہن سرود رہندا جنہاں راہ سلوک دا ملیا اے
وارثشاہ ہن جٹ نیارا ہویا لیکے ونجھلی راگ وچہ رلیا اے

سرود کردن میاں رانجھا پیش پیراں

آہا جٹ ڈھولے سدلان والا حضرت عشق استاد سکھاؤندا اے ۲۰۳
۲۰۴ سر تے پیراں دا حکم پروان کر کے رانجھا راگ ولے چت لاؤندا اے
۲۰۵ سنئیں سریں رلائیکے ونجھلی نوں انگل پورہ گرام تے لاؤندا اے
۲۰۶ کھرج رکھب گندھار تے مدھم پنچم ہیوت اتے نکھاد والاؤندا اے
۲۰۷ اوڑب کھڑب سنبورن تے تیوراں نوں آپو اپنے ٹھتے لاوندا اے
۲۰۸ دھنگ سو ہد کیتے باجا پیراں دا کھو دکھ کر شکل وکھاؤندا اے

بڑہت لگت سمہال الاپ کرکے دھ گھٹ نہ مارنے لاؤندا اے
ڈھاڈوں گھوں وچہ توڑیاں نال چلے نگنا لنے خوب لگاؤندا اے
چھنچل تال نہمار قوال ڈھیا گدھی دنب دی چال وکھاوندا نے
تان لے وچہ آوندا محو ہوکے کرکے واضح سمہ سمجھاؤندا اے
تان سین بھی آن سلام کیتا بیجو باورا سیس نواؤندا اے
بین کار بھی ویکھ الاپ چارے ہتھ چُم قربان ہو جاؤندا اے
جلتر نگدا کدی آواز کرے لدی لہر سر بین دی چاؤندا اے
قُقنس سندیاں سوز گداز ہویا عاشق راگ وا اگ چلاوندا اے
شوق نال وجا کے دنجھلی نوں پنجاں پیراں اگے کھڑا گاوندا اے
کدی ہلے وہے کاہن نے بشن پدے کدی مجھ پہاڑی تے لاؤندا اے
کدی ڈھولتے ماروں چھوہ دیندا کدی بوننیاں چاسناؤندا اے
ملکی نال جلالی دے خوب گانویں وچہ جھیوری تے کلی چالاؤندا اے
کدی سوہنی تے مہینوال والے نال شوق دے سد سناؤندا اے
کدی کرڈھی دھرتیاں نال کبت گانویں کدی سوہلے نال رلاؤندا اے
سارنگ نال تلنگ سہانیاندے راگ سوہنے دا بھوگ پاؤندا اے
سورٹھ گجریاں پوربی للت بھیروں دیپک راگدی ذیل بناؤندا اے
گاویں بھیروں نال دھنا سری دے روپ جوگدیو وچہ الاؤندا اے
مالکونس دیو وچہ پھر گیت چھوہے کدی وچہ آساوری آوندا اے
ٹوڈی میگھ ملہار نے گوندلائے سری چت ہی نال رلاؤندا اے
مالسری تے برج دا راگ بولے اتے تاؤڑا وچہ وجاؤندا اے
کدارا تے بہاگڑا راگ مارو نالے کاہنڑے دی سُر لاوندا اے
بھیرو نال بلاسیاں بھیم بولے اتے تاؤڑا وچہ وجاؤندا اے
کلیان دیناں ٹہنس بولے نت راگ دی ذیل بتاؤندا اے
بڑے نال پہاڑی جھنجھوٹیاندے ہوری نال آسا کھڑا گاؤندا اے
راگ بسنت ہنڈول نے رام کلیان بیلو نے دیاں سُراں الاؤندا اے
پلاسیاں ٹال ترانیاں دے واد تشاہ نوں کھڑا سناؤندا اے

خوش شدن پیران بر رانجھا

راضی ہو پنجاں پیراں حکم کیتا بچہ منگ دعا جو منگنی اے
اج ہیر جٹی مینوں بخش اٹھو رنگن شوق دے نال جے رنگنی اے
مینوں کرو ملنگ بھبوت لاؤ بچہ اوہ بھی تیری ملنگنی اے
نہ سویں نہ چھڈ طاوہاں جاویں گھر ماہیاں دے نہیں منگنی اے
جیہے نال رہے تیہے ہو جا ینے ننگا نال رلئے اوہ بھی ننگنی اے
وارث رانجھنے تے مہربان ہوئے پیراں آکھیا نہیں ایہ سنگنی اے

دعا پیران در حق رانجھا

رانجھے پیراں نوں بہت خوشحال کیتا دعا دتیو نے جا ہیر تیری
تیرے سبھ مقصود ہو رہے پورے مدد ہو گئے پنجے پیر تیری

لہ جیسے کے ساتھ ہم ویسے ہو جائیں یعنی جیسے دوسرا آدمی سلوک کرے اس کے ساتھ ویسا ہی کرنا چاہیئے - ۱۲

جتھے بنے بھاری کریں یاد ماہنوں مشکل ہوگ آسان اخیر تیری
ہور غیر نوں جی اُٹھا لینا ہوسی ہیر دے سنگ کھلیر تیری
جاگو نج توں وچہ منگواڑ بیٹا بخش لئی ہے سب تقصیر تیری
وارثشا میاں پیراں کا ملاں نے کرچھڈی ہے نیک تدبیر تیری

دریافت نمودن رانجھا حقیقت عشق از مٹھی حجام زادی!

رانجھا پچھدا آئیکے نائنے نی دسیں دل کوئی عشق دے گھاٹ دانی
مٹھا پھل بہشت دیاں میویاں دا مزا اوڈ ہے بار دے وات دانی
بحر عشق دے وچہ غرقاب ہویا ہور خوف نہ رنج آفات دانی
عشق ہیر دے وچہ میں رجھ رہیا اٹھے پہر جھورا بھات بھات دانی
نال عقل وچار وچار کیتے دسیں ذات صفات عورات دانی
نالے آل تے نسل شریف ہووے کیہڑا چنگا ہے صفت صفات دانی
گھر دس توں مٹھے نیک بختے جیتھے واس ہووے دنرات دانی
کتے جاگھ نویکلی کنج گوشے قطع وقت ہووے ملاقات دانی
نیک بخت جیہی نظر آوندی ایں مینوں دس کوئی راہ نجات دانی
وارثشاہ پچھان کے دس جائیں عشق چنگا ہے کیہڑی ذات دانی

جواب مٹھی نائن میاں رانجھا را

مٹھی بولدی جیہ تدبیر کرکے تینوں دسیاں رانجھا چھوہرا وے
۲۲۰ حال عشق دا کھول سناونی ہاں جیہڑا ورتیا بھورا بھورا وے
۲۲۱ بنھ عشق دا چلنا بہت اوکھا راہ عشق دا اوہرا سوہرا وے
۲۲۲ مزہ عشق دا کوڑا ئے زہر وانگوں تلی گھت کے چکھنا موہرا وے
۲۲۳ کالے عشق دے حرف جیوں ناگ بیٹھے کنڈ گھت کے تہر اچوہرا وے
۲۲۴ بھیت عشق دے نوں سوئی جاندا اے مرد رند جو عقل دا گوہڑا وے
ابنویں عشق غذا گھمیار یاندا اگے نہسان اوکھڑا موہرا وے
کچا عشق جولاہیاں دا پان وانگو پچھے ہیا وہاری نے ٹھوہرا وے
چڑھیا عشق مچھیانی نوں چھک واگاں نہیں نٹھ سکیندا چنگا کھوہرا وے
عشق نرنگھیا ٹھیا لیاندا شیخ زادیاں دا زور وہرا وے
۲۲۵ اڈچمڑے عشق نوں پنجاندا جویں چھپیاندے وچہ گوہڑا وے
۲۲۶ وہایا ماچھیوں عشق سی سکھنی دا اوہتوں پیا جھبنا ندا روہڑا وے
۲۲۷ لٹ پٹا ہے عشق بنگالناں دا ہندوستاناں دا پنچھوہرا وے
۲۲۸ عشق بار وچہ گجیا شیر وانگوں بھر ٹبد ٹپ دا کیرتے کوہرا وے
۲۲۹ توڑے کس دا عشق کواریاں دا دیندا ابھر انت انھوہرا وے
۲۳۰ گیا کھٹھ چاوڈ ہاہیاں دا ساری عمر ولائیکے جھوہرا وے
۲۳۱ ڈھول مار کیتے ڈہاناں جھنگ اتے نہیوں ہٹدا ہٹھدا موہرا وے
۲۳۲ بھنگ گھوٹواں عشق سند ہٹیاندا دیندا عمل سوایا دوہرا وے
بھات بھات دا دسیاں عشق تینوں جیہڑا ہووے اکیہراتے دوہرا وے
وارثشاہ رانجھیٹے نوں عشق دساں عشق جوین نٹھو ردا پھوڑا وے

لے مویشیوں کے بیٹھنے کی جگہ ۱۲

بازکیفیت نمودن از عشق مٹھی پیش رانجھا

معنی بازکیفیت عشق دی کری از رانجھے کولوں

تینوں ہور بھی کھول کے دسی آن سب ذات کذات دا عشق بھائی
گرہستی وانگ گلیا عشق دائیاں دامنہ لگدیاں ہٹیں سچ جائی
نیڑے ڈھکدا عشق نہ کنجر باندے اگے میہوییاں دا کھڑا حال پائی
چلے چڑھیا سی عشق کمگرانیاں دا صقلی گرہیندا ایہے تلوار جائی
عشق داتری داہڈواں چوہڑباندا اگے کھوجیاں دے اگے ہٹ جائی
چڑھیا ونج تے عشق سی پیرنی دا بازیگر دیندے پٹڑیدی چھال لائی
قزلباش ہے عشق سی پیرنی دا چڑھیا غضب دا کنک تے فوج دہائی
بیرزادیاں دا عشق سرس ہوندا ہتبیانیاندا پچھ تجھ جائی
کھلا عشق توں ویکھ بپھاڑناندا اتے پشوزناں دا پردے وچہ پائی
لینھگا پایائی عشق ونجاریاں دے تے مہانیاں دا ابھرے نقش لائی
وضوسازیا عشق سیدزادیاندے اگے کھڑا ارائن دا بھل جائی
لوہرے مار دا عشق منہاریاندا چوڑی گرنی دا چھڈے نہ سدھ کائی
رام جنی دے عشق دی گل کریئے پت لاہ کے سٹیا وچہ کھائی
کولا پٹ ہے عشق پٹھولناں دا الجھے ریشمی وانگ نہ گنجھ کائی
رولے وانگ ہے عشق پٹ پھیریاندا جبو نے وچہ دریاتھر تھل پائی
بے تھوا عشق پکھی واراناں دا پنڈ پنڈ بھاجڑ سرتے پھرے جائی
پچی وانگ ہے عشق کھترانیاندا اگے باہمنی دیکھڑا کھیر کھائی
اوسیاں پاؤندا عشق سنھونیاندا اگے کھڑا دھروٹیندا خرچ کھائی
نس سبھناں سی عشق لبانیاں نوں اگے کہے ٹھڑ بھوبخیدا ہوے بھائی
مستحب سی عشق درویشنی دا اوڑیا ڈومنی دے اگے تجھ پائی
مٹھے ونج لگے عشق خانگی دا جیویں بھٹک حضور دی وگ جائی
بھاری ہو بجواں عشق ماہتمانیاندا وچہ چنگڑی دا گھٹ گو رجائی
تنگ پھرے جے عشق کلالنی دا بھنہ جیویں دے بھلی جھوک لائی
سولی چڑھیا سی عشق گیانیاندا جنہوں فہر سیال دی رات آئی
زیور سوہنے نے منشیانیاندے تے نزاکتاں دارتگ تنگ آئی
کنڈل مار دیا عشق سپاہنیاندے گھنٹے شوکرا تتے مارے ڈانگ جائی[1]
صاف عشق ہے رلجناں ڈیلناں دا گھمرٹیاندا مچھی وانگ کھائی
راگ سندر بول دا کھیوڑیدا اگے بھٹنی دا کھلا گیت گائی
نفع منگدا عشق دلالنی دا اگے کھلا محصولن دا سُول پائی
دھڑتھ منگدا عشق دھڑوانناندا اگے کھڑا انبنیتن ڈالفن جائی
کھنڈ بوریاں عشق امروڑیاندا نفعے واسطے مٹھا سی ہٹ پائی
کتراں کیہاں کتر دادرزنی دا اگے کنڈیاں دا کھڑ گنڈ لائی
گگے زانتاں دا عشق عمر ساری نیویں لڑدیاں جھگڑدیاں بیت جائی
گارے ڈھونواں ہے عشق بدوانیاندا سرتے ٹوکری بھر گند سے جائی
عشق سہقبار اچڑی مارناں دا راہ جاندیاں نوں مارے گھٹ جائی
لمبجھڑواں عشق پروہتنی دا اگے نٹنی دا آوے سانگ جائی
عشق ساہنیاندا سے گھٹ کالی اگے کہے بھروین اندھار آئی
چھپ بیاسی عشق کشمیرنے دا اگے پہاڑنی دبردے[2] دقبہ لائی

[1] پشاور کی عورتیں [2] اوڈانک ایک جنگلی قوم ہے اور بردے قید کے معنی جنگل کی قید ۱۲

بدبو کیتی سی عشق سراجنی دے اگے گجری دے سی بھلی بانجھ پائی
رنگ رتا سی عشق لیلارناں دا گمر بندی مٹھی سی چاٹ لائی
عاجز عشق رناں پنڈ والیاں دا سدھ پدھرا چادر نہ چکرا کائی
پکڑ لئے ڈھانگے عشق مہریاں نے اگے سنگدا اونداڈا انگ چائی
لیھا پار سمندروں سمیاندا مارے ٹبیا نتے کھڑا ہاتھ لائی
تار کشتی دا پیا سی کمہلا جیویں گھت مہم سرکار آئی
سینتی مناں سی عشق طرفنی دا جتھے مہر محمد شاہ لائی
کونج وانگ کرلاے سپاہنی دا جنہاں کونت پردیس نہ خبر کائی
حکم کرے تے عشق بروالیاں دا منجی چالیندے جتھے ویہ پائی
چڑھیا کھنب تے عشق جو دھوبناندا کھڑا پتر یاندے اتے سُٹ جائی
وٹنے پھیر دائے ارسی وٹنیاں دا ڈبگرنیاں دا چم گال جائی
تاے وانگ جے بھڑک موچانیاندا دے دب دبیر دی کھل جائی
کلے کھواں عشق ترکھانیاں دا اگے ماشکن دا کھڑا مشک چائی
عشق سگھڑ تے چتر پدمنی دا عزت آبرو دی جس خبر پائی
سانگ پھڑی سی عشق جہر سٹیاں نے اگے کھڑا فرنگ دی تیغ چائی
تینوں دم ساں ئیں عشق کی رانجھیا ہے ناہیں بھٹ بھن ایہ دم نائی
عشق جمیا وطن سیالیاں دے جھنگ باپ تے ندی جھناں مائی
اتے محل تے ماڑیاں گھت رہیا باہر جھونپڑی رانجھنے آن لائی

چھنا میراں دا عشق پھرا رو وانگوں مہانیاں ویکھ کے رنڈ پائی
ٹھوٹھو پکڑیا عشق سرپیساندے چھیارنی دے نال ہانجھ پائی
چسکے خور ہے شہزاں تھرانداسٹھی ٹوکری لون بن ڈول جائی
کھسا کھسن ہے مار دا گگڑ پاندا اگے مورنی دے کھڑی رکھ پائی
آتش عشق ہے آتش بازناں دا کرے خون جبینڈے مگر لگ جائی
پڑ ماریا عشق ارچارنیاں دے جیہڑا انتر ادہان کو دھان کھائی
چڑھا اوٹھ تے عشق بلوچنیاندا مارے پاسنی تے پھڑے سانگ لائی
ہل وانگ گجے سبھرانیاں دا کول بیٹھیاں داپنیا کن کھائی
پاپڑ وانگ جے عشق کموینیاندا انیوہن لیسن خوہلاں دی دال بھائی
اگے عشق توں ویکھ قصائناں دا یاری لا کے ماس نوں ودھ کھائی
چاول وانگ چھڑ دا جند رکٹناندا چھیچ چھانی گھت کے چھٹ پائی
تارے توڑ دا عشق سنیہاریاندا توں صاف تے اندرو نگھو سائی
عشق استرے وانگ ای نایاندا ملوانیاں دا بیٹھا ستر لائی
مانخور ہے ہستنی سنکھنی دا چک مار کے گلھ تے دند لائی
ترنے گسے سٹھ سہیلی دا عشق ترنجھا رسی پاگل وچہ لٹک چائی
عشق بتر ہے قدرت بدی دا جیندے لیکھ لکھیا جھولی وچ پائی
پڑ بلیا عشق سلیٹیاندے کھڑا وچہ میدان دے تنیو لائی
وارثشاہ بختاور گھرا یہو ہور نہیں رانجھیٹیا جا کائی

احوال عاشقان سلف

حال ویکھ توں عاشقاں ساریاں دا رب نبیؐ دا عشق نکھاریا ئی
پھل ذکریئے لئی پناہ ہیزم آری نال اوہ چیر کے پھاڑیا ئی

آدم حوا بہشت تھیں کڈھ باہر وڈا قہر تے خون گذاریا ئی
اسمٰعیل نوں باپ نے ذبح کیتا پچھے چا خلیل نوں چاہڑیا ئی

سلیمان سنے پل وچہ قہر ہویا سٹ تخت نوں چا اجاڑ یا ئی
دنیا داراں دے عشق دا حال دساں مرزا گھت گکھا نوچہ ساڑیا ئی
کام روپ تے دوسری کام لتاں گوراں جام دا عشق تنایا ئی
سسی پنوں سنے زمین غرق ہوئی دچہ تھلاں دے خون گذایا ئی
شمس ڈھول ہمو کے بھاڑ ماچھیا ندے بائی سنے مصری پکڑ مارایا ئی
حضرت شیخ صنعان نوں عشق پچھے ساہنسیا نیاندے سورانوں چاریا ئی
فقر بادشاہ ملک حضور جا سن رنگ رنگ دا محل اساریا ئی
مارے حسنؓ حسینؓ یزیدیاں نے اگے رب دے حال پکاریا ئی
چندر بدن معیار فرہاد شیریں جدوں موئے تاں شکر گذاریا ئی
روڑا ودھ کے ڈکرے ندی پایا سولی چا منصور نوں چاہڑیا ئی
لیلیٰ مجنوں دے تن وچہ دبھ سوئی قاروں بیٹھ زمین نگھاریا ئی
سوہنی ڈب موئی مہینوال پچھے یوسف کھوہ دے وچہ اتاریا ئی
عشق بائی امیر دا خوب ہویا وہاں کھلبان ای دم گذاریا ئی
وارثشاہ کیہے ملکی وخت ڈٹھا ڈھیپے بنھ کے چا کھلاریا ئی

طلبیدن ہیر میاں رانجھا

رانجھے آکھیا آکھاں بیٹھ ہیرے کوئی ہور تدبیر بنائیے نی
متھی نائن نوں سد کے گل کیجے جے توں کہیں تیرے گھر آئیے نی
سد متھی نوں ایہ صلاح کیجے ساڈا اوہاندا بھیت چھپائیے نی
دن رات تیرے گھر میل ساڈا ساڈے سر ب احسان چڑھائیے نی
کڑیاں پاس نہ کھولنا بھیت مولے سبھا جیو دے وچہ لکائیے نی
تیری ماں تے باپ دے لگیر ہوندے کویں تہاں تھوں بات چھپائیے نی
میں سیال اندے ویہڑے وڑاں ناہیں بیٹھے ہیر نوں سہنچائیے نی
اکھیں ویکھئے تے ہیئے کج اکھیں پردہ کسے دا مول نہ چائیے نی
ہیر پنج مہراں ہتھ دتیاں نی کویں مٹھئے ڈول بنائیے نی
وارثشاہ چھپائیے خلق کولوں بھاویں اپنا ہی گڑ کھائیے نی[1]

تجویز نمودن در خانہ متھی

مایا ویکھ کے متھی نوں شرم آئی خوشی ہوئی سو بہت دھیان میاں
مایا باہجھ نہ کوئی ہے بانہہ بیلی مایا باہجہ نہ پنڈ گراں میاں
مایا باہجہ ڈبے عقل ہوش سبھے کسے فکر نہ رہے اوسان میاں
دانشمند نے عقل دے کوٹ پوے مایا باہجھ اوہ ہون حیران میاں
مایا عیب چھپاوندی ناقصاں دے مایا لاج رکھے ہر تھاں میاں
مایا دار دی آدر کرے خلقت مایا باہجہ نہ لیندا ئی ناں میاں
مایا واسطے دین ایمان ڈوبن جنہاں احمقاں نہ کوئی آن میاں
وارثشاہ جے ذکر تو کریں خالق جو کجھ لکھیا دیکھ دیوان میاں

[1] کہاوت ہے کہ راز کو پوشیدہ رکھنا بہتر ہے۔ ۱۲۰۔

مٹھی نائن دا آکھ

نشان دادن خانہ حجاماں

پھلے کول منگو جیتھے بیٹھدا سی اوتھے کول ہیسی گھڑنایاں دا
گھڑنایاں دے حکم سی رانجھنے دا جیہا ساہو رے قدم جوایاں دا
مٹھی سیج وچھا کے پھل پوے اتے آؤندا قدم خدایاں دا
گھڑی رات رہندی گھر ہیر جائے رانجھا وگ چھیڑے مجھیں گایاں دا

مٹھی نائن گھراندی خصمنی سی نائی کم کردے پھرن سایاں دا
چال بھال ہٹھی پھرن والبلاندی جارا کھلد ا لیفا تلایاں دا
دونویں ہیر رانجھا اتے کرن موجاں کھڑیاں کھان مجھیں سیاندا
وارث اپنے کار وچ جار جھن بوہا پھیر نہ ویکھدے نایاں دا

رنجھا ندا نہانا

شناوری کردن ہیر و رانجھا معہ جلیساں در دریائے چناب

دہیں ہووے دوپہر تے آوے رانجھا اتے اودھروں ہیر آوندی اے
پنج نہاؤ نیدا کدے روز جیتی نت ول جھناندے آوندی اے
اتے دریا جھناندے تے رل ہو اکٹھڑی نہاوندی اے
اوہ وجھلی نال سرود کردا اوہ نال سہیلیاں گاوندی اے
کائی چھڑی لک نغں مشک بوسی کائی مکھ نوں مکھ چھپاوندی اے
کائی آکھدی ماہیا ماہیا وے تیری مجھ کٹی کٹا جاوندی اے
کائی آکھدی ایدے ہو رانجھا وے ربا ہو وے یار نوں ہاوندی اے
اک تاریاں ترن چوا کرکے اک نسل رہڑدی آوندی اے
اک ہین تے مہنگھ چترانگ بنکے سرخاب تے کونج بن آوندی اے
اک ڈھینگ بنے اک بنے بگلہ اک سنگھ جل کاونی آوندی اے
اک لدھر ہو کے کڑکڑ آوے اک ہو سنسار سرلاؤندی اے
ہیر تیرے چو طرف ہی رانجھنے دے موری مچھلی بن بن آوندی اے

ایہ مہیں لیا بہاوندا ئے اوہ نال سہیلیاں آوندی اے
رانجھے نال سہیلیاں ہیر نڈھی نراعشقدا خوب وکھاوندی اے
نالے نہاوندی تے نالے کرے خوشیاں دن رات ایہ کھیڈ مچاوندی اے
کالی زلف نچوڑدی رانجھنے تے کائی آن گلے نال لاوندی اے
کائی میریاں آکھ کے بھج جاندی مگر پڑے نے ٹبیاں لاوندی اے
کائی کامریلے خربوزیاں نوں کوڑے بکبکے چابناوندی اے
مردے تاریاں ترن چوا کرکے اک چھال گھڑم دی لاوندی اے
اک شرط بدھی ٹبی مار جائے تے پتال دی ہی مٹی لیاوندی اے
اک وانگ لگوہیاں سر کڈھن اک اوگت پیا تنگ بلاوندی اے
اک اوگت بنے ٹٹیھری ہو اک کلکلہ ہو وکھاوندی اے
اک دے بیلیٹیاں ہو بہن مشک وانگراں ڈھڈ پھکاوندی اے
آپ بنے مچھلی نال چاوڑاں دے ہیں رانجھے نوں کول بہاوندی اے

اوس تخت ہزار یدے ڈنبھرے نوں رنگ لے نگدیا جالیاں پاوندی اے
وارث شاہ جیٹی ناز نیاز کرکے نت یار دا جی پرچاوندی اے

کیدو نے ملکی اگے چغلی کھائی

غمازی کردن کیدو نزد ملکی

ویکھ ماہیا ں پالیاں حال اوہناں کیدو لنگے نوں جا سنایا ئی — کیدو سندا ای گل نوں بھالدا سی موہڑے پا مر گا نڑی آ یا ئی

کیدو آکھدا ملکئے بھیڑیئے نی تیری دھی وڈا اچنچر چایا ئی — جانیں تے چاکدیناں گھلدی ایہں ملک دا ارتھ گوایا ئی

ماں باپ قاضی سب ہار تھکے ایس اک نہ جی تے لائیا ئی — مُنہ گھٹ رہے وال پٹ رہے لنگ جٹ رہے لٹکایا ئی

سنگھ گھٹ رہے جٹاں پٹ رہے انت ہٹ رہے مینوں تایا ئی — مہنڈیاں پٹ رہے تے نکھٹ رہے انت ہٹ رہے غیب چایا ئی

متیں دے رہے دل کھو رہے ہیر سبھوں رہے لوہڑا آیا ئی — وارثشاہ میاں سنئے معاملے نوں لنگے رچھنے آن جگایا ئی

ملکی دا جواب کیدو شیطان نوں

جواب ملکی با کیدو شیطان

ملکی آکھدی سدنوں ہیر نائیں چھب ہو نوں اولیا نائیاں وے — الفو موچیا موچیا وا گیا وے ڈھڈو ماچھیا بھج توں بھائیا وے

۲۲۳ نہتو چھینیا لدو پینجیا وے کھری کرو برو الیا گاہیا وے ۲۲۴ صدقی پا ولیا لکھنی تیلیا وے بہلی ٹھولیا رلک نوں ماہیا وے

دیکھو ڈہڑی وڈھکے کدیٹر ینوں میں اک کے گل سنایا وے — لاٹق ایس اولاد میں کجھ بہاں دھی آتشی تہمتاں لائیا وے

۲۲۵ جمن بنج ایو جیہیاں گھریں دھیاں جنہاں جگدی ریت کھلائیاوے ۲۲۶ دھیاں ہوندیاں آیانے ملک اتے ہیر ایکسیا لانوں لائیاوے

۲۲۷ پچھے چاک دے آپ رو لاک ہوئی سر ماپیاں دے کھیہ پائیا وے ۲۲۸ مینے مار شریک تے نک وڈھن میری جھوریاں مت گوایا وے

۲۲۹ اچھل جاوندی میں جمن ویر او ہدے کسے گھڑی تنی ہیر جائیا وے ۲۳۰ بیلے وگدیئے نت چاک پچھے گھر بار دی ہوش بھلائیا وے

کھیڈن گئی نہا نجلے گھروں نکلی سماں شام پئی نہیں آئیا وے — وارثشاہ ماہی ہیر نہیں آئی مُہر منگواں دی گھریں آئیاوے

کامیاں دا ہیر نوں لبھن جانا

رفتن مرداں بطلب ہیر

جھکہڑ ڈوم تے فتو کلاں دوڑے بیلے چوہڑا لتے جھنڈ و چاک میاں — جا ہیر اگے ڈھم گھبانے بچہ کبھی اُڈائی آخاک میاں

ماں تیری تیرے انتے بہت غصے جانواں ماردیسی چوک راک میاں — رانجھا جاہ تیرے سر آبنی نالے آکھدی ماریئے چاک میاں

لے جگ دی ریت بھلائی یعنی جہاں کی رسم یعنی شرم حیا جو کنواری عورتوں کو ہونا چاہیئے اس کو بدل ڈالا اور اس کے برخلاف کام کیا ٢ہ اندیشوں نے میرا عقل گم کر دیا ٣ہ یعنی تیرا باپ بھینسوں کے چرواہے یعنی رانجھے کو جان سے مار ڈالے گا۔

طوطا انبدی ڈالی تے کسے موجاں تے گو لیلڑا اوس پٹاک میاں
چلھیں سیالاں نے اج نہ اگ گھتی سارا کوڑماں بہت غمناک سیاں

سیالاں فکر کیتا تیرے مارنے دا گئے آپ نوں بہت چالاک میاں
وارث شاہ تیمورے مارنے نوں جوڑی سبھ جھنڈاں دی ڈھاک میاں

آمدن ہیر نزد مادر

ہیر ماں نوں آن سلام کیتا ماں آکھدی آنی نہری لے نی
اردی بگنے تے مالزادے نی غصے ماری اے نہر دی لے نہر یئے نی

ہر بوٹے گوئیے بے حیائے گھنڈ وٹی اے گل دوپہری لے نی
ڈُہلا گئے بٹنی ایں گڈھنی ایں چھیل چھدیئے جھنی ایں چھہریئے نی

نوا کائیکے ساٹے لوہڑ دتا لنگ گھڑ ونگی نال مطہری اے نی
ہن آکھنی اوں ٹل جا ساتھوں جہرا انجھیدے نال دیئے مہریئے نی

241 چاک نال جاکے پھسیں گنڈھیں مشک گھتی اے کتی اے ہریئے نی
242 جھگھر جھلی اے تے کھرک بٹی اے نی گلوں ساڈیوں لہو گاہڑیئے نی

243 کن گلبٹھی انے تے چکر پھیرنے نی چترا موٹی اے آگدہری اے نی
244 اکھیں گھڑنی ایں تے سنگھ گھورنی ایں تھلب گلھنی ایں نے وہڑیئے نی

245 موت پٹی اے تے سندھرٹی اے نی منہ پاٹیئے تے ناساں چیریئے نی
246 یار نوالیئے گنڈیئے گنڈیئے نی آسا منے چاک کھدیڑ دی اے نی

247 نی مموئے شوخ پٹولئے نی عشق باز تے خانگی اے شہریئے نی
248 ان تھکی اے وگدی اے ہو ہریئے نی ٹھگ ٹھلی اے جھوٹیئے ٹھہریئے نی

249 کوڑ گندے زہر دی اے رنگنے نی۔ وٹیر کھوئی اے کٹک کمہری اے نی
250 بھر بھوبھکی اے تے کوہڑ کریئے نی سر بھنساں نال کوٹھری اے نی

251 کیتہ اے خوار سنسار ہوئیں اپناہ نوں شرم حیا تے کھٹری اے نی
252 چونگ ڈھابدی آڈ جھلاردی اے گھرل واہن دی ڈونگنے لہریئے نی

ساہناں نال ہمیں دن لت کھندی آٹلیں کیتی اے ویہری اے نی
آج رات تینوں مجھو ولہڈ وہاں تیری ساعت پٹی آندی قہریئے نی

ایس کم تھیں باز جے نہ آیوں تیری شامت آوسی کہری اے نی
وارث شاہ جدوں کپڑ دھڑی ہوسی تیکیں نس ڈانڈاں اتے لہریئے نی

عذر ہوی ہیر

گنڈ بہت ملوک منہ جھوٹھڑی دا اپڈ جھوٹھ پہاڑ کیوں تولنی ایں
اماں چاک سیالے اسیں ہینگ چھوٹاں کیے غیب دے طوطے بولنی ایں

شعلہ نال گلاب تیار کیتا وچہ پیاز کیوں جھوٹ دا گھولنی ایں
گلاں کسے دی نہیں چلا آندی دانی ہوکے غیب کیوں تولنی ایں

۱ غیروں کے ساتھ جانیوالی ۲ کتی کی طرح جماع کی خواہشمند ۳ درشتی میل جوڑ ۴ موٹے چوتڑ والی۔ نو عمر گلے ۵ آنکھوں سے گھورنے والی ۶ موٹے رخسار ۷ پاک کھدیڑی ملازم کی رگڑی ہوئی ۸ نو عمر گلے جو سانڈھ کے نیچے ٹھہر جاے ۹ بدکار۔ بدنام ۱۰ گھرل واہن جس جگہ پانی زور سے پڑتا ہے آگے سے زمین کی مٹی اڑجاتی ہے ۱۱ سانڈوں کے ساتھ رانڈں ۱۲

ان سنیانوں چاسنا پائی موئے ناگ واںگوں وس گھولنی ہیں	وارثشاہ گناہ کی ساں کیتا اڈے غیب دے کوڑکیدولا تولنی ایں

کلام مادر باہیر

سڑے نیکھ ساڈے لج پئی تینوں وڈھی سوہنی دھی نوں لیک لگی	نت کریں یاری نت کریں توبہ نت کریں پکھنڈ تے وڈی ٹھگی
اساں منع کرسے ہاں مڑ رنا ہیں تینوں کسے فقیر دی ٹھ کہی وگی	وارثشاہ ایہ کھنڈ تے دودھ کھاندی ماری پھٹکدی گئی جیبھ بگی

جواب ہیر دا

اماں بس کر گالیاں دے نا ہیں گالیں دنیاں وڈا سراپ آوے	بنا ربدی ہتھی بہت اوکھی دہیاں باریاں وڈا پاپ آوے
لے جا مرسیں جھیڑا بٹی نوں کوئی غیب تے سول دا تاپ دے	وارثشاہ نہ مڑاں گی رانجھنے تو بھاویں پدے یا پدا باپ آوے

خاموش شدن ملکی

ملکی ویکھ کے ہیر دا شوخ دیدہ چپ کر رہی ہوں نہ بولدی اے	سیھو خویش قبیلڑے اپنے نوں رانجھیٹے یار دے نام توں گھولدی اے
دم مارنے دی جا گہ رہے ناہیں اوہ تاں وڈے پہاڑوں تولدی اے	لکت ہاسو آپ دا مرن اتے وارثشاہ دیوانگ نہ ڈولدی اے

مخاطب شدن کیدو باسیالاں

کیدو آن کے آکھدا سوہر پوکے دے تینھوں کون چنگا مت دیسیا اوئے	میہیں مٹھیاں تے نال سیال مٹھے اجکل دگاڑ کرسیا اوئے
ایہ مت والیاڑ نہ جائے خالی ہیچ گڈ دا پاس نہ دیسیا اوئے	ہتھوں مار سیالا نے گل ٹالی پرہاں چھڈ جھیڑا ہو بھسیا اوئے
اک رگ وو دھیک ہے لنگیاندی کرت گھن فریج ملکھیسیا اوئے	وارثشاہ اے لج مشٹنڈرا اے اکھیں ہیٹ ہے بنے چیسیا اوئے

باز کلام کیدو

کسے لیے وزنوں ملک مشہور ہوسی چوری یاری جو عیب کو اریانوں	جہناں مان ہے پنجنے کُدنے دا کون رکھے رناں ہر یاریاں نوں

لا نہ سننے والوں کو سنا دیا ئلہ مرے سانپ کی طرح زہر گھولتی ہے تلہ کسی ولی کی بددعا نے تاثیر کی۔ لعنت کی ماری ہوئی سفید رنگ یعنی لاغر بے رونق چہرہ والی ہو گئی ئلہ بھائی کے ماتم پر پیٹنے والی یا اپنے آپ کو بددعا ہے جو عورتیں غصے میں اپنے حق میں کہتی ہیں ئلہ مجھے غیب سے درد والا تپ چڑھے ئلہ یعنی اگر چہ دادے کا باپ نصیحت کرنے کو آئے ئلہ بڑے پہاڑ کا وزن کرنا ناممکن کام کا آمادہ وہ سوہر اخسر کو کہتے ہیں اور بطور دشنام بھی بولا جاتا ہے ئلہ بیلی کا پیہہ اس سے نہ گذر جائے گا یعنی تمہارے سر پر سے گذر کر چور کرے گا مطلب یہ کہ ایک بھاری نقصان ہونے والا ہے۔ ۱۲

دن رات خراب وچ بیلیاں دے رانجھے رہے بھنو دہاریاں نوں — اوس پا بھلاوڑے ٹھگیا اے کم پہنچیا بہت خواریاں نوں
جدوں چاک اوہال لیجاگ نٹھی تدوں جھو نہ سو بازیاں ہاریاں نوں — وارثشاہ میاں جنہاں لایاں نی سوئی جانتے یاریاں نوں

خبر یافتن ہیر از شکایت کیدو

قصہ ہیر نوں نرت سہیلیاں نے جا کن دے وچ سنایا ئی — تینوں مہنا چاکدے کیدو اس پرہے وچ شور مچایا ئی
ڈھول وانگ حرام شیطان دے جی[1] ڈنکا وچ بازار دے لایا ئی — ایہ گل بے جاوسی اج خالی توں ہیر کیوں نام دھرایا ئی
کرچھڈ ایس دے نال ایسی سنے دیس جو تیرا پایا ئی — وارثشاہ ایرا ہریاں من نا ہیں لنگے رچھنے معاملہ چایا ئی

تجویز نمودن ہیر باہم نشیناں

ریولو کھاں تسیں سہیلیو نی لنگے لچ دی بھگت سوا لیئے نی — مار کتکے کدھن ماچھیاندے اینوں جان بقین چا گذاریئے نی
نال ٹھکیاں ہوریاں کھل گھتو مار مار نہ زمین پٹکاریئے نی — ہولاں گھجیاں پھراں دیوچ مارو تا لوجتیاں نال ابھاریئے نی
اینوں ملکے چلئے پڑھے اندر چلو حال ہی حال پکاریئے نی — وارثشاہ سہیلیاں آہندیاں نی ایہ چال توں سکھ لے ڈاریئے نی

کلام ہیر باہمنشیناں

ہیر آکھیا واڑکے بھلے اندر گل پار سامنہ گھوٹ گھتو — لے کے کدھن تے کتکے ماچھیاندے دھر ادھڑ ہی مارکے کٹ گھتو
سنگھوں پکڑ گھسیٹ کے پاچھی کسے ٹوئے دے وچ پہ سٹ گھتو — مار وایس نوں لاکے اگ جھگی ساڑ بال کے چیر سبھ لٹ گھتو
نال جتیاندے کروچھاڑ النگ پیر سبھ اوسدے جٹ گھتو — وارثشاہ میاں واہڑی بھنٹر ید جو کوئی وال دے سبھ پٹ گھتو

گرفتن جلیساں ہیر کیدورا

سیال نال مل کے ہیر نہا کیتا کھنڈ پھٹ کے گلیاں ملیاں نی — کیدو آن وڑیا جدوں بھلے اندر خبراں تست دے ہیر نوں گھلیاں نی

[1] بری بات کی افواہ پھیلانے والے آدمی کے بارہ میں اللہ صاحب نے فرمایا کہ جو تہمت لگاوے (ترجمہ) ٹھکارے ہوئے پکڑو اور مار کے ٹکڑے اڑا دو۔ ۱۲

ہیر دا کیدو دی شکایت دی خبر ہونا

ہیر دی سہیلیاں نال صلاح کرنا

سہیلیاں نال ہیر دی گل

ہیر دیاں سہیلیاں دا کیدو نوں پکڑنا

ہتھیں پکڑ کے کانیاں شاہ پریاں غصہ کھا کے ساریاں جلیاں نی
کیدو گھیر جیویں گدھا گھمیار پکڑے لاہ سہلیاں پکڑ ہتھلیاں نی
گھاڑ گھڑن ٹھٹھیار جیوں بھن دھمکاں ڈھائیں چھڑ دباں مُوسلیاں جلیاں نی
وارث شاہ وداں لوہار پوندے دھمکاں نال جویں ہتھوٹیں ہلیاں نی

سہیلیاں دا کیدو نوں مارنا

زدوکوب کردن جلیساں کیدو را

گل پا کے سہلیاں لاہ ٹوپی پکڑ جلیوں سنگھ نوں گھٹیا نے
بھن دولے تے کنگے چھرن تیں رو ہڑ وچہ کھوڑ دے سٹیا نے
جھنجھوڑ کے کٹ کے توڑ موڈھا لا نگہ پاڑ دھڑا دھڑ کٹیا نے
مُچھاں پٹ کے نالے پٹ داہڑی مار مار کے نے چا سٹیا نے
نالے مار کے ٹکیاں چُور کیتا وانگ اوٹھ دے ڈھا کے جٹیا نے
وارث شاہ میاں کھچی پاڑ لانگڑا یہ تاں ڈڑا کھتھرا کھٹیا نے

ایضاً

اک مار لتاں دوئی مار چھمکاں تریئی نال چٹاکیاں مار دی اے
کوئی ہاٹ وٹا جتی ٹھیم پتھر کوئی پکڑ کے دھوں مُڈھ مار دی اے
کائی مس کے جھیاں دے گلیں کائی پٹ نہ پٹے اگ ساڑ دی اے
رورو عاجزی کریندے بلے پیریں کھاوے قسم جبار قہار دی اے
کوئی پٹ داہڑی دُبر وچہ دیندی کوئی ڈنڈ لا کا وچہ گزار دی اے
کائی گھول کالکھ منہ سر کرکے کالا پیا وانگ میت گنہگار دی اے
اوہنے کوک فریاد نہ سنے کوئی رہی واہ نہ حال پکار دی اے
چور ماری دا ویکھن چلو سارے وارث شاہ ایہ ضبط سرکار دی اے

ایضاً

کیدو کھا کے مار آ ٹھیا اے گھر کے کلے تے باندر سٹ خوروانگوں
نالے مار کھائے نالے مار دے وہناں سٹاں جھلدائے گدڑ کور وانگوں
پاڑ چھنیاں سُتھناں کرٹ تیاں نیں چک وٹے ٹھکے چیکدا چور وانگوں
دتے پھرن پروار جیوں چند والے گرد پائلاں باندیاں مور وانگوں
سا ہو مدا مال جیوں وچہ کوٹاں دوالے چوکیاں پھرن لہوار وانگوں
وارث شاہ انگیاریاں بھکدیاں نی ایدی پرہتے جند کور وانگوں

ویران کردن دختران خانہ کیدو را

اوہ پھاٹ کے کٹ چکچور کیتا سیالیں لائیکے پاسناں دہایاں نی
ہتھیں بال مولہڑے کاہ کانی وڈے بھانبڑ بال لے آیاں نی

لہ زلفیں اکھاڑ جاتی ہیں ۲ یعنی مارنے کے لئے تیار ہوا ۳ بندر مار کھانے والے کی طرح ۴ گیدڑ کی طرح ۵ دانتوں سے کاٹنا اور شور کرنا ۶ کوٹ کا چکنا چور کیا ہوا۔

مجھگی سارکے بھانڈ نے بھن سارے گڈکتیاں چا بھجایاں نی
کی لڈکیاں دی کرتوت دساں گلاں اک تھنیں اک سوایاں نی
جل پاڑکے ساڑکے فتح پائی لگیاں ہیر نوں ملن ودھایاں نی
فوجاں شاہ دیاں وارثا مار مبھر اٹھ پھر لاہور نے آیاں نی

گریہ زاری کردن کیدو

کیدو لتھ لپیٹڑا خون وگدا گھیندے گوکے باہو ڑی نے فریاد میاں
کفنی پاڑ باد شاہ تے جا کوکاں ہیں ناں پٹ سٹیا بنیاد میاں
چلو جھگڑ یئے جل کے پاس قاضی ایہ گل نہ جائے برباد میاں
مینوں مار کے ہیر نے خوار کیتا پیچو پنڈ دیو دیہو کھاں داد میاں
مینوں لتاں نوں مار یا سچ پچھے شیریں ماریا جیوں فرہاد میاں
وارث احمقاں نوں بناں پھاٹ کھادے نہیں آوندا عشق سواد میاں

زجر دادن چوچک کیدو را

چوچک آکھیا لنگیا جا ساتھوں تینوں گل ہے جھگڑیاں جھیڑیاندا
تیرے وسب معلوم ہیں سب ساہنوں لاٹری تو داہیں لگ لوٹیڑیاں دا
تینوں صلح سلوک دا گل ناہیں ساہنوں آوندا دکھ بکھیڑیاں دا
آپ چھیڑ کنینے چھپوں پھریں بھوندا ایہو تج ہے ماہنواں بھیڑیاندا
پھریں چھیڑدا کڑیاں ایانیاں نوں اتے روناہیں رس کھہڑیاں دا
ملے سرانوں جا و چھوٹ ناہیں تینوں مان ہے بان دو بھیڑیاں دا
سرداہیں چوداں اکیاں داشو ہا بیٹھا ہیں ساہویاں پیڑیاں دا
آپ چوپتے آپ مرکھنٹ وہیں کھوج ناڑ ناہیں دو روتے نیڑیاں دا
کھوہ گل جہان سبھ راس گیڑے تینوں گل ہے الٹیاں گیڑیاندا
تینوں وَیر ہے نال ایانیاں دے اتے دل ہے دے بیڑیاں دا
پہلوں چھیڑنا اپنی وار رونا کم بھیریاں جد کھدیڑیاں دا
وارثشاہ ابلیس دی شکل کیدو ایہو مول ہے سب بکھیڑیاندا

جواب کیدو پیش چوچک

مینوں مار کے ادھلاں منج کیتا جھگی لاموانڑا اساڈ یانے ۲۵۴
کھنگ گھوٹنے دور سب کھن سٹنے لے کھا گیا بلی چا ماریانے ۲۵۵
۲۵۴ گڑ کتیاں بھنگ افیم لٹی میری باؤلی چا اجاڑیانے
۲۵۶ دور بھنکے کنکے چھٹن نہیں پیوند جلیاں پھول کے پاڑیانے

لہ رہنے کی جگہ جو کانوں کے چھپروں کی بنی ہوتی ہے ۲ہ ارشاد سلطان محمود غزنوی ؒ ۳ہ جلدی جلدی بے رحاس ہو کر ۴ہ کوٹنے کے سوا عشق کا مزہ نہیں آتا ۵ہ سوہان جاسوس ہیرے مقابل فوج کے گوپے ۶ہ اور تجھے الٹا چلانے کا طریقہ یاد ہے ۷ہ پے ۲ ع اور بعض آدمی ہے کہ خوش آوے تم کو بات اس کی دنیا کی زندگی میں اور گواہ پکڑتا ہے اللہ کو اپنے دل کی اس پر وہ سخت جھگڑالو ہے ۸ہ یاروں کے ساتھ نکل جانے والی عورتوں نے ۱۲

۲۵۷ دھڑ دیں دہاڑے ملک مال لٹے میرا دیس نے دیس چاہاریا نے

۲۵۸ دھروئی رب دی پہوچکا عشق دیچھے میں غریب نوں بجھ کے ماریا نے

۲۵۹ مار اڈیاں عقبیاں ڈھیم سیتھر نال چھمکاں دے چم آتاریا نے

۲۶۰ وارث شاہ غریب دا غضب پوسی دین دنی دا خوف وساریا تے

کلام چوچک با کیدو

۲۶۱ جھوٹھیاں سچیاں چغلیاں جوڑ کے تے گھروں گھرتوں لُتیاں لاونا ئیں

۲۶۲ پیو تیراں نوں ماریا یار کولوں ماواں دھیاں نوں پاڑ و کھاونائیں

۲۶۳ تینوں مان ہے نرا کماونے دا انہیں مکراں پیا لڑاو نا ئیں

۲۶۴ پراں جا جٹا پچھا چھڈ ساڈا اسانوں کاسنوں پیا اکاو نائیں

۲۶۵ چالاں بھیڑیاں تیریاں لنگیا اوئے محل چاڑ ہر کے پُٹیا نچاونائیں

۲۶۶ وارث شاہ کم چھڈ بریانڈے عقبیاں ذات سادات سداونائیں

فریاد کردن کیدو پیش برادراں

۲۶۷ دھروئی رہدی نیاؤں کماؤ پنچو بھر بدیس وچ پھاٹیا کٹیا ہاں

۲۶۸ مرشد بخشیا سی ٹھوٹھا بھنیا نے دھروں جڑ ہاں تھیں لائیں پٹیاں ہاں

۲۶۹ میں ماریا وِ بکھد سارے دھروہ کرنگ ہوئے انگ ہٹیا ہاں

۲۷۰ ہڈ گوڈڑے بھن کے چور کیتا لڑی دار گدوں وانگ کٹیا ہاں

۲۷۱ میری مار کے کڑیاں مجھ گدھی کتے ہلکے دیوانگ میں ہٹیا ہاں

۲۷۲ وارث شاہ میاں وڈا غضب ہویا روروکے ہتھ کٹھیاں ہاں

پرسیدن رئیساں از جلیساں ہیر

کڑیاں سار کے پنچاں نے پچھ کیتی لنگا کاسنوں ڈھا کے ماریا جے

آکے باہجہ تقصیر دے ماریا جے اک نے کوئی گناہ نتاریا جے

حال حال کردا پرھے وچہ آیا وڈا قہر تے خون گذاریا جے

جھگی ساڑ کے مار کے بھن بھانڈے ایس فقرنوں چا اجاڑیا جے

ایہہ رچھ فقیر کیوں چھیڑیا جے اوس پرھے وچہ سور کھلاریا جے

سا تھے سچ بولو کیہڑی گل تیچھے کرننگ فقیر کھلاریا جے

کھود کون تقصیر اندر پھر چوروانگوں کیوں کٹ ماریا جے

پرھے وچہ میاں پچھو چھوہر یانوں اک لا فقیر کیوں ساڑیا جے

کیدو آکھدا دھیاں دی ارد کرکے دلوں رب تے نبی وساریا جے

وارث شاہ فقیر غریب کیدو کتے وانگ کیوں ماردرکاریا جے

لہ پچھلے پاؤں کا پچھلا حصہ جس کو فارسی میں پاشنہ کہتے ہیں اور پاپوش یعنی جوتی اور کلوخ یعنی ڈھیلا اور پتھر اور لاٹھی سے مجھ کو سخت مارا اور چمڑا آتار ڈالا ۔ ۱۲

جواب دختراں پیش رئیساں

منہ انگلاں گھن کے کہن سبھو کاہے کرن بھئیں ایہہ نہ سنگدا اے
ساتھوں کٹیا نکہ تے آپ پچھوں ساہن ہو کے پٹدا رنگدا اے
تیڑوں لاہ گھائی دوالے پھرے بھوندا بھوبھو لکے نوٹ رنگدا اے
ساڈیاں ہکاں ویول دھیاں کردا پچھوں ہوگئے ستھا نسنگدا اے
ناالے کھول کے جوگنوں جو دینداگتا بنھ کے کھچدا اٹنگدا اے
وارثشاہ اجاڑ وچہ جاکیتے پھل کناں اساڈیاں سنگدا اے

فریاد کیدو بار دوم پیش آنہا

اوہ آکھدا مار گوادنا ہڈ گوڈڑے بھن کے چور کیسے
نادر شاہ پنجاب فتور پائے میرے باب دے انہاں فتور کیتے
سنگھوں پکڑ گھسیٹ کے وچہ کھائی تساں مار کے خلق حضور کیتے
جھگی ساڑ بھانڈے بھن کھوہ داہڑی لاہ بھاگ پٹے پٹ دور کیتے
میری حال پکار نہ سُنی کوئی شاہد حال دے اہل قصور کیتے
وارثشاہ گناہ بِتھیں پکڑ کافر ہیر ملائکاں چور کیتے

جواب ہیر و جلیساں او باپد رہیر

وارگھتیاں کون بلا کُتا در کے پرھاں نہ مار دے ہو
اساں نیاؤں ساڈرا ڈھونڈھ لدھا دھیاں سدکے پرے کھلاوے ہو
فریجیاں مکریاں ٹھکریاں نوں منہ لاکے چاوگار دے ہو
ایہہ پچ مستنڈڑ راسیں کڑیاں انے سچ تے جھوٹھ نتار دے ہو
پہلے مار دانال وکار کرداتیں دے پیار سوار دے ہو
اساں بھیا پٹیاں نہیں ہتھ لایا تیں اتنی گل نہ سار دے ہو
بھولو باندرے دانگ کوپتڑے نوں مار چٹکیاں تے پچکار دے ہو
مٹھی مٹھی ہاں ایڈ پراہد پیند ادھیاں سد کے پرے فچہ مار دے ہو
پرس ہو کے نڈھیاں نال گھلدا تسیں گل کی جا نکھار دے ہو
وارثشاہ میاں مرد سدا جھوٹے رناں سچیاں سچ نتار دے ہو

فریاد کردن کیدو بار سوئم

کیدو باہوڑی تے فریاد کوکے دھیاں والیو کروٹیاں میاں
میرا ہٹ پساری دا لٹیا اے کول ویکھدا پنڈ گراں میاں

لہ دختروں کے ساتھ کشتی کرتا ہے۔ تم بات ڈبو دیتے یعنی انصاف نہیں کرتے ۱۲

کیدو دی پنجاں اگے فریاد

میرا بھنگ افیم تے پوست سڑیا ہور نعمتاں[۱] دا کیہا ناں میاں
میںنوں تساں نے برا بناوناہن سچ میں کیہا سنا میاں
میری تساں دے نال نہ سانجھ کائی پن ٹکڑے پنڈ دے کھلمیاں
پرہے وچہ میں آن پکار کیتی دسو بابجھ پینچاں کدھر جاں میاں

طوطے باغ اجاڑ دے[۲] میوناں دے اتے پھاہ لیاوندے کاں میاں
کی کہاں میرے[۳] حق بری ہوئی میرے ہی حق ایہناں میاں
کئی دولتاں نے وڈے مال لٹے کٹری کھٹری دالواں ہین ناں میاں
وارث شاہ نہ دسئے مول اوتھے جیتھے[۴] ہون ایدھر کتھاں میاں

ایضاً

۲۰۳ ایہناں کو ایہاں نفس کوئی جا آکھوندی جو بناندی سدا اوگسی نہ
۲۰۵ جدوں عزتاں کل برباد ہوسن کوئی منہ تسیاڈڑے ہگسی نہ

جوئیں ٹھگیا اوہناں ایمان نائیں ابلیس بھی اس طرح ٹھگسی نہ ۲۰۴
وارث اروندڑے رہ گئے عمر ساری ٹک وڈھیا کانکرے لگسی نہ ۲۰۶

تسلی دادن رئیساں کیدو را

پنجاں دا کیدو نوں دلاسا دینا

پینچاں آکھیا کیدو نوں صبر کرتوں تینوں ماریا نے جھک ماریا نے
بہت دے دلاسڑے پونچھ اکھیں کیدو لنگے نوں ٹھگ کے ٹھاریا نے
تیری جھگی نوں پھیر بنا دیساں جہیڑی لانبھ و لوں اوہناں ساڑیا نے
کیدو آکھدا دھیاں دیول ہو کے وکھو دین ایمان نگھاریا نے

ہائے ہائے فقیر تے قہر ہویا کوئی وڈائی خون گزاریا نے
سبھ لڑکیاں نفس جھڑک جھنب دیکے کول کیدوے کوپسا ریا نے
تینوں پوست افیم تے بھنگ دیساں ہور جو کجھ چاوگاڑیا نے
وارث اٹھ راجہ تے بیداذکری جھو ٹھادے دلاسڑا ماریا نے

تنبیہ دادن مہر چوچک کیدو را

مہر چوچک دا کیدو نوں جھڑکنا

چوچک آکھیا اکھیں وکھا مینوں منڈھی لاہ سٹاں منڈے منڈیاں دی
سر دھیاں دے چھک کے الکھ لاہاں اسیں سبھ کہے ہاں لنڈیاں دی
کیدو گل سن کے خبردار ہویا کمر بدھی سو پگڈنے منڈیاں دی
اکھیں ویکھ کے پھیر نہ مار تدوں جانساں پرھے دو بنڈیاں دی

اکے دیاں نزاہ میں تیرت ماہی ساڈے دیس نہ تھاں ہے گنڈیاں دی
کیدو آکھیا ویکھ پڑ اوناں ہاں بھلاماں کیہڑی ایہناں لنڈیاں دی
ایس ہیر دے پچھے دی بھنگ لیہاں سہلی وسٹاں چاک دجھنڈیاں دی
وارث شاہ میاں ایتھے کھیڈ پوندی ویکھو ہیاندی اتے منڈیاندی

[۱] دوسری نعمتوں کا تو نام ہی نہ لو۔ [۲] باغ تو طوطے اجاڑیں اور کویں پکڑے جاویں عجب زمانے کی بات ہے مثل مشہور ہے کرے کوئی بھرے کوئی [۳] میری تمہارے ساتھ کیا شراکت ہے میں گاؤں سے گدا کر کے کھاتا ہوں اور تم دولتمند اور امیر ہو اس لئے انصاف نہیں ہوتا [۴] اس شہر میں سکونت نہ کرنا چاہیے جس کے مکانات ناہموار ہوں۔ ۱۲

آمدن کیدو نزد ہیر

کیدو مہرتوں لے جواب مڑیا مڑ بھونکدا ہیر تے آیا ای
سب رخت تے مال متاع میرا وچ جھگی دے چا جلایا ای
اک نیچ کے انب نہ کسے کھادے پھر وانہہ شہتوت نہ لایا ای
ایڈا قہر کیتا نال شہدیاں دے بیڑے جیونے ترس نہ آیا ای
ہیر آکھیا کیدو نوں پاس تیرے چاچا بھیڑیا آئیا ای
جیہا نیچے وارثا وڈھ لئی اے وچ حدیث دے آیا ای

مقولہ شاعر

ہوئے چھوکرے نے چغلیاں کرے غیبت لاہ فقر دے وچ نہ آیا ای
شاہی دوہاں جہاناں دی فقر ہیگا نبی وچ حدیث فرمایا ای
لَولاکَ لَمَا خَلَقتُ الافلاک شان نبی دے رب فرمایا ای
پنج نت مارے سوئی فقر ہووے نہیں گدھنے گوڈرا پایا ای
اَلفَقرُ فَخرِی وَالفَقرُ مِنّی حق فقر دے قول جو آیا ای
وارث اگہ پویں گلیں وچ دوزخ تینوں آکھ کھاں کن کٹھایا ای

کلام ہیر با کیدو

ہیر آکھدی قول ایہ حق اونہاں جیہڑے مرد میدان دیدار دیوے
ہر ہر دم دے نال اللہ آکھن اوہ جیوندے جگ نفس نار دے وے
تیرے جیہے بھکے لکھ پھرن بھوندے خوار خجل تاں وچ سنسار دیوے
دینہہ روزہ تے رات نفس جاگدے نی وچہ بندگی ہیں غفار دیوے
جنہاں حرص ہوا دیو چہ جالی اوہ آدمی کسے نہ کار دے وے
وارث شاہ فقیر بن پھر جیہڑے وچ روز قیامت دے ہار دے وے

جواب کیدو

جیہڑیاں دا دیاں عادتاں نہ جان بھاویں نیک کھووں کھا چھڈ دیہو
ایہنوں دے وہگڑے بوڑ دیو چہ بوٹ ستو ڈونگھا وچ زمین تر ڈ دیہو
میلے جاونے نہیں جے ہیر رہندی دونویں پیر جے اوسدے وڈھ دیہو
اودوں گلوں اموڑ نہ مڑن ہرگز بھاویں وچ زمین دے گڈ دیہو
میں تاں پھیر اج گل سناؤنی نہیں میں چو چکیے توں تسیں سد دیہو
وارث شاہ بدعادتاں نہیں جاون بھاویں پھنڈ کے ڈھ کے کڈھ دیہو

کلام کیدو

کیدو آکھیا جیو تدبیر کرکے وچ جومدے جا کے کھیڈدے نی
اکھیں ویکھ پرایاں جھگیاں نوں اگ لانگے ہوئی تریڈدے نی
میرے آکھیاں دھیاں نوں کسن مارے پٹکون ساڈے خون کھیڈدے نی
اچا ویکھ محل نہ ڈگ مریئے چھبڑ چھیڑیئے اپنے جیڈ دے نی

چھپئیں تنگ ۱؎ کے جنگلے وچہ بیٹھا ویکھ بُرے حالے تنگ دیڈھ دے نی
وارث اہل بہشت دے لوک سدھے شوق خچر بانوں بانگ ٹھیڈ دے نی

جستجو کردن کیدو ہیر و رانجھا

وڈی ہوئی اجیر جا چھپیا ای پوہ ماگھ کتا وچہ کنو واں دے
وچہ بیلے دے ڈھینتے چھپ ہیا گھیں ۲؎ ٹکے وانگ گھنسواندے
بیبا لالو ہی لال بیکار داسی کیدو ہو رہیا وانگ کھُنواں دے
ہویا چھاہ ویلا تدوں وچہ بیلے کھڑے آن پئے سسی پنوں دے
پونا بنھ کے رانجھے دے ہتھ ملیا ڈھیر آن لگے رتے چھنواں دے
وارث شاہ فساد دی اگ پا دن کم ایہ نی صوبتاں نواں دے

باہم خفتن ہیر و رانجھا در چراگاہ

جدوں لعل کچہ رینوں کھیڈ سیاں سبھے گھر و گھری ٹھ چلیاں نے
پئے ویکھ کے وہاں کلیاں نوں ٹھنگاں لگے دیاں تیز ہو چلیاں نے
لگے رچھ بلا کوفاتی لے نے ویکھ سُنتیاں گلاں اکلیاں نے
رانجھا ہیر نیا رڈے ہو سُتے کند ہاندی ریاں جہیں نے ملیاں نے
پر ہے وچہ کیدو آن پگ مارے چلو ویکھ لو گلاں اولیاں نے
وارث شاہ میاں جنہاں نیت مندی گلاں تنہاندیاں اسدن گلیاں نے

رفتن چوچک در چراگاہ و دیدن ہیر و رانجھا

پر ہے وچہ بے عزتی گل ہوئی چو نتھ وچہ کلیجے دے چسکدی اے
چوچک گھوڑے تے ترت سوار ہویا ہتھ سانگ جیوں بجلی لشکدی اے
اٹھ رانجھیا بابل آوندا نی نالے گل کردی نالے پھسکدی اے
میں پھیر نہ آوساں کدی ایتھے بخشو نسی میں نوں پٹی ڈسکدی اے
بیشرم ہی ٹپ کے سرے چڑھدا اکھلے آدمی دی جان دھسکدی اے
سنب گھوڑیدے کاڑھی کا ڑوجن ہیر سندیاں رانجھے توں کھسکدی اے
میں نوں چھڈ سہلیاں نس گیاں مکر نال ہولی ہولی رسکدی اے
وارث شاہ جیوں موہ ۳؎ اچے بیٹھ بلی ساہ گھٹ جاندی نہیں کسکدی اے

دیدن مہر چوچک ہیر و رانجھا

مہر ویکھ کے دوہاں اکلیاں نوں غصہ کھائیکے ہویائی رت وتاں
ایہ ویکھو ایراہد خدا دائے بیلے وچہ اکلیاں پھرن رناں

۱؎ چپ چاپ: مستانہ لوگوں کی طرح ۔۱۲ ۲؎ چھوٹے کپڑے میں کچھ لپیٹا ہوا ہونا ۔۱۲

۳؎ جیسے چوہے کے بل پر بیٹھ کر بلی دم گھوٹ لیتی ہے اور نہ کچھ حرکت کرتی ہے اور نہ بولتی ہے اسی طرح ہیر بھی دم گھٹ کر بیٹھی رہی

اکھیں نیویاں کر کے ترک چلی پچھے مڑ کے چوری دا تھال چھناں
غیرت گئی سو کھا کلیجڑے نوں نال غصے دے کانپنے وچہ سنھاں
مار کراں گا چابکاں رسیاں دی مشکاں جوڑ کے تھمیاں نال بنھاں
چوچک آکھیا رکھ توں جمع خاطر تیرے سوٹیاں نال لگ بھناں
سر وڈھ تیر اکہ خون دیساں ایس شور دا پوے گا تدبناں
وارث شاہ تیرے نال کراں ایسی نت روندڑی کیہیں گی یاد اساں

عذر کردن ہیر پیش پدر

مہیں چھڈ ماہی اٹھ جا گھریں اوہدے کھاندی خبر نہ کسے لیتی
ہوئی ہوائی توں کر معاف مینوں تیرے جائی ہاں بابلا دھی بیتی
مست ہو کے مہر بیہوش کھڑا جیویں کسے بلال نے بھنگ پیتی
کر چپ نہ بول توں باپ بلاوے جائے کھنڈ جہان وچہ گل کیتی
بھتا پھیر نہ کسے لیاونا ئیں اہدوں پچھی بابلا ہو بیستی!
موہوں کڈھ کے آپ بلند نام ہونال نہیں مہر جی ساڈواں وچہ ریتی
کتے ایس نوں جھب ویاہ دیسے ایہو مہر نے جیو دے وچہ جیتی
وارث شاہ دعا قبول تیری جیتاں نقص نہیں وچہ نیک نیتی

مصلحت نمودن چوچک با برادران

چوچک سد بھائی پرھے لا بیٹھا کتے ہیر نوں چا پرنا بیٹے جی
ہتھیں اپنی کتے سامان کیجے جان بجھ کے لیک نہ لا بیٹے جی
ساڈا آکھیا جیکر من لیئیں ایس کھول کے چا سنا بیٹے جی
آکھو رانجھے دینال ویاہ دیواں لگے سر اپنے جا منگا یئے جی
بھایاں آکھیا چوچکا ایہہ مصلحت ایس آکھدے نہ لنگھا یئے جی
وارث شاہ فقیر پریم شاہی ہیر اوس توں پچھ منگا یئے جی

جواب دادن برادران

رانجھیاں نال نہ کدی ہے ساک کیتا نہیں دتیاں کدی کڑمایاں او
نال کھیڑیاں دے ایہہ ساک کیجے دتی مصلحت سبھناں بھایاں او
کھیڑا ساک چنگا کیہا من ساڈا اچھوں پھرن گا ڈھونڈ دے وہایاں او
کتھوں رلدیاں گولیاں آیا نوں ملن ایہہ سیالاں دیاں جائیاں او
بھلیاں سلے کاندے نال چا ساک کیجے دہر ایہہ جے ہوندیاں آئیاں او
وارث شاہ انگیاریاں بھکدیاں ای کسے وچہ بارود چا پائیاں او

لہ نوکسہ ۔ ملازم پنجابی کا ال یعنی کام کرنے والا۔۱۲

ایضاً

کھیڑیاں بھیجیا الٰمنتے اک نائی کراں منتاں چا احسان کیجے
بھلے جٹ ہے اتے آن بیٹھے ایہ چھوکری انہاں نوں دان کیجے
اساں بھائیاں ایہ صلاح دتی کیہا اساں دا سبھ پروان کیجے
اہناں داں دا کجھ وساہ ناہیں اتے باہاں دا نہ گمان کیجے
جنہے رب دے نام دا ذکر آدے لکھ میلیاں چا قربان کیجے
وارثشاہ میاں نہیں کرو آکڑ فرعون جیہاں ول دھیان کیجے

مجلس آراستہ کردن چوچک برائے شادی ہیر

چوچک چھیڑ کے گنڈھ سدا گھلے آون چوہدری سیال ریاں چکراندے ۲۸۰
۲۸۱ سدے ہو بھجے کھرل سیال آئے چنگے جٹ جو ماڑاں ترگراندے
جھمبے چھٹے سیال تے ہاوڑے نی ملک آئے نی کھوکھراں ڈگراندے ۲۸۲
۲۸۳ سدے ہو ونیس ہجراوڑ بیچ چدہڑ ہنج چدہڑاں والیاں کھوکھراندے
مان باگڑے گل تے دے رک آئے سادوست سارنگ جوڑے ڈگراں دے ۲۸۴
۲۸۴ سامیاں گوندلاں دے وڑکراں او کھاندے بیٹے نیجکراں گگراں دے
ہور بھائی جھیڑے سلہنجے بنیلاندے تراڑے سیتی جو باہر دیاں مگراندے
ہتھ دے ویسے پلے پا شکر سوال پاؤندے چھوہراں بکراں دے
کہیلا گیاں سن توں سن ملیا تیرا ساک ہویا نال ٹھکراندے
دھر یا ڈھول جٹیاں دین ویلاں چھنے لیا وندیاں دانیاں ہکراندے
اک آوندیاں گاندیاں خوشی بھر ٹھوما دیاں نی نال ہنگراندے
رانجھے ہیر سنیاں دلگیر ہوئے دونویں دین گالی نال اکراں دے
اک جوہڑ پا بجت اک نڑہ ہوئے تھوڈھکے نے لکھیاں اکھراندے ۲۸۶
۲۸۵ کھیڑے سیال کم توت دیدھنی دونویں وٹ دتا جوڑ سرنانویں ٹکراندے

مژدہ دادن کھیڑیاں و خوش نود شدن آنہا

ملی جا ودھائی جا کھیڑیاں نوں لٹی مار کے گٹھڑاں گھتدے نی
چھالاں لان اٹھیاں خوشی ہو کے لا مجلساں کھیڈدے وتدے نی
بولن راگ سہاگ دینال خوشی ہور ناچ نچن گتا گتدے نی
اک دوجے نوں دین مبارکاں جی ہور کم جو سون سو بندے نی
بھلے کڑم ملے سانوں شرم والے رحے جٹ وڈے ہل بنیے دینی
وارثشاہ دی شیرنی ونڈ باٹے وڈے دیگچے دودھ تے بھندے نی

ہیر نوں ویاہ دی گنڈھ

کھیڑیاں نوں خوشخبری ملنی تے انہاں دی خوشی

لہ پ ۲۶ لقمٰن ۴۹ (ترجمہ) اے آدمیو ہم نے تم کو بنایا ایک نر اور ایک مادہ سے اور رکھیں تمہاری ذاتیں اور گوتیں تا کہ آپ کی پہچان ہو۔ مقرر عزت اللہ کے ہاں اس کو بڑی جس کو ادب بڑا اللہ سب جانتا ہے۔ لہ ٹھونے سیتی اچھی حیثیت والے تہ جوڑیاں جٹ نرڑ دلہا اور دولہن کی مرضی کے خلاف ناطہ کرنا جس طرح دو بیلوں کو آپس میں خلاف مرضی اوندھا جاتا ہے نرڑنا کہتے ہیں اور ڈھوڈھکنا دونوں کا آپس میں سے نکاح ہونا یعنی اس تقدیر کا لکھا ہوا پیش آنا ہے یعنی لڑکے اور لڑکی کے والدین کو آپس میں کڑم کہتے ہیں ۱۲

غصہ شدن ہیر با مادر خود

ہیراں ماں دے نال آ لڑن لگی تساں ساک کیتا نال زوریاں دے
کدوں منگیا میں آکھ تینھوں وِیر کدھیو نے نال گھوریاں دے
جیہڑے ہون بے عقل چالاؤندی اٹاں ماڑیاں دیاں دے چہ موہیاں دے
جا چغد نوں کونج دا ساک دتو پری بدھیا ای گل ڈھوریاں دے

میں تاں نہیں جاناں نال کھیڑیاں دے بھانویں لانے زور جھنوریاں دے
ہن کریں او لاکیوں اساں کولوں ایہہ کم نہ ہوندے نی چوریاں دے
پہلاں ماں سکے پچھیں پیار کرنا چپ کرن ناہیں نال وریاں دے
وارث شاہ میاں گنا چکھ سارا مزے وکھنے پوریاں پوریاں دے

صلاح نمودن ہیر با رانجھا

ہیر آکھیا رانجھیا قہر ہویا ایتھوں چل جے اٹھ کے چلنا ئیں
جدوں گھگھرے وڑی میں کھیڑیاں دے کسے اساں نوں مول نہ گھلنا ئیں
اسیں عشق دے آن میدان جُٹے برا سورمے نوں رن ہلنا ئیں
دو نویں اُٹھ کے ٹُرڑے راہ پئے کوئی اساں نے دیس نہ ملنا ئیں
ماں باپ نے جدوں ویاہ ڈتا کوئی اساں دا زور نہ چلنا ئیں
وارث شاہ جے عشق قزاق دوڑے ایہہ کٹک پھر آکھ کس جھلنا ئیں

جواب رانجھا

ہیرے عشق نہ مول سواد دیندا نال چوریاں اتے ادھالیاں دے
معلوم ہویا تیرے سخن اتوں چالے دیندی ئیں منہ کالیاں دے
ٹھگی نال تیں مہیں چرالیاں ایہہ رہ نی زناں دے چالیاں دے
کڑاں پوندیاں نٹھیاں دیس وچوں قصے سنے نی کھونیاں گالیاندے
سر جان قربان توں درجنی ئیں پتر ڈٹھے کیہناں سوالیاندے
وارث شاہ صراف سب جاندے نی عیب کھوٹیاں پٹھیاں والیاندے

تیاری کردن مہر چوچک

چوچک سیال نے قول سارد تے جدوں ہیر نوں پایاں مایاں نے
ہن تیری رانجھیٹیا گل کیکوں توں بھی رات دن مہیں چرایاں نے
آکھے موڑ کھلا پچھ توں نڈھڑی نوں ہیرے نال کیہا من چایاں نے
کڑیاں جھنگ سیال دی ہنبلا ہو سبھے پاس رانجھیٹے دے آیاں نے
اوہدے ویاہ دے ساز سامان ہو گئے گنڈھیں پھیریاں دیستے تایاں نے
ہیرے قہر کیتا تیرے مائیاں نے سبھے کلو کل جاگوایاں نے

ا چغد ایک جانور کا نام ہے جسے اُلو کہتے ہیں اس کو بہت منحوس سمجھا جاتا ہے ۲ کونج ایک پرندے کا نام ہے ۳ اگلے زمانے میں قصبے میں بڑی قومیں فنا ہو گئیں بہادر کو میدان سے اچھا نہیں ہونا یعنی مجھ کو اپنا سر قربان کرنے سے روکتی ہے کیا مجھے کوئی کمینہ آدمی خیال کیا ہے ۔

جیتوں انت ایہو کجھ ہا دیو ناں سی اڈیاں محنتاں کاہ کرایاں نے
نینوں ویاہ دے ہار سنگار ہوئے اتے کھیڑیاں گھریں دھایاں نے
اعتبار کرنا قول رن دے نے نہیں کجھ وساہ جنہاں جایاں نے
رانجھے سد کے ہیر نوں جا گوشے گلاں سچیاں چا سنایاں نے
اساں گل تیری اڑیئے بھلنی ہٹ سٹیاں سب کمایاں نے
باہوں پکڑ کے ٹوردے کڈھ دیسوں اہنوں ٹوڑ کے نیناں جیویں لایاں نے
اساں کہیا آس بے انت ڈھیئے نی جھنگے کھیڑیاں نے راں وکھایاں نے
ایہا حد تیرے نال سہاڑمی محل جا ہڑ کے پوڑیاں چا یاں نے
کھا قسم سوگند تیں گھول پیتی ڈوب سٹیاں پوریاں پایاں نے
سانوں ٹھگیوئی ہیرے دغا دے کے جنہاں کیتیاں سو اساں پایاں نے
کڑیاں لیاں پھیر اکٹھ کر کے بیبیاں ساں تنے پکڑ چڑھایاں نے
تیریاں نیتاں ہوندیاں ہور ہویاں گلاں آس امید مکایاں نے
بار یار رکھیں جدا کر دور ہوئے میرے باپ تقدیر لکھایاں نے
وارثشاہ ویاہ دی خوشی چڑھی اکھیں سیندیاں لال سوایاں نے

جواب رانجھا باہیر

رانجھے آکھیا موہوں کی بولنا ئیں گھٹ ٹکے وکھڑا پیو نا ئیں
یَوْمَ تَنشَقُّ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ سالے دیں قیچہ ایہہ ٹھیونا ئیں
صبر دلاں دے مار جہان ٹوں اچی کاہنوں اساں بکیونا ئیں
اساں صبر تھیں کم جو پاونا ئیں انبر پاٹ تے لوے صبر سیونا ئیں
میرے عبر دی دا دجے رب دتی کھیڑیں ہیر سیال نہ جیونا ئیں
یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ زمین پاٹڑی نوں کس سیونا ئیں
لیس کملیاں عشق تھیں نہیں واقف نیوں لاونا نم دا پیونا ئیں
وارثشاہ چپ[۵۲] کیتیاں کنج پائیے اچا بول کے کاہ بولیونا ئیں

آمدن جلیساں نزد ہیر

دل ہیر تے آیاں خبر سبھے رانجھے یار تیرے سانوں گھلیا ئی
جیتوں انت اوہنوں کجھا دیو ناں سی دل اوسدا کاستوں سلیا ئی
بے صدق ہویوں صدق ہار یوئی تیرا صدق یقین ہن ہلیا ئی
دغا بازنے دغا کما کیتے جیو جان تھیں چا اتھلیا ئی
ہیرے لبھ لئی اساں گل تیری تیرا دھرم تے نیم ہن چلیا ئی
سوٹا کملی ونجلی سٹ کیتے اٹھ دیس پردیس نوں چلیا ئی
اساں اتنی گل معلوم کیتی تیرا کل ایمان ہن چلیا ئی
اوہدا ویکھ کے حال احوال سارا روندیاں نیر نہ ٹھلیا ئی
جیتوں اوس نوں سی جواب دینا عشق اوس دا کاسنوں ملیائی
ہیرے قہر کیتو ہیموں ٹھگنے نی کدی دھروہ نہ کسے نوں پھلیا ئی

ا زبان کو تیز کرنا اور خوب باتیں کرنا ۲ جس دن پھٹ جائے گا آسمان بادل کے ساتھ ۳ جس دن بدل جائے گی زمین ۴ آسمان پھٹ جائے تو صبر سے دیا جاسکتا ہے ۵ پ ۳ ع ۱ (ترجمہ) یہ بات بنتی ہے انہیں جو سارا رکھتے ہیں اور بات ملتی ہے اس کو جس کی بڑی قسمت ہے۔

اصلی وڈی ہیر وارث شاہ کامل باتصویر

مصنفہ

پیراندتہ ترگڑ والا



شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز۔ لاہور

جے تدھ انت ایہ گھولنا گھولنا سی کاہنوں اوس دا جیو ڈولیا ئی ۔ تراں دی راس لئے عشق کولوں ثقلاں دیاں بٹیاں نوں چلیا ئی

دن رات ہیر تیرے عشق پچھے جھناں کل جہان دا جھلیا ئی ۔ وارث حق دے توں جدوں حق گھتا عرش بدا ندوں تھر تھرایا ئی

جواب دادن ہیر

ہیر آکھیا اوس نوں کڑی کر کے بکل وچہ لکا لیا یا جے ۔ میرے ماں تے باپ قول کر و پردہ گل کسے نہ مول سنایا جے

آہموں ساہمنے بیٹھ کے کراں گلاں نسیں منصف ہو سکایا جے ۔ جھیڑے ہون سچے سوئی چھٹ جاسن ل جھوٹیاں نوں مہناں لایا جے

ہیں آکھ تھکی اوں کملڑے نوں لے کے اٹھ چلی وقت گھسایا جے ۔ ہیر آکھنا اوس نہ کن کیتا ہن کاسنوں ڈسکنا لایا جے

اجے ہے ویلا آکھے لگ جائے تسیں اوسنوں جا سمجھایا جے ۔ وارث شاہ میاں ایہ وقت گھتا کسے پیر نوں ہتھ نہ آیا جے

آوردن دختران رانجھا را نزد ہیر

رانیں وچہ رلا ئیکے ماہٹڑے نوں کڑیاں ہیر دے پاس لے آیاں نی ۔ ہیر آکھیا آوندے نوں بسم اللہ اج ولتاں میں گھر آیاں نی

لوکاں آکھیا ہیر دا ویاہ ہوندا اسیں ویکھنے آیاں مایاں نی ۔ سورج چڑھیگا مغربوں روز قیامت توبہ ترک کر کل بریاں نی

جھناں میں دا پہاک سال سنے نڈھی سونی کھیڑیاں دے ہتھ آیاں نی ۔ اوسے وقت جواب ہے مالکاں نوں اک دہاڑ دیاندے اگے لایاں نی

ایہ سہیلیاں ساک تے سین تیرے سبھے ماسیاں پھپھیاں تایاں نی ۔ تساں ہٹیاں بنن دی نیت بدھی لیکاں جدتے پیچ کے لایاں نی

اساں کیہی ہیں آس ہے نڈھی لے جتنے کھیڑیاں زراں وکھایاں نی ۔ وارث شاہ اللہ نوں سونپیوں تو ساں نوں چھڈ کے ہورویلایاں نی

جواب ہیر با رانجھا

۲۸۷ نیوں لا کے بچے لجیونی میتھوں کیتڑی نہ کوئی گل جائی ۔ ۲۸۸ ماں دے لاسڑے بہت ساریو دے جھڑکاں دھی نج جائی

۲۸۹ اک بھاہ بھڑکی تیرے عشق والی دوجی دونیاں میری جان تائی ۔ ۲۹۰ ہوئی لکھی رضا دے نال سلڈے نہیں وچہ پریت دے شبہ کائی

۲۹۱ جیہڑی ہوونی سی سوئی ہو چکی ایہو خلق ساری سر کھس پائی ۔ ۲۹۲ ایس ہوونی شاہ فقیر کیتے راجے بھوج دے مکھ لگام پائی

۲۹۳ وڈے دھم دھاری سبھ خاک ہوئے راون تیک رہ گئی اک رائی ۔ ۲۹۴ جدوں شمس تبریز نے شرع منی رب اوسدی کھل سی چالائی

۲۹۵ جدوں م ہرہ سی آن اداس ہویا تدوں ربے اوس دے داد پائی ۔ ۲۹۶ وارث شاہ پہلاد دے نال ہوئی سوئی منی تساں رضا آئی

ا عورتوں کے لباس میں ۲ اب کس واسطے رونا شروع کیا ۳ ہانک کر چوروں کے حوالے کر دیں ۴ ہم کو چھوڑ کر دوسری طرف محبت لگالی ۵ مجھ سے کوئی بات نہیں کی جاتی ۶ بے فائدہ کوشش کی ۷ دھر بھگت ایک سادھو کا نام ہے ۸ پرہلاد بھگت بھی ایک سادھو کا نام ہے ۔

جواب رانجھا با ہیر

۲۹۷ ہیرے ماریا میں تیرے عشق دا نی مینوں مار کے پگڑا نوایا ئی ۲۹۸ ڈھٹے بابجھ نہ رجدے نین میرے گھاء سجرا پھیر پہنچایا ئی

۲۹۹ دکھ سکھ میں جھولڑی پائے کیہا سٹھڑی چاٹ لگایا ئی ۳۰۰ وارث عشق دا ماریا کملئے نی ایتھے آ کے چاک سدایا نی

جواب ہیر با رانجھا

۳۰۱ مینوں قسم خدائے دی رانجھیا وے تدھ بابجھ نہ لگ دا جی میرا ۳۰۲ نت پئی حیران میں پھرنیاں وے کجھ ہتھ نہ آوندا مول تیرا

۳۰۳ سکھاں گھڑی نہیں جالیا وے دکھ اپنے مینوں پائے گھیرا ۳۰۴ وارث اک تساڈڑی سک ساڑے دوجا خیال نہ چھڈدا مول کھیڑا

جواب رانجھا با ہیر

۳۰۵ ہیرے کدوں ہیں مہیں چرایاں سن یہ دکھ قضیڑے کدوں جالے ۳۰۶ من نت بیلے وچ جان میری شینہہ کو کدے شو کدے ناگ کالے

۳۰۷ سڑ بل کے کوئلہ ہو گیا اندروں برہوں النبڑے آن بالے ۳۰۸ وارث لا کے نیوں حیران ہویا دوجے نت الاہمڑے ہیر والے

جواب ہیر با رانجھا

۳۰۹ ہیر آکھدی رانجھیا قہر ہویا رہی شرم نہ لج دی کا مینوں ۳۱۰ جوگن ہو بھبھوت میں لا بیٹھی بھورا صبر نہ آوندی ذرا مینوں

۳۱۱ کوہی وانگ دن رات کرلاوندے وے لگا مُدھ کلیجڑے گھا مینوں ۳۱۲ وارث نہیں محرم کوئی حال والے رانجھا حال سناں وسان جا تینوں

مقرر کردن روز شادی

کھیڑیاں ساہ کڈھیا باہمناں نوں بھلا ستھ مہورت وار میاں
پھیر رات نوں آن نکاح لینا کر چھڈیا ایہ اقرار میاں
رانجھا ویکھ کے سازسامان سارا ہو بیٹھائی بے قرار میاں
رانجھے دعا کیتی جیہڑی آوندی نوں لگے غیب دا کٹک تے دھاڑ میاں

ناؤیں ساون دی رات سی ویروالی لکھ گھلیا ایہ نروار میاں
اوتھے کھیڑیاں سب سامان کیتے ایدھر سیال بھی ہو تیار میاں
خط لکھیا اجو دا آن پہنتا چوچک لا گیاں ٹورے دھار میاں
وارث شاہ سر بال لڑا ناں ہویا ہتھ تیر گانا تلوار میاں

بیان خورشہائے شیریں

گگے نگدیاں نتے شکر پارے تلن ڈھیر لادے نے وڈے کھیور اندرے
تلے خوب جلیب تے گل بہشت بوندی لڈو ٹکیاں تے میوہ اندرے

لے جگر پر زخم ہو گیا کس کو حال سناؤں گی۔ یعنی ایک تو تمہاری آس جلاتی ہے اور دوسرے تمہارا خیال پیچھا نہیں چھوڑتا۔ اس سبب سے میں بہت حیران اور پریشان ہوں اور رات دن بے چین اور بیقرار رہتی ہوں ۱۲ ۔ نگدیاں۔ شکر پارے کھیورے از قسم مٹھائی دکھانوں کے نام ہیں ۱۲

میوہ کھنڈ تے گھیو پلے چھپی بھابی لاڈلی نال جو دیوراندے ۔ قلاقند کھانیاں سواو مٹھے پکوان کیتے نال نیوراں دے
ہور جو جہان دی رسم آہی سب جمع ہوئے نال بیوراندے ۔ ٹکاوالیاں نتھ جمیل جھانجھر بازوبند ملا نال نیوراں دے

ایضاً

مٹھی ہور کھجور پراکڑی بھی بھرے خوانچے نال سموسیاں دے ۔ اندر سے کچوریاں لچی وڑی اتے کھنڈ دے کھرنیاں کھوسیاں دے
پیڑے نال خطائیاں گونگچے تے بیدانیاں نال بلوسیاں دے ۔ رانجھا جوڑ کے پھرے فریاد کردا وکھو کھسدے ساک بیدوسیاں دے
اسیں چپ کر کے پر ہاں ہو بیٹھے وس چلدے نہیں ہن روسیاں دے ۔ وارثشاہ نصیب ہن جھولی کرم ڈھین ناہیں نال جھوسیاں دے

بیان پچتن طعام

منڈے مانجی چاول دال دہیں وکھرا ایہہ ماہیاں پالیاں راہیاں نوں ۔ سبھ جو ہر ماچپڑے برنج رہے کھے جہیڑے سانبھ دے لوکا منیاں واہیاں نوں
اخنی زردے نے ہور پلاؤ قبیلے اشراف امیر سپاہیاں نوں ۔ کامے چاک چوہرے سیرے ڈانگراں نوں دہی نکھ جو دہن ملایاں نوں
دال شوربا تے نال مٹھا منڈا اڈ دماں ولاں کنجراں نایاں نوں ۔ وارث شاہ سبھ نعمتاں جمع ہویاں لوک کھاندے بے پرواہیاں نوں

مقولہ شاعر

ساک ماڑیاں دے کھوہ لین ڈاہڈے ان پچدے لوہ نہ بول دے نی ۔ نہیں چل دا وس لاچار ہو کے موئے سپ وانگوں وس گھولدے نے
کدی آکھدے بار پئے آپ مرئیے پٹے اندروں باہروں ڈولدے نی ۔ گن ماڑیاں دے سبھے رہن وچے ماڑے ماڑیاں تے دکھ پھولدے نی
شاندار نوں کرے نہ کوئی جھوٹا کنگال جھوٹا کر ڈالدے نی ۔ وارثشاہ لتاڑیدے پئے ماڑے مارے خوف دے موہوں بولدے نی

اقسام برنجھا

مشکی چاول لاندے بھرے آن کوٹھے سون پتی تے جھونڑے چھڑیدے نی ۔ باسپتی مسافری بیگمی سُن ہر کچنپڑا تے زردے دھڑی دے نی
باریک سفید کشمیر چاول خواہش جہیڑے جو رنے پری دے نی ۔ مٹھی کچکا سیولا کرت کتھل میوہ پا کے تھال وچہ دھریدے نی
کل بٹد بارتا خوب چاول سکھداس نال پئے چھڑیدے نی ۔ گلاں سچیاں نال ہتھوڑیاں دے موتی چون لبنو ہیاں جڑیدے نی
امنے زیواندا کجھ انت ناہیں رنگ نگدے گہنے گھڑیدے سرنی ۔ وارثشاہ ایہہ زیوراں گھڑنا ئیں پنڈ پنڈ سنیارڑے گھڑیدے نی

لہ زبردستی اقبال نہیں ملتا ۲ۂ ڈھونڈھ کر جھوٹا کہتے ہیں ۳ۂ مسکین لتاڑے جاتے ہیں ۴ۂ زیور بنانے کے واسطے ہر ایک گاؤں کے زرگر پکڑے جاتے ہیں ۵ۂ یعنی چھینے جاتے ہیں غریب بے گناہوں کے ناطے ۱۲

تعریف زیورات

کنگن نال زنجیریاں پنج ملیاں ہار نال لوں گیر پرائیو نے
ترگا نال کپوراند ے جٹ سہے تورے پاوٹے گجریاں پھایو نے

پہنچی جگنیاں نال حمیل مالا عطر دان بھی نال گھڑایو نے
سوہنیاں الیاں نال پازیب پھبے گھنگھرالڑے گھنگھر ولایو نے

گورکھ سعد را انگوٹھی تے چونپ کلیاں کا پنوتے ہس بنایو نے
وارثشاہ گہنا ٹھیک چاک آہا سوئی کھٹلڑے چاپوائیو نے

ایضاً

سکندری نبٹری ہیر بلبیاں پپل وترلے جھمکے ساریانے
ہس جھڑے کنگناں نال جگنی ٹکے نال ہی چاسوایا سے نے

چنن ہار لوگا مہنڈیاں نال لوہلاں وڈی ڈول سیانوٹڑے ہاریانے
چھلے کھپلاں نال تیار ہوئے نال داؤنی چاسوار یا سے نے

لاک لاگیاں دے جہیز نقد آہے گن گٹ کے چاوچاریا نے
داج[1] گھت کے ٹرنک صندق بدھے کئی رنگ دا داج رنگا یا نے

ونگا چوڑیاں جوہے دندیاں سن مچھلیاں والڑے ساریا نے
بندے آرسی نال انگوٹھیاں دے مہر چھوئی نال فنار یا نے

جیہڑے زیور سبھ تیار ہوئے آنگ لاونے ہار سنگاریا نے
وارثشاہ میاں اصل داج رانجھا اک وار بار زنگ کرمایا نے

شمار پارچات جہیز ہیر

لال لنگیاں اتے متاع لاچے کہن کھیس ریشم سالاریاں نی
مانگ[2] چونگ پٹا گلانڈوریئے سن ندا ہنوبنجابنیاں ساریاں نی

چوتب چھاٹلاں نالے چارسہے چنداں موہراندے باہواں جھار پانی
رنگ رنگ دے داج تیار ہوئے سب جوڑکے چاسواریاں نی

سالو نہر سے دراں بافتے دیاں نال بھوچھناں دے پھلکاریاں نی
وارثشاہ چنگے سروپا خاصے پوشاکیاں ملدیاں بھاریاں نی

ایضاً

لال گھگرے کاہڈوبن نال مشرو بنکے پگاں دینال تسبلڑے نے
بوک بندنے انبٹری بادلاسی زری خاصے چوتار رسیلڑے نے

دریائی دیاں چولیاں نال پھمن کیمخواب تے چنیاں پیلڑے نے
چار نئے ڈوریئے ململاں سن چوب چھاٹلاں نبت سکھیلڑے نے

الاہ تے جالیاں جھمیاں سن قیرشکر گلبدن رسیلڑے نے
داج سرخ سفید تے سبز پیلے ہرے اطلسی نے لال نیلڑے نے

نینوں خاعدتے کمرخاں تھان سارے اگ گوٹہرے اک تیلڑے نے
وارثشاہ دواہڈھنی ہیر رانجھا سکے تیلڑے تے بڑے صیلڑے نے

[1] داج (ترجمہ) اے بنی آدم ہم نے تمہارے لئے دا دیا، لباس اتارا ہے جو تمہارے پردہ کی چیزوں کو چھپائے اور موجب زینت بھی اور پرہیزگاری کا لباس یہ سب لباسوں سے بہتر ہے۔ [2] نام اقسام پارچات [3] دوسرے کا لباس [4] ان دونوں کا برا حال تھا ۱۲-

شمار ظروف ہائے جہیز

سر ہیدا نیاں تھالیاں تھال چھنے لوہ کڑہ چھنے نال کڑاہیاندے
چمچے بیلوئے وہنی نے دیگچے سن نال خوانچے طاس دشاہیاندے
گھمیار انے مٹانڈے ڈھیر لائے ڈکے بہت بالن نال کاہیاندے
خلقت جڑی ہے روٹیاں کھانوالی کوئی وار نہ آوندے نایاندے
لیاجس وچہ جگدے مہر چوچک خلقت جوڑدی ہتھ دعایاندے
رانجھا چھڈ کے میہیں ہیغکر ہویا جابیٹھا ئی وچہ سرایاں دے

گول گڈوے پتیلے تے طبلباز انتے رکابیاں بت پروایاندے
بحیاب بےانت سن داج رتے جگمے پاٹ گئے ویکھ پرایاندے
مشکاں ماشکی بھرن اتاوے ہو کے سیکڑے کھوہ وچہ پایاں دے
کوہن بکرے کرن پلا قلیہ کدے چھائیے بہت قصایاندے
دیگاں کھجدے گھت زنجیر تے سٹے پاں کھجدے کنگ بادشاہیاندے
وارث شاہ میاں جا وباہ دائے سنجے پھرن کھندے منگو ماہیاندے

آمدن مرد مان بہ شادی کتخدائی ہیر

ڈاراں خوبانے میلاندے میل آئے حور پریدے ہوش گواندیاں نی
بار ذات تے ست سنات ڈھکی رنگ رنگدیاں صورتاں آندیاں نی
لکھ سٹھیاں دین تے لین گاہیں واہ واہ اگے سہرا گاندیاں نی
نال آرسی مکھڑا ویکھ سندر کول عاشقاں نوں ترساندیاں نی
اک اک بساتیاں کڈھ لاٹو ویراہے نال سناندیاں نی
اک گا نوں کے کوہلاں کانگ ہویاں اک وٹہ وچہ دوٹہے لاندیاں نی
اک عاشقاں دے گیت گاندیاں نی ہنے کھنے نوں پیاں ترساندیاں نی

لکھ جٹیاں ہنک پلٹیاں نی نن پدمنیاں رنگ ہاندیاں نی
اتے بھوچن سن پنج تو نبٹے دے اتے لنگیاں تیر چھناں دیاں نی
پری زاد جٹیاں نین خونی نال ہیک میہیں دے گاندیاں نی
اک لاہ کے چادراں کڈھ چھاتی اوپریوں جھاتیاں پاندیاں نی
اک تاوڑی ماردیاں نچ دیاں نی اک سمہ دیاں گھوڑیاں گاندیاں نی
اک کھدی مورنہ مار میرا اک وچہ ممولڑا گاندیاں نی
وارث شاہ جیوں شیر گڑھ پٹن کے لکھ سنگتاں یاترتیں جاندیاں نی

متفق شدن مردمان ہر جنس بر شادی ہیر

جویں پیر نگاہ ہے تے رتن کھمن بھر تو مار کے تے رنگ لاندیاں نی
جیھڑیاں عدق دیناں چل آندیاں نی قدم چم مراد نبھ پاندیاں نی

لہ جیسے بادشاہی لشکر توپوں کو کھینچتے ہیں ۔ کہ کمر سے باندھی ہوئی لکت جا ۔ کی کنبال ۔ سہ ایک گیت ہے جس میں دولہا کے گھوڑے پر چڑھنے کی تعریف اور دعا ہوتی ہے ۱۲

کڑیاں جھنگ سیال دیاں میں بنیاں کامن ہانگ سہاگ گدے گاندیاں نی
گلیاں جھنگ دیاں میں سہایاں نے تے انداز نیال جتاندیاں نی
اک عطر امیر پھلیل لاون اک وٹنہ انگ ملاندیاں نی
بھڑ ٹھکو مار کے پھمنیاں گھتدیاں نی اک وندیاں تے اک جاندیاں نی

جوڑے نے رری تے باوے دیا مہیا ندے ڈیکھ کوار یاں کول شرماندیاں نی
مطرب زا دیاں ڈھول وجا کیتے نال چاوڑاں قدم اٹھاندیاں نی
خونی پٹیاں تے ول پا کیتے دندا سڑے رنگ رنگاندیاں نی
وارثشاہ دا چورما کٹ کیتے دے فاتحہ ونڈ ونڈاں دیاں نی

آمدن برات

ڈہاڈی بھگتئے کنجریاں نقلئے سن ڈوم انے سرود وجائیکے جی
پیا آن ہنکار سی گھوڑیاں دا ڈی دہرت سی ھوڑ دھما کے جی
مشکی چمبکیت عراقئے سن سبزے چنیاں رنگ چمکا کے جی
ہک نرم گرمے عود رنگ سوہن ہکناں رنگ علوان سہا کے جی
اک چیج وہٹیاں وانگ رتے دوروں آوندے رنگ چلکا کے جی
ہوئے گھوڑیاں اتے سوار کھیڑے چڑھے گھبر جنج بنائیکے جی
وانگ مورے دے پاڑاں پاندیاں نی ناچ نچدیاں پیر بنا کے جی
گھوڑی سہرا اگ مراساں دا گاون ڈھولکاں نال سمجھا کے جی
کیسر بھنڑے پگاندے پیچ آہے گھوڑے لوہن جمیل چھنکا کے جی
پھلاں سہریاں طرباں نال نقشن ٹکے دتے نی لکھ لٹا کے جی
مجلس لابیٹھے وچہ داڑے دے پیاون شربت صاف چھنا کے جی
تہ پجوان چمکلے خوب نیچے سچے تلے دے بند پوانے کے جی

کشمیریاں دکھی نال واجے بھیڑاں تریاں چھنا چھنا سکے جی
نیلی شرتی پنج کلیاں گلے چھٹے پھمنیاں نال سجائیکے جی
نقری نیلئے گگے سمند چوے چلن چال کنوتیاں چا کے جی
برڑے ہک کے شاہ پسند سمی جیہڑے چلدے دھرت ہلائیکے جی
اک رنگ مرجان عقیق سوہن پاون گنج ہنکار سنا کے جی
گاون کنجریاں خوب آواز کر کے لتے دسدیاں مٹھ بنا کے جی
سپر دار کبت سن بہت پڑھدے دینیدے نوک زبان سنا کے جی
سونے روپے بلوردیاں ٹھوٹھیاں لا پوست پیوندے بھنگ چھنا کے جی
کاٹھیاں سرخ نبات دیاں مٹھ نیزے دا روپی سکے دھرگ وجا کے جی
وچہ جونک دے جنج آمار کیتا صفاں لیڑے دین وچھائیکے جی
سونے روپے تے چرم دے لاحقے بڑے پھردے چمک چمکا کے جی
وارثشاہ دے مکھ تے بنھ مکٹ سوہن سہرے بنھ بٹھائیکے جی

دشنام دادن دختران مرمان برات

ویکھو جھنگ سیال بہشت بنیاں کڑیاں میں دیاں خوب سہایاں نی

پھلاں چھتیاں موہنیاں گند کیتے اکو جیڈیاں مٹا پکایا ٹی

کائی آکھدا اماں مراویا وے نیڑی بھین دا برت بھنایا ای
آوے لاڑیا چیک چہیک کیہی ایتھے دماندا چک چکایا ئی
کائی دے گالیں کائی ملٹے کامن آپو اپنا ڈھول وجایا ئی
جنج کھیڑیاندی جدوں آن ڈھکی کڑیاں کامناں تے زور پایا ئی
آوے سبدیا سنے سباہلڑیدے کیوں سہجڑا نام دھرایا ئی
اماں تیریدا سیدیا کھیڑیاں دے نال چاک دے عقد نبھایا ئی
بھانویں بھین بھنیویں نوں وچ کھانوے لیکھا ابہو سانوں پایا ئی
چوچک مہر دیاں گھردیاں ملیاں نوں ٹبر کھیڑیاندا پڑھ وایا ئی
جنج بھندی کرن تیاریاں جی نال موہراں چا ولایا ئی
وارثشاہ میاں بہلوں سمجھنا سی کیوں جان کے بھار اٹھایا ئی

آمدن برات و غمگین شدن رانجھا

جنج آوندی ویکھ کے کھیڑیاندی رانجھا بھج کے وانگ کباب ہویا
اج کون تیچھے رانجھے چاک تائیں بیگم ہیر تے کھیڑا نواب ہویا
لوکاں آکھدے چوچک نے ظلم کیتا ہارے قول ایمان خراب ہویا
کیتا جدوں سوال سی کھیڑیاں نے رانجھے سمجھیا اساں جواب ہویا
خوشی ہیر دے ویاہ دی سیدڑے نوں پتیاں باہجھ شراب ہویا
بھلی موت آکھے رانجھا زندگی نوں جیونا ہیر دے باہجہ عذاب ہویا
رانجھا ہیر تیچھے مہیں چار دا سی مشہور سی وچہ پنجاب ہویا
وارثشاہ معلوم کر لین آپے روز حشر دے جدوں حساب[1] ہویا

آمدن برات جھنگ

چڑھی رنگپوروں جنج کھیڑیاندی ڈھکی شہر سیال اندے آمیاں
شطرنجیاں گھت وچہ ستھ بیٹھے جوڑے ڈہاڈیاں تے کھلے آمیاں
لاگی لکھ خوشامدی آکھلے منھیں دتے نے سہرے پگڑا امیاں
وارثشاہ ڈاہڈی کھلے گاوندے نی کیتی کھیڑیاں نیک لعلا امیاں

ملاقی شدن سیالاں با کھیڑیاں

جانجی کمراں کس کے آن کھلے تدوں تیلیاں آن شال بھیڑی
بھراوا ویکھ سیالاں داہوے کنیں تبدے تے سو نید ہس کڑی
لکھ لکھ گزار دے شکرانہ جدوں جنج دروازیوں آن وڑی
وارثشاہ کی پچھنا ہیر تائیں وانجی چلی جہان نوں ہیر کڑی

له پ۲۲ ع (ترجمہ ہم نے دکھائی امانت آسمان اور زمین اور پہاڑوں کو پھر سب نے قبول نہ کیا کہ اس کو اٹھا دیں اور اس سے ڈر گئے اور اٹھا لیا اس کو انسان نے یہ ہے
بڑا بے ترس نادان سہ روز اول خود فضولی کردہ ؎ وال فضولی خود جہولی کردہ ؎
ملہ پ۲۲ ع (ترجمہ) تو کہہ جمع کرے گا ہم سب کو ہمارا فیصلہ کرے گا ہم سب کے انصاف کا اور وہی ہے انصاف کرنے والا - ۱۲

ایضاً

۳۲۹ نائی چا کے تھال پنیا سیاندا دھر با کھیڑیاں دے اگے آہیاں
ملنی کڑماں دی ہوگئی پچھاں چلے لاڑا گھوڑے تے لیا چڑھا میاں ۳۳۱

۳۳۰ بنج روک روپئیے تے نال لنگی دھر با کھیڑیاں دا سرو پا میاں
۳۳۲ وارث شاہ سبا ہلڑا نال چڑھیا چنگے کرے گا کم خدا میاں

روشن شدن آتش بازی برات

آتش بازیاں چھٹدیاں پھلجھڑیاں چھوئیں چھٹے نے باغ ہوامیاں
ساون بھادوں بجیاں چھٹدیاں ٹینڈ چوہیاندی کرے تامیاں
ہوائیں چڑھدیاں طرف اسمان دے جی رنگ دے ہون شعامیاں
مغل دیکھ پھوہار انار کرے بوہڑاں چھٹیاں ہرن نسامیاں
ہرٹ وکن تے دیلنے لکھ پھردے لنے چکیاں پھر دیاں تا میاں
دوروں ہیڑ یوں یاہ دے ویکھنے نوں آئی پرتی ہم ہمامیاں
لکھ آدماں دے خلق آدھکی رہیا پنڈ نہ وچہ سمامیاں

ہاتھی مورتے چکیاں جھاڑ چھٹے تاڑ وتاڑ پٹاکیاں پامیاں
مہتابیاں ٹوٹکے چلوراں سن دین چکیاں وڈے رسامیاں
تخت جو آندا سی کھیڑیاں نے وانگ باغ بہشت بنامیاں
اک لاکڑی آوندے کھیں لیکے تسبیح ذکر دی بہت پھرامیاں
کوکباں چلن نہیں کنبدی سی برج چڑھدے سن چھوٹ سمامیاں
شیر ہرن پئے چھٹدے نال ہیاں مغل سوٹیاں نے بھڑ تھوپامیاں
وارث شاہ آتش بازی چھٹ گئی ہن اگلی گل سنامیاں

کلام متسخر نمودن مطربانی

۳۳۳ ڈومنی کاھن پا ئیکے چھند آکھے دے سٹھنیاں تے کھیڑے ہسندے نی
بھانویں رکھ بیڑ بیٹھے وچہ کھیڑیاں دے چاول تھالیاں دے وچہ رکھدے نی ۳۳۵
لائی کین پچھاواڑیاں لاگیاں نوں اتے ہور جو رسم سو پٹ دے نی ۳۳۷

۳۳۴ ویلاں دین ان گنیاں نہ سدھ کائی کھیڑے پئے اتے وڈے گتدے نی
۳۳۶ سب کھیوتے شکراں سدھ ناہیں کھنڈ چاولاندے اتے سٹدے نی
۳۳۸ وارث شاہ میاں کھیڑے کھان کھا نابہت جس ہوئے چوچک جٹدے نی

آوردن برات اندرون و سہا بدعت کردن نوشاہ

ہیل ہیل سیالاں نے جنج آندی لگیاں شگن سبب کراونے نوں
منہ کھوکے چھانی طور ماں نے ستھن سینوں پار لنگھاونے نوں

گھت سرم سلایاں دین گالیں اتے کھڈ کنے نال کھڈاونے نوں
آبیٹھ کھنڈ کنے کھیڈ ملا جعفل لونگ سپاریاں پاونے نوں

بنھ تیلیاں پیڑیاں وچہ بالی دیو آیاں نوشہ دی بھجاونے نوں
کائی آکھدی آماں مراد باوے نکی آندیا نال سہاونے نوں

٣٤٩ جدوں جگ جہان نے سوگ ہووے نہ دوں قاضیاں دے گھر شادیاں وے

٣٥٠ اوہ محروم ہوئے رحمت ربدی توں جنہاں ڈھیاں چیریاں کھادیاں وے

٣٥١ شکل مومناں دی کم موذیاں دے ایہ تاں اصل شیطان دیاں دادیاں وے

٣٥٢ جس دغے فریب تے لک بدھا مذہوں لاسبھ آوجگاویاں وے

٣٥٢ چوری پڑھن نکاح تے زبردستی کدوں لکھیاں ایہ ہادیاں دے

٣٥٤ وارث عاشقاں نوں کون قید کردا جنہاں بخشیاں آزادیاں وے

کلام قاضی باہیر

روز ازل دے جہاں دے کرم چنگے من لین فرمایا رب ہیر دے

فرقان وچہ فاتبعو رب کہیا نازل ہویا ئی شان سبب ہیرے

من حکم فرمان رسول دا نی ابو لہب دے چھڈ کسب ہیرے

جیہڑے فقہ اصول دے راہ چلن جنت ملیگا انہاں نوں جھب ہیرے

جتھے ماں تے باپ تے اسیں راضی اوسے تھاں دا کریں توں لب ہیرے

راہ دین اسلام دے ٹرن سدھے کرن شرع دا بہت ادب ہیرے

ٹرنا آیا ہے پیروی نبی دی تے چھڈ راہ شیطان کرتب ہیرے

حکم ماؤ تے باپ دے وچہ ٹرنا دین دنی دا ایہ وڈ نب ہیرے

ماں باپ استاد دے عاق جیہڑے سڑن دوزخاں وچہ غضب ہیرے

وارثشاہ دا آکھیا من جائیں نہیں تے ہووینگی ابو لہب ہیرے

کلام ہیر باقاضی

ہیر رو نکلے اٹھ کھلو نیا ئی سن کہاں گل نال ایمان قاضی

اک ویر دے قول نوں پھیر پھرناں کدوں ہویا سی ایہ فرمان قاضی

اک ماں تے باپ ایہوں کردے دو جاتوں ہیں وچہ شیطان قاضی

رانجھے یار نوں مکھ نہ موڑ ساں میں چہر ٹانڈ یو چہ ہے جان قاضی

ماں پیو ہوسی قول قرار کیتا ہیر رانجھے دی ہے امان قاضی

پہلاتوں ہی توں کے بولنا سی ہویا کس نوں ایہ نقصان قاضی

ایہ شور کس آکھ سمیٹیا ئیں جیہڑا کھنڈ ریا وچہ جہان قاضی

وارثشاہ پناہ ہور ڈھا بیٹھی اکو تکیہ رب رحمان قاضی

کلام قاضی باہیر بے نظیر

قاضی آکھدا پھیر لاچار ہو کے پیر رکھ توں ویکھ کے تھاں ہیرے

درّے شرع دے مار ادھیڑ دیساں کراں عمر خطابؓ وانیاں ہیرے

کھیڑے کریں قبول جے خیر چاہیں چھڈ چاک انجھیٹے داناں ہیرے

میرا آکھنا جے قبول کر لیں شاباہو سیا جگ وچہ ناں ہیرے

کراں خوف خدا ئیدا ڈراں موئے نہیں ڈکرے وڈھکے کھاں ہیرے

گھت گھاں دیو چہ ہیں ساڑ سٹاں تینوں ویکھسی پنڈ گراں ہیرے

اکھیں میٹ کے وقت لنگھا موئے ایہ جیناں بدلاں چھاں ہیرے

وارثشاہ ہن آسرا رب دائے جدوں وڑے باپ تے ماں ہیرے

ا؎ سورہ محمدؐ (ترجمہ) اور یہ یقین لائے اور کئے بھلے کام اور مانا جو اترا محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور وہی ہے سچا دین ان کے رب کی طرف سے اس نے اتا ریں ان کی برائیاں اور سنوارے ان کے حال ۔ ٢؎ سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم (ترجمہ) اور جو لوگ منکر ہوئے ان کو لگی ٹھوکر اور کھو دئے ان کے عمل یہ اس پر کہ انہوں نے پسند کیا جو اتارا اللہ نے پھر کھو دئے ان کے ہیں ۔١٢

ہیر دی قاضی نال گل

کلام ہیر با قاضی

ہیر آکھدی سنیں میاں قاضیا وے کیوں چھیڑ ناہیں شرک شرما ریانوں — درس عشق دی واقفی نہیں تینوں ملاں خبر کی پا سپاریاں نوں
لے لے دلاں نوں پکڑ وچھوڑ دیندے بری بان ہے تنہاں ہتھیاریاں نوں — کھاون وڈھیاں نت ایمان ویچن ایہو مار ہے قاضیاں ساریاں نوں
راہ سجدے توں کر کے ترک قاضی کریں کوڑ دے ایڈ پسار یاں نوں — جھوٹھ سارڈا چا ایمان نوں جے جیہی اگ سارے گھاں ساریاں نوں
نت شہر دے فکر غلطان رہندے ایہو شامت ہے بدے ماریاں نوں — جس نوں لیوندے او سدی گل کردے رب ماریا اہناں ہٹھیاریاں نوں
رب دوں تہاں نوں بھرے پا بالن کیا دوس ہے انہاں بیچاریاں نوں — وارث شاہ میاں بنی بہت اوکھی نہیں جاندے پیاں تہاں کاریاں نوں

قاضی دا جواب

کلام قاضی با ہیر

جیہڑے شرع دے حکم تے رہن ثابت گھت وچہ بہشت دے پا ہینگے — جیہڑے ماں تے باپ دا حکم منن اٹھ بہشت بھی تہانوں چا ہینگے
جیہناں لے دکینا قول شرع تائیں اوہ دوزخاں دے وچہ ڈاہینگے — وارث منن نوں آکھیا اساں دا نی نہیں کھل الٹی تیری لاہینگے

ایضاً

نزع وقت نہ کیسدے ساتھ رلنا خالی ہتھ تے جیب جھاڑ نیں گے — جیہڑے چھڈ کے راہ حلال دیہوں تکن نظر حرام دی مار نیں گے
قبر وچہ بہا کے مار گرزاں وکھ پاپ تے رب نتار نیں گے — دنیا تے بھی روسیاہ اس دا عاقبت نوں خوک سوار نیں گے
روز حشر دے یہ گنہگار سبھے گھت اگ دے وچ نگھار نیں گے — وارث شاہ ایہ عمر دے لال مہرے اک روز نوں عاقبت ہار نیں گے

ہیر دا جواب

کلام ہیر با قاضی

جیہڑے جاہل پر تقصیر قاضی انہاں آسرا رب دا رکھنا ئیں — پڑھن علم تے عمل نہ کرن جیہڑے وانگ ڈھول دے بول جو سکھنا ئیں
جیہڑے سچیاں نوں چا کرن جھوٹے تنہاں دوزخاں دا دکھ چکھنا ئیں — کھوہ وچ دیوچہ اوہ لاہینگے ڈھ سپ اٹھوہیاں بھکنا ئیں
ایس خود دا کجھ سواد ناہیں اینویں خاک دا بک کیوں پھکنا ئیں — وارث شاہ ایس جگ بہان اتے اساں عشق دے حرف نوں لکھنا ئیں

قاضی دا جواب

کلام قاضی با ہیر

بھینوں دس کس بدھا نکاح تیرا کون شاہد تے کون وکیل ہے نی — بناں شاہداں روا نکاح ناہیں ایہ تاں شرع دی خاص دلیل ہے نی

۱ تھوڑا پڑھا ہوا قرآن مجید کی خبر کیا جانتا ہے ۲ ترجمہ دبلی من، کیوں نہیں جس نے کمایا گناہ اور گھیر لیا اس کو اس کے گناہ نے سو وہی ہیں لوگ دوزخ کے اور اس میں رہیں گے ۳ ان کاموں اور معاملوں کو نہیں جانتی تھی ۱۲ ۴ اگر تو ہمارا کہنا نہ مانے گی تو تیری کھال الٹی اتار دیں گے یعنی سخت سزا دیں گے ۱۲ ۵ ایندھن ڈال کر دوزخ کو بھڑکا ۶ خالی ڈھول کی طرح ان کی آواز ہی آواز ہے ۷ خاک پھانکنا بے عزتی اور خواری کا کام کرنا ۔ ۱۲

دئیں جھوٹھ دی خبر اگم داہیں نص فقہ دے وچ دلیل ہے نی
شرع پکڑ چڑھایا چا سولی منصور جو مرد اصیل ہے نی
جیہڑا راہ خدا دا نہ جانے لوک اوسنوں کمن بخیل ہے نی
ایہ تاں شرع سرپوش ہے سبھ رڈے فرقہ ہوئے نوں ناں سبیل ہے نی
رانجھا باہجھ نکاح دے بدھیا ندے کون کئے رست تمثیل نے نی
وارث شاہ کس بدھا نکاح تیرا وچہ شرع دے جھوٹھ قلیل ہے نی

کلام ہیر با قاضی

اگوں ہیر بولی میاں قاضیا وے تینوں کس استاد پڑھایا ئی
موجب شرع دے جھلی منصور سولی شاہ شمس نے چم لہایا ئی
سن قاضیا پتہ نکاح دا جی اساں سچ دا سخن الایا ئی
عین شین تے قاف حبیب میرے جنہاں ہیر ایمان دلوایا ئی
قطب ہو وکیل وچہ آ بیٹھا حکم رب نے آپ کرایا ئی
اگلا توڑ کے ہور نکاح پڑھنا آکھ رب نے کدوں فرمایا ئی
تینوں شرع شریف دی خبر ناہیں سچ آکھ کیوں رب بھلایا ئی
قاضی مسئلیاں توں لتوں ناں ہیں جھوٹھا تینوں کھول کے آکھ سنایا ئی
نیت عین حلال ہے عاشقاں دی نقطہ غین دا جنہاں اڈایا ئی
قالو بلیٰ دے دن نکاح بدھا روح نبی دے آن پڑھایا ئی
جبرائیل میکائیل گواہ چارے عزرائیل میکائیل آ یا ئی
وارث شاہ حقیقت دی خبر ناہیں قاضی دنیا دا نام دھرایا ئی

کلام قاضی با ہیر

جنہاں اللہ تے نبی تحقیق جاتا اوہ فوق دے نال مہیج نیں گے
شرع نال اموڑا جو ٹکر دے بھاہ نرگ دے بوچہ وہیج نیں گے
توبہ قسم قرآن چواں تینوں تیرا ماں تے باپ متیج نیں گے
جنہاں نہ منیاں پھول تا وہنیں گے ہڈ گوردے وچ کو ٹیج نیں گے
حکم نص حدیث دا من ہیرے اساں ہو سبھی کم کجھ کیج نیں گے
وارث شاہ جہان دے کھیت اندر تیہے ڈھ نیں گے جیہے بیج نیں گے

کلام ہیر با قاضی

جیہڑے عشق دی اگ دے تا تتے انہاں خوف نہ نرگ دی لا سدائے
آخر صدق یقین نے کم پوسی موت چرخ ایہ تیلہ ماسدائے
جھوٹ بولنا کفر تھیں بہت مندا حکم حق فرمایا اس دائے
جنہاں اک دے نام دا ورد کیتا انہاں فکر اندیشڑا کا سدائے
دوزخ موریاں ملن بے صدق جھوٹے جنہاں نال تکیا آس پا سدائے
وارث شاہ جتھے تے رب دا قہر ہویا اوہ تاں جھوٹھ دے وچہ آ پھاسدائے

لہ پ ۹ ع ۱ (ترجمہ) جس وقت نکالی تیرے رب آدم کے بیٹوں سے ان کی پیٹھ میں سے اور ان کی اولاد اور اقرار کرایا ان میں سے ان کی جان پر کیا میں نہیں ہوں رب تمہارا۔ بولے ہم البتہ قائل ہیں کہیں گے قیامت کے دن ہم کو اس کی خبر نہ تھی ۲ ایسے ہی کاٹیں گے جیسے بوئیں گے ۳ پ ۳ ع (ترجمہ) اور کام نہیں ایماندار مرد کا اور عورت کا جب ٹھہرا لو گے اللہ اور رسولؐ اس کا کچھ کام کر رہے ان کو اختیار اپنے رب کے کام میں ۴ جس پر خدا کا قہر ہوتا ہے وہ جھوٹ میں آ کر پھنس جاتا ہے۔ ۱۲

کلام قاضی باہیر

جواب قاضی

قاضی آکھدا ہیر نوں ایہ مسلے من لے جے تدھ نوں لوڑ ہے نی
لکھیا وچہ قرآن کتاب دے جی گنہگار خدا دا چور ہے نی!
جو کجھ ماں نے باپ تے اسیں کریئے اوہ تھئے تدھ دا کجھ نہ زور ہے نی
منے صدق یقین ایمان والا جیہڑا نہ منے سوان موڑ ہے نی
حکم ماں تے باپ دا من لینا ایہا راہ طریق دی طور ہے نی
ان دھن تے لچھمی رب دیسی وارث شاہ نوں کاسدی لوڑ ہے نی

کلام ہیر باقاضی

جواب ہیر

ہیر عرض کیتی ہتھ بنھ کے جی گل سنے جے اصل دی چاہنی ہیں
قاضی ماں تے باپ اقرار کیتا ہیر رانجھے دیناں ویاہنی ہیں
انت رانجھے نوں ہیر پرناہ دینی کسے روز دی ایہ پراہنی ہیں
جیتیاں ہے ایمان ناں چھڈ چھاگروں لہو جے ہمیوں لاہنی ہیں
اساں وسدیناں ہے قول کیتا لب گور دے تیک نباہنی ہیں
وارث شاہ نہ جاندی ہیں کملی خورش شیر دی گدھے نے کھائی ہیں

کلام قاضی باہیر

جواب قاضی

قرب وچہ درگاہ دے تنہاں نوں ہے جیہڑے حق دیناں نکاح نیں گے
جیہڑے چھڈ کے حکم بے حکم ہوئے وچہ ہاویہ دوزخ ڈھاہنیں گے
ٹرن فقہ تے پڑھن قرآن جیہڑے گناہ اوسدے ذمیوں لاہ نیں گے
نلے ڈور گناہ بھی ہون سارے حق نال رغبت جیہڑے چاہنیں گے
تن پالکے جنہاں خود روی کیتی لگے اگدے عاقبت ڈھاہنیں گے
ماں باپ دے حکم دیو چہ چلن نال شوق دے اوہ ویاہ نیں گے
جیہڑے حق دیناں پیار رونڈن اٹھ بہشت بھی انہاں نوں چاہ نیں گے
کرن عکس جو شرع محمدی دا وانگ چکیاں دوزخوں راہ نیں گے
جیہڑیاں نال تکبری کرن آکڑ وانگ عید دے بکرے ڈھاہ نیں گے
وارث شاہ میاں جیہڑے بہت سیانے کانگ وانگ اوہ پلکو چہ پھاہنیں گے

کلام ہیر باقاضی

جواب ہیر

ہیر پھیر بولی میاں قاضیا وے توں سنیں آخر میری آہ دے وے
جنہاں صدق یقین تحقیق کیتا مقبول درگاہ اللہ دے وے
مشکل راہ عشق دا قاضیا وے تکھے ویدڑے جانئے چاہ دے وے
جیہڑے رب دے نام تے محو ہوئے منظور خدائے دے راہ دے وے
جنہاں اک دا راہ درست کیتا انہاں فکر اندیشڑے کاہدے وے
جنہاں نام محبوب دا ورد کیتا اوہ تاں صاحب مرتبے جاہ دے وے

ا؎ پاؤں دیکھ کر مور افسوس کرتا ہے ۱۲ ۲؎ طعام دولت خوش قسمتی ۱۲ ۳؎ شیر کی خوراک گدھا یعنی رانجھے کی عورت کھیڑا لے جائے گا ۱۲ ۴؎ پ ۱ ع ۲ (ترجمہ) وہی ہیں جنہوں نے خریدی گمراہی بدلے راہ کے اور مار بدلے مہر کے سو کیا سہارا ہے ان کو آگ کی ۱۲ ۵؎ عید کے بکرے کی طرح ذبح کئے جائیں گے ۶؎ تیز چشماں والد لوچاند کی ۱۲
۷؎ پ ۱ ع ۱۲ (ترجمہ) ہیں جس نے تابع کیا منہ اپنا اللہ کی طرف اور وہ نیکی پر ہے اسی کو ہے مزدوری اپنے رب کے پاس اور نہ ڈر ہے ان پر اور نہ ان کو غم ۔ ۱۲

ایس دم دا پتہ کی جیوونے دا ایہہ پتلے تابع پنلے ساہدے وے
جیہڑے وڈھیاں کھاکے حق روہڑن اوہ چوراچکڑے راہدیوے

رب بخش دیسی انہاں بندیاں نوں جیہڑے حکم منن درگاہ دیوے
ایہہ قرآن مجید دے معنے نی جیہڑے قول ہین وارث شاہ دے وے

کلام قاضی با ہیر

غیر شرع دے جھگڑے جھگڑنی ایں ہون بول توں سخن سنبھال ہیرے
دسیں پڑھاں نماز پرندکوہاں لاہ کپڑے سبھ کنگال ہیرے
وچہ دوزخاں بالنیکے ساڑنینگے اوتھے چھٹناں ہوگ محال ہیرے

تینجے وقت نماز گزاردی سیں تیرے کپڑے پئی رواں ہیرے
رانجھا باہجہ نکاح دے بدھیاندے تیں نیوں کیونکر ہوگ حلال ہیرے
وارث شاہ دا آکھیا من لئیں ہوسیں عاقبت وچہ نہال ہیرے

کلام ہیر با قاضی

کرو نہار کرتار نوں یاد کریئے جیندا نام ہے پاک اللہ قاضی
رضا حق دی عاشقاں من لئی تکی ہور نہ کتے پناہ قاضی
دس کون ثانی جیہڑا موڑ دیوے کیتے کم اللہ بادشاہ قاضی
عین غین تے قاف دی چڑھی رنگن جنہاں رنگ دتا واہ واہ قاضی

دوجا نبیؐ دے نام دا آسرا ئے جیہڑا امتاں دا خیر خواہ قاضی
اکھر لیکھ دے لکھے نہ مڑن ہرگز کیوں ہونا ئیں سمجھ گمراہ قاضی
جوڑا لکھیا سی میرا بدھ ماتا دنیا وچہ ملیا نال چاہ قاضی
سانوں آسرا رب رحیم دا ئے کہندا کوک کے تے وارث شاہ قاضی

کلام قاضی با ہیر

قاضی ہیر نوں آکھدا سنی میتھوں گل عشق دی مار لنگھا جاوے ۳۶۷ لیکھا کن دے روز دا ہونا سی فیکون ہو درفناہ جاوے ۳۶۸
جنہاں شرع رسول دی من لئی راضی تنہاں تے آپ خدا جاوے ۳۶۹ جنہاں اپنے حق نوں کنڈ دتی کالا منہ تے رنگ سیاہ جاوے ۳۷۰
جنہاں ماں تے باپ دی اک تائی عالی مرتبہ حق دا ڈھا جاوے ۳۷۱ لکھی قلم تقدیر دی کون میٹے حکم رب دا کون مٹا جاوے ۳۷۲
رب آپ سبباں نوں جوڑ وائی اینویں ہوونی دے متھے لا جاوے ۳۷۳ حضرت آدم بہشت تھیں کڈھیو سو کیہ حواتوں پیو رہپا جاوے ۳۷۴
صمؐ بکمؐ بہشت دبوچہ ہوئے عمیؐ حکم درگاہ فرما جاوے ۳۷۵ لکھیا مڑے نہ مول پیغمبراں تھیں جیہڑا کم کرتار نوں بھا جاوے ۳۷۶
امام حسن حسین شہید ہوئے وچہ کربلا جنگ مچا جاوے ۳۷۷ ابراہیمؑ نوں چخہ تے چاہڑیو سو اسمٰعیلؑ قربانی تے آ جاوے ۳۷۸
حضرت عیسیٰؑ آسمان تے چاہڑیو سو موسیٰ سنے کو طور اڈا جاوے ۳۷۹ آرا رکھ چرا ذکریئے نوں کیڑے صابر دے تن وچہ پا جاوے ۳۸۰
منصور سولی انا الحق وچھے عشق آپ دی حد پہنچا جاوے ۳۸۱ قدرت نال طوفان دا حکم ہویا کشتی نوح دی نوں دھکا آ جاوے ۳۸۲
عزازیل سجود تھیں سٹیو سو یونسؑ مچھیاں دے منہ آ جاوے ۳۸۳ یعقوبؑ نوں حشر وکھالیو سو یوسفؑ اٹی نوں مل وکا جاوے ۳۸۴

نہیں بھوہیاں وہ انیاں وسناں تھیں جیہی کہے کوئی تیہی پا جاوے
۳۸۶ شاہ شرف نے عشق قبولیا سی وانگہ گھوڑیاں ونڈ دوڑا جاوے
۳۸۷ کھل لیگی شمس تبریز وانگوں دیہنہ نیڑے برابو تے آجاوے
۳۸۸ ابو شحمہ نوں عشق زنگین کیتا نال دُرّیاں جان کوہا جاوے
۳۸۹ گھمن گھیر ہیر وچہ پون ٹھاٹھاں بیڑا پتن نہ کسید لا جاوے
۳۹۰ سلیمانؑ نوں تخت نوں سٹیو سوا مینوں پنا آپ وکھا جاوے
۳۹۱ عشق شیخ صنعاں بیدین کیتا وہنوں رب رحیم رکھا جاوے
۳۹۲ ابراہیم ادھم فقیر ہویا پیالہ شوق دا عشق پوا جاوے
۳۹۳ ہووے عدل جے نوشیرواں دا تینوں عشق دا لون چکھا جاوے
۳۹۴ ناد ھووہ دی نہیں توں پوتڑی نی جگ آکھدا گل شرما جاوے
۳۹۵ نہیں جام جمشید دی لئے نوں لوک خوف تھیں اکھ چرا جاوے
۳۹۶ جیہی گل صنوبر دے نال ہوئی دہاراں تینوں بھی عشق چکھا جاوے
۳۹۷ انی ہیر کٹیئے متے لگ بیری سر کسے دے خون نہ آجاوے
۳۹۸ شیریں لئی فرہاد نے جت بازی سر دے کے گل ویاہ جاوے
۳۹۹ سسی مینوں نوں عشق خوار کیتا مارتھلاں دے وچہ رلا جاوے
۴۰۰ ماہیں عشق دی بان انوکھڑی ہے لیلا مجنوں گھت سندھلا جاوے
۴۰۱ سوہنی ڈب موئی مہینوال پچھے گھت لمبڑے وہن لوڑہا جاوے
۴۰۲ مرزا گھت گھاں وچہ ساڑیو صاحباں سولیاں دے منہ آجاوے
۴۰۳ کی جانئے توں عشق دے معاملے نوں چندر بدن دے سنگ لا جاوے
۴۰۴ عشق بڑا او لڑا ابھو تناں میں ہڈیں وانگ زلیخاں دے دھا جاوے
۴۰۵ ایس عشق دا سانگ اولڑا ئی کائی نویں آئین ٹھہرا جاوے
۴۰۶ عشق پالمکند تے بند کر دا نک گھت نکیل جھکا جاوے
۴۰۷ عشق سنگ کو سنگ نہ ویکھدا ئی تیرے کن وچہ بانگ سنا جاوے
۴۰۸ دھندوکار اندھیر غبار تینوں خونی شینہ ہیرے متاں کھا جاوے
۴۰۹ ہووے عشق دے نوں متھہ پا دنائیں ہنڈ روڑے جلائی دی آجاوے
۴۱۰ ایہ عشق لوہار دوکان ہیرے کھلاں پھوک کے تا دہا جاوے
۴۱۱ کنڈی گھت بنور فراق والی سول سینیوں ماس توڑا جاوے
۴۱۲ دمے وانگ کلیجڑا اس جاسی سر آہرن ودان کوٹا جاوے
۴۱۳ کنڈی پاد والے دی جھک لیسی وانگر لونیاں انگ نہ لا جاوے
۴۱۴ تیر اوپر سلطان پٹھان گل گھٹ کے پار لنگھا جاوے
۴۱۵ ملکی ماں تیری ہیرے سچ مرسی جو چک ماپ تیرا غم کھا جاوے
۴۱۶ ایجو دیکھ شریکاں نوں من جاسی تیرا کونت بھی مچھ منا جاوے
۴۱۷ بیٹھی جنج تیری بوہیوں لٹھ جاسی ٹٹ کھیڑیا نداک دا جاوے
۴۱۸ سبھو چھنگ سیالاند دیس تیرا سارے ملک دا اٹھ حیا جاوے
۴۱۹ ٹکا مغفیوں ٹٹ سہاگ پوسی جہناں کڑمنی دے مگر لا جاوے
۴۲۰ جوڑا ہیر تے پار جمیل تیرے گناں ہور نہ کوئی ہنڈا جاوے
۴۲۱ چوڑا متھہ بوٹے تے ہس کٹیاں والے مرکیاں سبھ سنبھا جاوے
۴۲۲ سوہے ساوے تے باہنتو پھلکاری تیرا رنگا واج پھوکلا جاوے
۴۲۳ پیکاں مشک اللو رتے بوندا ودی سالو آنچلا سبھ وکا جاوے
۴۲۴ لاگی نک وڈھن تیرے ماپیاں دا پچھے چھٹے دا نام اٹھا جاوے
۴۲۵ لاگ کمیاں آس امید ٹٹے ڈوم ماہمناں رنگ وٹا جاوے
۴۲۶ تیری ورا سوئی ساڑ سٹن ساری پلنگ پیڑھ باں اگ لا جاوے

دھونا داغ نہ لے کواریاں دا سچے موتی دی آب گوا جاوے
وارث شاہ وانگوں پریشان ہوسیں متے سنبلاں رن دہا جاوے

کلام ہیر با قاضی

ہیر آکھیا عشق دے راہ پوناہیں کم ملوانیاں قاضیاں دا
ترت وچہ درگاہ قبول ہووے سجدہ عاشقاں پاک نمازیاں دا
کرکے قول زبان تھیں ہار جانا کم بلیماناں دھوکے بازیاں دا
رانجھا نال ایمان قبولیائیں قصہ تم کرو دور درازیاں دا
جدوں کدوں کردا ترس عاشقاں تے مالک بے غریب نوازیاں دا

ایس عشق میدان دیا کٹھیاں نوں رتبہ کربلا دیاں غازیاں دا
راہ حق دے جان قربان کرنا ایہہ کم نہ جھوٹھیاں پا زیاں دا
عشق سِر ہے ذات خدا دی دا عاشق شان ویکھن کارسازیاں دا
رانجھا چھڈ کے انگ نہ لاں کھیڑا ہوندا گدھے نوں حق نہ تازیاں دا
وارثشاہ حقیقی دی لین لذت پہلاں چکھ کے لوں مجازیاں دا

کلام قاضی با ہیر

انام تفصیل تفسیراں ہیں جنید سنے اصول قرآن ہے نی
جہناں غیر دلیل تے قدم رکھے بحث نصر تے ہور شیطان ہے نی
ماں باپ دے سامنے بولنی ایں کسے گھتیا تینوں مسان ہے نی

نا معقول زبان تھیں حرف بولیں جل کیتے دی وڈی نادان ہے نی
شرع نبی دینال نہ بنھ جھیڑا بج کرے نہ کوئی مسلمان ہے نی
وارثشاہ استاد نوں نندنی ایں تینوں لگگی جن طوفان ہے نی

کلام ہیر

انام تحصیل جہان اندر ابو شحمہ تے ڈوم شیطان ہے وے
تینوں نص حدیث دی خبر ناہیں جھگڑے واسطے بڑا حیوان ہے وے

انہاں وچہ ہاں وچہ حق تاں نہیں قاضی کوئی جن تے بھوت طوفان ہے وے
وارثشاہ شکار نوں پھریں بھوندا وچہ قولتاں بڑا استان ہے وے

ایضاً

قاضی گل سمہلکے بول مونہوں جیلگ جان نہ رانجھے نوں مڑاں واری
جیوندی جان نہ کلاں قبول کھیڑا بھاویں دے نصیحتاں لکھ واری
جیون مرن دا خوف نہ عاشقاں نوں جہناں منی قضا جو ہونہاری

مسلہ جاسنا توں انہاں فعل نہاں تائیں جھیڑیاں سندیاں تیری گل واری
بے پرواہیاں بدیاں ویکھ میاں کرے کہہ انوں جا لکھ واری
خالی ہتھ آیا تے جائے خالی وارثشاہ جو عمل تھیں مڑے واری

کلام چوچک با قاضی

چوچک آکھدا قاضیا سیں میتھیں ہنوں نٹھ تھیں کون دھیکت میاں
کھیڑا اچھدا جگ جہان سارا تے باہر دے کل شریک میاں

جنج کھیڑیاں دی لوہے آن بیٹھی گی بہت مینوں دیتاں لیک میاں
وارث دیاں تینوں جو کجھ منگیں گا کریں گل میری ہن ٹھیک میاں

کلام قاضی با چوچک

قاضی دی گل چوچک نال

قاضی اکھدا چوچکا سنی میتھوں دغے باہجھ نہ ہووسی کم تیرا
زبردست دا راہ نیار ڑائی کر دا خوف ہے پیر فقیر جھیڑا
جھوٹھ موٹھ دا قول اقرار کرکے نہیں عقد نوں چکیا جائے بیڑا
کرن خوف خدا دا مول ناہیں قاضی کھان حرام دا اُوں بھیڑا
ایہناں جاندی پیچ در پیچ جڑہاں کرے ناہیں سخن دم میرا
چوری چوری سمجھا وکیل تائیں دغے بازیاں نال چا بھرے بیڑا
بناں پچھیاں پڑھے نکاح قاضی دسو ہیر نمانی دا دوس کیہڑا
وارثشاہ نہ روا نماز روزہ حقدار نوں کرے ناحق جھیڑا

کلام ہیر با قاضی

ہیر دی گل قاضی نال

ہیر آکھیا قاضیا دغا کیتو کی وٹناں ایس جہان توں جی
لیکے رشوتاں کریں خوشامداں توں نہیں سنگدا رب ہاں تیں جی
جیہا کیتوئی ملک سزا تینوں پا دیں بدلہ رب رحمان توں جی
بناں پچھیاں پڑھیں نکاح میرا ایہ فتوی نہیں قرآن توں جی
جھوٹی دنیا تے شان گمان جھوٹا کیوں پھر نائیں آپ ایمان توں جی
وارثشاہ کجھ عمل کما چنگا اتر جائیں گا ایس جہان توں جی

کلام قاضی با چوچک

قاضی دی گل چوچک نال

قاضی آکھدا چوچکا جھب ہو توں سد خویش قبیلڑا الیا وناہیں
ڈگی لکڑی دیناں ونگ ساڈا اساں ڈنگ تو ڈنگ کڈھا وناہیں
رانجھا نال تقدیر تغییر ہویا ایتھے نواں فوجدار بہا وناہیں
جنج ترت تیار چا واع کرنی ڈوم ڈالڑا پھیر پرچا وناہیں
رانجھا چاک جے کرے خرود کوئی اوہنوں غضب دیناں چلا وناہیں
لے سد گواہ وکیل تائیں اساں شرع دا عقد بٹھا وناہیں
گھڑی ڈھل نہ لاونی پھیر ایتھے اساں ترت نکاح پڑھا وناہیں
فجر ہوندی نوں تخت دیوا دینا ڈولی گھت کہار ٹرا وناہیں
جویں مال پرایاں وے نظر آوے ہک ہاڑویاں وے اگے لا وناہیں
چھوہری موڑ نہ گھلنی پھیر ایتھے وارثشاہ نوں جا سمجھا وناہیں

کلام ہیر با قاضی

ہیر دی گل قاضی نال

غصہ کھائیکے ہیر جواب دتا تینوں رب رحیم کریم پٹے
چلے نس گواہ وکیل سبھے جویں شیر نوں دیکھ کے اٹھ نسے
مہندی گھولکے سنھ نہ لاونی ئیں راج پئین سہاگناں سریں گھٹے
وارث ہیر دے آن جواب چھٹے جیہے تیر کمان دے تیز چھٹے

ل پٹ ع (ترجمہ) اور جب اللہ نے اقرار کیا کتاب والوں سے کہ اس کو بیان کردگے لوگوں کے پاس ورنہ چھپاؤگے پھر پھینک دیا وہ اقرار اپنی پیٹھ کے پیچھے اور خرید کیا اس کے بدلے مول تھوڑا سو کیا بری خرید کرتے ہیں ۱۲ ؎ خوف نہیں کرتا خدا کے برہان یعنی قرآن سے ۱۲، ؎ جیسے تیر کمان سے چھوڑتے ہیں ۔ ۱۲

کلام قاضی با ہیر

مینوں دس ہیرے کیہڑی گل تجھے نال چاک مجنناں لایاں نی — گھر بار ناہیں کوئی کھوہ کھلڑے کتے پنڈ نہ پیہڑ نہ جایاں نی

موہڈے گھت بھورا ہتھ ڈانگ پھڑ کے مجھیں کا مباں ہو چرایاں نی — بچھے چاک ولاک بیدید ہوئیں لاہ سٹیاں شرم حیایاں نی

وڈا ادب استاد دا سمجھ ہیرے اتے ماپیاں من رضایاں نی — حکم شرع شریف محمدی تے اہنوں نیاں منع فرمایاں نی

کیہڑی آیت حدیث دے نال تینوں چاک شے دس عنفایانی — وارث شاہ دینال توں گوڑھ کر کے کیوں قہر[٥٢] نے ایڈیاں چایاں نی

کلام ہیر با قاضی

٤٢٩ پوے قہر خدائیدا جھوٹھیاں تے لعنت ربدی اے کاذبین[٥٣] قاضی — موہوں بول اولڑے بولنائیں وے توں رد ہوویں مشرکین قاضی ٤٣٠

٤٣١ قدر عشق دا عاشقاں صادقاں نوں جھکھ ماردے سنے جاہلین قاضی — سچ آکھنے توں عاشق نہیں مڑدے اِن کُنتُم صَادِقِین قاضی ٤٣٢

٤٣٣ رانجھے رب دی پوجہ جے وتھ جاناں درجے عشق دے کو بڑھ ہین قاضی — حسن چاک دے جلوہ ذات ربی ہیر ویکھیاں نال یقین قاضی ٤٣٦

٤٣٥ نقش چاک دے حرف تبارک اللہ خوشخط لکھے خالقین قاضی — رخ یار دا صفحہ قرآن دا ئی نبیؐ نور ختم المرسلین قاضی ٣٨

٤٣٧ اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰن پڑھ کے کیتا رد لعین شیطان قاضی — عقدے بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ کھولے الرَّحِیم تھیں ہیں صاحبین قاضی ٠

٤٣٩ پوے نظر آکھاں اَلحَمدُ لِلّٰہِ آوے یاد رَبِّ العَالَمِین قاضی — بخش الرَّحمٰنِ الرَّحِیم اللہ روز حشر مالک یَومِ الدِّین قاضی ٤٤٢

٤٤١ پوجاں صدق توں اِیَّاکَ نَعبُدُ دا اِیَّاکَ نَستَعِین قاضی — اِھدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِیمَ سدھے ٹرے راہ صراط الَّذِین قاضی ٤٤٤

٤٤٣ لکھ نعمتاں اَنعَمتَ عَلَیهِم اوپر امناں جو اہل صفین قاضی — من حکم غَیرِ المَغضُوبِ عَلَیهِم ہوئی امر دی ہیر تلقین قاضی ٤٤٠

٤٤٥ جنہاں شک کیتا اوہ گمراہ ہوئے پڑھ کے ویکھ وَلَا الضَّالِّین قاضی — اکوار جے رانجھنا دید دیوے آکھاں مکھ تھیں لکھ آمین قاضی ٤٤٨

٤٤٧ موہڈے کملی دھری مزملے دی بی کھونڈی رانگلی ہتھ یٰسین قاضی — بنیؐ پاک ہویا چھیڑ دامناں دا رانجھے باہجھ مہین چہچین قاضی ٥٠

٤٤٩ رانجھا وید شہید حسینؑ مینوں کھیڑا شمر یزید لعین قاضی — متھا چاک دا خاص محراب مسجد سجدے پئی ہاں نال یقین قاضی ٥٢

٤٥١ آوے پت[٥٤] سر دتیاں لکھ وٹاں ہووے عشق ولوں آفرین قاضی — تجھے عشق دے موت شہید مینوں حاجت نہیں تجہیز تکفین قاضی

٤٥٣ جیوندی جان جے کراں قبول کھیڑا انگھر جاں میں وچہ زمین قاضی — دھو کے بند باندے لے جاندائے نال خیر خیر الماکرین قاضی

٥١ پ٢٩ (ترجمہ) اے ایمان والو آگے نہ بڑھو نہ اللہ اور اس کے رسولؐ سے اور ڈرتے رہو اللہ سے اللہ خالق ہے جانتا ١٢

٥٢ اے قہر کے لائق کیوں اس قدر فساد برپا کئے ١٢ — ٥٣ لعنت اللہ علی الکاذبین ١٢

٥٤ سر دینے سے عزت رہ جائے گی قولا کہ حاصل ہوگا اور عشق سے آفرین ہوگا ١٢

سوٹی چڑھنا تے ذرا نہ فکر کرنا لڈھوں عشق دی رمز آئین قاضی
وارث قول نوں ہار نہ ہار رہناں نہیں عاشقاں مذہب دین قاضی

کلام قاضی صاحب بالہ وُسا

قاضی دی پنچاں نال گل

قاضی پنڈ دے پنچ سدا سارے شطرنجیاں صفاں وچھا بیٹھے
لئے سدگواہ وکیل سارے جھبدے ہوئے نی آن کے سب کٹھے
ایس نکاح دا شور فساد پوسی جیہا محکمہ پوندا ئی دچہ سٹھے
وارث ہیر مردی لے ڈانگھنے توں بھاویں چا پھنائیے زری لٹھے

کلام ہیر با قاضی

ہیر دی گل

ہیر آکھدی دس کھاں قاضیا وے کیہا نال ساڈے ستھاڈا ہیاپائی
ہن تاں کدی نہ کھیڑیاں نال جاواں ایس کرکے شور مچایا ئی
دھی اپنی نوں یاد دیہ وچہ ڈولی جیکر ترس تیرے من آئیا ئی
وارث شاہ توں قاضیا باز آ دیں ہیر آکھدی رب فرمائیا ئی

کلام قاضی با ہیر

قاضی دی ہیر نال گل

غصہ کھائکے قاضی جواب دتا ہوئی بہت ہی جاہ امموڑیئے نی
قدم ویکھ کے نیں تے رکھنے نی چکڑ دیکھ کے پیر سنگوڑیئے نی
بھورے کمبلاں چا جواب دیتے ریشم نال دوشالیاں جوڑیئے نی
بھاویں لکھ شناس بیراگ ہووے سید مغل پٹھان کی لوڑیئے نی
چوسنی کھدراں نہان زربیاں دے پٹے نال نہ مول چھوڑیئے نی
اور ذات صفات تے اصل ہوندا گدھے خچراں رلن نہ گھوڑیئے نی
زری بادلہ خوب پچھان لئے سر بصاف دے بھوچھن جوڑیئے نی
چھڈ شیخ مشائخ لنگوٹیاں دے وارث شاہ دی واگ نہ موڑیئے نی

کلام ہیر با قاضی

ہیر دی گل

اک ہیر نے پھیر جواب دتا تینوں ربدی مار ہے قاضیا وے
کھائیں وڈھیاں جھوٹھ حرام بولیں تینوں نبی دی مار ہے قاضیا وے
اُوے ٹریہ نہ بیدیا ماربا وے ساڈے نال کیہا متھا سازیا وے
وارث شاہ خدا توں لین بدلہ جیہا نال ساڈے پھندسازیا وے

کلام قاضی با چوچک

قاضی دی چوچک نال گل

قاضی آکھدا ایہ جے وڈا کا ہیر جھگڑیاں نال نہ ہار دی اے
لیاؤ پڑھو نکاح منہ بنھ اسدا قصہ کوئی فساد گذاری اے

لھ جیسے حضرت منصور رح نے محبت الٰہی میں سولی منظور کی ۲ پ ۹ (ترجمہ) اے اولاد بنی آدم کی اتاری ہم نے تم پر پوشاک کہ ڈھانکے تمہارے عیب اور رونق کپڑے پرہیزگاری سو بہتر ہیں ۳ کینہ سے ہٹ کر بلغزت کو ملنا چاہیے ۴ کیا مقابلہ شروع کیا ۵ ہمارے ساتھ کیا فریب کیا ۶ کپڑا دیکھ کر پاؤں پھیلانے چاہئیں +

نالے لوکاں تے ماپیاں قاضیاں نوں نالے پڑا ایہ سارے ٹوں ماردی اے ۔ گالیاں دیندی پیکیاں ساہوریاں نوں رانجھے یار دا نام چتاردی اے
چھڈ مسجد داریاں وچہ وڑدی چھڈ تکبیاں سویریاں چاردی اے ۔ ایہنوں باہجہ ایجاب دے بنھ ٹورو ایہ نڈھڑی کسے نہ کاردی اے
سانوں نکر فساد سمیٹنے دا ایہہ ہور کھلار کھلاردی اے ۔ وارثشاہ مدھانی اے ہیر جٹی عشق دہیں داگھو نناردی اے

جواب ہیر

ہیر آکھیا قاضیا بازیاوے دھکو دھکی نہ پڑھیں نکاح میرا ۔ پہلے وڑیں عشق دے لڑ لگی رب بخشیا کل گناہ میرا
روح چاک دے جیہی مار یابیں جانے رب رسول گواہ میرا ۔ میری گل دی نہیں پرتیت تیتوں شاہد حال دا اے وارثشاہ میرا

نکاح خواندن قاضی ہیر بسید ابنا راضی ہیر

قاضی بنھ نکاح تے گھت ڈولی نال کھیڑیاں دے تی ٹور میاں ۔ تیتو سیوراں نال جڑاؤ گہنے دم دولتاں نعمتاں ہور میاں
ٹمک جھیں اتے نال گھوڑے کہنا کپڑا تے ڈنگر ڈھور میاں ۔ زوراوری حرامیاں ظالماں نے ہیر بنھ ٹوری وانگ ڈھور میاں
اوہ تاں ہیر نوں لیکے وگ ٹرے نال مال پرائے نہ زور میاں ۔ ہیر کھیڑیاں نال نہ ٹرے تولے پیا پنڈ دے وچہ ایہ شور میاں
شاہ رکن عالم منت دار ہویا ہور لاتھکے سبھے زور میاں ۔ ہیر ونڈری ڈھونڈری چڑی ڈولی ٹری ہیر فقیر نوں سور میاں
کھیڑے ہیر نوں گھنکے رواں ہوئے جویں مال نوں لے وگے چور میاں ۔ وارثشاہ میاں حق رانجھنے دا کھیڑے لے گئے زور فندور میاں

زارنالیدن وفریاد کردن ہیر بوقت سواری ہودج

ڈولی چڑھدیاں ماریاں ہیر چیکاں میں گھمائی رانجھیٹیا سایاں وے ۔ ۴۵۷ بناں اجل اپٹھڑی چھری[1] کٹھی انہاں قاضیاں ڈھاپیاں وے ۴۵۸
رہی سدھ نہ کجھ سہیلیاں دی ٹردی وار نہ گلے ملایاں وے ۔ ۴۵۹ رکھیں اج اجوکڑی رات بابل گاون ماسیاں پھپھیاں تایاں وے ۴۶۰
بناں روح دے جویں قلبوت ٹریا میرے باب تقدیر لکھایاں وے ۔ ۴۶۱ انہاں لگیاں لانیاں سکیا تے نال دھکیاں ڈولڑی پایاں وے ۴۶۲
اج دولتاں نیریاں لٹ لیاں کرکے کھیڑیاں دشمناں دھایاں وے ۔ ۴۶۳ ہویا تخت ہزارہ تے جھنگ سنجاں ملن رنگپور دے چہ نہ دہایاں وے ۴۶۴
تینوں اج سیالاں دے غے بازاں گن کے دتیاں سبھ چڑایاں وے ۔ ۴۶۵ میرے باہجہ لیسی کون خبر تیری رلسیں وچہ اروڑیاں کھایاں وے ۴۶۶
ایہ سہیلیاں بھی سوکھا کردیاں سن سرانال ہی ہوں ہمراہیاں وے ۔ ۴۶۷ کیتی جد اقضلنے ڈاروچوں کونج وانگ میں ہیر گرلایاں وے ۴۶۸

[1] عشق کی دہی سے گھی نکالتی ہے [2] الٹی چھری سے ذبح کیا [3] گلے ذبح کرنے والے ظالموں نے مجھ کو بیرحمی سے ذبح کر ڈالا ۔ ۱۲

۴۶۹ چاندی پیش نہ ڈاہڈیاں نال کوئی کوک نیاں لکھ دہایاں وے
۴۷۰ رج ویکھیا نہ تتی نکھ تیرا اکھیں ریجھ دیناں سن لایاں وے
۴۷۱ لیاں لمنیاں لب سی جھٹ جیہڑا ساری عمر منہ ہنیاں آیاں وے
۴۷۲ ڈھ کا ڈھونہ کوئی تقدیر اگے داہیں ہیر بہتیریاں لایاں وے
۴۷۳ نہیر نے نام توں رانجھیا لکھ واری بندی ہیر میں گھول گھمائیاں وے
۴۷۴ اک گھڑی نہ ندھ توں نکھڑی ساں پیاں لمیاں نہ جدایاں وے
۴۷۵ پھل ڈال دیناں سہاوندی ساں ٹٹی گچھیوں کلی کرمایاں وے
۴۷۶ وگی واو چھوڑ بدی ولیاں ہیں نیلی لگر دیوانگ جھٹلایاں وے
۴۷۷ بندی ہیر کلی مہربان رانجھا نشان اس نوں ساریاں سایاں وے
۴۷۸ میتوں ہور امید سی ہور ہوئی رب کیتیاں بے پرواہیاں وے
۴۷۹ میرے بھاوے پیر فقیر سوں گئے گیاں رانجھیا لٹ خدایاں وے
۴۸۰ سنی گئی نہ کوک فریاد میری گلاں سب رسول نے پایاں وے
۴۸۱ واٹاں لمیاں میلے جیوندیاں دے حرصاں ساریاں میں گولیاں وے
۴۸۲ اگے پوانگی وس بیگانیاں دے نیس اوکھے داہنڈیاں جایاں وے
۴۸۳ ڈاہڈے رب دے چھوٹے کے سجناں نوں وس وبریاں دتیاں پایاں وے
۴۸۴ جویں آب فرات توں کونیاں دے کھڑیاں سیاں بھ ترہایاں وے
۴۸۵ رہی چاہ کنعان دی وچہ دل دے رب صبر دیول دھکایاں وے
۴۸۶ تدوں پلک دی نہیں کھلیر ہوندی جدوں قسمتاں سب اٹھایاں وے
۴۸۷ شالا صبر پوے انہاں کملیاں نوں نہاد ولناں جنہاں کملیاں وے
۴۸۸ اوہلے اکھیاں دے ہوئی محرماں توں اگے وسدیاں سبھ پڑایاں وے
۴۸۹ اگے وچہ سر سجدے سیجھ دیاں پچھاڑ کیاں بہت سنجنایاں وے
۴۹۰ موہوں تے رودیاں بول نہ سکیاں ہیں چپ کر کے انگلی نال شرمایاں وے
۴۹۱ انہاں نال ڈائناں لوبھ چھیے دے دے ملیاں خوب نوں ہایاں وے
۴۹۲ یا ہچوں ٹکیاں دائیاں وٹیاں منہ میرے گھبرے گھٹ کے رودیاں آیاں وے
۴۹۳ ویکھ رانجھیا ہار سنگار میرا زلفاں کھلیاں مکھ تے آیاں وے
۴۹۴ باشک نانگ زمین آسمان ہلے والاں لمیاں کیتیاں دھایاں وے
۴۹۵ جوڑے سبز سوہے ساوے وہٹیاں نوں میرے انگ سفیدیاں لایاں وے
۴۹۶ رکھیں قدم رانجھیا سیج اتے خاطر شوہدی ہون چھایاں وے
۴۹۷ زوراوراں سپاہیاں ڈھک لدھی کسے آن نہ مول چھڈایاں وے
۴۹۸ دس ایس ویلے مدد کرن کیہڑے جنہاں بنیاں آپ ضایاں وے
۴۹۹ جی دے وچہ سہراس سی رحمتاں دا گھٹاں قہر دیاں ری سایاں وے
۵۰۰ منگاں رب تھوں رانجھیا خیر تیری ردا آفتاں ہون بلایاں وے
۵۰۱ نفسے کھان کارن انہاں جانجیاں نے کلسے مٹھیاں ٹٹے وچہ پایاں وے
۵۰۲ ڈولی چا کہاراں ولا رڑے لڑی جیکدی یہ کدیاں باہیاں وے
۵۰۳ اوتھے رب دے باہجہ نہ کوئی ساتھی ماپیاں لکھیے داج وہاہیاں وے
۵۰۴ میاں اک اکلڑی وداع کیتی کلمہ نبی دے نال ہمراہیاں وے

۵۰۵ گلاں لاندیا دلانئے وچہ رہیاں محباں سوئی جو رب نوں بھایاں وے
۵۰۶ وارث ہیر تے رانجھنے سوگ ہویا خوشیاں کھیڑیاں لاگیاں نایاں وے

۱ جو مزہ آنا تھا اڑا لیا۔ ۲ تمام عمر اس کا بدلہ دینا پڑا۔
۳ آگے بیگانے نظر آتے ہیں۔
۴ آنکھوں سے اوجھل محرموں سے ہو جاوں گی۔
۵ یعنی ولی شہید جنہوں نے خود راضی بتقدیر ہو کر صبر کیا وہ ہماری مدد اس وقت کیا کر سکتے ہیں
۶ کمیاں مراد موچی حجام وغیرہ ۱۲

مقولہ شاعر

مہیں ٹرن نہ باہجہ رانجھیٹر بدے بھوئے ہو کیکے پنڈ پہچایو نے
توڑ جا ئیکے بو بھیاں اناں کرکے شوہ گھاٹ نئے دھنیلا پایو نے

مار چنگیاں لوکاں نوں ڈھڈ مارن بھانڈے بھنکے شور گھتا یو نے
لوکاں آکھیا رانجھے دمی کرو منت پیر ٹنب کے آن جگایو نے

چشمہ پیر دی خاک والا متھے دا اگ سیوکاں سخی منا یو نے
بھر تو ماریو نے دوالے رانجھنے دے لال بیگ دا ٹھڑا پچا یو نے

پکوان تے پنیاں رکھ اگے بھولو رام نوں خوشی کرا یو نے
مگر مہیں دے چھیڑ کے نال شفقت سر تمک بھی چا چوا یو نے

وا ہو واہ چلے راتو رات کھیڑے وارے جا ئیکے دینہہ چڑھا یو نے
وارثشاہ کھیڑے بہت خوشی ہوئے ولا ہیر دا جاں ہنھ آیو نے

آرام کردن برات در راہ

کھیڑے دیکھ کے بہت مکان چنگا اتر گھوڑیاں توں ڈیرا لایو نے
بہت خوشی ہو کے لڈی مار دے نی نال شوق دے مجرا کرا یو نے

چھانویں بیٹھ سردیاں گھوڑیاں نے اک دوئے نوں چا پوا یو نے
وارثشاہ رانجھا پریشان بیٹھا او منوں آنہ مول منا یو نے

صید نمودن کھیڑیاں از روئے خوشی کتخدائی

کھیڑے پہنچ اوتھے بہت خوشی ہوئے نیت صید شکار دی ہار یو نے
اکڑے نوں سدکے دوزنشاں تے ترکش تیر کمان سوار یو نے

مگر ہرناں دے گھوڑے دوڑا یو نے آپو اپنا زور نتار یو نے
اک مارن بندوق نشانیاں نوں اک چلے کمان چا چاہڑ یو نے

ہرن پاہڑ ہنے بہت شکار کیتے نالے لونبڑ دو تن مار یو نے
وارثشاہ کباب بھن کھاوندے نے حصہ ہیر دا ترت نتار یو نے

ملاقی شدن ہیر رانجھا در قحافہ

ہیر ویکھ کے جا مکان خالی ہیٹھ رانجھے نوں ترت بلاوندی اے
رانجھے یار نوں وچہ بہا ڈولی نال شوق دے انگ لگاوندی آے

کھیڑے ویکھ کے تے قہر وان ہوئے ہیر ہار نوں توڑ وکھاوندی آے
منکے چگنے نوں کول سدیا سی ایہ افترا چا بناوندی اے

لائی پھلدی چھٹی جے کسے اس نوں زہر کھا مراں یہ سناوندی اے
وارث کھیڑیاں نے ویکھ چپ کیتی جنج کوچ دا حکم فرماوندی اے

له نافرمان ہو کر دور سے واپس آئیں ۔ ٢ه پاؤں سے ہلا کر بیدار کیا ۱۲ ۳ه سردائیاں بمعنے گھوٹا ۱۲ ۴ه منکے چننے کے واسطے بلایا تھا ۱۲

۵ه اگر کسی نے اس کو ذرا بھی دھمکایا تو زہر کھا کر مر جاؤں گی ۱۲

باز گفتگو کردن

٥٠٧ ہیر آکھیا آکھاں رانجھیا وے گلیں لگ ملئے جاندی وار دونویں
٥٠٨ نین ترسدے رہن گے عمر ساری کریئے دید نا آخری وار دونویں
٥٠٩ جیوندے رہے تے ملانگے نال قسمت پھیر رب میلے اک وار دونویں
٥١٠ ملے ہیر رانجھا وچہ ڈولڑی دے جیہی گھت کے باہنہ اولار دونویں
٥١١ جویں نزع دے وقت جدائی کردے روح بت روندے بھباں مار دونویں
٥١٢ ہیر کھول بیٹھی دکھاں پھپلیاں نوں رکھن وچہ لئے یادگار دونویں
٥١٣ ہویا جدوں الست دا حکم نازل اسیں ہور میثاق دے یار دونویں
٥١٤ روحاں قالوبلی پکار یاسی کردے آپ وچہ بہت پیار دونویں
٥١٥ آدم حوا وانگوں اسیں وکھ ہوئے کر کے ٹرے ساں قول قرار دونویں
٥١٦ ڈاہڈے نال تقدیر نکھیڑ دتا اسیں رون لگے زارو زار دونویں
٥١٧ دکھ درد اندوہ مصیبتاں نوں کٹ جان کے وچہ سنسار دونویں
٥١٨ میرا یار ہیں تاں ملیں آپ مینوں ل کے پھیر ساں چلنہار دونویں
٥١٩ نہیں تے روز نشور دے مل ملساں کرساں ربدا پاک دیدار دونویں
٥٢٠ دتا ہیر پیغام الوداع وارث اکھیں رانجھیدیاں ہویاں بیدار دونویں

روانہ شدن برات کھیڑیاں

جنج رواں ہوکے اوتھوں اٹھ ٹری ڈولا جا ئیکے پنڈ لہایو نے
اگوں لین آیاں سیاں وہٹڑی نوں جیہ تدھ آنڈری دے ملاگایو نے
ڈولا جا بیٹھا جد کول بوہے گوہڑے روندے ترت انوایو نے
منگے پنج پیسے روک لاگیاں تے تلی ہیر دی ہیٹھ ٹکایو نے
آکھن لیف تلایاں ٹنگنے بھی منڈے پنڈ دے منگنے چایو نے
کڑیاں وہٹی نوں ڈولیوں کڈھ آندا تیل وچہ دلیز ڈلہایو نے
بانی وار سس ہیر دی نے شکر ربدا موہوں اکھایو نے
٥٢١ اگے رکھ قرآن تے پنج مہراں ترت ہیر دا گھنڈ کھلایو نے
٥٢٢ کڑیاں وہٹی نوں کرڑے نے آیاں دوالے ہیر دے جھرمٹ پایو نے
٥٢٣ پھیر گوت کنالی دا آہر ہویا ترت چوری نوں کٹ بنایو نے
٥٢٤ وچہ گھت پراتے دے گھیو چوری اگے ہیر دے آن دھرایو نے
٥٢٥ دے کھچڑی نے چوریدیاں رکیاں ست انڈھا دیور گود بہلایو نے
پنج مہراں بھی ہیر دے ہتھ دیکے ترت وہٹی دا گھنڈ لہایو نے
ہمساں سس تے سہتی ننان دونویں نالے دائی نوں کول بہایو نے
٥٢٦ دائی لاگیاں دی کرٹہل خدمت ول رانجھے دا خیال جد آیو نے
٥٢٧ نڑیں لاہ ٹھمک بھور اکھس لیا آدم بہشت نقیں چا ترائیو نے
ماں سیدے دی پاس گواہنڈناں نے جھرمٹ آن مبارکاں ہایو نے
٥٢٨ دھن بھاگ تیرے داج پلنگ پیہرا وہٹڑی دیکھ صلاحیو نے
جیہا پت سی بنے نوہ دتی بوہا اجو دا خوب سہایو نے
٥٢٩ گلاں ہیر دے دل دیاں ہیر جانے کجھ اوسدا بھیت نہ پایو نے

لہ اگر تو میرا یار ہے تو ایک دفعہ مجھے آکر یہاں ملنا پھر نکل چلیں گے ۱۲

ٹہ ایک گیت ہے جو دلہن کے آمدن کے وقت گاتے ہیں سہ ساس ڈولی سے پھرا کر پانی پیتی ہے یہ ایک رسم ہے ۱۲

ٹہ بڑے برتن میں گھی کی چوری - رسم ہے ۱۲

۵۳۰ رانجھا روندڑا اچھاں نوں رواں ہوئی یا کوئی وس نہ چلدا لائیو سنے — دیکھو ایہ بھی قدرتاں ربدیاں نے بھکھا جنتوں وچ کڈھ پایو نے ۵۳۱

۵۳۲ کھیڑے آکھدے ہیر ملن دیو ہیر رانجھے نوں چا اڑکایو نے — وارثشاہ قبیلڑا خوشی سارا رانجھا ہیر دل گیر کرایو نے

کلام ہیر با رانجھا

لے وے رانجھیا واہ میں لا تھکی میرے وس تھیں گل بیوس ہوئی
گھر کھیڑیاں دے نہیں وسناں میں ساڈے نال ایہناں خرخس ہوئی
میں نت مندڑی رہاں گی عمر ساری ساڈے دوتیاں دے سر بھس ہوئی
کیسے چندرے وقت سی نیوں لگا سبھہ سدھی بات بے رس ہوئی

قاضی ماپیاں لا گیاں بنھ توری مینڈی تیندڑی دوستی بس ہوئی
جاں جیو آگئی ملاں گی رب میلے حال سال تاں دوستی بس ہوئی
قسمت نال ملیاں تینوں رانجھیا وے بھا اساندے حال گھس ہوئی
وارثشاہ نوں تےپچھے لیکھ میرے ہونی ہیر نمانی دی کس ہوئی

جواب رانجھا با ہیر

جو کجھ وچ رضاوے لکھ چھڈیا موہوں بس نہ آکھئے بھیڑئیے نی
جے تاں منتر کیل دا نہ آوے یوں تتڑے ناگ نہ چھیڑئیے نی
جے ناہ اترئیے بار دریاں پورے اڈے پٹنے نہ سہیڑئیے نی
اس دریاں نہ ہرگز گل کرئیے غصے نال چا دلوں نکھیڑئیے نی

سنجاں سکھناں چاک نوں کھیانی متھے بھورئیے چندرئیے بھیڑئیے نی
اکے یار دے نام توں فدا ہوئیے مو ہرادیکے اکے نبیڑئیے نی
دغا دیونا ہووے جس آدمی نوں پہلے روز ہی چا کھدیڑئیے نی
وارثشاہ پیاس نہ ہووے اندر شیشے شربتاندے کاہنوں چھیڑئیے نی

کلام ہیر با رانجھا

مائیں تھپئی ساں ہجر دے چہ تیرے تینوں رانجھیا پاس بلاوندی میں
لاواں نیندڑی شوقدیاں تیرے مہندی گھولکے سیس گندوندی میں
باہیں لال چوڑا بازوبند ٹاڈاں دھڑی نال سندھوڑے لاوندی میں

مکھن کھنڈ ملائی تے دودھ چوری ہتھیں اپنی کٹ کھواوندی میں
چھلے کڑے پنجانگلا پاچونکی مہندی گھولکے رانگلی لاوندی میں
ٹکا بندلی ہندلی پھیدے نال لوہلاں وانگھ موردے پائلاں باوندی میں

نہرے شوقدیاں رانجھیٹیا وے سنتہ سہاگ دی پاوندی میں
دن عید تے رات شبرات ہوندی وارثشاہ پھر عیش مناوندی میں

لہ کیسے منحوس وقت یاری لگی ۱۲
ڪه لذت کی بات بے لذت ہوگئی - ۱۲
ٿه مائیں ایک رسم ہے جو شادی سے پہلے دو چار روز لڑکی کو کپڑے پہناتی ہیں اور سہیلیاں اس کے ہمراہ رہتی ہیں - ۱۲

کلام رانجھا باہیر

۵۳۳ کوکے توں زبان جے ہار ہوئی تار عشق دی دلوں توڑ ہیرے
۵۳۴ پہلوں نال پیار دے ٹھگیوئی ہن کوڑ کہانی نہ جوڑ ہیرے
۵۳۵ چھاک دے کے باغ بہشت والی ساتوں چلئیں کریں چھوڑ ہیرے
۵۳۶ کہدیئے ساتھ تے پار اتار دیئے ہاہو وچہ نہ سٹئے بوڑ ہیرے
۵۳۷ پیٹر و بیلنے وچہ کماد وانگوں ہیرا جگ میں سا نچوڑ ہیرے
۵۳۸ آپ پری بنکے اڈ ہار ہوئیں ساتوں عشق دا جن جھوڑ ہیرے
۵۳۹ جاکے مانئیں پلنگ تے چھایاں نوں ساڈے رلن نوں کنڈ ماٹے روڑ ہیرے
۵۴۰ پہلاں نال محبتاں گلیں لایا پچھوں کیتیوئی مکھ مروڑ ہیرے
۵۴۱ آپ چلئیں ٹُر ولٹی وچہ بہہ کے کر کے اساں دیتا ال جوڑ ہیرے
۵۴۲ ہن کتنوئی سنگ کو سنگیاںدا اول وڑدے سنگ نوں توڑ ہیرے
۵۴۳ پھڑ کے بانہہ نہ پار اتار یوئی نیوں لا نہ چاہٹر یو توڑ ہیرے
۵۴۴ ہیراں وچہ جہاندے لکھ ہوسن تے رانجھیاندی نہیں تھوڑ ہیرے
۵۴۵ کردے فرق نہ جان گواوتے توں جنہاں یار دے ملن دی لوڑ ہیرے
۵۴۶ کارن یار دے پاک دیدار پچھے عاشق مٹھے نی سر انہوں پھوڑ ہیرے
۵۴۷ ہوہے عشق دربار دے سدا کھلے نہیں عاشقاں نوں کدی موڑ ہیرے
۵۴۸ وارثشاہ تیرے حشر میلے امت روحاں تے قالباں جوڑ ہیرے

کلام ہیر بارانجھا

میاں رانجھیا عمر دے پٹے جھیڑے دکھ درد میرا کس ونڈنا ئیں
کھیڑے نال نہیں ہونا جوڑ میرا کیسے طلب تے چھاڑنا چھنڈنا ئیں
پنج پیر تیرے میرے وچہ ضامن جنہاں بہہ کے سیدڑا کھنڈنا ئیں
وارثشاہ فقیر دا اکڑا پلہ جس نے مٹیاں نوں پھیر گنڈھنا ئیں

کلام رانجھا باہیر

ہیرے حکمتاں نال نہ ہون مٹھے کرنیئے جتن جے نمیاں کوڑیاں نوں
انت لپیٹ کے نسیوں توں حاصل کجھ ناہیں پچھوں وڑیانوں
اوڑک اپنا آپ سمھالیوئی چھڈ جھیڑیا لمیاں چوڑیاں نوں
وارثشاہ وانگر سنے خادماں دے تڑیوں چھڈ جنڈ یا لیاق چوڑیانوں

کلام ہیر بارانجھا

تینوں حال دی گل میں لکھ گھلاں نزرت ہو فقیر تیں آونا ئیں
کسے جوگی تے جاکے بنیں چیلا سواہ لاکے کن چاپڑواونا ئیں
سبھو ذات صفات نوں یاد کر کے اتے ٹھیک تیں سیں مناونا ئیں
تو ہیں جیوندیاں دین دیدار سانوں ساوت نہ جیوندیاں آونا ئیں
جلدی آونبدی کرنی نساں نیاری کوئی بھیس وسی خوب وٹاونا ئیں
وارثشاہ نساں ساڈی خبر لینی نہیں تاں اساں نے روح گواونا ئیں

مقولہ شاعر

یار وجٹ دا قول منظور ناہیں گو نشتر ہے قول رستایاں دا
پتاں سیں ان اکی جس جٹ نا ئیں سوئی اصل بھرا ہے بھایاں دا

جدوں پہن اوڑھی تے عقل آوے جویں کتراہوے کھتایاندا
اکبر شاہ نوں زور اور جٹ آہے جنہاں کٹھا سی بیر بل شاہیاندا
کھچروندیاں گھنکلاں جٹ جانے پیشوا فساد براییاں دا
جٹ غرض دے واسطے بنے متر بھائی بنے ہر قوم تے نائیاندا
جٹی جٹ دے سانگ تے ہون راضی پھرے مغل تے دیس کی لائیاں دا
حصے تیرھویں دے ہون پنڈوں مالک ونڈ چھتریں ادھ نرہایاں دا
موہوں آکھ کڑمایاں کھوہ لیندے منہ کرن کالا پھرنائیاں دا

سر ولا لہ کے چٹراں مٹھ دیندے مزہ آوندا تدوں صفایاں دا
جٹ کہرے ایراللہ نے پھٹے کوئی مار سٹیے پُت قصاییاں دا
کلاکار تے جھاگڑو جٹ وڈے کھوہندے مال نی جاندیاں راہیاندا
جٹ جیڈ نہ کوئی گوار ڈٹھا جویں یار نہ کوئی سپاہیاں دا
دھیاں دینیاں کرن مسافراں نوں وچن ہوردے مال جوایاں دا
جٹ چوہے دا کھوہ بنا لیندے چلے وس نہ مالکاں ساہیاندا
وارثشاہ میاں تیرے ہی جھوٹھ جانو قول جٹ سنیا قصایاندا

کلام رانجھا باہیر

رانجھے آکھیا سیال گل گئے سارے اتے ہیر بھی چھڈ ایمان چلی
دھیاں ویچ کے قول زبان ہارن تے محراب متھے اتے دھون ڈھلی
وچوں کھوٹے تے باہروں صاف دسن گلاں کرن تے جانیئے کم ہلی

سر ہٹھاں نوں کر گیا پھیر چوچک جدوں ستھ وچہ آن کے گل ہلی
یارو سیالاندیاں داہڑیاں ویکھدے ہو جیہی منگ منگواڑ دی مسر پلی
وارث شاہ میاں دھی سوہنی نوں گل وچہ جا پاوندے ہین ٹلی

ایضاً

پینچاں پنڈ دیاں سچ نوں ترک کیتی قاضی رشوتاں مار کے چور کیتے
گل کرن ایمان دی کڈھ چھڈن پینچ پنڈ دے ٹھگ تے چور کیتے
عالم ہل بیاندے چپ سارے جاہل مسلیاں وچہ لاہور کیتے
تدوں فوج ایمان دی نس چلی جدوں حرص تے طمع نے زور کیتے
پھیر اماس تے ہویا شکار یاندا رکھے بندیاں دے آدم خور کیتے
سر شکے غازیاں گھاس وٹی اچی ہینگ کے کھوتیاں شور کیتے
زوراوری ویاہ لے گئے کھیڑے اساں بھتیرے شور کیتے

پہلے ہو زبان نال اقرار کر کے طمع ویکھ داماد چا ہور کیتے
اشراف دی بات منظور ناہیں چوہڑ چوہدری تے لنڈور کیتے
دنوں دن کچھ ہور دا ہور ہویا گئے وقت زمانیاں ہور کیتے
کاں باغ دے وچہ کلول کردے کوڑا ہے پھولنے دے اتے مور کیتے
بھونڈ بہت ہوئے پھلواڑیاں نے گو ہالد سنگھن اتے مور کیتے
وڈے شیر خدا دے وچہ گھریاں بل بلیاندے گدڑ کور کیتے
وارثشاہ جو اہل ایمان آہے تنہاں چاڈیرے وچہ گور کیتے

جواب ہیر بار انجھا

۱؎ گرفتاری کسی دوسرے کی ہو ۲؎ ناطہ کہہ کر چھین لیتے ہیں اور بدنام عاجموں کو کرتے ہیں ۳؎ چھوٹے یعنی بے اعتبار ہو گئے ۴؎ فریب کھیت، ڈنگ مسود کے جانتے ہیں ۱۲

پچھوں ہیر نے اِک حساب لکھیا دغے باز جہان ہے ہو رہیا
دغے دار چا چوراں نوں کرن سچے حقدار ہے انت نوں رو رہیا
سچ سخن نوں غلق چا ترک کیتا کوڑ سچ دے نال سمو رہیا
اوڑک ویکھ کے دم دھی وچیا ہے رانجھا ہیں مشاہدے ڈھو رہیا
کہن ہور تے ہور کماوندے نیں کئی لوک اس کم وچہ ہو رہیا
سیالاں سچ دے کھیت نہ آپ تارا رانجھا حق دی جوگ نوں جو رہیا
وچہ مجلساں کوڑ دی فوج ڈھانی پھیرا سچ دا اک نہ ہو رہیا
وارثشاہ کی فائدہ جیونے دا جو کجھ ہونا سی سو ہو رہیا

کلام رانجھا

یارو ٹھگ سیال تحقیق جانو دھیاں ٹھگنیاں سبھ سکھاوندے نیں
قول ہار زبان دا ساک کھوہن چا پیوند ہن ہور دے لاوندے نے
جٹ چور تے باردا راہ مارن ڈنڈیاں موہندے تے راہ لاوندے نے
پت ویکھ سرداراں دے موہ لیندے لہنوں جہیں دا چاک بناوندے نیں
داہڑی شیخ دی چھر قصائیاں دا بیٹھ پڑھے وچہ پینچ سداوندے نیں
وارثشاہ ایہ جٹ نی سبھ کھوٹے وڈے ٹھگ ایہ جٹ جھناوندے نیں

مقولہ شاعر

ڈوگر جٹ ایمان نوں ویچ کھاندے سنھاں مار دیتے پاڑ لاوندے نی
جیہے آپ ہوون تیہے عورتاں نی بیٹے بیٹیاں چوریاں لاوندے نی
موہوں آکھ کڑمائیاں کھوہ لیندے ویکھ موت نے رب بھلاوندے نی
وچہ جگ دے وہ خوار ہوندے جیہڑے دھیاں نوں رزق کے کھاوندے نی
ترک قول حدیث دی نت کردے چوری یاری بیاج کماوندے نی
جیہڑا چور تے رہزن ہووے کوئی اوہدی بڑی تعریف سناوندے نی
جیہڑا اٹھ کے نماز حلال کھاوے اوہنوں مہنے منفرڑے لاوندے نی
وارثشاہ میاں دو خصم دیندے نال بیٹیاں پیر کماوندے نی

آمدن دختران برائے کشادن دستیارہ ہیر و سیدا

جدوں گانڑے دے دن نیڑے گئے لسی مندری کھیڈن آئیاں نی
ہو باسدا آواز جٹیاں نوں کڑیاں ہم ہما کے آئیاں نی
ملناں جعفل لونگ کچور یانے اک گھت چھبیلڑی آئیاں نی
چھٹی آ خوشبو بہار دی جی رنگو رنگ دے مشک سہایاں نی
بلن وانگ مشال دے پوار اتے جیوں چراغیاں بال ٹکایاں نی
پئی دھم کھاج گانڑے دی پھرن خوشی دے نال سواریاں نی
موتی برگ گلاب دے وچ چنبا سریں عطر پھلیل مل آئیاں نی
نواں وقت ویاہ دا سج اسی خوشبوباں روز کھنڈایاں نی
گیاں مہک حویلیاں ساریاں نی شالامار دا باغ ہو آیاں نی
مارن حسن دی آب دے چند ہو کے کھنباں ہوبیاں گھنیڑ چڑھایاں نی

لہ یخدعون اللہ (ترجمہ) دھوکا دیتے ہیں اللہ کو اور ایمان والوں کو اور نہیں دھوکا دیتے مگر جانوں اپنی پر اور نہیں سمجھتے بیچ دلوں ان کے بیماری ہے اللہ زیادہ کرتا ہے بیماری انکی کو واسطے ان کے عذاب ہے درد دینے والا سہ پا یع جن سے قول اقرار کیا ہے اس کو پھر وہ توڑتے ہیں اپنا اقرار ہر بار اور نہیں ڈرتے سہ پ ع یہ اس پر کہا کہ اللہ بدلنے والا نہیں نعمت کا جو دی تھی ایک قوم کی جبتک وہ نہ بدلیں اپنی جیز کی بات سہ پا ع (ترجمہ) اور نہ زور کرو اپنی بیٹیوں پر بدکاری کے واسطے اگر وہ چاہیں قید سے رہنا کہ کمانا چاہو اسباب دنیا کی زندگی کا ۱۲

کی کجھ کراں تعریف جٹیٹیاندی جیوں خرادیاں ڈبیاں لاہیاں نی
صوبیدار جو انگ لا موردے جی سبکے ایہ فوجدار بال پایاں نی
دوالے ہیر نوں گھیرے بیٹھیانی کرڑیاں چاپرات لے آیاں نی
ہتھوں ہٹیاں شوخ ودھیک ہوکن ہیر کرے نہ مول ادایاں نی
وہٹی گھیر کھولدے گانڑے نوں وانگ لگڑاں کرن لڑایاں نی
پگڑ مہر دے ہتھ پرات پائے باہاں مردیاں وانگ پلمایاں نی
کڑیاں آکھدیاں کھول توں گانڑے نوں دل وہٹی دے ہور خفایاں نی
مینوں قسم ہے ہیر دے پیر دی جی کنہاں جلوواں گھول سکایاں نی
گاناں کھولیا انہاں جٹیٹیاں نے جہیڑیاں خوشیہ بنال ہاہیاں تنی
رہی سوں سپت جٹیٹیاندی لسی ڈوہل پرات لے آیاں نی
سبھے اٹھ ٹریاں اوازار ہوکے کسے پھیر نہ مول بہایاں نی
کجھ شوق نہ سی اس نوں نال سیئے جیو وچہ کلیلیاں کھایاں نی

نہیں خوشی جہاندی ہور کوئی وہٹی کھیڈاں نال کھڈایاں نی
سیدا لال پیڑے اتے آن بیٹھا کڑیاں وہٹڑی پاس بہایاں نی
لسی وچہ چاپاندیاں مندری نوں ہتھ ماردیاں نال ادائیاں نی
سگوں سیدے نوں ویکھ رنجور ہوئی نرا اٹھ بدھیان پاس قضایاں وے
کھڑیاں وانگ لویل چنبیل سبھے پھریاں ہیر دے منہ زردایاں نی
مندری نہ جٹیٹی دے ہتھ آوے دل مہر دے ناہ صفایاں نی
گانے ایس بھی مول نہ کھلنا جے باہاں جھولیاں مارگوایاں نی
پانی کسے بھی مول نہ مٹکنائیں نہراں دھروں پہاڑوں سے جے آیا تنی
سنیاں سخن جٹیٹیاں مہر توجی اوسے وقت ہی اٹھ سدھایاں نی
ساونو آس نہ مید برساتدی ہی گھٹاں گھمدیاں برسایاں نی
لگے غم اندوہ فراق بہتے کڑیاں مار ڈھاہاں گھریں آیاں نی
متھنی ہورسی ہوردی ہور ہوئی شکر کرے جو رب رضایاں نی

چلیاں اٹھ سوانیاں اک گھریں کرن سون سپت نہ آیاں نی
وارثشاہ میاں نیناں ہیر دیاں نے وانگ بلا لاندے بھریاں لایاں نی

گفتگوئے قاضی با مہر چوچک

قاضی آکھیا چوچکا بھلا بجیوں لتھے اج ننگا دڑے گلوں تیرے
وچہ سیالاں دے لاج چپ چنگی ہوئی اتے خوشی پھر دینی سبھ کھیڑے
وچہ تخت ہزارے دے ہون گلاں اتے بھابیاں رانجھے دیاں کرن جھیڑے
تیرے دکھ نے رانجھیا مارسٹیاں نت چمکدی الگڑے گھا تیرے
دن رات آرام نہ رانجھنے نوں جے توں دردفراق دے پائے جھیڑے

گھر کھیڑیاں دے جدوں ہیر آئی چک گئے ننگا دڑے اتے جھیڑے
نوحہ دار تغیر ہو آن بیٹھا کوئی رانجھے دے پاس نہ بلائے پھیرے
چٹھی لکھ کے ہیر دی عذر خواہی جویں ہوئے نیندے بھچھے ہو نیڑے
جیتوں رانجھیا اساں نوں آن ملیں رب کیے یکا اسانڈے پار بیڑے
وارثشاہ میاں ویکھ بھابیاں نے چھٹے پھٹ رانجھے دے کھیر جھیڑے

ا۔ بکریاں ۱۲ ۲۔ عورتوں کا شوق اور جوش سب جاتا رہا اور نا امید ہو کر واپس ہو گئیں اور سب رسوم چھوڑ دیں اور سخت ناراض ہو گئیں
۳۔ سوچا تھا کچھ اور ہو گیا کچھ اور ۱۲

کلام بیگم صاحبہ بار انجھا و نامہ نوشتن

ہوئی لکھی رضا[۱] انجھیٹیاں دے ساڈے الٹڑے گھاؤ تدھ چا چیرے / مڑ آنہ وگڑیا کم تیرا لٹسکندڑا گھریں نوں پا پھیرے

جیہڑے پھلدانت نوں ہیں راکھا اوس پھل نوں توڑ لیگئے کھیڑے / جیو اسطے پھریں توں وچ جھلاں جیتے باگھ گھبیلے تے شینہہ بیڑے

کوئی نہیں وساہ کوار یاندا ایویں لوک نکمڑے کرن جھیڑے / توں تاں محنتاں سیں دن رات کردا ویکھ قدرتاں بدیاں کمن پھیرے

دے نے ذات خوار ہیں وچ جھلاں نول کوار یاں دے ہوئے نال تیرے / کلس[۲] زر دا چاہڑیئے چا دوضے جس پلڑے آنکے ڈیں بیڑے

تیریاں منتاں نیاں رانجھیا دے لاویں وچ ہزار یدے دنت ڈیرے / دیگ ٹپوں ساں علی دی چھنجہ سکھاں غازی پیر دے چاہڑیئے چا سہرے

اوس جوہ[۳] وچ پھیر نہ پین پانی کھسن جان جاں کھیڑیاں منہ پھیرے

وارثشاہ ایہ نذر سی اساں منی خواجہ خضر چراغ دے لئے پھیرے

جواب نوشتن رانجھا

بھابی خزاندی رُت جاں آپہنچی بھور آسرے تے پنے جالدے نی / سیون بلبلاں بوٹیاں سکیاں نوں پھیر پھل لگن نال ڈالدے نی

اساں جدوں کدوں اینہاں پاس جانا جیہڑے محرم اساڈڑے حالدے نی / ۵۵۳ بھابی عشق توں لسکلے وہ جاندے پتر ہون جو کسے کنگالدے نی

۵۵۴ بھابی عاشقاں دے دل سچ ہوندا انساں کوٹہے وچہ خیالدے نی / ۵۵۵ ابراہیم ادھم نے حسن بصری پھیر ہوئے نہ مالک مال دے نی

۵۵۶ رت وحدت دے دریا اندر رہندے مست شراب وصال دے نی / ۵۵۷ سچیاں عاشقاں نوں کچھ خوف ناہیں آتش وچ سر پیر نوں بالدے نی

ایس عشق پچھے لڑن مرن سوہے صفاں وچ بڑے کھونیاں گالدینی

مارے بولیاں دے گھریں نہیں وڑدے وارثشاہ ہوری پھرن بھالدے نی

منقولہ شاعر

موجو چوہدری دا پت چاک لایا ایہ لیکھنے ذوالجلال دے نی / جنہاں سو لیا نتے لئے جا جھوٹے منقلو ہوری ساڈے نالدے نی

لوکاں کول پیغام چا گھلدے نی ایہ گل کویں نگروں ٹالدے نی / وارثشاہ جو گئے سو نہیں مڑدے لوک اساں تھیں آون بھالدے نی

گئی عمر تے وقت پھر نہیں مڑدے گئے کرم تے بھاگ نہ آوندے نی / گئی لہر سمندروں نیر چھٹا گئے مڑے نے سمے نہ آوندے نی

گئی گل[۴] زبان تھیں نہیں مڑدی گئے روح قلبوت نہ آوندے نی / گئی جان جہان تھیں چھڈ جسہ گئی ہور سیانے فرماوندے نی

۱ وہی ہوا جو تقدیر میں تھا ۲ یعنی سونے کا کلس خانقاہ پر چڑھادیں ۳ اس حد میں پھر پانی نہ پینا ۴ زبان سے نکلی ہوئی بات پھر واپس نہیں ہو سکتی ۱۲

مڑا تینے پھیر جے آوندے نی رانجھے یار ہوری مڑ آوندے نی
رانجھے یار ہوراں ایہا ٹھان چھڈی کتے جا کے کون مڑ آوندے نی
بھابی وسناہیں ہن کجھ میرے لوک تسانوں نہیں سمجھاوندے نی

اگے واہیوں چا گواونے ہن عشق تھیں چا گواوندے نی
اکے اپنی جند گواوندے نی اکے ہیر جیٹی بنھ لیاوندے نی
ایہ جٹاں دی ذات وڈی کھچر کوئی جوگ دا سانگ بن آوندے نی

دیکھ جٹ ہن فند چلاوندے نی بن چیلڑے گھوں ہو آوندے نی
وارث شاہ سیاں سانوں کون سدے بھائی بھابیاں تیر چلاوندے نی

خط رانجھا بطرف رنگپور

خط لکھ کے رانجھے چا ہتھ دتا موہوں بولیا بہت سلام کرنا
یار وروزق جاں ہو اداس ٹریا چارہ کجھ نہ چلدا موڑ دھرنا
سن بھابیاں خط خاموش ہویاں کہیا بھابیاں اُس نہ مول مڑنا

دانے پانی دے وس نہ وس میرے جو کجھ لکھیا سوئی پیا بھرنا
بھابی وس توں اسیں بے وس ہوئے سانوں پیا ہے عشق دریا ترنا
رب میلسی تدوں اوہ آن ملسی وارث شاہ ہوراں ہن صبر کرنا

صلاح کردن خسرا چیاں ہیر

مصلحت ہیڑیاں ساہوریاں ایہ کیتی مڑ پیکڑے ایہ نہ گھلنی جے
ماں باپ دے کہے ایہ نہ لگی موہرے فوجاں دے لاندے دلنی جے

مت چاک مڑ جھمڑے وچہ سیالاں ایہ گل کو ساکدی ہلنی جے
کدوں ساہوریاں دے حکم وچہ چلی ایہ تاں مڈھ دی جھل وللنی جے

آخر رنڈی ذات بیوفا ہوندی چا پیکڑے گھریں ایہ ملنی جے
وارث شاہ دے نال نہ ملن دینی ایہ گل نہ کسے اُتھلنی جے

گرفتار شدن ہیر بخانہ خسرا چیاں

ہیر ساہورے گھر وچہ قید ہوئی سوندی بہندی طعام کھاندڑی اے
کسے نال نہ ہسکے بولدی اے منہ کج کے پئی شرماندڑی اے
دھکی پکیاں ساہوریاں کھوگھتی ڈبو جان لیندی غوطے کھاندڑی اے
بھاہ لاوندی چوڑیاں بیڑیاں نوں گہنا کپڑا انگ نہ لاندڑی اے
صورت رانجھے دی اکھیاں وچہ رکھے سر سیدھ ٹیڈے بھس پاندڑی اے

دلوں دن اوہ سکدی جاندڑی اے بابجہ درد نہ سول ورماندڑی اے
سانگ وچہ کلیجے دے نڑکدی اے سینے وچہ کٹاریاں کھاندڑی اے
دن وچہ دلیلاں دے گذر دے جانے روندیاں رات وہاندڑی اے
دم دم رانجھا رانجھا کوکدی اے بیٹھی رات دن وسو پکاندڑی اے
بیڑی وارثا اول سو یاد بھلا اک پلک نہ دلوں بھلاندڑی اے

٥٧٢ ڈردی سس ننان تے دونہاں نوں چپ کیتڑی نفت لنگاندڑی اے | ٥٧٣ جدوں انجھے وا ہیر نے نال سیتا الکھ رب دا شکر مناندڑی اے

کدی آرا کجھا دئیوں رس ہینوں تیری مکھ خریدڑی باندڑی اے | جدوں ملے بیلی آئیں چین مینوں فرھی ہو جاوے میری چاندڑی اے

٥٧٤ کدی کسے دے کول نہ ڈھک بہندی رہے نت نویکلی واندڑی اے | وارثشاہ جھب آ دیدار دیویں نہیں جان مینوں ضائع جاندڑی اے

ہیر دی حالت سے سہتی دا پچھنا

دیگر

وچہ اکھیں دے عشق دی چنگ لوٹی محرم راز ہووے سوئی آن کڈھے | ڈھونڈے راہ پیاریاں وچہ او جھڑ جنہاں مال تے ملک تے محل چھڈے

سہتی بیٹھ کے پچھدی ہیر تائیں کیہے بھابئے تدھ نوں سحر وگے | دنوں دن تینوں سکدی جاوندی ایں دسیں ساوڑے پیلڑے رنگ بگے

٥٧٥ بدن ہو گیا سک کے کرنگ تیرا ہڈ بان سنے کنگرو وڑدے ہڈ ووڑے | ٥٧٦ ختمی سکری اے ہوٹھاں تیریاں تے لہو چھٹڑا تے پیندے جال پھندے

٥٧٧ دیدن اپنے جیوڑے وس مینوں کیہڑے دکھ لائے تینوں منہ اڈے | ٥٧٨ آہیں مارنی ایں بھے ساہ لیکے کوئی جمدڑی نوں وگ پیاڈے

٥٧٩ موہوں کھل کے گل نہ کرنی ایں توں چپ کیتڑے وانگ سبھا چڈے | ٥٨٠ اڑیئے بھابئے گل نہ آکھ سکاں بھاویں مٹھڑئیں کسے چھیل نڈھے

٥٨١ تیرے طور وچوں ایہو دسدا اے چھوٹی عمر تے دکھڑے پئے وڈے | ٥٨٢ کوئی چاہ نہ وہٹیا نوانگ تینوں کھتھڑی ٹڑی وانگ نہ ڈے

کا من کسیدے پئے نے نسو تینوں دھاگے ریشمی لاکے تعویذ گڈھے | وارثشاہ طبیب حق دسیں تیرے درد تے ویلڑے سبھ کڈھے

ہیر دی گل سہتی نال

کلام ہیر با سہتی

بھیت دلوں آخر دل سب قصہ سارا کھول کے ہیر سنایا ئی | سہتی سندیاں ہیر نو سبھ گلاں ہولی بیٹھ کے کول سمجھایا ئی

تیرے وانگ پیارئے بھابئے نی عشق دھا میرے ول آیا ئی | میں بھی نال مراد بلوچ دے نی تیرے وانگ پریم رچایا ئی

کسے مہتہ سنیہوڑا گھل اس نوں اوہ بھی عشق نے ہوگ ستایا ئی | خط لکھ کے بھیج منگا اس نوں دویں آوسی جے اس بھایا ئی

جھب دیگا آ دیدار تینوں خاطر جمع رکھ اساں الایا ئی | وارثشاہ تینوں لائے دی لاج رکھیں عمل کریں جو رب فرمایا ئی

سہتی دا ہیر دی چارپائی تے جانا

رفتن سیدا بر چارپائی ہیر

اک رات سیدا بہت خوشی سیتی پلنگ ہیر دے تے چا پیر دھردا | ہیر آکھدی اجے نماز پڑھنی سیدا ایک ڈکے تے زیر نہ بہ کردا

ہیر یاد کیتا پیر اپنے نوں حاضر ہونے کے پچھاں پیر کردا | ہیر کہے ماں ہوئے انجھنے دی پیر سیدے نوں پکڑ ظہیر کردا

	ہڈ پیر ابہدے سبھ چور کرکے ہیر منہ مشکاں جہا اسیر کردے		وارث شاہ سید اہتھ جوڑدائے بنتاں ہکل گیا بخش پیر مردا

غسل کردن ہیر

	فجر ہوئی تے اٹھ کے ہیر جٹی بیٹھ انگنے وچہ اشنان کیتا		اودہندی پانی کے عمدہ بوچہ بیٹھی رانجھے یاردیوا دھیان کیتا
	میں تاں تیری امان ہاں رانجھیا دے دل وچہ اقرار ایمان کیتا		تیرے باہجہ نہ انگ نہ نین جوڑاں شاہد حال دا رب رحمان کیتا
	کتے رانجھنا نظر نہ آوندا ئے اوسے دفتا ہی جیو غلطان کیتا	۵۸۳	ایہا ساہ لیکے صمٌ بکمٌ ہوئی ہنڈ اوٹ کے تے سنسان کیتا
۵۸۴	ٹبی وچہ دلیل دے کھا غوطہ ہیر جا پتال ڈونگھان کیتا	۵۸۵	صورت پیر دے وچہ تصویر ہوکے جمع ریدی طرف دھیان کیتا
۵۸۶	جاتا اک خدا برحق جٹی دوئی دور جورد شیطان کیتا	۵۸۷	ہویاں سبھ کدورتاں دور وچوں دل ہیر دا نور نوران کیتا
۵۸۸	پنج پیر ہوئے ترت آن حاضر جدوں رب نے حکم فرمان کیتا	۵۸۹	ویکھن پیر سجدے وچہ ہیر ڈھٹھی رکھ پٹھ تے ہتھ جگان کیتا
۵۹۰	آکھن اٹھ بچی خبردار ہو جا کیہڑے دکھ نیں نوں پریشان کیتا	۵۹۱	دلوں آہ کڈھی تے ہنجوں ڈلھ پیاں چپ ہو کے منہ نموجھان کیتا
۵۹۲	آکھے جٹ جیہڑا انساں بخشیا سی ہائے عشق میں نوں خفقان کیتا	۵۹۳	عشق چاک دے جی جا ڈنا میں تاں اپنا آپ ویران کیتا
۵۹۴	اوسے وقت اندر پیر دھیر کردے رب لساں تائیں نگھسان کیتا	۵۹۵	دین پیار دلاسڑا ہیر تائیں رب پیراں نوں جا مہربان کیتا
۵۹۶	آیا جوش تے کشف دے زور کر کے پیراں چاک سگواں حاضر آن کیتا	۵۹۷	کر جھولی تے لیں مراد بچی پیراں جذبیاں نال فرمان کیتا
۵۹۸	جھولی ہیر دی رانجھناں پا پیراں پیراں دے ترڑا نام نشان کیتا	۵۹۹	ہویا فیض جا اوہدیاں رحمتاں دا رب کرم دا وہن روان کیتا
۶۰۰	آکھن ظاہر ہیں ملیگا محبوب تینوں ظاہر باطنی حکم رحمان کیتا	۶۰۱	غوث قطب تے پیر اولیا اللہ رب فقر سدا اچا شان کیتا
۶۰۲	پنجاں پیراں اگے ہیر عرض کیتی نالے حال احوال بیان کیتا	۶۰۳	آکھے درد فراق رانجھیٹڑے دا دن رات میں دے زیان کیتا
۶۰۴	دتی ہیر نوں ہتھ دھر فاس پیراں ہیر عشق ظالم پریشان کیتا		وارث شاہ فراق دے نال باراں ماہ دا ذکر بیان کیتا

احوال دوازدہ ماہ (بیان ماہ ساون)

چڑھیا ساون ماہ عذاب والا مینہہ پیاں دے ولڑی پاسیاں نیں	رو رو ہیتر ڑے زور کیتے قاضی کھیڑیاں بنھ دیوایاں نیں
طمع حرص پچھے انہاں ظالماں نے دین شوہ دے گھت ہڑایاں نیں	خوشیاں نال کھیڈن کڑیاں سبھ کہا دیں تتی غماں ندی پینگھ جھوٹیاں نیں
انہاں ماسیاں پھپھیاں تائیاں نے جھج چھاننی گھت اڈایاں نیں	تتی لکھ مراد پکار کیتی پے گئی ساں دس قصایاں نیں

له گہے دھیان ہیر غور کرنے لگی ۱۲ مہینوں کی گنتی۔ اللہ کے پاس بارہ مہینے ہیں اللہ کے حکم میں جس دن پیدا کئے آسمان اور زمین انہیں سے چار ہیں ادب کے ۱۲

چھری عشق دی کٹ کے جگر میرا گھت لمبوں دی دیگ رنایاں میں
میرا دس نہ چلدا اک رتی رانجھے یار نوں جدا ہو آیاں میں
۶۰۶ ایس وس ملاٹے نوں نہیں جاندی ساں ہس ہس کے اکھیاں لایاں میں
وارث شاہ تقدیر اے ربدی اے کونج کانگ دے ہتھ نہ پائیاں میں

ماہ بھادوں

چڑھدے بھادروں روندی ہیر جٹی مینوں رانجھنا نظر نہ آوندا ئے
اکھیں نظر نہ آوندا یار مینوں میرا روندیاں وقت دہاوندا ئے
سرتے بدل آ کڑکدا عشق والا نت قہر دی بوند وساوندا ئے
آپو اپنے شغل مشغول سبھے کوئی ہسدا تے کوئی گاوندا ئے
کڑیاں پنڈدیاں نت اکاندیاں نے مینوں برہوں فراق ستاوندا ئے
راتیں نیند نہ آوندی سیج اتے دنے چرکھڑا مول نہ بھاوندا ئے
۶۰۸ ٹھاٹھاں مار فراق دی کانگ آئی جیوڑا ئے غوطے کھاوندا ئے
میرا واس آیا وچہ ویریاں دے کوئی سیج نہ سخن الاوندا ئے
۶۱۰ بکھ کسے دی کسے نوں سار ناہیں آپو اپنی لوک سناوندا ئے
وارث شاہ اللہ بن ناہنگ ناہیں ویکھاں رانجھنا کدوں ملاوندا ئے

ماہ اسوج

اسوج آس اللہ دی رکھ لئی ہور ڈاہ بیٹھی سبھے ڈھیریاں میں
ہن چھری پھڑ کے ہتھ عشق ظالم کیتی کٹ کے زیر توں ہیریاں میں
کیہے نترے وقت سی نیوں لگا آئی دکھاں دے مکھ دو ڈھیریاں میں
نزکڑ جمدیاں چڑھی ساں عشق والے تلی دکھ دیناں پنیریاں میں
اونہوں شعتے دیناں گل لاوندی ساں موہی آکھدیاں تیری تیریاں میں
رانجھا یار ملاو ناں اک واری اوہدے عشق فراق نے گھیریاں میں
۶۱۲ تتی چندری چانوں چاسٹی وچہ انددہ غبار انھیریاں میں
اوسیاں پاوندی کانگ اڈاوندی ہاں رانجھے یار دی حب سہیڑیاں میں
۶۱۴ رو نوں صبر نہ آوندا اکھیاں نوں لکھ تیاں دلوں دلیریاں میں
وارث شاہ قضا چاجد اکیتی عرضاں کیتیاں وہتریاں میں

ماہ کتک

کتک ماہ دا لگا ہن زور چڑھیا میری آیا ہے جند مکاونے نوں
سن ماہ دسے وچہ سہیلیوں نی میرا جی چاہے بیلے جاونے نوں
سب جھنگ سیال توں کڈھ کے تے سٹی رنگپور رخاک رلاونے نوں
درد خواہ رانجھے باہجھ کون ہووے تتی ہیر دی پیڑ ونڈاونے نوں ۶۱۴
کتے سوہنا نظر نہیں آوندائے دل چاہوندا نہیں کسے چاہونے نوں
کہیاں رزق مہاراں نے چک لیاں گھیاں پکیاں رلکے کھاونے نوں
پکیے ہووندی تے بیلے دجدیاں ساں رانجھے یار دے انگ لگاونے نوں
۶۱۶ سبھو سنگ سہیلیاں دورہیاں آئی اکنے جی پرچاونے نوں
۶۱۸ تتی ہیر بیار اوید رانجھا کدوں آوسی روگ گواونے نوں
وارث شاہ رانجھیٹے نوں نال لیکے جاندیاں جھناں تے نہاونے نوں

ماہ مگھر

	مگھر ماہ دے وچ دُکھ پے بھتے دل چاہوندا اے ملے آن رانجھا		تیرا بوٹا اکھ تے نین تکھے وڈی سوہنی ایں تیری شان رانجھا
۶۱۹	روز حشر دیہوں دا انگیہ ہوساں نبیؐ پاک دے ہیٹھ نشان رانجھا	۶۲۰	دین دنی دے وچ مشہور تیری ہیر آکھدا جگ جہان رانجھا
۶۲۱	کدی جھنگ سیالاں توں کرم ہووے پھیر رنگپور دے ویہڑے پان رانجھا	۶۲۲	ڈبی ہیر نمانی نوں تار سایاں کر کے مہر دا اک دھیان رانجھا
	کدی آن کے پھیر سنبھالنی سی ہتھیں اپنی دھری امان رانجھا		تیرا اکھ ڈٹھیاں مینوں جند ہوندی میرا توں ہیں دین ایمان رانجھا
	سیاں حوراں نال دا توں بھلا چاک نہیاں تیرے جیہا نہ کوئی جوان رانجھا		وارثشاہ کرلاوندی ہیر جٹی آ ملیں نہ کریں گمان رانجھا

ماہ پوہ

پوہ ماہ دے وچ کنیدی جان میری میں اکلڑی سیج تے سوونی ہاں	مینوں ونڈیاں رات دہاوندی اے فجر ہوندیاں اٹھ کھلووندی ہاں
آسن پاس خالی کول یار ناہیں پیچ کھا کے جان سنگواونی ہاں	کدی آ کے ملنا سی سجناں وے تیرے دکھاندے دھونے دھوونی ہاں
بلہر چک ملا متاں ہتھمانا اگڈی صبر دی ڈاہ کے دھوونی ہاں	واہن جگر دے عشق دیاں لاسیاں میں جھولی دکھدے بیج بیونی ہاں
سینے درد فراق دی پھیر چکی گلے عشق دے پہن ہوں جھولنی ہاں	سینہ لگن اتے کھیون پایا پانی دے ٹکیاں ہیدڑے گودنی ہاں
جس وقت کوئی گھر نہیں ہوندا تاں میں بیٹھ نویکلی رووندی ہاں	رانجھا مول نہ آوندا نظر مینوں وارث ہنجو دے ہار پرودنی ہاں

ماہ ماگھ

	چڑھدے ماگھ نوں جیوادا اس ہویا دل چاہوندا اے زہر کھا مریئے		کہے ہیں سیاں رانجھا چاک مینوں ضائع جان نہ آپ ونجا مریئے
۶۲۷	سر سیالاں دے کھیڑیاں کھس پا کے سوہنے یار دا نام دھیا مریئے	۶۲۸	چھڈ رنگ محل تے ماڑیاں نوں لگے چاکدے سیں نوا مریئے
	کسے روز دا حسن مہمان تیرا سر کسے دے وری چڑھا مریئے		بھٹھ تکنی آس بیگانڑی ہے ہتھیں اپنی خیر کما مریئے
۶۲۹	کھوہ مہنڈیاں نوں لباں گندیاں نوں ہٹڑی دھونیاں دی سواہ لا مریئے	۶۳۰	ٹھپ علم کتاب حکایتاں نوں حرف عشق دا سبق پکا مریئے
	رہے دے وچ افسوس ناہیں یار رج کے گلے لگا مریئے		وارثشاہ نہ ملے درگاہ ڈھوئی جیکر یار نوں لکھ بھوا مریئے

ماہ پھاگن

پھگن ماہ دی رت جاں آن پہنچی کھیڑے باغ تے خوب بہار ہوئی	سبز بوٹیاں نوں لگے پھل نانے ہر ہر باغ دے وچ گلزار ہوئی

۱ خوشنما منہ اور چشم ۲ جان پڑتی ہے ۳ بار بار ہل چلانے کی کھیتی میں جھولی جس میں بیج ڈالتے ہیں ۴ بیگانہ آس کھنی تف ہے آدمی اپنی بہتری آپ جانتا ہے۔

۶۳۱	ماہن نت بہار دی موج سیاں تتی ہئی ہاں جی اوازار ہوئی	۶۳۲	تیغ عشق دی باہجھ تکبیر کٹھی میری حشر دے تیک پکار ہوئی
	بی بی فاطمہؓ دی خدمت وچہ ہوساں کھلے وال نکھال خوار ہوئی	۶۳۳	دکھاں وچہ وہاوندی عمر میری رانجھے باہجھ نہ کسے درکار ہوئی
	توں نج جیوندڑی ایں ٹریئے نی میری جان نہ پار اوار ہوئی	۶۳۴	لوک ہسدے خوشید نال کھیڈن ساعت اساں دی خشیدی خوار ہوئی
	لوک ہسدے وسدے رسدے نی ساڈے بھا دی تاں خس خوار ہوئی		وارث شاہ رانجھیٹڑے باہجھ جٹی دنوں دن تاں آن بیمار ہوئی

ماہ چیت

	چڑھے چیتر ماہ نوں سب سیاں لال ہندیاں تلک لگاندیاں نی		ہتھیں پا کنگن پہن نری زیور پیریں جھانجراں خوب چھنکاندیاں نی
۶۳۵	والیں عطر عنبر پھلیل لاون نال سہراں سیس گنداندیاں نی	۶۳۶	خاطر خاونداں ہار سنگار کر کے بن ٹھن کے نت وکھاندیاں نی
۶۳۷	کول سجناں دے خوشی رہندیاں نی میرے ہنگ نہ کانگ اڈاندیاں نی	۶۳۸	آپو آپنے دل دیاں محرماں نوں نال شوق کلاویاں پاندیاں نی
	ہم تتڑی دا ماہی کول ناہیں میرے جیو وچہ کاتیاں جاندیاں نی		گھر بار وچوں ڈرن آوندا ئے گلیاں کھیڑیاندیاں مینوں کھاندیاں نی
	نال شوق دے گھر اندر وچہ جا کے پہلاں لانگی چھیج وچھاندیاں نی		وارث شاہ اکلڑی ہیر جٹی ہور کونتاں نوں انگ لگاندیاں نی

ماہ بیساکھ

	چڑھے ماہ بیساکھ دے ہیر جٹی رانجھے یار دے باہجھ حیران ہوئی		زاری روندی تے پلو پاوندی ئے کہندی جاں بلب ہیں آن ہوئی
۶۳۹	تہمت شہر تاں طعن ملامناندا ہیر جگ دے وچہ نشان ہوئی	۶۴۰	میری آہ دی شور پکار سن کے تھر تھل زمین آسمان ہوئی
	رورو چھڈدی پنڈ تاں جوگیاں نوں میری ساعت وچہ زیان ہوئی		کدوں نیک ہوسن دن تتڑی دے جلیں تاوچہ میری ادھی جان ہوئی
۶۴۱	کسے تتڑے وقت دا جسم میرا عمر ڈکھاندی وچہ وہان ہوئی	۶۴۲	میں تاں لدھ قدیم دی گولڑی ہاں نال صدق یقین ایمان ہوئی
	رانجھا ملے تینوں تاں جیوندی ہاں اس دے نام توں ہیر قربان ہوئی		وارث شاہ کیوں اساں نوں مر گیا ساکھیں نہیں سی گل پشیمان ہوئی

ماہ جیٹھ

	چڑھدے جیٹھ مہینے دے بھیٹھ لوندے میر اجیوڑا کلمل آیا ئی		ساتھوں ہویا کی ایڈ خطا پیارے تساں دل یقین جا بھلایا ئی
۶۴۳	چڑھ کے کوٹھیاں تے راہ ویکھنی ہاں نت چت اڈیک تے لایا ئی	۶۴۴	کڑکے دھپ تے بھولیاں پوندیاں نی میر انکھیوں جی گھبرایا ئی
	تائے اگ فراق دی ساڈڑی لے تن لیتوں لوواں اکایا ئی		کونتاں والیاں ماندیاں سرخلنے اساں تتڑا لیکھ لکھایا ئی

٦٤٥ موہوں بول کے اڈدے کھوہ نائیں سسی وانگ ایہ سخن الایا ئی
ہن تاں بندی ہاں دماندے باہجہ تیری نیہے آباہجہ ہیں حال ونجایا ئی

٦٤٦ آکھیں وس مخدوم قصور دے نوں ہیر کم نوں کیوں اٹکایا ئی
وارث شاہ کہ زادی رووندی ہیر جٹی تیرے درد فراق ستایا ئی

ماہ ہاڑ

٦٤٧ چڑھے ہاڑ دے وچ حیران جٹی بل بل اگ سینے اندر بجھدی اے
٦٤٨ سینے وچ فراق دی سانگ رڑکے برچھی وانگ اٹے بسدی ہجھدی اے
٦٤٩ چھان چھٹ کے عشق نے پیٹھیاں ہیں جند ہنڈ ڈیو انگ گجھدی اے
ہویا جیو اداس نہ پاس رانجھا کٹھ یا نوچہ نہ کھیڈدی رجھدی اے
گیا عشق ہڈانو چہ رچ اوہلے او کھتے زور دی بات نہ پجدی اے

٦٤٨ بات دلے کھول نہ دسدی سی وانگ سیخ کباب دے بھجدی اے
٦٤٨ نت پچھدی پاہندیاں راہیاں نوں کوئی خبر نہ دسدی بجھدی اے
٦٥٠ کدی آن کے مکھ وکھا رانجھا جان لباں تے آئی مجھدی اے
دلوں وارد ہیار دے نال کردی مکھوں ہور حکایتاں کجھدی اے
وارث شاہ رانجھے باہجہ ہیر تائیں کوئی جگ دی بات نہ پجدی اے

آمدن زنے پیش ہیر وچیزے پرسیدن ازو

ہویا سال بتیت تے اک جٹی طرف جھنگ سیالاں دے تیار ہوئی
کوئی دس سینہڑا ماپیاں نوں کیوں بیٹھی ایں توں اوازار ہوئی
میں تاں چلیاں ساہو یہاں ل ہیر کے گل پچھنے دی رودار ہوئی

کول ہیر دے جا کے بیٹھدی اے کہندی تیرے توں ہیں نثار ہوئی
جو کجھ وسنائیں سوئی دس مینوں تیرے غماں دی ہیں غمخوار ہوئی
وارث شاہ جٹی ہیر رون لگی میں تاں رانجھنے باہجہ خوار ہوئی

رفتن زنے بطرف جھنگ وپرسیدن پیغام از ہیر

اک ہٹڑی سا ہورے چلی سیالیں آئی ہیر تے لین سینہاں نوں
تیرا گھبرو نال پیار کیہا وہٹیاں دسدیاں نی اساں جیہیاں نوں
ہیر آکھدی وسدی گل ایویں ویر لیشماں نال جولیہاں نوں

تیرے بیکڑے چلی ہاں دے بہ گلاں کھول قصیاں جیہاں کیہاں نوں
تیریاں ساہوریاں تدھ پیار کیہا گرم کرد سینہاں بہیاں نوں
وارث قاف تے لام نے میم بدلے ہوکے آکھاں ایہناں تیہاں نوں

پیغام دادن ہیر

ہتھ بنھ کے گل وچ پا پلہ کہیں نیس نوں دعا سلام میرا
مجھو واہ وچہ بوڑیئے ماپیاں نوں ایہناں نال ناہیں کوئی کام میرا

مینوں دیہہ رانجھے دس یاؤنے سیاں چاو سارا یا نام میرا
ہتھ جوڑ کے رانجھیدے پیر پکڑیں اک تینا کہیں پیغام میرا

کرو مہربانی تسیں آپ آ کے نہیں ہووندا جے کم تمام میرا
وارث نال بیوارثاں رحم کیجے مہربان ہو کے آؤ شام میرا

پیغام دادن بسمت رانجھا

تڑنی قہر قلور سر ہیر پلے تیرے برہوں فراق نے کٹھیاں ہیں
ہیر درد فراق دے نال بولی گلاں دسدی سب نکھٹیاں ہیں
ہتھ جھمنی پکڑ کے عشق ظالم پھنڈی وانگ کپاہ دی پھٹیاں نیں
تریجن جوڑ دلیلاں دا دکھ چھوپے آ ہیں ڈکے پونیاں چھنیاں ہیں
چور بین راتیں گھر ستیاں نوں ویکھو ویہہ بازار وچ مٹھیاں ہیں
جند جھوریاں نیوچے وچ کھادی مارے دکھ وچھوڑے دے ہٹھیاں ہیں
نہیں چھڈ گھر بار اجاڑ دلیاں نہیں وسنا تے نہیں ڈھٹھیاں ہیں
آکھیں رانجھے نوں کدی آ لئیں اوہدے رس بیدردی کھکھیاں ہیں
کسے گھڑی ہو لکھنی آ رانجھا واٹاں نت اڈیکدی تکیاں ہیں
بھس پانیاں کھیڑیاں کوفیاں نوں سر سیڈ ریدے ٹھکاں ٹھکیاں ہیں
سنجی ترات کلیجے دیوچہ وہانی نہیں جیونا مرن تے رٹھیاں ہیں
دن رات قرار آرام ناہیں اوہدے عشق دی اگ نے لٹھیاں ہیں
ہجر ویلنے بیٹھیاں وانگ ویلی لٹھیں درد دے چاہڑ کے بیٹھیاں ہیں
کوئی دسدا نہیں سندیہے والا رانجھے باہجہ لریں ٹٹی کھتیاں ہیں
جوگی ہو کے آ جو ملیں میں نوں کسے انبروں قہر دی تریٹھیاں ہیں
لمی تند امید دی رکھ دِلے کتن رب دی آس تے جٹیاں ہیں
وارث شاہ میاں پریم چھٹیاں نے ریٹھیاں چھٹیاں کٹھیاں ہیں
روضے حسن حسین شہید غازی ہوئے پیر دی سکھناں سکھیاں ہیں
کھادا ماس سرید دا عشق خونی کالے وانگ سیر رہے سکیاں ہیں
وارث باہجہ ہووے ردخواہ کیہڑا اگے دشمناں ظالماں ڈھکیاں ہیں

آمدن عروس درخانہ خسر اچیاں بہ جھنگ

وہٹی آن کے سوہرے وڑی جس دن پچھے چاک سیالاں دا کیہڑا نی
رو رو جھل ولیاں کرے گلاں نت سجر ادکھ نہ نبیڑا نی
جیہڑا عاشقاں وچ مشہور رانجھا سر اوسدے عشق دا سہرا نی
عشق پٹ کے تریٹیاں گالیاں نی اجڑ گیاں دا ویہڑا کیہڑا نی
ہنگو چو چکیدا جیہڑا چار داسی ہنڈا تخت ہزار دیدا جیہڑا انی
بھورا وجھلی ست جنون ہویا کوئی اوسدا کتے نہ ڈیرا انی
کتے دا رُسے نیچہ مسیت ہندا میرا اوس نوں دیہو سنہیڑا انی
وارث عشق دا ماریا پھرے بھوندا ہیر ویاہ کے لیگیا کھیڑا نی

۱ زخمی کیا اور ذبح کیا ۱۲ ۲ جھمنی یعنی کپاس کو صاف کرنے والی لکڑی ۱۲
۳ منہ بند کر کے قید کیا ۱۲ ۴ چور رات کو سوتے ہوؤں کو لوٹتے ہیں ۱۲
۵ آسمان سے قہر کی رزی ہوئی ۱۲ ۶ عشق نے تباہ کر دیا تمام عزت برباد کر دی ۱۲
۷ نہ آباد ہوتی ہوں اور نہ ہونگی ۱۲

جواب دختراں ہمراہ او گوید

کڑیاں آکھیا چھیل ہے من بھناں چھڈ بیٹھائی جگ سبھ جھیڑے
وچہ بیلیاں کوکدا پھرے بھوندا جیھتے باگھ بگھیلے تے شینہہ پڑے
بی بی آپ توں گل کرو ہٹڑے وس کلا دے کھوونوں کون گیڑے
چھوہری آکھدی بیٹھے دوا اوہدی خبر ہیر دی ویوساں جند بھیڑے
کڑیاں آکھیا جائے لیاؤ اس نوں کویں گھیر کے ماندری کرو نیڑے
سٹ ونجھلی اہل فقیر ہویا جس رون نے ہیر لئے گئے کھیڑے
کوئی وسدے ناں نہ گل کردا باہجہ منتروں اکنوں کون چھیڑے
آکھو نال پیار دلاسڑے دے رب لا دیسی تیرے ٹانگ بیڑے
اڑیو آکھیو جا رانجھیٹڑے نوں کتے پاوندے آپ توں آ بھیڑے
آکھیں وانڈ نٹا جا رانجھیٹڑیا نوں تینوں سدیا اج محبوب تیرے

آمدن دختراں نزد رانجھا

کڑیاں جا ولایا رانجھے نوں پھرے دکھ تے درد دا لدیا ای
سانوں تیرا سینہڑا ہیر دتا سب جیو دا بھیت الدیا ای
جھب ہو فقیر تے پہنچ میتھے او نئے جھنڈڑا کاس نوں گڈیائی
تیرے واسطے ماپیاں گھروں کڈھی اساں ساہورا پیکڑا ردیا ای
آکھن گھن سینہوڑا سجناں دا تینوں ہیر پیاری نے سدیا ای
ایہناں دماں دا کجھ وساہ ناہیں عزرائیل تڑنہ دھوونے ودیا ای
باہجھ تدھ نہ جیوناہو گ میرا وچہ سیالاں دے جی کیوں گڈیا ای
وارث شاہ ایس عشق دی نوکری نے دماں باہجہ غلام کر چھڈیائی

آمدن رانجھا پیش ملاں

میں رانجھینے ملانوں جا کہیا چھٹی لکھو جی سجناں پیاریانوں
پہلے دعا سلام قبول ہووے انہاں وستاں رب سواریاں نوں
اگ بھڑک کے زمیں آسمان ساڑے جا لکھیا جے کھاں ساڑیانوں
اک نہ بھی گلہ جا لکھیو جے ہیرے ماریئے نہیں اداریاں نوں
چاک ہو کے ونت فقیر ہوواں کیہا ماریا اساں بیچاریاں نوں
بیٹیاں ہوندا قسمت اپنی نوں نہیں میں روندا تخت ہزاریاں نوں
تساں ساہورے جا آرام کیتا اسیں ڈھوے ہاں سول انگیاریاں نوں
مہر یاگی نال جو یار کیتا پانی پایا جے بھکھے انگیاریاں نوں
توں تاں ٹھگ کے مہیں چرالیاں نیں نال سیج تے تو ڑیاں تاریاں نوں
اکے یار دے نام توں سبھ دیئے اکے چھڈ یئے اڈو ساریاں نوں
گلہ لکھ جو یار نے لکھیا ای سجن لکھدے جویں پیاریاں نوں
شکر رب دا اج میں لکھ کیتا پانی پیا جے لال انگیاریاں نوں
میرا حال احوال تے سبھ لکھیں ذرا چھڈ نہ گلہ گذاریاں نوں
وارث شاہ نہ رب بن ناہتگ کوئی کیتوں جتیئے پاسیاں ہاریاں نوں

خط دا مضمون

مضمون خط

تینوں چاسی وڈا ویاہ والا بھلا ہویا جے جھب ویہجی اے نی
رنگ تی اے وٹی اے کھیڑیاں دی کیہ لگ گئے دی گنڈ بھنیجی اے نی
سنگ چھوڑ کے سنگ کو سنگ لئے کیوں سنگ سیج نوں بیجی اے نی
قاصد ہیر نوں آکھدا جاکہیں خط چاک دا لکھیا بیجی اے نی

ایتھوں نکل گئیں یار دے نال وانگوں نت ہوڑے چا تیجی اے نی
چلیاں پا پانی وکھاں نال پالی کرم سیدیاں پیاں ویچی اے نی
کھیڑے ساہورے جا بنایو نے سید کھیڑیتے پھب کے رچی اے نی
وارثشاہ تینوں ہن آکھدا اے ٹھگی متراں نال نہ کیجی اے نی

خط دا جواب رانجھے نوں

جواب خط روانہ کردن ہیر بطرف رانجھا

رانجھے واسطے بہت اداس ماں ہیں ربا میل تو رچ چھپیاں نوں
موت اتے سنجوگ نہ ٹلے مولے کون موڑ دائی ساہاں پیاں نوں
ویہڑے وچہ نوں آن کے پا پھیرا ہین نال لبھ لوان مان متیاں نوں

بنھ ماپیاں دتی ساں ظالماں نوں لگا لون کلیجیاں بھنیاں نوں
جوگی ہو کے آتوں سجناں وے کون جاندا جوگیاں نیاں نوں
وارثشاہ اس بدی مہر باہجوں بھلا کون ہسا وندا رُنیاں نوں

شاعر دی گل

مقولہ شاعر

قید آپ تے خورش نے واگ چھکی کوئل لنکا دے باغ دی گئی دلی
چستی اپنی پکڑ نہ ہار ہمت ہیر نا ہیوں عشق دے وچہ ڈھلی
ہو کے مست ملنگ دے لوا نڑانوں سہلی گودڑی پہن ہو شیخ چلی

بنیا لئی ہنگالیوں چاک کملے سید اپیا انہ غیب دی آن ٹلی
کوئی جا کے پکڑ فقیر کامل فقر مار دے وچہ رضا کلی
وارثشاہ ایہ عشق دریا گھمر ہیر تلہیوں باہجہ ملاح ٹھلی

خط لکھنا ہیر دا اتوں رانجھے دی

نامہ نوشتن ہیر بطرف رانجھا

دتی ہیر لکھا کے یہ چٹھی میں رانجھے دے ہتھ لے جا دینی
ہتھ بنھ کے مہرباں سجناں نوں رو رو کے دعا سلام دینی
کھیڑا ہتھ نہ لاوندا منجڑی نوں ہتھ لائیکے گور وچہ پا دینی
پڑھیں آپ جنازہ نوں رانجھا سامی گھت کے زمین دبا دینی
میرا یار ہیں تاں میہنے پہنچ رانجھا کن میں دے اینی پا دینی

کتے بیٹھ نویکلا سد ملاں ساری کھول کے بات سنا دینی
مر چکیاں جان ہے نک اُتے اک وار جے دیدناں آ دینی
لکھ ہو رہیاں غماں نال رانجھا بہ چٹنگ لیجا کے لا دینی
تساں خق حقیقت سمجھنی سی دل اپنے دی سمجھا دینی
میری لئیں نشانڑی بانک چھلہ رانجھے یار دے ہتھ پھڑا دینی

میری دے نشانڑی کہیں اسنوں اتے ہور بھی نت ابتا دینی

وارثشاہ میاں س کملڑیئیوں ڈہنگ زلف زنجیر دی پا دینی

رسیدن خط ہیر نزد رانجھا وجہید

اگے چونڈیاں نال منڈایائی زلفاں کنڈلاں وارہین ویکھ میاں

مل وٹنا لوہڑ دنداسڑیاں ہین خونیاں دے بھرن بھیکھ میاں

ہوئی ہوائی نوں کرو معاف مینوں مہیاں سبھ نے اوسو سیکھ میاں

دن رات پئی کرلاوندی اے اوہ دیوچہ کلیجڑے چھیک میاں

گھت کنڈل ناگ سیاہ پلمن ویکھے بھلا اوہ جس لیکھ میاں

آحسن دی وید کرو ویکھ زلفاں خونی نیہتاندے بھیکھ نوں دیکھ میاں

پین ٹکیاں ہاں دل کلیجڑے نوں دنہ گئی ہے عشق دی میکھ میاں

وارثشاہ فقیر رضا منی فقر مارد ے لیکھ وچہ میکھ میاں

پیغام دادن ہیر قاصد را

۶۵۹ ویرا قاصدا ربدا واسطائی آکھیں جا رانجھیٹے نوں غم میرے

اکھیں روندیاں نیر نکھٹ گیا آنسو پین جھولی چھم چھم میرے

۶۶۱ سیالاں وچہ میں نت بھر نرنڈ ہیلے کیتے نخرڑے ربنے جرم میرے

۶۶۳ جھب ملیں پنجاں پیراں دینال وے سن دکھڑے درد الم میرے

۶۶۵ تیرے باہجھ میں اتنگ نہ تیں جوڑاں شاہد حال دے نی دو نویں چم میرے

نت کو کدی کاتنگ اڈا وندی ہاں ایہو لکھیا لیکھ کرم میرے

کدی آونائیں وے نوں آن ماہی مڑ آونائیں کیہڑے کم میرے

پئی سکنی ہاں تکھ ویکھنے نوں آرہے نی ناک تے دم میرے

۶۶۰ تیرے عشق فراق نوں ڈولیاں ہیں پھیرا پا انگن گھم گھم میرے

۶۶۲ راہ ویکھدیاں اکھیں پک گیاں کدی دے دیدار توں خصم میرے

۶۶۴ وانگ جھنگ دے آن جو ملیں مینوں جھیڑے نکیہو دے ہوون تم میرے

۶۶۶ جھب بوٹڑے مینوں میرے سایاں دے گڈیں دین تے ویندے تھم میرے

جے ناں جتیاں دی مثل پا وپیر س کوئی عذر ناہیں الیس چم میرے

وارثشاہ رانجھیٹے نوں ملاں کیکوں تن نہ ورناہیں پلے دم میرے

رسیدن خط ہیر نزد رانجھا

قاصد آ رانجھیٹے نوں خط دتا ندھی موئی ہے نک تے جان میاں

اک گھڑی آرام نہ آوندا ئے کیہا ٹھگو کیو پریم دابان میاں

نال سون نہ دیندی اے سیدڑے نفس ڈھکی ہوئی نہ اوسدے کانمیاں

کوئی پا بھلا وڑا ٹھگیوئی سر گھتنیا چامسان میاں

نال کھیڑیاں دے اوہدا پیار ناہیں لوک لاتھکے سبھ تان میاں

جن وقت منجی اتے لت دھر دا اوسے قنت پیندا شور آن میل

تیرے واسطے رات نوں گنے تارے کشتی نوح دے وچہ طوفان میاں

مونوں نندہ دا نام جو کڈھ بہندی اوہنے نت پوندی گھمسان میاں

تیرا نام لے لے نڈھی جیوندی ہے بھاویں جان تے بھاویں نہ جان میاں
راتیں گھڑی نہ سیج تے مول سوندی لئے لوک تنبیر ڑا ران میاں

جوگی ہو کے نگر وچہ پا پھیرا موجاں نال تونڈ ہیڑی ران میاں
وارث شاہ میاں سبھے کم ہوندے جدوں رب ہوندا مہربان میاں

خواندن خط ہیر میاں رانجھا

چھٹی نام ہیرے لکھی نڈہیڑی نے وچہ لکھے سو درد فراق سارے
ملاں لکھ توں دیو ہیر جیہڑا انیروں ست دا توڑ تارے
قاصد دیکے خط فراغ ہویا کیتا پھیر خدا دا شکر بارے

رانجھا نرت پڑھا کے خوشی ہویا دلوں ساہ دی ٹھنڈری آہ مارے
گلہ لکھ جو دلاندے دکھڑیدا لکھن پیاریاں نوں جیس یار پیارے
وارث کم سوئی جیہڑے رب کرسی اوہدیاں قدرتاں توں ہیں تان ٹکڑوارے

خط رانجھا بجواب خط ہیر

لکھیا ایہ جواب رانجھیٹرے نے جدوں جیو وچہ اوسدے شور پئے
پہلے دعا سلام پیاریاں نوں مجھو واہ فراق دے بوڑ گئے
ساڈی گل نہ پچھدا مول کوئی مکھ یار جدو کنے موڑ گئے
ساڈی ذات صفات برباد کرکے لڑ کھیڑیاں دے نال جوڑ گئے

اوسے روز دے اسیں فقیر جس روز دے حسن دے چور ہے ئے
اساں جان تے مال درپیش کیتا تیں لگڑی پریت نوں توڑ گئے
ساڈا اداس آیا وچہ الوڈ ندے اڈ مار اڈاریاں مور گئے
آپ ہس کے ساہورا ملہاجے ساڈے ویر دا رسا نچوڑ گئے

آپ ہو کے محبوب جا ستر بیٹھے ساڈے نینا ندے نیر گھوڑ گئے
وارث شاہ میاں ملیاں دلبراں نوں ہٹر ویل دیکھو وردزور گئے

مضمون خط میاں رانجھا

ساڈی خبر ہے جاہوندے خیر تیری پھیر لکھو حقیقتاں ساریاں جی
موجو چوہدری دا پت چاک ہو کے چوچک سیالدیاں کھولیاں چاریاں جی
سپ سیلدے کرن مار منتر تارے دیندیاں جے ہیٹھ کھاریاں جی
آپ نال سہاگ دے جا بیٹھے لا جاون پچکاریاں جی
آپ جا آرام دے نال بیٹھے تچھے چھڈ گئے غم خواریاں جی

پاک رب تے پیر دی مہر باہجوں کٹے کون مصیبتاں بھاریاں جی
دغا دے گئے آپ چھٹ جان ڈولی چھنجر ہاریاں ایہ کواریاں جی
پکے جٹاں نوں مار فقیر کر کے ابن ساہورے آن گھمکاریاں جی
سرداراں دیاں پتراں چاک کر کے آپ ملیاں جا سرداریاں جی
باہجھ رب دے ایتھے ہے کون میرا ساڈیاں کون کرے دلداریاں جی

رانجھے نوں ہیر دا خط پہنچنا

رانجھے دا جواب

رانجھے دے خط دا مضمون

جس وقت اوہنُوں کوئی نظر کرے داخوب کرے دیبان ہا رسنگار یانی
وارث شاہ کدہاریاں اساں کولوں رہے بھوج کھیں آنہ ہاریاں نی

صلاح کردن رانجھا بدل خود بجہت دیدار ہیر

۶۶۷ رانجھے فکر کرکے تجویز کیتی کویں ہیر دا درشن پائیے
۶۶۸ سینہ اگ فراق طوفان تایا ہل کے یار نوں کویں بجھائیے
۶۶۹ دھونسا عشق دا نویں سر پھیر گھڑیا دل اپنے نوں سمجھائیے
۶۷۰ کھرا کھٹن دریا ہے عشق والا پار لنگھیے تُلہا بنائیے
۶۷۱ کرماں نال ہے لبھدی ڈھیر دولت طالع ہون چنگے گنج پائیے
۶۷۲ رانجھے آکھیا لٹدی ہیر دولت جرم گائیے تاں بھیت پائیے
۶۷۳ رنگ ہوے روٹا کے جاوڑیئے نال ہیر دے انگ لگائیے
۶۷۴ اوہ رب دے نور دا خوان یغما شہد سے ہو کے جرم وٹلئیے
۶۷۵ اک ہوونا رہیا فقیر میتھوں ذرا اینا بھی وس لائیے
۶۷۶ مکھن پالیا چیکنا نرم پنڈا ذرا سواہ دے وچ رلائیے
۶۷۷ کسے جوگی نوں سکھئے سحر کوئی حیلے ہو کے کن پڑوائیے
۶۷۸ اوہ کتے خودی گمان منظور ناہیں سر دیجیے تاں بھیت پائیے
۶۷۹ کتے بیٹھ نویکلا سدگوشے حرف عشق دا ورد سکھائیے
۶۸۰ میرے ہون نصیب جے دھروں چنگے یار رج کے گلے لگائیے
۶۸۱ اکے لوکاں دے جھگڑے بال سیکے ذرا اپنے نوں چنگ لائیے
۶۸۲ جدوں رن گھر بار وسار دیئے تدوں جھگڑے دی جا واہ لئیے
۶۸۳ کنگھی وانگ ہے چیر یا آپ تائیں ہن زلف محبوب دی واہ لئیے
۶۸۴ اگے جھنگ سیال اداسیر کیتیا ذرا کھیڑیاں نوں جھوک لائیے
۶۸۵ کسے جوگی دے نال پیوند پائیے رن لیاونے دا سحر پائیے
۶۸۶ وارث شاہ محبوب نوں تدوں پائیے جدوں اپنا آپ گوائیے

الف

دھیدھو موردلیل دی غور کیتی اساں پہنچائیں منزل وربار و
خانے فقر دے عشق دی چال چنگی چلو الیس دکان صروریار و
صبح شام ویلے وانگ آہدیاں دے حاضر بولنا ہو حضور یار و
دیکھے بانہہ سرہانے گھوک سونا پھیر اٹھ کے بیٹھنا گھور یار و

سر تے بھار فراق دا ندی نار و کدیں لنگھیے پہلڑے پور یار و
ٹنڈ ٹکریاں دی رلکا لینی باجھوں معاملے باجھ فتور یار و
نال نکر دے چلکھ نہ ناہنی نہیں جھلکنا بھار تنور یار و
وارث شاہ دا بولنا بھیت اندر دانشمند نوں غور ضرور یار و

روانہ شدن رانجھا بخدمت بالناتھ

بجھی عشق دی اگ نوں وا لگی سمان آیا ئی شوق جگاونے دا
یار ملے تاں شکر بجا لیایئے کیا واعدا عمر گواونے دا
اک روز وچ پنڈ دھ کرکے گیا سارا الیا چا سی کھیکھ وٹاونے دا

بالناتھ دے ٹلے دا راہ پھڑیا منا جا گیا کن پڑاونے دا
یار آکھدے نے بالناتھ جوگی ول جاندا یار لنگھاونے دا
ناامید ہویا دنیا داریاں توں نکلا ہیا سو پھیر مڑ آونے دا

ٹالے آکھدا جے کرامات ہوشے ٹالے آکھدا کم بنانونے دا
ٹُنڈے سونیلے لاہ کے چاچڑھیا کن پاڑکے مندراں پاونے دا
کسے ایسے گورو دیو دی ٹہل کرئیے سحر سکھئے رن کھسکاونے دا

پٹے نال لاڈیاں دے نال پالے وقت آیا سو رگڑ منا ونے دا
جرم کرم تیاگ تے کھاپ بیٹھا کسے جوگیسے ہٹ وکاونے دا
وارثشاہ میاں ایہناں عاشقاں نوں فکر ذرا نہ جند گواونے دا

صدائے نمودن رانجھا برائے فقیر شدن

صدا کرنا رانجھے دا واسطے فقیر ہوون دے

ہوکا پھیرے دیندا اپڑا نوچہ سارے آؤ کسے فقیر جے ہوونا جے
ذرا کن پڑا کے سواہ ملنی گورو سارے جگت دا ہوونا جے
نا دینی ودہائی پھر جمنے دی کسے موئے نوں مول نہ رووناجے
ٹالے منگناتے ٹالے گھورنا جی دیندار نہ کسے دا ہووناجے
باران یہاندے واہیاں نفع ناہیں ک واہ کے رج کھلوناجے
ویکھو چھڑدیاں پوندیاں جا دھامن بھن لت تون جگنوں جھوناجے
دلوں میل جہاندی پاک کرنی داغ حرص پلیت دا دھووناجے
ہر کسے نوں ٹہل کرالینی ولی پیر فقیر سداوناجے

منگ کھاونا کم نہ کاج کرنا نہ کجھ چارناتے ناکجھ چووناجے
نہ دہاڑی نہ کسب روزگار کرنا ڈھو شاہ پھر مفت دا ہووناجے
منگ کھاونا اتے مسیت سونا نہ کجھ دیونا تے نہ کجھ لیونا جے
مست لنگدے جنگلاں وچ پھرنا تے غم نوں کھوڈ بوناجے
سدا خوشی دے نال رہنا منجوں ڈھول کے مکھ نہ دھووناجے
دھر کے ٹنگ نے ٹنگ نسنگ سونا دکھاں نال نہ جیو گووناجے
کمر کس کے حاضری نہیں دینی ہتھ بنھ کے نہیں کھلووناجے
خوشی اپنی اٹھنا میاں وارث اتے اپنی نیند لے سووناجے

ملاقی شدن رانجھا بالناتھ

ملنا رانجھے دا بالناتھ نال

بالناتھ دے دائرے جا رانجھا کُل تھاں مکان ول نظر کردا
آسن جوگیاں دے بنے بہت سندر زنگا رنگ دا کیتا سی چاپہ دا
رانجھا ویکھ کے بہت نہال ہویا سبھو دسدا زہد تے جہد کردا
سبھو ذکر تے شغل دے فکر اندر بناں رب دے نام نہ ہور کردا

روڑی گڑ بدی رکھ کے ٹیک منھا سبھ جوگیاں دے جا چرن پھڑدا
کئی سبز سفید تے سوسنی سی ملمع پھیریا چاندی نے ہور زردا
کئی پوتھیاں پڑھن گیان گیتا کوئی بھاگوت بھا کے تے بیٹھ پڑھدا
وارثشاہ بھی فکر دے نام اتوں جیو جان صدقڑے چا کردا

عرض رانجھا بخدمت بالناتھ

منت کرنی رانجھے دی اگے بالناتھ دے

ٹلے جائیکے جوگی نے ہتھ جوڑے سانوں اپنا کرو فقیر سائیں
صدق دھارکے نال یقین آیا اسیں چیلڑے تے تسیں پیر سائیں

تیرے درس دیدار دے ویکھنے نوں آیا دیس پردیس ہیں چیر سائیں
بادشاہ سچا رب عالماں دا فقرا وسدے ہین وزیر سائیں

بناں مرشداں راہ نہ ہتھ آوے بابجھ دُدھ نہ رجھدی کھیر سائیں
تینوں جوڑ کے ہتھ سلام کردا اکھندا بہت ظہیر اسیر سائیں
پیر تلک لاوندے ترت بنے بیرے ڈُمٹے ڈونگھڑے نیر سائیں
ڈھونڈاں ڈھونڈ کے انت لاچار ہویا کوئی پیش نہ گئی تدبیر سائیں
میرا ماں تے باپ بھین بھائی چاچا تایا تے ساک نہ ویر سائیں
ہُن چھڈ تینوں دس جاں کتھے نظر آونائیں ظاہرا پیر سائیں

یاد حق دی صبر تسلیم بہچانساں جگدے نال کی سیر سائیں
فقر کل جہان دا آسرا ئے تابع فقر دی پیر امیر سائیں
حکم نال ربی مردہ کرہو زندہ ببرے لباں تے دم اخیر سائیں
حکم فقر دا کولدن جائے ناہیں چلے مڑن تقدیر دے تیر سائیں
دنیا وچہ ہاں بہت اداس ہویا پیروں ساڈیوں لاہ زنجیر سائیں
تساں جگت نوایا ہیٹھ آسن وارث شاہ دی بخش تقصیر سائیں

ایضاً

کر آس آیا کوئی زور ناہیں مینتھے ربد یواسطے کر و دیا
میں تاں ماں پیادکھانتے ہٹیا نداتک سیا نیہہ تساڈڑے آن بیا
تیری صفت میں سنی ہے جوگیاں تھیں بالناتھ جگت دے وچہ ہیا
نیر اکھ ڈلھیاں سب ہاپ جھڑدے ہو زرگ دانا سبھے نال بہیا

کوئی سکھنا بھرتیے آوندائے پھر باجا ہے نے اوس تے کرو مبا
تیری ویکھ کرامت میں شکر کیتا ایس واسطے آن رجوع کیا
میں غریب سبھے چھڈ کم آیا گوپی چند تے بھرتری جوگ لیا
وارث شاہ جہاں فقر دا لوڑے بر قعہ دوہاں عالماں وچہ بہال ہیا

جواب بال ناتھ

ناتھ ویکھ کے بہت ملوک چنچل اہل طبع تے سوہنا تے چھیل منڈا
کسے دُکھ توں اٹھ کے رُس آیا اکے کسیدے نال پیگیا دھندا
تیرا طور نہ جوگ دا کجھ دسے اس مست دسے توں تاں نہیں لنڈا
جوگی ہووے اصیل جو کلوں ہووے جوگی ہووے ناہیں جہیڑا چور گنڈا

کوئی حسن دی کا ہستنا کن سندرا تے لاڈلا ماؤں نے باپ سندا
ناتھ آکھدا اس کھاں سچ مینتھے توں تاں کیہڑے دکھ فقیر ہندا
چشماں تیریاں خون گندار ناں نی طبع حاکمی نہ غلام بندا
وارث شاہ ہستاں جیہا چھیل بانکا وچہ مجلساں سوہندا چھیل منڈا

کلام رانجھا با بالناتھ

بالناتھ نوں جوڑ کے ہتھ کہندا شربت جوگ دا گھول میں پیونائیں
چھالی بدلاندی عمر بندیاں دی عزرائیل نے پاڑنا سیونائیں
بھاویں تخت بہے بھاویں میں سوہیں آخر خاک دے وچہ رلیونائیں

ایہ جگ مقام فناہ دائے سبھا ریت دی کندھ ایہ جیونائیں
اجکل جہان دا سہن میلا کسے نت نہ حکم نے تھیونائیں
وارث شاہ میاں نت خاک ہونا لکھ آبحیات جے پیونائیں

کلام ناتھ

ہتھ کنگناں پہنچیاں پھب رہیاں کنیں جھمکدے سوہندے بندڑے نی

مجھ پنڈیاں لنگیاں[1] کھیس[2] اتے سر بھنے پھلیل دے بنڈرینی

[1] یعنی بے اعتبار [2] کمر میں ریشم کی لنگیاں اوپر کھیس اور سر پہ خوشبودار زلفیں - ۱۲

سر کُوچکے بار یاں لٹ دار چھلے کھل بھنبڑے نیں نچیندڑے نی
کھلے وچہ بازار دے لٹکدے نی پھلاں ہار گلا نوچہ گندڑینی
کھا بھن بھرن سر دل ما ہیاندے تساں جیہے فقیر کیوں ہندڑے نی
وارثشاہ تساں جیہے چھیل بانکے وچہ مجلساں سوہنے منڈڑینی

کلام ناتھ بار انجھا

خواب سٹ راتدی جگدیاں سبھ گلاں دھن مال نوں مول نہ جھوریئے جی
کھلے فتح داباب گیان اندر نال دان تے دھیان سپوریئے جی
بھور آ تما دس رس کس تیاگے ایوں گور وتوں کاہ وڈوریئے جی
پنج بھوت بیگار تے ار دبانی نال صبر سنتو کھدے پوریئے جی
ایہ دُکھ سکھ اک سمان جاپے جیہی شال مشروتی بھوریئے جی
وارثشاہ میاں تاہیں جوگ پایئے جدوں اپنے آپنوں دوریئے جی

ایضاً

بھوگ بھگنا دودھ تے دہیں پیون پنڈا پالکے رات دن دھوونائیں
واہیں ونجھلی ترمتاں نال گھوریں گائیں مہیں وا لائیکے چھوونائیں
ہن ایہوئی آوانہ مار عقل ساڈی عمر آخر وچہ تساں رووونائیں
کھرا کٹھن ہے فقر دی واٹ جھاگن ہوش ہوں آکھکے کاہ وگوونائیں
سچ آکھ جٹا کیہی بنی تینوں سواد چھڈکے کھیہ کیوں ہوونائیں
وارثشاہ تینوں نت کہے جٹا ایس فقر وچہ اوکھڑا ہوونائیں

کلام رانجھا بالناتھ

ابراہیم ادھم چھڈ راج ڈنا باتاں جھنڈیاں چاوساریاں نی
تاتھا چھڈ دتے راج راجیاں نے نوجواں فقر نے جدوں اتاریاں نی
جوگی چھڈ جہان فقیر ہوئے ایس جگ وچہ بہت خواریاں نی
اوہ پُرکھ نروپدجا پہنچے پہنچے اندریاں جہناں نے ماریاں نی
ایس جٹ غریب نوں تاروایں جویں اگلیاں سنگتاں تاریاں نی
پارس لوہے نوں ملے تے ہووے سونا سن گلاں ایہ میں تیاریانی
کبر غیبتاں جھوٹھ سبھ بنن جاندے صفاں فقر نے جدوں کھلاریانی
لین دین تے دغا انیاں کرناں لُٹ گھُٹ نے چوریاں یاریانی
جوگ دیکے کرو نہال مینوں کیہاں جیو تے گھنڈیاں چاہڑیاں نی
وارثشاہ میاں رب شرم رکھے جوگ وچہ مصیبتاں بھاریانی

کلام ناتھ

ناتھ آکھدا جوگ دا سبق پہلا کرنا مارکے دہی دانا سس جٹا
ذکر عالماں فاضلاں صوفیاں دا سبھے دسدے پاس انفاس جٹا
پنج تت سارے وکھو وکھ کرنے اکو تت دا رکھنا پاس جٹا
دس روح تے قلب دے راز مخفی ظاہر باطنی پنج حواس جٹا

ل، ۲ تمہارے جیسے فقیر کیوں ہوتے ہیں ۳ جہان کی سب باتیں خواب ہوتی ہیں ۱۲
۴ آج اندر نہ دس تو نے کس نے معلوم کئے۔ ۱۲
۵ منہ سے کہہ کر کیوں آلودہ معلوم ہوتے ہیں۔ ۶ پانچ حواس ظاہری۔ ۱۲

نصیحت اٹیٹ ادئے رولے وچہ توا رانجھا کرا آخر

دیوے سکھیا ربدی یاد والی دس راہ جو گوراں دے جائیے جی
ساڈا آشنا جاے پرانسری نوں اس طور سی جوگ کمائیے جی
اتے دبد نار بدی یاد دسے گورو جوگ دے پنتھ نوں پائیے جی
سُکھی دوار وسے جوگی بھیکھ مانگے جبے دعا اسیس سنائیے جی
سنگھی پھاوڑی کھپری ہتھ لے کے پہلے بدا نام دھیائیے جی
بڈھی ماں نوں جان کے کرو نہچا چھوٹی بھین مثال کر پائیے جی

سبھ تیاگ دے نکر اندیشڑیاں راہ گورا ندے گوراں نوں پائیے جی
لکھ پدمنی چنچری نظر آوے اوتھے جیو نوں ناہ ڈولائیے جی
نہا دھو کے جا بھبھوت ملئے اتے کسوت انگ وٹائیے کے جی
اسی بھات سوگر دی بھیک لیکے مستن لٹکدے دوار کوائیے جی
نگر الکھ وجا کے جا وڑیے پاپ جان جے نا دکھو کائیے جی
وارث شاہ یقین دی گل چنگی سبھ حق ہی حق ٹھہرائیے جی

کلام رانجھا بابال ناتھ

رانجھے آکھیا مکر نہ پو پیرے کدی فہر دی واگ ہٹائیے جی
پہلے چیلیاں نوں چا تیز کریئے پچھوں جوگ دی ریت بتائیے جی
ایہ کو ہجڑی من کو مت تیری گھت خندقے وچہ ڈوبائیے جی
کرتوت جے ایسی سب تیری منڈ کے ٹھگ کے لیک نہ لائیے جی

گورو مت تیری سانوں ناہ بھبی گل گھٹ کے چاہ لنگھائیے جی
اکوار جو دسنا دس چھڈو گھڑی گھڑی نہ گورو اکائیے جی
لیک لا کے پھوندی مت دینی تینوں من ایہ کس سکھائیے جی
وارث شاہ شاگرد تے چیلڑیاں کائی بھلی ہی مت سکھلائیے جی

باز نصیحت کردن بال ناتھ رانجھا را

کہے ناتھ رانجھیٹیا سمجھ بھائی سر جالئے جوگ بھرٹڑی نوں
من ماریئے جوگ نوں پالئے جیہا ماریئے ناگ کھ سوٹڑا نیوں
۷۰۱ داغ دب تس بہت سمہال رکھیں چاد رفقر دی چنڑی ھوٹڑیوں
۷۰۳ حال فقر دیوں ناہیں لنگ لائیں دلوں صاف رکھیں نیت کھوٹڑیوں
۷۰۵ باسے جوگ دیتے کھیڈن جانبازی چلیں سمجھ کے چال اسگھوٹڑیوں
اسیں مکھ آلودنہ جھوٹھ بولاں چھا لیاونا اپنی کھوٹڑی نوں
جتی ستی نمانیاں ہو رہیں رکھیں ثابت ایس لنگوٹڑی نوں

الکھ ناد وجا کے کرو نہچا میل لیاونا ٹکڑے روٹڑی نوں
بچہ نفس شیطان نوں گھٹ مارین جتنے وکھیں کوارڑی ٹہرڑی نوں
۷۰۲ ہتھ پکڑ مطہر یقین والی مارین نفس شیطان دی کھوتڑی نوں
۷۰۴ فقر سبھ کا کھیت لماد دلنے چوہا چور لاگو گتے ٹوٹڑی نوں
۷۰۶ خصی بلد وانگوں گائیں وچہ پھرنا نہ سنگھنا وہٹر کی جھوٹڑی نوں
وڈی ماں برابر جانتی ایں اتے بھین برابر چھوٹڑی نوں
اسیں وڈی نوں ماں ہی جانئے ہاں اتے دھی برابر چھوٹڑی نوں

جیکرہ سامنے آ ویں تیتے منہ پھیر من کجی ۔۔ بھنڈے رنڈاں ادھ مڈ ڑے نی

کھا پہیز پھرن ؍؍ اس بیمے چھری کا ئی وڈھ دورہ کیہں یوٹڑیاں نی

رانجھے دی بالناتھ ول آمد

کلام رانجھا بابا بال ناتھ

ثابت ہوئے لنگوٹڑے سنیں نا تھا کاہ جھگڑا اجاڑ دا ایں

جیکر شوق ہوندا بینوں رب الا ہوندا مست الست غفار دا ایں

ایس جیوں نڈھی نے موہ لیا نت فقر دا نام چتار دا ایں

جیو مار کے ہوئے جے رہن میرا اڈے معاملے کا سنوں ہار دا ایں

جے ئیں جاندا اکن توں پاڑ دینے ایہ مندراں مول نہ ساڑ دا ایں

جے ہیں جاندا عشق تھیں منع کرنا تیرے ٹلے اتے دھار مار دا ایں

جے توں کرنی ئسی ہیں نال ایہ ٹھگی پہلے روز جا ویس اتار دا ایں

ایس عشق تھیں چپ چاپ رہے میری ایڈے پارنے کا سنوں پاڑ دا ایں

مینوں عشق نے مار حیران کیتا ٹھا تخت توں وڈے بہار دا ایں

ہور کم نہیں سی جوگی ہوونیدا اک رکھنا ہاں غم یار دا ایں

ریلھو ڈکرا کیوں کن پاٹن جے تاں کیر تہکار نوں مار دا ایں

جے ہیں مست اجاڑ وچہ جا ہیندا اہیں سیا لیاندیاں کا سنوں چا لئیں

اکے کن سوا دے پھیر میرے نہیں گھتوں دے ہلونت سرکار دا ایں

وارث شاہ دنیاں کوئی گل کہ دا او ہنوں چاکے نہیں مار دا ایں

کلام بال ناتھ

پچھوں تا وندہاں کیتی مورکھی ہیں ملھیں مینہ نہ آوندا اوہ ویلا

ناتھ جھور دا سی اوس پلڑے نوں کیوں ہن جھاگنا سی ایہ جھل میلا

۴۰۷ گنج فقر دیوں ایس مفت پایا کیتا خرچ نہ پلیوں اک دھیلا

۴۰۹ ہن کراں کیکوں ہتھیں بخش چکا حال قال تے کھپر ناو تھیلا

جوگ مٹھڑا کھیت کما دداتے ایہ بالکا غیب دا پیا نیلا

۴۱۱ بوٹے اکدے کدی نہ انب لگن ہووے نہیں انار کریہ ڈیلا

موٹڑے مندرا کن بے عیب منگے لا بیٹھا ای مار ہن جگر سیلا

کنیں ایس دے مندراں پا بیٹھا ہویا ٹھگی دا آن کے ایہ میلا

ساڈے سنگ دے پوچہ کو سنگ لیا جیونکر سنگ کریہ دے تال کیلا

۴۰۸ مطلب پا کیتے ہویا جٹ پملا غرض واسطے ریپلا بنے لیلا

۴۱۰ پہلاں دندیاں لاکے جوگ لیا کدے منتاں زاریاں ہو تھیلا

پتر کھوتیاں دے گھوڑے نہیں ہوندے بھنولے ڈھ نہ بھیڈ دا جویں لیلا

۴۱۲ کھنوں جٹ میرے گرد آن ہویا گھر بار نوں چھڈ کے ہو تھیلا

وارث جیوندی جان اکوا رچھٹاں اگوں کرانگا کسے مول چیلا

ایضاً

کھاہ رزق حلال نے سچ بولیں چھڈ یہ توں یار باں چوریاں او ئے

آ چھڈ چلے گوارنے والے چنی پاڑ کے کیتیاں ہوریاں او ئے

جوہ ایکاں جتڑے لا لیاں جیہڑیاں اڑلیاں بھنیاں نوڑیاں او ئے

توبہ کریں تقصیر معاف تیری جیہڑیاں چھلیاں صفل نگھوڑیاں او ئے

پچھا چھڈ جٹا خصماں سانبھ لیاں جیہڑیاں پاڑیاں کھنڈیاں توریاں او ئے

دھو دھا کے مالکاں ورت لیاں جیہڑ یاں چاٹیاں کینتیاں کھوریاں او ئے

چھڈ سب بدیاں پاک ہو جا نہ کر نال جگت دے زوریاں اوئے رُولے وچہ توں لٹریا کم چوری کوئی چھپیاں نا میوں بوریاں اوئے
تیری عاجزی عجز منظور کیتی نا ہیں مندراں کن وچہ سویاں اوئے وارثشاہ نہ عادتاں جاندیاں نی بھاویں کٹیا ہو پوریاں پوریاں اوئے

کلام جوگی با رانجھا

اسیں جٹاں مطلبی یار پورے واڈھنگ کرکے ویلا کڈھنا ئیں اک گل توں جان قربان کرنی پر دلے دا بھیت نہ چھڈنا ئیں
گورو پیر تے رب دا نام لیکے جھنڈا ارنگپور دے وچہ گڈنا ئیں وارث نک سیالاں تے کھیڑیاں دا نال سیہڑے لے کرکے وڈنا ئیں

کلام ناتھ با رانجھا

بچا وڈھ کے چیلیاں جرصدیاں فقر گا ہندے نفس کھلواڑیاں نوں ہل واہنے دی جنگی چاچ تینوں او جانا ئیں گھتھیاں پاٹیاں نوں
دیکھے چاڑیاں یکو دی دھنیاں نوں ہل مارکے چوکھاں مارڑیانوں وارثشاہ موتوا قبل ان تموتوا چھڈ جیوندی جان اکھاڑیانوں

کلام رانجھا با ناتھ

ناتھا جیوندیاں مرن ہے کفر اوکھا ساتھوں اللہ نہ وعدہ ہوونے نی اسیں جٹ ناڑیاں کہن والے اساں کچکرے نہ پروونے نی
جیہڑا سخن منظور کرے کوئی موہوں آکھ کے جا وگوونے نی اسیں ٹلے تے آن خوار ہوئے ساتھوں نہیں ہوندے ایڈ روونے نی
اینویں کن پڑوا کے خوار ہوئے ساری عمر دے دکھ کھوونے نی زناں نال جو وحدی چیلیاں نوں او گروہ نہ بنھ کے چووونے نی
ساتھوں کھیری ناد نہ سانبھ ہووے اساں انت نوں ڈھگ ہی چووونے نی زناں وین گالیں اسیں چپ رہیئے ایڈے صبر دے بیر کس دھووونے نی
زناں ٹھگنیاں پین دا دے سن کر سخن کر چپ کھلوونے نی پنڈاں بیڈیاں کسنے چانیانی بھار بھن والے پہلاں جھوونے نی
ہتھ گھتناں گٹھڑیاں بھاریاں نوں ن پچھوں نیوکے لک ٹو ہوونے نی اسیں جھگڑیانوں گلو لاہ بیٹھے جھیڑے لٹرے لوں نہ چھوونے نی
غلہ گھت خراس وچہ دڑ کرنا ہین چکیاں دے نہیں جھوونے نی کھچاں ناں لڑاکیاں کرن جھیڈاں گتاں ہت دے جھاڑے کھوونے نی
ہن کھیڈنوں نساں چا منع کیتا اساں وہوئیں دے گوہے دھوونے نی وارثشاہ آکھے ساں آخرت نوں کٹے چوون تے مٹے دھوونے نی

کلام رانجھا با ناتھ

لہ رہے ہوئے زمین کے ٹکڑے ۱۲ ٹانگوں میں دیکہ ہل چلانا ۱۲ جیتی جان فساد چھوڑنے ۱۲ موٹے رسے بٹنے والے یعنی موٹا کام بننے والے ہیں ۱۲ باندھکر دوہنے والے یعنی لاحاصل ۱۲ بیل جوتتے ہیں ۱۲

چھڈ چوریاں یاریاں دغا جٹا بہت اوکھیاں ایہ فقیریاں نی
جوگی نال نصیحتاں ہو جاندے جیویں اوٹھ دے نک نکیریاں نی
چھڈ ترلمیاں دے جھاگ ہو جوگی فقر نال جہان کی سیریاں نی
جوگ جالنا ساز دوانز کلائے ایس جوگ وچ بہت ظہیریاں نی
نونہا کھپری سمرنا ناد سنگی چمٹا بھنگ اتے زنجیریاں نی
وارث شاہ ایہ جٹ فقیر ہویا نہیں ہوندیاں گدھے نوں پیریاں نی

کلام رانجھا

اگے ناتھ دے کھولکے عرض کردا سوت یار دی ساں ڈھونڈ نا ئیں
ناگ عشق دا بیٹھائی وچ سینے کنڈل مار جس نوں نہیں جو سنا ئیں
ہیر حق حلال بیشک مینوں ہور غیر دلیل نوں کھروند نا ئیں
وارث شاہ دا اکر ایس ہیر باہجوں ہڈ ماس ساڈا ہجر چونڈ نا ئیں

ایضاً

سانوں جوگ دی ریجھ تد وکنی سی جدوں ہیر سیال محبوب کیتے
لل ہیر دینال سی عمر جالی اساں مزے جوانی دے خوب کیتے
ہویا رزق اداتوں تاں گل ہی پیاں ویادے جا اسلوب کیتے
پیا وخت تاں جوگ وچہ آن پھاتھے ایہ واعدے آن مطلوب کیتے
ایہ عشق نہ ٹلے پیغمبراں نوں کھوٹھے عشق نے ہڈ ایوب کیتے
عشق واسطے شاہ سکندر لیئے فتح شہر شمال جنوب کیتے
چھڈ دیس شریک قبیلڑے نوں اساں شہر عدے طور عجیب کیتے
ہیر چھتیاں نال ہیں مس بھنان ساں دو ہانے نشے مرغوب کیتے
دیہاں کنڈ وتی بھویں برہی ساعت نال کھیڑیاں نے منسوب کیتے
عشق نال فرزند عزیز یوسف نعرے ردے بہت یعقوب کیتے
دیہی اپنی سار جلا کے خاک کیتی ایس عشق نے جا غروب کیتے
ایس زلف زنجیر محبوب دینے وارث شاہ جہیے مجذوب کیتے

بانگ سادعا کردن بالناتھ در حق رانجھا بدرگاہ خدا و قبول شدن

ہوویں گورو جگت دا تائیں سچا جس نے کرم کریں پار لنگھدائے
ناتھ سمجھیا نہیں خیال چھڈ دا اک ایس نوں تیر خدنگ دائے
رانجھا ناتھ اگے ایہو عرض کردا اساں عشق دی ہاں تنگ کرنگدائے
اکھیں[1] میٹ مراقبے وچہ ہویا ہر طرف دھیان کرنگدائے
چوداں طبق ملک سنے تھاؤں تھائیں کیتا ٹراہ اودیا تون رنگدائے
مینوں ہیر دیویں سانوں طلب ایہا ہیر ہیر میرا جی منگدائے
ناتھ کر اشنان بھبھوت ملیا ناڑی لا کے رب نوں منگدائے
ناتھا اوکولوں جوین ڈرے دیوا توں ہیں زناں توں دل سنگدائے
ناتھ میٹ اکھیں درگاہ اندر نالے عرض کیسے نالے سنگدائے
درگاہ لاابالی ہے حق والی اوتھے آدمی بول نہ ہنگدائے

[1] بالناتھ نے آنکھیں بند کرکے ناڑی لگائی جس کو صوفیائے کرام مراقبہ کہتے ہیں اس میں ہمیشہ دلی توجہ خداوند تعالیٰ کی طرف ہوتی ہے اور دوسرے خیالوں سے قطع کیا جاتا ہے اور اس سے فیض اور تجلیات کے وارد ہونے کا انتظام کیا جاتا ہے تاکہ فیضان رحمت ہاتھ سے نہ جاوے۔ چنانچہ فرماتے ہیں ؎
یک چشم زدن غافل ازاں ماہ نباشی　　شاید کہ نگاہے کند آگاہ نباشی

آسمان زمین دا وارثی نوں نیڑا اوڈا پسار اڑا رنگ دائے
سبھ چھڈ بر پایاں بھ تقوی لاہ آسرا ساک نے انگ دائے
تیرا نام سن کے ٹلے آن چڑھیا کہہ کے پند ہزار تے جھنگ دائے
لاٹ عشق دی نے تن جالیا سو جیویں شمع نے حال پتنگ دائے
ایسا عشق نے مار حیران کیتا سڑ گیا سو انگ پتنگ دائے
کریں فضل سائیں بیڑا پار ہوئے لگے پلک دیر و ننگ دائے
توں سب غریب نواز صاحب پردہ ڈھکنا فقر دے ننگ دائے
کیکوں حکم ہے کھول کے کنوا صلی رانجھا ہو جوگی ہیر منگدائے

رانجھا جٹ فقیر ہو آن بیٹھا لاہ آسرا نام تے ننگ دائے
مار ہیر دیاں نیناں خوار کیتا لگا جگر وچہ تیر خدنگ دائے
شوق نال جنگل بیلہ چیریا سو کیتا خوف نہ شیر پلنگ دائے
گھون مون ہو کے سر وچہ سواہ پائی چیر لاہ کے نے سوہنے نگدائے
کن پاڑ منا کے سیس داڑھی بی ہے پیالڑا بھنگ دائے
سبھ شیخی مشائخی چھڈ کے تے باناں بدھیا فقر نہنگ دائے
جوگی ہو کتے پردیس آیا رزق دور جیوں کونج کو لنگدائے
ہو یا حکم درگاہ تھیں ہیر بخشی بیڑا لا دتا اساں ڈھنگ دائے

پنجاں پیراں درگاہ وچہ عرض کیتی دیو فقر نوں جنم ملنگ دائے
وارثشاہ جہناں نوں رب بخشے تنہاں نال کیہہ محکمہ جھگدائے

مژدہ دادن بال ناتھ رانجھا را

ناتھ کھول اکھیں کیہا رانجھنے نوں بچہ جا تیرا کم ہو ئیائی
سن کے خوشی دے نال تیار ہویا جٹ جوگڑی جو گنوں تھیائی
ہیر بخش دتی سچے رب تینوں موتی لعل دینال پرو یائی
کمر کس اداسیاں بنھ لیاں جوگی ترت تیار ہی ہو ئیائی

پھل آن لگا اس بوٹڑے نوں جیہڑا وچہ درگاہ دے بو یائی
پڑھ کے فاتحہ خیر دا گورو صاحب بچن فتح دا اکھ تھیں گو یائی
چڑھ دوڑ کے حجت لے کھیڑیاں نوں بچہ شگن تینوں بھلا ہو یائی
خوشی ہو کے کرو وداع مینوں منہ بنھ کے آن کھلو یائی

کرو مہر میرے مگر لاؤ تھاپی رخصت دیو ویلا اب ڈھو یائی
وارث شاہ جاں ناتھ نے حکم کیتا ٹرد اٹلیوں پترا ہو یائی

تیار شدن رانجھا بطرف رنگپور از خدمت بال ناتھ

رانجھے ٹردیاں ہو یاں وچار کیتی کوئی ہور فریب بنائیے جی
چونہ بیں کے بل وچہ پا دیئے طبائیوا رنگ وکھائیے جی
چھان کنگئے بیں کے پانگلی ہو کا وید گی چا دوائیے جی

پٹ بوٹیاں ٹلے دیاں پانگلی دے چہے رکھ کے چا سکائیے جی
اٹ سٹ دیاں جڑھاں نوں پٹ کے تے جڑ پاندی کھرسلائیے جی
کسے فند فریب جے ملے پیارا تو نے سحر جادو پڑھ جائیے جی

مئیں لال شاہباز حسین وانگوں چوڑیاں نتھ چا پائیے جی ۔ وچوں مجلسوں اٹھ کے وانگ مجنوں پیر کنتیاں دے چم آئیے جی
درس یار پیاودے ویکھنے نوں دیداں جوگیاں دا دیس لائیے جی ۔ وارث یار دا انندی دیدار پائیے جدوں اپنا آپ[1] گوائیے جی

حسد بُردن مریدان بر جوگ رانجھا

جوگی ناتھ نوں خوشی دے ودلع ہو یا چھٹا تیر جاں تیر طراریاں نوں ۔ فوجدار حضور تھیں کوچ کیتا ڈنکا لگیا چوٹ نقاریاں نوں
اک پلک وچہ کم ہوگیا اس داگی اگ پھر چیلیاں ساریاں نوں ۔ اساں ٹہلی کریندیاں عمر گذری ڈہل کیتی سو چیلیاں بے زبانوں
جو دیو جو آوندے لوک نویں ب جان دا ساڈیاں نعریاں نوں ۔ کدی مہر دی نظر نہ ویکھدے ہو بھاویں نتوں کریں حج کاریانوں
جٹ کل دے آئے نوں جوگ دتو کیا مان ہے اساں بیچاریاں نوں ۔ ٹر کے رانجھنے اک جواب دتا انہاں چیلیاں سبھ ہنساریاں نوں
بھلے کرم ہو ون نائیں جوگ پائیے ملے جوگ نہ کرماندے ماریاں نوں ۔ اسیں جٹ انجان سیاں پھس گئے کرم کیتا سو اساں نکاریاں نوں

تسیں مدتاں دے بیٹھے ٹہل کردے حاصل کجھ نہ عقل سواریاں نوں
وارثشاہ اللہ جدوں کرم کرد احکم ہوندا ئی نیک ستاریاں نوں

کلام مریدان ناتھ با رانجھا

توں تاں جوگ لیا نال صاحبی دے خوشی نال کماندے آ لیتو ۔ بھلے ملدیاں ٹلے تے آن جھیوں جوگ ڈ انگ دے نال اٹھالیتو
دھن بھاگ سہاگ نصیب تیرے جھب گورو نوں جیب جھکا لیتو ۔ کجھ پُن نہ دان اشنان کیتا کم گل دے نال بنا لیتو
زہد بندگی ندھ نہ مول کیتی ست گوراں دے بھانہ اٹھا لیتو ۔ اسیں مرد ے نے ڈنڈے تے دور ہیئے آسن تدھ نزدیک وچھا لیتو
کوئی پا بھلا وڑا ٹھگیوئی سر گورو دے جادو ڑا پا لیتو ۔ وارثشاہ توں جوگ دا لیا دھاڑا اک اگے نوں جوگ نوں لا لیتو

مقولہ شاعر

جدوں کرم اللہ دا کرے مدد بیڑا پار ہو جائے نمانیاں دا ۔ لہناں قرض ناہیں لوہتے جا بہیئے کیہا تان ہے اساں نتانیاں دا
حکم نال جہاز سمندر بھردا ادھنے کجھ نہ زور مہانیاں دا ۔ اک جاگدے رہن محروم کموں اک کھیں ہے وسدے بھانیاں دا
اک ستر یدے جگا صاحب ضامن کیہڑا ئی حقدے بھانیاں دا ۔ کھیڑا ہیر نہ پاہ گھر جا بیٹھا ہو یا وارثی حکم نکانیاں دا
جیندے ہوٹھ نبات تے شکر پائے گلہا نوچہ سواد کھانیاں دا ۔ رانجھا چاک ہو یا لکھ دکھ جھاگے ہیر کیتا سی چاک بے آنیاں دا

[1] عاشق حقیقی کو جلوہ حق تعالےٰ شہادت کے وقت نصیب ہوتا ہے ۱۲

وڈھی کھائکے قاضی نکاح پڑھیا جدوں چلیا حکم لوانیاں دا ہیرے کرم سولٹے آن جاگے کھیت جمیاں بھنیاں دانیاں دا
رانجھا ہو جوگی آباد ہویا ہوئی شوق ہیر دا نام دیوانیاں دا وارثشاہ میاں وڈا دیدا رانجھا سردار ہے سب سیانیاں دا

روانہ شدن رانجھا بطرف رنگپور

جوگی ہو تیار جاں اٹھ ٹریا آیا پنڈ پر پنڈ جھموٹرائی جیہڑے پنڈ وچہ آوے تا لوک آکھن ایہہ تاں جوگ گیڑا بالٹڑا اچھوٹرائی
کنیں مندراں ایہنوں تا کھپن اوہدے تیڑ نہ بنے لنگوٹڑائی کوئی جوگیا ندی نہیں ڈول وہدی ہڈ پیر ولوں ویکھ موٹڑائی
جا گہ مندراں دی سیو سوہن والے ہتھ سوہنہ دا رانگلا سوٹڑائی کسے مان متی گھروں جھک تا جیندا الکھیں کا وندا پوترائی
ساتوں ایس جیہا چند متھ آوے پہنے زری نے بادلہ گوٹڑائی کسے کبھاگ بھری اینہوں جمیاسی اتا حسن دی کان دا لوتھڑائی
ست جنم کے ہمیں ہاں ناتھ پورے کدی ایہا نا ہیوں جو ٹرائی دکھ بھجن ناتھ ہے نام میرا ہیں ہاں دھنتر وید دا پوترائی
ہیرا ناتھ ہے وڈا گورو ساڈا چلے وس کا پوجنے چوترا ئی جو کوئی اسانتے آن مار دائے ایس جگ توں جلئے گا اوترائی
اساں نال ہے رب نے کرم کیتا اساں جوگ نے لیا سی کھوٹڑا ئی بالناتھ سچا گورو پایا ہیں سینہ صاف ہے نور دا دھوترا ئی
جھل عشق دا جھاگنا بہت اوکھا باہجہ رہبراں راہ دا ٹوٹڑائی جس نوں عشق دی رمز دی خبر ناہیں بھار ہیٹھ جیوں لدیا کھوتڑائی
اسیں فقر ہاں ظاہرا ناگ کالے کونڈا الغل تے ہتھ بھنگ گھوٹڑائی وارثشاہ جو آگیا ساڈی وِدھ تیراں دیناں سوترائی

کلام ایضاً

دھایا ٹلیوں نکلی کھیڑ پاندا چلیا بینہ جو آوندا اٹھ اتے کعبہ رکھ متھے رب یاد کرکے چڑھیا کھیڑیاں دی بنجی گنڈھ اتے
موہنڈے بازنیں نکلی بکھہ عاصا جوگی وم بیہندے جویں سٹھ اتے جٹا کھیری پھاہوڑی ڈنڈا کونڈا بھنگ پوست چا بدھی سوپٹھ اتے
نشے نال جھولا روامست جوگی جویں سارباں جھولدے اٹھ اتے بیراگ شناس جو لٹان چگے رکھ سنہہ تلوار دی منٹھ اتے
جوگی خوشی ہو آوندا کھیڑیاں نوں جویں جنج بن آوندی سنھ اتے واہو واہ دھانا رانجھا کھیڑیاں نوں ویگے نیر جویں من دی سٹھ اتے
انیوں سر کدا آوندا کھیڑیاں نوں جویں فوج چڑھ آوندی لٹھ اتے وارث آن لڑیا جو کھیڑیاں دی سائیں ہو یار انجھیٹے دی پٹھ اتے

تبدیل کردن رانجھا لباس خود

رانجھا بھیس وٹائکے جوگیاں دا اٹھ ہیر دے نہر نوں دھاوندا ئے بھکھا شیر جیوں وڈا مارتے جویں چور اندھ تے اوندا ئے

لے آن شانگ تر ہنک جو دشمن ہے تیرا دریا بیچھے کر آئے جو ہماری خدمت کرے بجا لائے تیز پادل کہ نادیدہ مشہور ہے کہ چور کا ہاتھ مال پر ہی پڑتا ہے ۱۲

سخن یار دے یار نوں چت آئے کدی کونداتے کدی گاوندائے　تینر بولداشگن مناوندائے من شیرنی پیر مناوندائے
نال چاڈدے جوگی سی سرک ٹرپیا جویں مینہ انہیری دا آوندائے　دیس کھیڑیاں دے رانجھا جاوڑیا وارثشاہ ایاں بولاوندائے

آمدن رانجھا در حد بستی رنگپور

جدوں رنگپور دی جوہ جاوڑیا بھیڈاں چاردے ایال وچہ بار دے جی　نیڑے آکے جوگی نوں ویکھدے جویں ویکھن نین یار دے جی
جھٹ چورتے چنل دی جیبھ وانگوں گھبے دیدڑے رہن نہ یار دے جی　چور یار تے ٹھگ نہ رہن گھبے کتھوں چھپن ایہ آدمی کار دے جی
تسیں کھیڑے دیس تو آرہے سخن دس کھاں کھول نروار دی جی　ہمیں گنگ باشی چلے کنبھ میلے ہمیں پنچھی سمند دوں پار دے جی
باراں برس بیٹھے باداں برس پھرے ملن والیاں دی کلاں مار دے جی　وارثشاہ میاں چاہے جگ کھوندے ہمیں قدرتاں کو دیکھ مار دے جی

کلام چوپان با رانجھا

پالی آکھدا فقر نہ جھوٹھ بولن فقر سوئی جو جھوٹھ نوں مار دے جی　نہیں فقر تے اینا جھوٹھ بولیں جھوٹھ دھرم ایمان نوں ساڑ دے جی
سچ اللہ دا نام تے فقر دوجا ہور جھوٹھ پسار پسار دے جی　پھیر آکھدا ناتھ جی ویکھ تینوں اسیں چال تے ڈول خیال دے جی
سارے ملک تھیں وڈھ نخروٹ پالی دسدے پھریاں بھیڈ انوں چار دے جی　نو حصے نخروٹ وچہ پالیاں دے دسواں حصہ ہے وچہ سنسار دے جی
توں تاں چاک سیالاں دا نام دھیدو چھڈ نخرپوہ گل منجار دے جی　ہمیں ہوچکے دیاں اجدوں چار اسیں جیٹیاں دائیں وچہ بار دے جی
تیرا مہنہ مہر سیال تائیں خبر عام سی وچہ سنسار دے جی　تس جاہ ایتھوں مارسٹنی گے کھیڑے سچ تے جھوٹھ نتار دے جی
دیس کھیڑیاں دے ذرا خبر ہووے جان تخت ہزارے نوں مار دے جی　تس جاہ کھیڑے تناں لاہ کرنی بہادے بنھ لیجان سرکار دے جی
میاں جاہ ایتھوں لیکھا منگنی گے وچہ سوز حساب شمار دے جی　کوئی حامی نہ ہووسی مول تیرا نفسی نفسی ہی سبھ پکار دے جی
مار چور کر سٹن گے ہڈ گوڈے ملک گور عذاب نہار دے جی　آکھے لگ ایسے ٹر جاہ ایتھوں کھیڑے گھتو پانتے چڑھ تار دے جی
جیوں قتل ہووے خبر کھیڑیاں نوں اوسے وقت تیری جان مار دے جی　وارثشاہ جیوں گور وچہ ہڈ کڑکن گرزاں نال عاصی گنہگار دے جی

کلام رانجھا با چوپان

فقر آکھدا پالیا قہر کیتوا ایڈا جھوٹ دا بول کیوں بولیوا ای　ڈھانگا پیر کے ٹھکراں کریں اینویں ایڈا جھوٹ ایہ اہد کیوں تولیوا ای

لہ سیجھی ۔ پرندہ ےہ ملاقات والوں کی مرادیں برلاتا ہوں ےہ چار اطراف پھرتے ہیں لکہ خدا کی قدرت دیکھتے ہیں ےہ طرفی فریب چھوڑ کر حقیقت کہہ دے ےہ تیرے وطن تک تجھے مارنے جائیں گے ےہ آیت شریف (ترجمہ) کہہ دے اے محمدؐ زمین کی سیر کرو اور دیکھو پر ہیزگاروں کی عاقبت کیسی ہوگی ۔۱۲

اٹھ چار ناں کم پیغمبراں دا کیہا عمل شیطان دا ٹولیو ای — کھیڈاں چاک دے نہمتاں جوڑنا ہیں کیوں عضب فقیر نے بولیو ای
اسیں فقر اللہ دے ناگ کالے اساں نال کی گھولنا گھولیو ای — ایاں آکھدا جھوٹھ نہ بول نقش ہی مکھن پانیوں کسے نہ رولیو ای
تیرا سب احوال معلوم کیتا لقمہ مکھ حرام دا چولیو ای — واہی چھڈ کے کھولیاں چار یونی ہویوں جوگ گیرا جیو جاں ڈولیو ای
کھیڑے لے گئے زور بزور تینتھوں رنداپھرنا ایں جھوٹ جا بولیو ای — سچ من کے پچھاں ہٹ جا جٹا کیہا کوڑ دا پھولنا پھولیا ای
تیری سب حقیقت لبھ لئی چلیا جاہ مڑ کے فہم ٹولیو ای — وارث شاہ ایہ عمر نت کریں ضائع شکر وچ پیاز کیوں گھولیو ای

ایضاً

رانجھا آکھدا ملک سنسار تینوں جیہادلوں توں ظن بنا بیٹھوں — ایڈے جھوٹھ اپراہد توں بولنا ایں روز حشر دا اج بھلا بیٹھوں
کس عقل تے غیب دیاں دیں خبراں سر کفر دا بھار اٹھا بیٹھوں — کرے وده کلام نہ مول بھائی کیہا کوڑ دا فرش وچھا بیٹھوں
اساں راہ مسافراں پاہندیاں نے کیہا اترا کوڑ بنا بیٹھوں — وارث دین نے دنی دا تدھ یقین ہویاں ہو کے عمل گوا بیٹھوں

کلام چوبان با رانجھا جوگی

آسنی چاک سواہ لا منہ نے جوگی ہو کے نظر بھوا بیٹھوں — ہیر سیال دا یار مشہور رانجھا موجاں مان کے کن پڑا بیٹھوں
کھیڑے مار لے گئے منہ مار تیرے ساری عمر دی لیک لوا بیٹھوں — تیرے بیٹھیاں ویاہ لے گئے کھیڑے داہڑی پرہے وچ منا بیٹھوں
اوہ ویلا ہتھ نہ آوندا ای جلدوں حق دا ڈول سروا بیٹھوں — ہن لبھنا ایں جنہاں سہیریاں نوں ہتھوں لال جاں خاک رلا بیٹھوں
منگ چھڈیے نہ جے جان ہووے ولی ودھرا چھڈ چھڈا بیٹھوں — جدوں ڈھٹھوای دانہ لگدا لئے بوہے ناتھ دے انت نوں جا بیٹھوں
ہن وار کی پچھتانا ایں ہور کھاوئے جدوں رٹے تے موں منا بیٹھوں — اک عمل نہ کیتوئی غافلا اوئے اینویں کیمبا عمر گوا بیٹھوں
سر ودھ تیر اکرن چاہیں رے جس ولیٹے کھیڑیں نوں جا بیٹھوں — وارث شاہ تریاق دی تھاؤں ناہیں ہتھیں اپنی زہر توں کھا بیٹھوں

کلام رانجھا با چوبان

رانجھا آکھدا ملک سنسار تینوں ایہ ماں ہویا ہئی بہت قصور تینتھوں — اٹھے جھوٹھ اپراہد توں بولنا ایں لیکھا منگسن روز نشور تینتھوں
آکھ دودھ دے وچ جا گھولیوی وڈا ہویا اے ایہ فتور تینتھوں — گلاں وچ لا چھلاں دیاں ویکھ کے تے ڈر گیا شیطان لنگور تینتھوں

لہ پانی سے کبھی کسی نے مکھن نہیں نکالا سہ جبتک بدن میں جان ہو سہ پ ۱۲ ع (ترجمہ) البتہ جو یقین لائے اور کی نیکیاں اور عاجزی کی اپنے رب کی طرف وہ ہیں جنت کے لوگ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے سہ یعنی لوٹ لیگئے تیرے منہ مار کر سہ صرف کیا ہم نے عمر نہ دی تھی تم کو جتنے میں سوچ سکو جسکو سوچنا ہو اور پہنچا تم پر ڈر سنانے والا اب چکھو کہ کوئی نہیں گنہگاروں کا مددگار سہ پ ۱۲ ع (ترجمہ) جو پسند رکھتے ہیں زندگی دنیا کی آخرت سے اور کہتے ہیں اللہ کی راہ سے اور ڈھونڈھتے ہیں اس میں ۱۲ -

اپنے آپ توں بنیا ہیں عقل والا رہیا عقل شعور نہ دے ورنیتھوں
وارث چاک بنائیں توں جوگیاں نوں سٹر ہویا ہے منوں نیتھوں

کلام رانجھا

فقر آکھدا پایا سنی میتھوں دساں جیو دی بجھ تدبیر میاں
اساں سہلیاں کھیراں نال دور تن بھیکھ کھا ٹیکے ہوون دھیر میاں
نام مہریاں توں ساڈوں رن آوے رانجھا کوئی نہ کیھڑی ہیر میاں
جتا چاک بنائیں توں جوگیاں نوں لا ہیا جیو آوے سٹوں چیر میاں
فوین ناتھ چوراسی نے سدھ جیہڑے ہیں اہنا مکے نال وزیر میاں
میں تاں پھیر نہ چھیڑساں جوگ تانوں میری انکدی نال لکیر میاں
شکل چاکدی ہیگی سی تیرے جیہی سر ریں جیہے بھی ہون سرپیر میاں
ست جنم کے ہیں فقیر جوگی نہیں نال جہان دے سیر میاں
بھلا چاہیں نہ چاک بناسانوں اسیں فقریاں ظاہر اپیر میاں
جنی سنی ہاں ناتھ دے جوگ پورے ست پیڑ ہیئے جنم فقیر میاں
کھرا کھر کنبے غصے نال جوگی اکھیں ہوہ پلٹیاں نیر میاں
ہتھ جوڑ ایاں نے قدم پکڑے جوگی بخش لے ایہ تقصیر میاں
سئیں پار سمندروں رہن والے بھل گیا چیلا بخش پیر میاں
وارث شاہ دی عرض جناب اندر سن ہونا ہیں دلگیر میاں

کلام چوپان بہ منت پیش رانجھا جوگی

بالی عرض کیتی ہتھ بنھ کے جی قصے سنو حقیقتاں ساریاں دے
ایہ پریم پیالڑا پچھیوا ای نیں مست سن نال خماریاں دے
جدوں ویاہ ہویا تدوں وہٹی ڈولی چاہڑیا نے نال خواریاں دے
موساں بینگ اندیاں لاڈ ندیاں مزے ماریاں عشق کواریاں دے
کھیڈن والیاں سا ہوئے بہہ کھڑیاں لن گڈیاں بیٹھ بخاریاں دے
معشوق پیارے جدا ہون کیکوں عاشق ہین پچھوچھن پھلکاریاں دے
نکیاں چھوہرتے تہاں پیار آون ڈالگدا نہیں ملیاریاں دے
مولی مہندیاں دے جدوں کھیڈ ہارے لٹے نی ہٹ پساریاں دے
گنڈیاں بڈھیاں ہوئی بنے عاجن پھیر مورچھل گرد مزاریاں دے
ایہاں جٹاں مار چھڈ نینگے ناہیں چھپدے یار کواریاں دے
کوڑے کرن پیار کراڑا ئیوں ایہ بھی فند فریب پیاریاں دے
بھتے بیلیا توجہ لیجاے جٹی پینگاں پینگھدی نال پیاریاں دے
داہیں وچھلی پھیریں تے گر لگی ہانجھ کھن کے نال کواریاں دے
دھاراں کھانگڑاندیاں چھوکاں نیاندیاں مزے یاریاں کھول کواریاں دے
جٹی ویاندی رہیا روند ڑاتوں سنجے سکھنے ٹونک پٹاریاں دے
رانجھا وانگ ابہان نترا بیاں دے نت پھردا ئی وانگ ونجاریاں دے
نالے کرن وظیفہ جہاں ٹھگن فند پھبدے نہیں چھلیاریاں دے
دند بھنیاں ڈائناں وانگ بدھے تاں چلدے نہیں وچاریاں دے
چوڑے کرنیاں کرن پیار بنے جھنے بال ویکھن چنچل ہاریاں دے
بڈھا ہو کے چور میت وڑدا رل پھردا ئی نال مداریاں دے
کاریگری موقوف کر میاں چاکا نیچے دل ہے بلاونے چھاریاں دے
وارث شاہ فقیر قربان ہوون اہدیاں قدرتاں ویکھ نیاریاں دے

لہ پلہ ۱ع (ترجمہ) نہیں معلوم ہم کو کہ جتنا تونے کہا بات وہی ہے اصل دانا حکمت والا ۲ جوگی کو تو رانجھا بنانا ہے ۳ جب تک بدن میں جان ہو۔ ۱۲

کلام رانجھا با چوپان و تعریف سگان او

تسی عقل دے کوٹ عیال ہندے لقمان حکیم دستور ہے جی
لونگا پشم پستہ ڈبہ موت صورت سبزہ ہور شابان منظور ہے جی
ہیک شبہ واگوں گج بینہ وانگو جنیوں ندمارن ہڈ چور ہے جی
میں نال ہو لاچار فقیر ہویا کہیں ہیر دا ہوے حضور ہے جی
شاہ علیؑ نے سر چھپایا سی پردہ پوشی وچہ فقر مشہور ہے جی

باز بھور بگلا لوہا لونگ کالو شاہین شہنی نال کستور ہے جی
بیجے باز جیہے تک وانگ چیتے پہنچا وچیا مرک سبھ ور ہے جی
کسے پاس نہ کھولنا بھیت بھائی جو کجھ آکھیو سب منظور ہے جی
پردیس وچہ کم آپیا میرا ہیر لئی اگے سر دُور ہے جی
وارثشاہ ہن بنی ہے بہت اوکھی اگے سُجھد اقہر قلور ہے جی

تواضع نمودن چوپان با رانجھا

پالی ہسکے مُڑ وچہا بھورا باہوں پکڑ رانجھیٹے نوں بیٹھ گیا
پالی رانجھے نوں چا للکاریا ای رانجھا اٹھ بگھیاڑ دے مگر پیا

گلاں نال پیار دے کرن لگا گرمیں بھیڈ انوں اٹھ گھیاڑ پیا
وارث کل عیال سمہال لیاں لیلے ست تے بھیڈ اک پاڑ گیا

مقولہ شاعر

رانجھا من سوال عیال داجی نعرہ گج کے کوک پکاریا ای
مارے خوف دے نرت اوہ اٹھ نٹھا رانجھے نہر نوں چا للکاریا ای
پٹے وانگ زمین تے ڈھیمہ پیا رانجھے نال چمٹے ڈھڈیا ٹیا ای

کڈھ ایڑوں نہر نوں چک تاوچہ پڑلیے آن نتاریا ای
گھرکی وٹ بگھیار ڈاکھڑا ہویا رانجھے کھپرا کھچ کے ماریا ای
وارثشاہ ایال دے کول لیایا ویکھ قدتاں توں بلہاریا ای

کلام چوپان

ایالی سمجھیا ایہہ ہے فقر ثابت کرامات دے نال بھرپور ہے جی
میرا نرت سوال سو ہن لیا رکھ اکھیاں تے منظور ہے جی
ہتھ جوڑ ایالی تے پیر پکڑے تیرے کشف دا نور ظہور ہے جی

صادق عشق دیوچہ ہلاک ہویا کیتا ذرہ نہ کجھ قصور ہے جی
وتیجے راہ خدا دے سیس تائیں رکھے دھیان ضرور قبور ہے جی
وارث ہن کے کھدا جاہ بھائی جو کجھ بولیو سبھ منظور ہے جی

کلام رانجھا با چوپان

رانجھے آکھیا ایالی توں بیٹھ بھائی بھیت کسے کھیں مول کھٹ جائے
بھیت دسنا کسے دا بھلا ہیں نام کر دسوئی جو ویکھ دم گھٹ جائے

لے جیسا دیکھو کر خاموش رہئے ۱۲۰

ہرگز بھیت ہی کسے دا نہ دیئے مار مار کے نٹے بھاویں ہٹ جائے
بھیت دسناں کسے دا بھلا ناہیں بھاویں پچھ کے لوک نکھٹ جائے
گل بھیت دے وچ ای لئے خفیہ کا رنگ دے انگ پنجال نہ سٹ جائے
وارثشاہ نہ بھیت صندوق کھلے بھاویں جان دا جندرا اٹ جائے

کلام چوپان با رانجھا

پیاری دی رانجھے نال گل

مار عاشقاں دی لج لاہیا ای یاری لائیکے گھن لے جاونی سی
انت کھیڑیاں ویاہ لیجاونی سی یاری اوسدے نال کی لاونی سی
لیکے ہیر تائیں کتے نٹھ جاندوں ایڈی دھم کیوں مولے کھاپاونی سی
اکے ہیر ہی مار مکاونی سی اکے اپنی جان گواونی سی!
اکے یاری ہی مول نہ لاونی سی اکے ہیر ہی مار مکاونی سی
منگ ویاہ کے لیگئے سجوندے نوں مرجاوناں لیک نہ لاونی سی
مرجاونا سی دریا اتے مڈھوں سمجھ کے پنڈ ایہ چاونی سی
وارثشاہ جے منگ لیگئے کھیڑے داڑھی ہے دبوچ مناونی سی

منع کردن رانجھا چوپان را از گفتگو

رانجھے نے پیاری نوں گل کرن توں منع کرنا

رانجھے آکھیا بس کر بیلیا اوئے تیری گل سنیاں دل ہٹ جائے
میرا حق کھویا انہاں ظالماں نے میرا صبر جڑھ سیدی پٹ جائے
دنیا نہیں جے بھیت وچ کھیڑیاں دے گل خوار ہو وے کھنڈ پھٹ جائے
ہاتھی چور گو لیر تھیں چھٹ جاندا ایہا کون جو عشق تھیں چھٹ جائے
اساں جوگیاں صبر تھیں کم لینا بھاویں کوئی ساڈی نوں مار کٹ جائے
اکھیں ویکھ کے مردہن چپ کردے بھاویں چور ہی جھگڑا الٹ جائے
تو دا کھیڑیاں دے ہے اڈیا ئی متاں چاک نشانے توں چھٹ جائے
وارثشاہ میاں پانی سوئی جیہنگا جیہڑا اوچھڑیاں نوں کیدا جٹ جائے

کلام چوپان

پیاری دا جواب

۴۱۹ پالی آکھدا جوگیا ترس آوے تینوں ویکھ جوان شکیل جیہا
۴۲۰ سید ایک دشمن تیری جاندا ئے جس دا خوف مارے عزرائیل جیہا
۴۲۱ جان بجھ تقصیر سہیڑیائی کبر مارکے تے عزرائیل جیہا
۴۲۲ نیت صاف سیتی بیڑا پار تیرا برا کم نہ غیر دلیل جیہا
۴۲۳ پھیر دیکھنے وچ نہ آونائیں تیرا چمکدا حسن قندیل جیہا
۴۲۴ سوہنا قدسی سرو دیوانگ دسدا ہویا جوگیا خشک مغیل جیہا
۴۲۵ شہباز ہما دا دبدبہ سی اج الواں تے مثل چیل جیہا
۴۲۶ عاجز ہو کماندوں اسم اعظم ترنت ہو جاندوں اسرافیل جیہا
۴۲۷ ہجر یوسفی تے کدیں صبر کردوں ہوندا قرب تینوں جبرائیل جیہا
۴۲۸ تقوی بنھ نمرود دی چخہ چڑھدوں ہندا نار نوں نور خلیل جیہا
۴۲۹ گھسا کر دخلیل دا جھل جاندوں ہندوں ذبح بسمل اسمٰعیل جیہا
۴۳۰ شمع حسن تے وانگ پتنگ ٹٹیوں ہیا رنگ نہ اوہ خلیل جیہا

لہ دوستی لگا کمے جاتی تھی ۲ہ ابتدا سے سوچ کر یہ گٹھڑی اٹھانی تھی ۳ہ ریش محفل میں منڈوانی تھی ۴ہ تیری باتیں سننے سے دل تھک جاتا ہے ۵ہ بات مشہور نہ ہو جائے
۶ہ یعنی جسطرح حضرت خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نمرود کی چخہ میں صبر کیا تو آگ گلزار ہو گئی اسی طرح اگر تو بھی صبر کرتا تو مطلب کو پہنچ جاتا ۱۲

۴۳۱ چھنے چوریاں دے کھا کھا غرق کیتے آیوں کھپر اکیٹھ زنبیل جیہا
۴۳۲ ایس کم نالوں کتے ڈب مردوں ہو ندوں جنٹ مرد اصیل جیہا
۴۳۳ گل سندیاں ناتھ حیران ہویا میٹ اکھیاں نے کھلا فیل جیہا
۴۳۴ سد پنڈدے دانگیوں جا پداسی اکے دور رہویا لکھ میل جیہا
۴۳۵ گدڑ وانگ جا پے اج دس تیری وسین جناتوں شتروی ڈیل جیہا
۴۳۶ پھر سیں منگدا پنداخوار ہوندا تچھے ہیر دے ہو ذلیل جیہا
۴۳۷ پنڈے لا بھبوت ابھدت بنیوں ہوں رانجھیا سانگ جوں بھین جیہا
۴۳۸ دھپے چکدی گلھ انار ورگی کالا کٹ ہویا پنڈ انیل جیہا
۴۳۹ ہیرے آکھنے نوں ہندا سمجھناہیں غصہ کھائکے ہو کرڈیل جیہا
۴۴۰ وارثشاہ فقیر نے سچ کہیا اگے حق دے جھوٹھ قلیل جیہا

ایضاً

ایا لی آکھیا رنے جاہ مورکھ سیدا یار نہ ساڈڑی پگ دا ای
لاٹ لہے نہ جیوڑے وچہ لگی ایہ عشق النبڑا اگ دا ای
اساں سناں چھڈیا وچہ پنڈاں کھادی قسم خدا جو جگ دا ای
لیکے نڈھڑی نوں کھسک جا چاکا سیدا ساک نہ ساڈڑا لگدا ای
اساں رانجھیا ہس کے گل کیتی جا ویکھ لے داجے لگ دا ای
جا ویکھ معشوق دے نین خونی تینوں نت الاہمڑا جگ دا ای
سماں یار دا تے گھسا باز والا جھٹ چوہ رداتے دا ٹھگدا ای
وارث کن پاٹے مہین چار رہویوں اجے تیک وی ہمنا جگدا ای

اطلاع نمودن چوچیان مہیاں رانجھارا

جدوں لنگیو دے وچہ پاوسیں وے اوتھے جا الکھ جگا ونائیں
کڑیاں پنڈ دیاں آن کے کھیڑ کرسن چھڑ ملک جھنب کے نگروں لاہو نائیں
رناں لچیاں فقراں نوں دین گالیں تینوں خواہ مخواہ پیاستاونائیں
شوخی وچہ جہان ہشہور او ہدی کویں اوسنوں ٹھنڈیاں پاونائیں
چوداں طرح دا علم وہ جاندی آذرا اوس نوں پتہ چالاونائیں
سیدا خاص دشمن تیری جاندلے ترلے کیتیاں بازنہ آونائیں
ہیرے آکھنے تے عمل کریں بھاویں جنیے ہیر نوں گھن سداونائیں
وہیڑے کھیڑ باندے تلکن بازیاں نی ذرا سوہدکے قدم ٹکاونائیں
فقراں جوگیاں وانگ سبھاکھیں ایس لگ نوں داغ نہ لاونائیں
سہنی نام ہے عقل شعوروالی اوس نال تیرے متھا ڈاہونائیں
بھین سیدے دی نند ہیر دی اے اوس فقر توں خوف نہ کھاونائیں
اوہدا یار مراد بلوچ ہے اوئے اوہنوں مرد دے نال سمجھاونائیں
ہوندے وس نہ رانجھیادا چھڈیں جیکر سگواں یار نوں ہاونائیں
وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ ہویا وارثشاہ نوں فرض سمجھاونائیں

مقولہ شاعر

مرد با ہجہ مہری پانی با ہجہ دھرتی عاشق ڈھڑے باہجہ نہ رجدے نی
بھیڑاں پینیدیاں مردوندا الیندے پڑدے عاشقاندے مرد گجدے نی
لکھ سربل دل سول آون یار یاراں توں مول نہ رجدے نی
دا چوٹے تے بارداک ساعت نہیں وسدے مینہ جو گجدے نی

ے مصیبتیں تکلیفیں ۔ ؎۲ جو گرجتے ہیں برستے نہیں ۱۲

فقر حال باہجوں زاہد زہد باہجوں عالم علم دے باہجہ نہ جچدے نی
وارث یار دے پاک دیدار تھیں عاشق ویکھ کے جان قربان کر دے نی

کلام چوپان با رانجھا

۸۴۱ ایا لی آکھیا پھیر انجھیٹڑے نوں نگر کھیڑیاں دے جوگی وڑن لگوں
۸۴۲ جاگے بھاگ تیرے میاں رانجھیا او تخت اکبری اتے چڑھن لگوں
۸۴۳ آ کے تخت ہزارے تھیں سوہنیاں او سیر جھنگ سیال دی کرن لگوں
۸۴۴ بدل قہر قلندر دے وانگ جٹا ہیوں جوہ کھیڑیاں دی گرد آ وہن لگوں
۸۴۵ صورت زہد دی نور جمال تیرا کالا منہ شیطان دا کرن لگوں
۸۴۶ آ کھے لگ ابلیس دے وانگ آدم جان بجھ تقصیر نوں پھڑن لگوں
۸۴۷ ابراہیم دیاں سنتاں جا لکے تے کیوں جھنڈ نمرود دی چڑھن لگوں
۸۴۸ موسیٰ وانگ مثال ہے شکل تیری آپ کم فرعون دا کرن لگوں
۸۴۹ یونس وانگ مونڈے تیرا رب حافظ ڈھڈ مچھ دے وچ وڑن لگوں
۸۵۰ جٹی ہیر دا بار فقیر بن کے ستاں پیہڑیاں نوں فنی کرن لگوں
۸۵۱ لوڑ تخت ہزارے دیاں جھاڑیاں نوں ایتھے عشق شالا بنو ہرن لگوں
۸۵۲ سنڈا اس بیراگ دی فوج لے کے نال کھیڑیاں دے جوگی لڑن لگوں
۸۵۳ پیا اک اکلڑا مار بینگا اگے واہ رانڈے کتھے توں اڑن لگوں
۸۵۴ اگے پار سیال دے پاڑ ہوئی ہن کھیڑیاں نتے کار کرن لگوں
۸۵۵ رسا پیڑ کے مٹھڑی جان سنڈ کھٹ لہو دے وستا بھرن لگوں
۸۵۶ ایس عشق استاد دے درس وچوں حرف وصل معشوق دا پڑھن لگوں
۸۵۷ دفتر عاشقاں وچہ رانجھیٹیا او ناواں جھڑ پیغمبری جڑن لگوں
۸۵۸ رب کرے نصیب مراد دکھن وانگ دودھ دے عاشقاں کڑھن لگوں
۸۵۹ اٹک کے بیلیا او تیرے جو صلے نوں جیوندی جند نہ مرن نوں ڈٹن لگوں
۸۶۰ ہتھیں لاہ کے چم وجود نوں وہو لسہ اجل دا آپ نفس مڑہن لگوں
۸۶۱ کھل عشق دی پھوک رانجھیٹیا او سونا قلبوت دا گھڑن لگوں
۸۶۲ رب توڑ اخیر دے تیک دیوے جیہڑی گل تے چھے بیلی مرن لگوں
۸۶۳ موہلی رد فراق وجود جنیا گھٹ اکھلی عشق دی چھڑن لگوں
۸۶۴ اصلی وطن قدیم نوں چھڈ کے بوں پیر اوپرے دیس وچ دھرن لگوں
۸۶۵ ویکھ حسن جمال معشوق روشن عاشق وانگ پتنگ دے سڑن لگوں
۸۶۶ وارث شاہ اللہ فتح دے تینوں ہنڈو پیا ندے جٹاں لڑن لگوں

داخل شدن رانجھا در شہر کھیڑیاں

اٹھ گیا رب نوں یاد کر کے اوہنوں آن کے ستھ وچہ دھیا ای
رانجھے اگے ایاں نے قسم کھادی نگر کھیڑیاں دے جا کے دھسیا ای
اگے پنڈ دے کھوہ دے بھرن پانی کڑیاں نال رانجھا کھنیا ای
ایہدا نام ہے رنگپور کھیڑیاں دا کسے بھاگ بھری جا دسیا ای

رونق ویکھ کے پنڈ دی بہک جنگی رانجھے یار دا جیوڑا رسیا ای
ہارو کون سردار گراں کیہڑا اتے لوک کد وکناں دسیا ای
یار ہیر دا آکھیا نوں ناں ایہ جوگی کسے لبھیا نے نہیں دسیا ای
پانی پیو ٹھنڈا آکھیا نوں گھوٹ بوٹی اس پنڈ دا نام کھڑ ہسیا ای

له جان قربان کر دیتے ہیں سے زاری کرنے لگا ته پ ع (ترجمہ) جو فوج تمہاری اگر تم کو مدد دے گی رحمان کے سوا۔

ارے کون سردار ہے بھات کھانے سچی توں کیہا نام تھیا ای
باغ باغ رانجھیٹڑا ہو گیا جس دم نام جٹیٹیاں دسیا ای
اوتھے خوب لباس بنا کیتے جوگی ہو تیار اٹھ نسیا ای
کوئی کرے جے رب سبب میرا ہویا وس توں کم ہوسیا ای
کدی لے ہولاں کدی جھولدے کدی رو پیا تے کدی ہسیا ای

اجو نام سردار ہے پت سیدا جس نے حق رانجھیٹے دا کھسیا ای
خوشی عیش نے آن مقام کیتا غم فکر اندیشڑا نسیا ای
سنگی کھپری بنھ تیار ہویا لک چا فقیر نے کسیا ای
جھب وچھڑے یار ملاسیاں ہویاں مدتاں جیو ترسیا ای
وارثشاہ کساں جو ہون راضی نینہ اوڑک دے دیہاں وچ وسیا ای

سیر کردن رانجھا بہ لباس جوگیاں در شہر رنگپور

پھرن بال کڑیاں گرد جوگڑے دے خیر منگدا اسی گھراں ساریاں دے
اُتھے جھول ہستانیاں کرے گلاں سخن کن پاٹیاں ہاریاں دے
مار عاشقاں دے کرن جا پرے نین تکھڑے نوک کٹاریاں دے
ایس جوبنے نیاں ونجاریاں نوں ملے آن سوداگر یاریاں دے
نیناں نال کلیجڑا چھک کڈھن دسن بھولڑے مکھ بیچاریاں دے
جوگی ویکھ کے آن چوگرد ہویاں چھٹے پھرن وچ نک پٹاریاں دے
شاہ پریاں نوں ویکھ حیران ہویا جیہا ملک زادہ وچ باریاں دے

آجوگیا ایہہ دیس ڈٹھو چھپن گھبرو بیٹھ وچہ داریاں دے
کراں کون تعریف میں کھیڑیاں دی پرے پھرن چو طرف کواریاں دے
دین عاشقاں نوں توڑے نال نیناں نین رہن ناہیں ہزاریاں دے
سرمہ پھلی دنداسڑا سرخ مہندی لٹ لئی نی ہٹ پساریاں دے
سوہنے سرخ سالو پشمین جوڑے رنگ رنگ سنگار ٹیاریاں دے
اوتھے کھول کے اکھیاں ہس پوندا نے خواب وچہ میل کواریاں دے
کدی بول پوے کدی چپ کردا کدی کردا اے سخن قراریاں دے

آن گرد ہویاں بیٹھا وچہ جھولے بادشاہ جیوں وچہ عماریاں دے
وارثشاہ نہ رہن نچلڑے نی جنہاں نرا شوق نہاریاں دے

مقولہ شاعر

۷۶۷ نور فقر دا آن ظہور ہویا نہیں دولتاں رہن چھپایاں نی
۷۶۸ آس وند خلقت رجوع آن ہوئی اگے فقر جو کوٹ نوایا ئی
۷۶۹ ڈٹھا حال فقیر دا جدوں نال دولے ہم ہما کے آئیاں نی
۷۷۰ اک دسن لین فقیر آیاں اساں رب نے ترت بچایا ئی
۷۷۱ سبھے مدھیاں وڈیاں باہر نیڑدوں آپو اپنی لوڑ نوں آئیاں نی
۷۷۲ کئی بالکاں کواریاں بھج آیاں مٹھیاں کجھ وہاہیاں نی
۷۷۳ ہو دوانیاں سب گھر دانیاں نی سبھے چل فقیر تے آیاں نی
۷۷۴ کئی بڈھیاں ٹھیریاں اٹھ ٹریاں ہتھ پکڑ ڈنگوریاں دہایاں نی
۷۷۵ جو کجھ ورتیا انہاں دے نال آہا گلاں فقر نوں سب سنایاں نی
۷۷۶ آپو اپنے کیرنے کرن بہ کہ روندے روندیاں بہت کرلایاں نی

لہ ملاقات باکرہ عورتوں کی ۱۲ ٹہ آرام کر کے نہیں بیٹھتے ہیں جن گھوڑوں کو نہاری کی خواہش ہوتی ہے۔ ۱۱

۴۷۷ کوئی آکھدی رزق دا ہیا گھاٹا کوئی بک اولاد سکایاں نی

۴۷۸ کوئی آکھدی بُرا ہے سس سوہرا ہنت کرے ننان لڑائیاں نی

۴۷۹ کوئی آکھدی مار کے خصم مینوں گھروں کڈھیا نال خطایا نی

۴۸۰ کوئی درانیاں[۱] اتے جیٹھانیاں نی کوئی دیوراں بہت ستایاں نی

۴۸۱ کوئی کہے گواندیاں نال میرے اینویں کوڑا پراہدیاں چایاں نی

۴۸۲ کوئی آکھدی پت پردیس گیا ڈھلاں اوس نے کا سنوں لایا نی

۴۸۳ کوئی آکھدی گھر ادوگ مینوں گلاں کردیاں نہیں شرمایاں نی

۴۸۴ سینے جمدیاں عشقدی بھاہ بھڑکی چولی چنگ چھاتیاں لایا نی

۴۸۵ جیہڑیاں ماں لکاں کنیاں چھوہراں سن رانجھے سدکے پاس بہایا نی

۴۸۶ لیاو ٹھیکریاں کوریاں نہیں جاکے جیہڑیاں توں اج لاہیاں نی

۴۸۷ رانجھے آکھیا انہاں نہ عذر کیتا پاس آکے ڈھیڑیاں لایاں نی

۴۸۸ کولہ قلم دوات بنا کیتے لیکاں کچھ کے ہتھ پھڑایاں نی

۴۸۹ کسے آکھدا گلاں دی پوچھ رکھو کسے لک دے نال بہایاں نی

۴۹۰ کسے آکھدا کوٹھے دیو چرخو کسے وچہ پروانہ دبائیاں نی

۴۹۱ کسے گھڑے وچہ پاندا حکم کیتا سارے ٹبراں گھول پوایاں نی

۴۹۲ سس سوہرا تے دیور مرید ہوکے نند خاوند سب جھکایاں نی

۴۹۳ کسے آکھدا توں خاطر جمع رکھیں تیریاں رب نے پوریاں پایا نی

۴۹۴ رب میلسی چریں وچھنیاں نوں موہوں کرن فقیر دعائیاں نی

۴۹۵ کسے آکھدا چر خیدے نال نبھو دیکے پٹھیاں ست بھوائیا نی

۴۹۶ وارث شاہ فقیر نے سب نال ڈھنگ کرکے تے گھروں لا ہیایا نی

آمادہ کردن رانجھا کو دکان و دختران رابرائے خبر رسانید ندر خانہا

ماہی منڈیو گھریں نہ جا کہنا جوگی مست کملا اک آوڑیا
دم دم ہے گورو دا نام جپدا ایتھے جوگ دا تلک لگا وڑیا
کسے نال قدرت پھُل جنگلے تھیں کویں پھل بھلا وڑے آوڑیا
دم دم دے نال اوہ ذکر کردا پاک رب دا نام دھیاوڑیا
ہر وقت کھڑا کرے ورد اس دا اک رب دا نام لے آوڑیا
ذکر کردا نی بیٹھ کے ہو گوشے کہیا سوہنی نال ادا وڑیا
ہویا شوق فقیری دا دیس کیتا دنیا چھڈ کے نام جپاوڑیا
کنیں مندراں سندراں سہلیانی داہڑی پٹے سر بھواں مناوڑیا
کڑیاں نال نہ کرے دانی گل کائی گیان پوتھیاں شبد سناوڑیا
کسے گھریں نہ جاکے آکھنا جے جوگی مست ابدوت ہے آوڑیا
چیتا ناں میرا کوئی جا لیو میتھے جوگ دا تلک لگاوڑیا
ہر گھڑی اوہ گورو دا نام لیندا اجہا دیونہیں نوں لنگھاں لے وڑیا
کرے ورد خفی جلی والا نال کسے دے اکھ نہ اوہ لاوڑیا
وارث کم سوئی جیہڑا ادب کرسی ہیں نال وس دا کھیجیا آوڑیا

آمدن دختران خانہ بخانہ واظہار نمودن احوال جوگی پیش مادراں خود

کڑیاں ویکھ کے جوگیدی طرح ساری گھریں مسدیاں بسدیاں آیاں نی
مائے اک جوگی ساڈے نگر آیا کنیں وسدے مندراں پایاں نی

[۱] خاوند کے چھوٹے بھائی کی عورت کو درانی اور اس کے بڑے بھائی کی عورت کو جیٹھانی کہتے ہیں ۔ اور ان کے خاوند کو دیور اور جیٹھ کہتے ہیں ۔ ۱۲

ناہیں بولدا بہ زبان وچوں بھاویں بھچیا ناہیوں پایاں نی
ہتھ کھپری پھاہوڑی موہنڈیاں تے مرگانیاں گلیں پہایاں نی
اررڑا وندا واانگ جلالیاندے جٹاں وانگ مدھریاں چھپایاں نی
پریم نتیاں اکھیاں رنگ بھریاں سدگو ہڑیاں لال سوایانی
خونی بانکیاں نشے دے نال بھریاں نیناں کھیوا نشان چڑھایاں نی
کدی سنگلی سٹ کے شگن بوے کدی سوٹا تے اونسیاں پایانی
کدی کنگ وجا کے کھڑا روئے کدی ہسکے ناد گھوکایاں نی
اٹھے پہر اللہ نوں یاد کردا خیر اوس نوں پاندیاں مایاں نی
نشے باہجھ کھواں اوبدیاں نیناں مرگانیا عجب سوہایاں نی
سٹاں سوہندیاں چھیل اوس نڈھڑے نوں جیویں چند گرد گھٹایاں نی
سیج پچھوتے حوصلہ کجھ ناہیں گلاں کرد ابہت اوتاریاں نی
ناں کوئی ماردا نہ کسے نال لڑیا نیناں اوس دیاں جھڑیاں لایانی
اوہدے حسن دیوانیاں کیتیاں نے گلاں مٹھیاں بہت لے سایانی
کوئی گور وپورا اس نوں آملیا کن پاڑ کے مندراں پایانی
کدی رمل نجوم کتاب واچے پرشن فرعہ تے فال کڈھایاں نی
کدی دیکھو نگی کدی پڑھے تسبیح کدی نہادھو دھوپ کھایاں نی
نال اوہ منڈیا گوڈڑی نہ جنگم نہ اوداسیاں وچ ٹھہرایاں نی
کدی ہسدا تے کدی رووندا ئے کدی کوک کے ڈیرے ہایاں نی

جیہڑیاں کھوہ تے پانی بھردیاں سن ہس ہسکے گھراں نوں آیاں نی
وارث شاہ چیلا بالناتھ دا ئے جھوکاں پریم دیاں کسینے لایاں نی

بیان کردن خواہر سیدا پیش ہیر از حال جوگی

گھر آن نناں نے گل کیتی بھابی اک جوگی نواں آئیا نی
کنیں اوسدے رشنی مندرا نی گل ہینکلا عجب سوہایا نی
پھرے ڈھونڈا وچہ حویلیاں دے کوئی اوس نے لال گوایا نی
نالے گاوندا تے نالے رووندا ئے وڈا اوس نے رنگ مچایا نی
سوہنا چند جیہا قد وانگ سرو دے کسے ماں کرماں والی جایا نی
کوئی وڈی مراد دی جھلک اوہنوں کسے بھاگ بھری چیٹک لایا نی
ہیرے کسے رجونس دا اوہ پتر روپ اندھ تھیں دون سوایا نی
گل سیلیاں اتے محراب متھے با نا فقر دا خوب سہایا نی
دردنال پکاردا ابیل سایاں یار اوس نے کوئی گنوایا نی
ابراہیم ادہم جیوں جوگ اندر کل مال تے ملک لٹایا نی
حسن بصری جیوں آن کے عشق اندر تن خاک دے وچہ رلایا نی
لوہنی دسدا ئے کسی چیز دا نی سانگ جوگیاں دا بن آیا نی
مرزے صاحباں تے دیکھو عشق پچھے تن خاک دے وچہ رلایا نی
حضرت یوسف نے زلیخا دے عشق کارن باراں برس وچ قید کرایا نی
نیوں نظر پھردا وچہ کھیڑیاں دے متھے چمکدا روپ سوایا نی
وچہ ترنجناں دے گاوندا پھرے بھوندا انت اوسدا کسے نہ پایا نی
کام روپ تے دوسری کام لٹاں بنوں لا کے نفع کی پایا نی
ایس عشق پچھے کیماں کرن قیمہ روڈا وڈھ کے ندی اروڑ ہایا نی

ل یعنی لطائف مند عودت سے شاہ صاحب کی محبوبہ کا نام بھی یہ جو کہ بہادرکے ٹھٹھے میں ڈہکو قوم کی ایک عورت تھی اور آپکو اس سے از حد محبت ہوگئی تھی۔ اسی محبت کے جوش میں آپ نے یہ قصہ تصنیف کیا۔ ۱۲

گورو ناتھ دا اوس نے نام لیکے پنڈ وڑدیاں ناد وجایا نی
سسی ویکھ جوان کے عشق اندر لالچ نیند دی یار ونجایا نی
پھرے ویکھدا وہٹیاں چھیل کڑیاں من کسے تے نہ بھرمایا نی
کائی جھنگ سیالاں دا آکھدی اے کائی کہے ہزاریوں آیا نی
کائی آکھدی کیدے عشق پچھے بندے لاہ کے مندراں پایا نی
کوئی کجھ آکھے کوئی کجھ آکھے عاشق اک نہ چت تے لایا نی

جتی ستی جوان ہے کاہن صورت گوپی چند جیوں جوگ لیایا نی
کوئی آکھدا سی راجہ بھرتری اے راج حکم تیاگ کے آیا نی
کائی آکھدی حسن دا چور پھردا تاہیں اوس نے کن پڑایا نی
کائی کہے پریم دی چاٹ لگی تاہیں اوس نے سیس منایا نی
کہن تخت ہزار دا ایہہ جوگی بالناتھ توں جوگ لے آیا نی
انہاں لکھ ملامتاں تہمتاں نی جنہاں بھار پریم دا چایا نی

کائی آکھدی ایہہ تاں نہیں جوگی ہیر واسطے کن پڑوایا نی
وارثشاہ ایہہ فقر تاں نہیں خالی کسے کارنبدے لئے آیا نی

زاری کردن ہیر از شنیدن خبر رانجھا را

مٹھی مٹھی ایہہ گل نہ کرو واڑیو میں سندیاں ہی مر گئی جے نی
گئے ٹٹ تراں تے عقل ڈبی میں نوں دھوہ کلیجڑے پئی جے نی
اوہدا ادکھڑا روداں جدوں سنیاں مٹھی ہیٹ کے بہ گئی جے نی
کو ہن ویکھئے اوس مستانڑے نوں جدھی دھم تر نجنے پئی جے نی
اک پوست دھتورے تے بھنگ پیکے ہوت اوسنے ہل کیوں لئی جے نی
سو مہا روپ انوپ گوایا سو وہ مویا تے میں مر گئی جے نی
ہلے ہلے اوہدی مٹھی گل سن کے رہن تاں نکھڑا اوڑھ گئی جے نی
جیندا حیند نیر سواہ لا بیٹھا تارب داماں سٹہ گئی جے نی
جس نار دا کونت فقیر ہویا نرٹی اوسدی چوڑ ہو گئی جے نی
جسدے سوہنے یار دے کن پاٹے اوتاں نڈھڑی چوڑ ہو گئی جے نی
ناہیں بلے غضب بھیں لوک ڈردے متھے لیکھدا ایکھ وہ بہہ گئی جے نی

نساں ایہہ جد وکنی گل کیتی کھلی کھلی ہی میں لڑھ گئی جے نی
کیکوں کن پڑائیکے جیوندا اے گلاں سندیاں اہی جند گئی جے نی
مسو بھنو دا نام جو لیندیاں ہو جند سندیاں اہی نکل گئی جے نی
ویکھاں کیہڑے دیس دا ایہہ جوگی اس توں کون پیاری رس گئی جے نی
جبدا ماں نہ باپ نہ بھین بھائی کون کرمگیا اوسندی سعی جے نی
اہدیاں سہلیاں توں میں گھول گھتی وار وار صدقڑے گئی جے نی
بھاویں بھکھڑا راہ وچہ لہے ڈھٹھا کسے خبر اوسدی لئی جے نی
جس دا ویرا امیر فقیر ہویا بھین اوسدی جیوندی رہی جے نی
گلیاں نوچہ دیوانڑی ہوگ پھردی سینے گھاہ فراق سہہ گئی جے نی
اڈیو رونداڑی رہے گی عمر ساری جوگی یار ہویا مر گئی جے نی
وارثشاہ پھر دا دکھاں نال بھریا خلقت گر کیوں اوسدے پئی جے نی

۱ چند مراد خوبصورت ۱۲
۳ جیتی رہی ہے یا مر گئی ہے ۱۲

۲ خدا کی تقدیر پر صبر کر گئی
۴ لوگ اس کو کیوں دکھ دیتے ہیں ۔

افسوس کردن ہیر از جوگی شدن رانجھا پیش دختران

رب جھوٹھ نہ کرے جے ہووے رانجھا تاں میں چٹھ ہوئی مینوں پٹیا سو
میرے واسطے دکھڑے کھے کردا اوہا تاں میں نالی چٹیا سو
خون جگر دا عشق دے کھیت اندر چھجلی نیناں دی لا کے چھٹیا سو
ایہ رانجھیٹڑا اپھل گلاب دا سی میرے ہجر اندر جوبن لٹیا سو
مہربان ہے رب رسول اس تے جام وصل دا لباں تے چٹیا سو
ثابت قدم ہے عشق دے راہ اتے پیراگاں نے پچھاں نہ ہٹیا سو
ہویا چاک نپڈے ملی خاک رانجھے لاہ ننگ ناموس نوں سٹیا سو
ظاہر نہ روے دلوں آہ مارے رانجھے ہو جوگی مینوں پٹیا سو

اگے اگ فراق دی ساڑ سٹی سڑی بتی نوں مڑ کیوں پٹیا سو
نالے رن گئی نالے کن پاٹے آکھ عشق تھیں نفع کی کھٹیا سو
قدم رکھدا سی نال دا بیاں دے چھج چھانی پامینوں چھٹیا سو
تیغ عشق دے نال شہید ہویا ویکھ سید نے سیس کٹیا سو
جو کوئی ساتھ دیسی نال رانجھنے دے حصہ حور قصور تھیں کھٹیا سو
تیغ صبر تھیں ماریا نفس موذی شرک کفر نوں گردنوں کٹیا سو
بکل وچ چوری چوری ہیر روو ے گھڑا نیر دا چمک پلٹیا سو
نیں میں گھول گھتی سکھیا رڑا سی ہیر واسطے دکھڑا کٹیا سو

لگا گہن اس چند دے ٹکڑے نوں کن پاڑ سر کیوں پھٹیا سو
وارث شاہ ایس عشق دے گنج وچوں جفا جال کی کھٹیا وٹیا سو

گفتن ہیر دختران را کہ بکسے حیلہ جوگی را بیارید

گلیں پائیکے کویں لیاؤ اس نوں رل پچھئے کیہڑے تھاوندا نی
کھیہ لا کے دیس وچ پھرے بھوندا اتے چھپیا منگ کے کھاوندا نی
ویکھاں ماجھیوں ہیوں بیٹ وچوں رلا وی دریا دا لکے چھناؤندا نی
آیا کس طرفوں کتھے جاوناسو کی ناوں ہیو باپ تے ماوندا نی

کون گوت تے کس نے کن پاڑے چیلہ کس دا اوہ سدواوندا نی
ویکھا کیہڑے دیس دا چوہدری اے تے ذات دا کون سداوندا نی
پھرے ترنجناں وچ خوار ہوندا وچ ویہڑیاں پھیریاں پاوندا نی
وارث شاہ پراٹھواہ کا سدلئے کوئی ایس دا انت نہ پاوندا نی

صلاح نمودن ہمد گردختران باہم جلیساں برائے مسخری جوگی

پانی بھردیاں آن ٹیار کڑیاں ویکھ جوگڑے نوں کھلی ماریانے
جنہاں وس نہ کسے دا کائی کیتا کن تہاندے کا سنوں پاڑیانے

موہجاں مائیاں جنہاں کواریاں دیاں ایہ تہاندا حال وچاریلنے
ایہ جاندا ئے نہ چاک لدھا کول سد کے اوسنوں جھاڑیانے

لہ لوہا گرم کرکے زبان سے چاٹنا ۲ رن بھی گئی اور کان بھی پاڑے گئے بتاؤ کہ عشق سے کیا حاصل ہوا ۳ مجھے شرمندہ کیا ۴ جنہوں نے کنوار ی لڑکیوں سے مزے اڑائے .

ہیر کھیڑیاں نال پیار وڈا او ہنوں آکھ کے اگ لا ساڑیا نے
مٹھی بھرن تے مچلیاں ہو بہن او ہنوں اُتے چا چا ہڑیا نے
چنچل ہاریاں کواریاں کن پاڑے ہائے ہائے مٹھی لیک ماریا نے
کنگن پہنچیاں لاہ کے دیہ ٹونیاں ان بھکیا مکر کھلاریا نے
تاڑے کرن گلاں ناڑے ہسدیاں نی صورت ویکھ فقیر ہریا ریا نے
ہمکاں[1] کھولکے بکلاں ماریوئے جگدھوت انیت نے دھاریا نے
پہلے نال پیار دے جوگیڑے نوں کول سدبہا کے ماریا نے
گلاں کرن تے آ کے شوکیاں نی ہمک جوگی دے نال سواریا نے
سونے لنگ محبوب ہنونت وانگوں ہنویں لاکے جھنگ چا ساڑیا نے
وارثشاہ میاں اینہیں پھاہ کیتے انجان گگو ھڑا ماریا نے

رفتن دختراں برائے آوردن جوگی بطرف ہیر

لین جوگی نوں آیاں دھنبلا ہو چلو گل بنا سواری اے نی
ایسے نال کیوں لاکے دوستی نی اوہدا اندروں جی اکھاڑیئے نی
وڈی دھرہوئی ایس دیس اتے وہڑے ہیر دے نوں چلو تاری لے نی
میلے کمبھ کے ہیل اتیت چلے نگر جا کے بھیک چتاری لے نی
سبھے بولیاں جا نمسکار جوگی اگوں بولیا سائیں سواریئے نی
ہو کے نرم گلاں نال سٹھیاندے او ہدا ہاوں کلیجڑا ٹھار نیئے نی
منگ نگر اتیت ہے اجے کھانا باتاں خوددیاں چاہ وساری اے نی
وارثشاہ تمہیں گھروں کھا آیاں نا اجے وڑاں لہو گھمکاری لے نی

افسوس کردن دختراں بر احوال جوگی

گنڈہیں گلاں دیاں شوکیاں چھاتیاں نی اگ جوگی دے نال چھوہایا نے
اوہدی ماں نمانی دے جگر اندر چھری درد فراق چلایا نے
ایسے سوہنے مکھ محبوب اُتے کیوں دھوئیں دی سواہ رمایا نے
وارثشاہ میاں سوہنی نڈھڑی حسن باؤلی کیوں جاڑھیا نے

ایضاً

کڑیاں ویکھ کے حسن فقیر دے نوں اچی کوک تے شور پکاریا نے
ویکھو سند رچودھویں رات دے نوں لاگن بھبھوت سنگاریا نے
ٹھگی[2] نال کیتا جوگی نڈھڑیوں کسے جرم دا ویر نتاریا نے
وائے پہنچیاں لاہ کے دے تونیاں وارث بجھیا منگیئے چاہڑیا نے

عاجزی کردن دختراں نزد جوگی

رسم[3] جگ دی کرو اتیت سائیں ساڈیاں صورتاں ول دھیان کیجئے
اجو ھہر دے ویہڑیوں کرم پھیر اسہتی سوہنی تے نظر آن کیجئے

[1] سینے کھول کر ایک دفعہ جوگی کو دکھلائے پھر سر پر کپڑے لئے۔ جس طرح محبوب عورتوں کو ناز دکھانے کی عادت ہوتی ہے
[2] بڑا کدو جو گیوں کے پاس ہوتا ہے۔ ۱۲
[3] مراد عشق بازی کی باتیں چنانچہ جوگی کے جواب میں ہے کہ ہم جگدی ہمیں نہ جانتے ہاں۔ یہ عورتوں کی بات ہے۔ دنیا کی بات کو جماع کہتے ہیں۔ ۱۲

چلو سیر کرو نگر کھیڑیاں دے جوگ پنتھ دا گجھ گیان کیجے
سبھے ہنڈھ ہنڈھ کھلونیاں نی منو عرض اساڈڑی مان کیجے
نالے کرن عرضاں مسکراندیاں نی نالے کہن دیدار ہی آن کیجے
چلو ویکھئے گھراں سرداریاں نوں اجے صاحبو نہیں گمان کیجے

ویہڑا مہر دا چلو وکھالیائیے ذرا ہیر دی طرف دھیان کیجے
منظور ہے عاجزی رب تائیں اوپر بندگی کجھ نہ شان کیجے
ساڈ بینتی منو فقیر سائیں ایہو عاجزاں نال احسان کیجے
وارث شاہ میاں نہیں کم آکڑ فرعون جیہاں دا دھیان کیجے

کلام جوگی بزبان فخریہ در لباس خود

ہمیں وڈے فقیر سِت پیڑیئے ہاں رسم جگ دی ہمیں نہ جاننے ہاں
بگھیاڑ اور مرگ تے شینہ چیتے ہمیں تنہاندیاں صورتاں جاننے ہاں
نگر ہیچ نہ آتما پر چڑائے ادھیان بہ کے تنبو تان نے ہاں
لوک چھلنے بھنگ تے شربتاں نوں اسیں آدمی نظر وچ چھاننے ہاں

کند مول جا کھڑ وچ کھا کے تے بنباس لیکے موجاں ماننے ہاں
تمہیں سندراں سوہنیاں خوبصورت ہمیں پوٹیاں ٹاٹیاں جاننے ہاں
گورو تیرتھ جوگ بیراگ ہو کے وپ تنہاندے ہمیں پچھاننے ہاں
پری جن تے رن شیطان تائیں پڑھ سیفیاں کیل وچ آننے ہاں

گل اپنی تے جیہڑا نہ آوے اوہنوں اپنی گل تے آننے ہاں
وارث شاہ میاں یاد رب دے بن ہور خیال نوں کوڑ پچھاننے ہاں

مقولہ شاعر

بچھوں ہو کے آیاں ٹیہار کڑیاں رانجھا ویکھ کے مورچہ گھت ہویا
ویکھ جوگڑے نوں دل لوں بچھیاں مہوں کہن کیکوں ایہ ہٹ ہویا
آنی آکھاں پچھے ندھڑ بدیا گرد دے چن واگوں گھیر گھت ہویا
رل اگلیاں پچھلیاں دھم پائی گل تے پچھنے نوں اک مت ہویاں

اکھیں ٹڈیاں ہیو نے لکھ نیہڑے ٹنگاں ہانہہ وگلے سٹ ہویاں
گھیر گھتیو نے گرد جوگڑے دے چھیڑ چھاڑ اتے پنج سٹ ہویاں
دھپے آن کھلوتیاں ہندیاں نی مڑ ٹھکے ڈبیاں تے رتو رت ہویاں
وارث شاہ رانجھیٹے نے نڈھیاں دیاں گلاں انت حساب بتیاں ہویاں

تعریف جوگی بزبان دختران

سیو ویکھو نی مست الست جوگی جیندا رب دے نال دھیان ہے نی
سونے وناں دیہی نوں خاک کر کے رلن خالوچہ فقر دی بان ہے نی

انہاں بھور انوں آسرا رب دا ئے گھر بار نہ تاں زمان ہے نی
سوہنا پھل گلاب معشوق نڈھا لاج پتر تے سگھڑ سجان ہے نی

لہ اس سے اپنی بات منواتے ہیں ۲ منہ سے کس طرح کہیں کہ صاحب عزت ہیں ۳ دھوپ میں کھڑی ہوئیں ۴ پسینہ میں ڈوبی ہوئیں۔

۵ سونے کے رنگ کا بدن یعنی چمکتا ہوا۔

ڈھن ماں سہاگن جمیا سی کوئی حسن خزانے دی کان ہے نی
جویں اسیں مٹیاراں رنگ بھریاں توں ایہہ بھی ساڈڑا ہان ہے نی
اڈیوا ایہو سانوں نظر آوندا ئے ایہہ تاں ہیر دی خاص امان ہے نی
جنہاں بھنگ پیتی سواہ لا بیٹھے تنہاں ماہواں نوں کہی کانہہ ہے نی
اوہ پچھدے کیہڑے دیس دائے اتے ایس دا کون مکان ہے نی
وارثشاہ نہ چھیڑیئے عاشقاں نوں یاد رب دی جنہاں نوں سلطان ہے نی

پرسیدن دختران حال جوگی

سنی جوگیا گبھرو بانکیا اوئے نیناں کھیویا مست دیوانیاں وے
وچوں نین ہس ہوٹھ بہیت دسن اکھیں مٹھڑے ناں دا بہانیاندے
کہناں جٹاں دا پت توں کون کوئی اسیں پچھدیاں گل شرمانیاں وے
کون ذات ہے کاہنوں جوگ لیا سچو سچ ہی دس مستانیاں وے
کسے رن بھابی بولی ماریائی اک ساڑیا سو نال طعنیاں وے
بیبا دس شتاب ہے جیو جاندا اسیں دھپ دے نال مرجانیاں وے
کرن منتاں مٹھیاں بھرن بہکے ہنے پچھکے اسیں ٹرجانیاں وے
کنیں مندراں سندراں سہلیانی داہڑی پٹے سر بھواں منانیاں وے
کس منیوں کن کس پاڑیونی تیرا وطن ہے کون دیوانیاں وے
رانجھا تخت ہزارا ہے دا جاپنا ایں اسیں ساہریاں مغز کھپانیاں وے
ایس عمر کی ولعدے پئے تینوں کیوں بھونائیں دیس بیگانیاں وے
وچہ تریجناں تلے وچار تیرا ہوے ذکر تیری چکی ہانیاں وے
نالے پچھدیاں تے مسکرایندیاں نی نالے آکھدیاں اسیں ہن جانیاں وے
وارثشاہ گمان نہ پویں میاں اوہ ہے ہیر دیاں مال خزانیاں وے

جواب رانجھا با دختران

رانجھے آکھیا خیال نہ پوو میرے شینہہ سپ فقیر دا دیس کیہا
وطن دماں دے نال تے ذات جوگی ساڈا ساک قبیلڑا خویش کیہا
دنیا نال پیوند ہے اساں کیہا پتھر جوڑنا نال سریش کیہا
کونجاں وانگ ممولیاں دیس چھڈے اساں ذات صفات تے بھیس کیہا
جیہڑا ذات تے وطن ول دھیان رکھے دنیادار ہے اوہ درویش کیہا
جنہاں خاک درخاک فناہ ہونا وارثشاہ پھر تنہاں نوں عیش کیہا

ایضاً

سانوں نہ اکاوندے بہات کھانی کھنڈ اکوہد کا ہمیں نہ سوتنے ہاں
گھر مہراں دے کاسنوں اساں جانا سر مہریاں دے اسیں موتنے ہاں
جیکر اپنے داتے آجائیے کھلی جھنڈ سرتے اسیں بھوتنے ہاں
باہجہ رب دے ہور خیال نائیں اک بھنگ دھنوئے گھوٹنے ہاں

ل آفریں جس اقبال مند نے جنا ۲ چکی خانہ جس میں بہت سی چکیاں چلتی ہیں۔

۳ عورتوں کی زبان سے مردوں کا لفظ یعنی ہم جانتے ہیں۔ ایک کان ناز کا بھرا ہوا لفظ ہے۔ چنانچہ یہ لفظ تین چار دفعہ شاعر نے باندھا ہے مثلاً اسیں پچھ کے ہنے ٹرجانیاں وے پنجابی زباندان اس کی خوبی جان سکتے ہیں ۴ شیر سانپ اور فقیر کا وطن کیسا ۵ بہات کھانی ایک طعن کا لفظ ہے یعنی کمینہ عورت ۶ مہریاں سرداراں کی عورتاں یا مہربان سب عورتیں۔

اسیں بہانڑے ہاں پھر کون کوئی لتے ربدی یاد تے لوٹتے ہاں
وارثشاہ میاں مٹھ بال جہانڑا لئے ہو کے رات نوں جھوٹنے ہاں

کلام دختران با جوگی

اساں گرہ وکرہ کے نساں عرض کیتی بالناتھ دیاں تسیں نشانیاں ہو
تینوں چھڈیائے کوین ظالماں تے کشمیر دیاں تسیں خرمانیاں ہو
ساڈی عاجزی تسیں نہ مندے ہو غصے نال پسارنے آنیاں ہو
وارث آکھیا مہر دے چلو ویہڑے تسیں نہیں کرد ے مہربانیاں ہو

کلام جوگی

جاؤ واسطے ربے خیال چھڈو ساڈے حال تھیں تسیں بیگانیاں ہو
اسیں مست فقیر دیوانڑے ہاں تسیں دانیاں نے بھرمانیاں ہو
ایہ مہر کرو ہم سے وداع ہوو اساں نال تسیں کہیاں ثانیاں ہو
سبھے سوہنیاں ترنجنے شاہ پریاں جیں ترکشاں دینال کانیاں ہو
اسیں مست بیہوش بے عقل جوگی تسیں سبھ سیانیاں دانیاں ہو
اساں جیہاں فقیر اندا بھیت مشکل محرم راز نہ اسا ندیجانیاں ہو
ہاروت ماروت نوں کھوہ پایا زہرہ مشتری دیاں ہمشانیاں ہو
چلو کرو انگشت فرشتیاں نوں تسیں خاص شیطان دیاں نانیاں ہو
تساں شیخ سعدی نال مکر کیتا تسیں مکر دے نال پرعنیاں ہو
اسیں کسے پردیسدے فقر ہینگے تسیں نال شریکاں ہمشانیاں ہو
افلاطون نقمان بھی ہار گئے تسیں وڈے شریر دیاں نانیاں ہو
وارثشاہ فقیر غریب ہیگا کوئی ڈھونڈو جوان جوانیاں ہو

ایضاً

اسیں بھکیا واسطے نیار ہوئے تسیں آن کے رکناں چھیڑدیاں ہو
پچھوں آکھسو بھوتنے آن لگے اٹھے کھوہ پچہ سنگ کیوں ریڑدیاں ہو
باغ میویاں کھان نوں اساں لایا تسیں دکھ دینال اکھیڑدیاں ہو
اسیں نول نہ مہردی گھریں جاناں کیوں معاملے نہ نبیڑدیاں ہو
اساں لاہ پنجالیاں جوگ چھڈی تسیں پھیر مڑ کھوہ نوں گیڑدیاں ہو
اسیں چھڈ جھیڑے جوگی ہو بیٹھے تسیں پھیر آلود لویڑدیاں ہو
اسیں بھکیا منگنے چلے ہاں ربے تہیں آن کے کاہ کھمبڑدیاں ہو
وارثشاہ نوں ناہ اکاؤ کھاں ری لڈی مار کے زمین اچیڑدیاں ہو

مقولہ شاعر

جوگی کڑیاں دی بات نہ اک منی اوہناں زور بہتیرا لایا ای
اوہناں عاجزی عجز بہت کیتی جوگی اک نہ جیو اتے لایا ای
جوگی کہے رناں بیوفا یارو نفع اوہناں توں کسے نہ پایا ای
جہناں مت نہ نانی تے عمل کیتا تہاں انت نوں عقل گوایا ای
اساں رناں دی مت نہ اک لینی ایہو گوراں نے سبق پڑھایا ای
وارثشاہ کڑیاں لاچار ہویاں جوگی صاف جواب سنایا ای

۱؎ کسی جوان کو ڈھونڈو تم خود بھی جوان ہو ۲؎ پھر کوئی جات نے دکھ دیا ویران کنوئیں میں پتھر ڈالتی ہو ۳؎ ہم نے میوے واسطے باغ لگایا ۴؎ تم حسد سے اکھاڑتی ہو ۔ (۲)

کیفیت ظاہر نمودن دختران پیش ہیر

کڑیاں نے حقیقتاں جو گئیاں مڑ ہیر دل پاس ناداں وندا ئے
رنگ رنگدا قافلہ قاصداں دا آپو اپنی خبر سناوندا ئے

ہیر پاس حقیقتاں کھولیاں نے جیو وچہ نہ شوق سماوندا ئے
اگے جوگیدے عاجزی بہت کیتی کائی گل نہ جیوتے لاوندا ئے

بے پرواہ ہے اساں معلوم کیتا پیا رب دا نام دھیاوندا ئے
اساں بہت صلاحیا کھیڑیاں نوں نام کسے دا نہ اوس نوں بھاوندا ئے

چھوکٹھ موکٹھ دی گل جو کرے تیتھے تیرا جیوا ینویں بھرماوندا ئے
ڈبے ساہو رے پیکڑے تیرے ہیرے تینیوں صبر دن رات نہ آوندا ئے

پئی رہیں رنجور رھتیں پلنگ اُتے ڈر داموں نہ کوئی بلاوندا ئے
اساں منتاں سیتی بہت کیتی گھر کسے دے پھیرا نہ پاوندا ئے

ایس بہت تعریف سنا ہیاں اوہ اک نہ جیوتے لاوندا ئے
وارث شاہ وانگوں دن رات تینوں فکر پایا ہے نام دا بھاوندا ئے

عاجزی کردن ہیر پیش دختران

بی بی بھینے تسیں ہزار دیہو اساں رب دے نال نہ زور کوئی
رب کرے جیہڑی اوہنوں بھاوندی ہے مٹھی ہو سی ہور دی ہور ہوئی

دوس کیہا ہے تسیں بیچاریاں نوں جیہڑی ایہنوں بھاوندی کرے کوئی
متھے لکھیاں کرماں نوں کون موڑے جیہڑی ہوونی سی سو ہو رہی ہوئی

پایا سکھ نہ کجھ جہان اتے تتی جیوندی جند وچہ گور ہوئی
بدی جگدی سب قبول کیتی رب باہجھ نہ آسرا ہور کوئی

سب سختیاں نرمیاں جھل لیاں نساں نال نہ کیتا اے موڑ کوئی
بھانویں لکھ آکھو سر جھلنی ہاں وارث باہجھ ناہیں غمخوار کوئی

کلام دختران

کیہے مہنے کسے نوں کون دیندا کیہا کم سانوں تیرے نال ہیرے
اجے پیکیوں آنہ چکئیں توں کڈوں ہو سیا عمر دی جال ہیرے

جنہاں ڈولڑی پا دیا ہ آندی سب کیتے نی چاہنال ہیرے
کائی ونڈناہیں تیرے نال ساڈی ذرا بول تے بان سنبھال ہیرے

اساں سہد باں آن کے گل کیتی لیہنے لگ تے ان جھڑی نال ہیرے
تالے آکھیوئی تالے مکرنی ایں کتے رکھیو جوگی دی بھال ہیرے

توہیں آکھیا جوگی نوں سدلیا ڈ اٹھ پئی سیں ایس خیال ہیرے
وارث شاہ تینوں نت کہے بھابی ذرا اپنے آپ نوں ٹال ہیرے

غصہ کردن ہیر بر دختران

وسب اپنے دسدیاں ہورناں نوں جتھے کردیاں پھر کرتب کڑیو
کیہا قہر کینا اینہاں لاگیاں نے بنھ کھیڑیاں نوں دنی بب کڑیو
میرا صبر پوے انہاں کھیڑیاں تے آوے رب دا قہر غضب کڑیو
کیہے لونیاں جہنے لاندیاں نی سارے جگ وچوں میں نوں لبھ کڑیو
منھے لکھی سی بری کلام میرے ایتھے بوڑیا میں رب آن کڑیو
میری جان عذاب وچ ان تدوں چھٹے ایسے گھرن جم مراں میں جھب کڑیو
پئی وانگ ازاریاں تڑپنی ہاں جاندی جان نہیں کسے ڈھب کڑیو
وارث عسر پچھیں یسر ہے ہو جاندا جدوں لاوندا رب سبب کڑیو

جواب دختران با ہیر سیال

اساں سُرت نہ غرض سنبھال کوئی لفظ جوگیڑا پیا سی کن میرے
بھلا کردیاں وچ ن ہندا ہو بیوای لائیو اٹھ کے جان داڈن ہیرے
او بلے کن بلٹے تدھ عمر گالی رب میلیا سن نوں سن ہیرے
کدی اوله نہ بولی ایں کواریاں نوں معتبر انیاں دا تیرا دھن ہیرے
ساڈا صبر پوے جیہا بولی ایں وچ ن تیری جان گمان نہ ظن ہیرے
نو بلی ڈر دیا نے ستاں سوہریاں نوں تیتھوں سانعلے سگوں ڈرن ہیرے
دینہہ ڈرن بلایاں نوں تدھ جیہیاں اتے رات نوں ندی نرن ہیرے
نہیں خلقدی بند زبان ہوندی وجے نہ دریا نوں بن ہیرے
شربت نال وصال دے کھول روزہ جوگی آیا ای عید دا چن ہیرے
بھلا دیس تیرا جتھے جمیوں نیں کرن سچ تے جھوٹ داڈن ہیرے
ایڈے دہیندے کریں توں نال ساڈے دارن دلجاندی کن ہیرے
گنگھا نو چہ آگیا نہ کدی چھپن لگی اگ نہ چھپدی چھن ہیرے
لڑیں وچ کھ جنہاں بھیاپٹی اے نی سانوں نہیں ایہ یاد نہ کن ہیرے
دلوں خوشی زبان تھیں رنج ظاہر کتھوں سکھیو ئی ایڈے فن ہیرے
رڑکن تھیں تے ہین پکان نوہاں کریں گکھ نہ دوہر اتوں بھن ہیرے
اساں سمجھیا کھیڑیاں وچ تینوں کرنی چال ہے بہت کٹھن ہیرے
جھوٹھ موٹھ گھودھتیاں جوڑ کے تے نوں ٹھالدیو چہ نہ بھن ہیرے
ناہ کر مکبر منکار تے مان ایڈا وارث شاہ دا آکھیا من ہیرے

جواب ہیر بادختران

صبر پوے تساڈیاں ماپیاں نوں جنہاں جن کے تسیں نہ رسیاں ہو
کیہے کسے دمول نہ لگدیاں ہو سنجے چندرے دیو چہ دسیاں ہو
جہنے دیو پرایاں جایاں نوں اجے جال پریم نہ پھسیاں ہو
برا کہن تے برا کماونے تے لک بنھ کے سیج توں نسیاں ہو
پیاں پھرو نمانیاں مرن ماپے تاں جنہاں تس سرسیاں ہو
کرن مسخری اساں ہی سکھیاں ہو اگے کسدینال کدھیاں ہو
مارو نیر انہوں نہیاں طعنیاں دے تسی ترکشاں کانیاں کسیاں ہو
وارث شاہ وانگوں چھڈ نیک عملاں کیہاں وچہ برایاں دھسیاں ہو

۱ عورت کا فریب عورت ہی مانتی ہے ۲ الٹا تجھ سے سسرال ڈرتے ہیں ۳ یعنی ذرا کام نہ کرنا ۴ خلقت کی زبان دریا کی طرح ہے اس کو کوئی بند نہیں کرسکتا ۵ گھودھتیاں عذر بہانہ اور آپ اپنے سے عیب کو ٹالنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ اگلے بیت سے واضح ہے ۶ کسی کے کہنے پر نہیں چلتیں ۷ والدین کو کھانے والیو۔ گالی ہے۔ ۱۲

جواب دختران با ہیر

آدمی بڑا کہ بندیاں پیش بھابی بھاوے سدے فی بُرا کیمے جیہڑا
اگوں لٹن نوں اٹھ تیار ہوویں اساں نہیں وچھوڑیا بار تیرا

سنجی پئی ایں اج رنجور وانگوں پئی کوکنی ایں ویکھو حال میرا
شرم اپنی اپنے ہتھ رکھن وارثشاہ نوں سمجھ جو پیر میرا

کلام ہیر با دختران

تیراں نال یو کھاندیوں جندیاں نوں پھر ونجدیاں ہو بنیاں کڑیو
۷۹ بیٹھی پھولنی ہاں قسمت ہنیری نوں کدی نیک ہووے میری فال کڑیو
منھے لکھی کلام قبول کیتی جویں جانساں کراں ہیں حال کڑیو
۷۹۸ کراں شکر میں رب دا دنے راتیں حل مشکلاں ہون محال کڑیو
۸۰۰ پیا مطر اپندھ ہے پیش میرے تھک موئی ہاں بہت نڈھال کڑیو
اکے رانجھنا آن دیدار دیوے اکے خواب وچہ ہووے وصال کڑیو

گلاں سندیاں آتماں بجھ گیاں میں اندروں سٹی جے گال کڑیو
۷۹۸ رانجھے باجھ کھلیر نہیں اکدم دی گھڑی جھٹ گذرے ہینوں سال کڑیو
کھاویں وڈھ کے کیما کہ و میرا رلے جیو نہ کھیڑیاں نال کڑیو
۷۹۹ اکوار لاوے گل آن رانجھا ہووال جیوندے وچہ خوشحال کڑیو
۸۰۱ نہیں تخت ہزاریدی خبر کوئی رہیا دور ہے جھنگ سیال کڑیو
وارثشاہ جاں رب افضل ہوسی کرکے کرم تاں ہووال نہال کڑیو

کلام دختران

تیرے بھلے دے واسطے گل کیتی کوئی ویر نہ اساں کماوناں سی
بہری بھاوندی سی تے لدی گل تینوں آکھ کس تے کوک سناوناں سی
نہیں سی ہکیا نو چہ مشہور کرنا جیتا سو ہرے آن چھپاوناں سی
اگوں پویں ہٹی جیکر جاندی نہیں ملساں جوگی نوں کاہ بلاوناسی

کھری مت سی عقلدیاں ملیاں نوں اساں تے بخنوں اٹھ کیوں جاوناسی
ساڈا بخش گناہ تاں بس کر جاموہوں اتنیاں اساں کھاوناں سی
سچ آکھنے توں ہن کیوں جیکنی ایں پہلاں سمجھ کے نہوڑا لاوناں سی
وارثشاہ اساں بھیت لبھ لیا تیرا انت نہ کسے پے پاوناں سی

کلام ہیر

اگے اپنے حال حیران ہاں میں درد نساں نہ ونڈ کے لیا ہے نی
ہن بھاوندے بول بولیندیاں ہو کجھ جیو وچہ مہر نہ دیا ہے نی

ایتھے آن کے سکھ نہ ویکھیا میں دوہاں نال کھاندا معاملہ پیا ہے نی
بہت لاڈ کرو سر پا پیاندے اج ساہموے کم نہ پیا ہے نی

یعنی تم دو شہروں کی لڑکیاں کو طعنے ... تم الٹی تک محبت کے حال میں نہیں پھنسی ہو تم کسی کو طعنے دیکر ذلیل و خوار نہ کریں یہ عقل ماری بیوقوف یعنی اتنی بیعزتی کافی تھی ۱۲-

دکھ درد مصیبتاں بھاریاں نے جب لگ شوہ دا پھیرا نہ پیا ہے نی
وارث شاہ جے آن دیدار دیوے دکھ درد مبرا دیکھو گیا ہے نی

کلام دختراں باہیر سیال

اکھیں ڈٹھیاں باہجھ پرتیت ناہیں جد ویکھسیں کریں اعتبار ہیرے
سوہنا خوبصورت کوئی چھیل نڈھا پیا جاپدا پُت سردار ہیرے
اساں نال تدپراچایائی بھورے بیٹھیاں ہو دیگی خوار ہیرے
گھر بن بیٹھیاں نفرت بھار ہے نی ہند اگلھ توں لکھدا ابھار ہیرے
سانوں ربّ سچیاں رکھشائیں آوے جوگی اور جھٹ وہ بار ہیرے

ہُنے آوندا بھلکیا منگنے نوں وضع شیر دیوانگ دیدار ہیرے
اساں طبع دا آن بیان کیتا کیتی گل نوں نہ کھلار ہیرے
تیرے عشق نوں جاندا جگ سارا کیوں ہنی ایں آپ مردار ہیرے
آ واسطے ربّ دے جاندے نی موہوں بول نوں پکڑ نہ مار ہیرے
وارث شاہ دی من توں شیرنی نوں حاصل جھب ہووے تیرا یار ہیرے

کلام ہیر بادختران

۸۰۳ بولی ہیر نہ چھیڑیئے مولا وانہاں جیہڑے ربّ دے ہون فقیر کڑیو
۸۰۴ جیہڑے چھڈ جہان اکلنگ ہوئے اونہاں کسیدے نال کی سیر کڑیو
۸۰۵ تبارک الذی بیدہ الملک وھو علی کل شیٔ قدیر کڑیو
۸۰۶ اسمٰعیل وانگوں ذبح ہو آیا دسو پڑھی سی کس تکبیر کڑیو
۸۰۷ وانگو شیخ منصور چڑھ گیا سولی کسے ونڈ نہ لئی سی پیڑ کڑیو
۸۰۸ حضرت ذکریا نے کیتے بہت نخرے آرا رکھ کے سٹیا چیر کڑیو
۸۰۹ وچہ جنگلاں پیا خوار ہویا پیراں وچ دے تو ڑزنجیر کڑیو
۸۱۰ کسے ہور نہ او سدی وات پچھی باہجوں پیر حضرت دستگیر کڑیو
۸۱۱ مہنے دیو نہ ایس نمانڑی نوں متھے لکھی سی ربّ ہی تقدیر کڑیو
۸۱۲ گئے شرع دا الٹ فقیر کردے چھڈ علم قرآن تفسیر کڑیو
۸۱۳ چھڈ تنگ محلاں تے ماڑیاں نوں ہوئے شاہ فقیر امیر کڑیو
۸۱۴ ابراہیم ادہم فقیر ہویا سکے جو بہ جان وچہ سر پہ کڑیو
۸۱۵ اگے اپنے حال حیران ہاں میں لائی نساں کی ہور تقصیر کڑیو
۸۱۶ ماری دکھ فراق دے رونیاں ہیں گن اکھیوں خون دے نیر کڑیو
۸۱۷ دیس چھڈیا وانگ مہیڑ یاندے آیا وات پردیس دی چیر کڑیو
۸۱۸ تسیں کے سارہاں اک رستے سینوں مہنیاں دے مارو تیر کڑیو
۸۱۹ مددگار ہووے اوہ ربّ سچا مہربان ہوون تنجے پیر کڑیو
۸۲۰ وارث شاہ نوں مول نہ چھیڑیا جے جیہڑا ہیر دا پیر فقیر کڑیو

مکر نکلیاں ہوندیاں سکھیاں سوہن نچیاں منہ توں ٹال لوئی
ایضاً گلیں نار سوا گلیاں چھپیاں دی جھتے ڈروگیاں ہن نہاں سوئی
وچوں ہجر نے سی آواز کیتا اتوں بولیاں نال بے حال ہوئی
دل ہیر دے پھیر خیال آیا ہن سجری بار دی بھال ہوئی

لے چھوٹی عمر سے مکار ہو سے اب منہ سے پردہ ہٹا کر ناچتی ہو سے طعنہ سے والدین اور سسرال کو آباد کر دگی یعنی سب کو اجاڑ دوگی سے محبوب کی جدائی کے سبب سے دل پھٹ گئی تھی غمگین لاچار اور غمزدہ تھی اور پھر لڑکیوں کے طعنے اور مہنے دیکر بہت حال کیا جس سے اس کے دل کو زخم لگا اور درد رسیدہ ہوئی ۱۲۰

آئی نیند نال اٹھ دراز ہوئی شکل رانجھے دی نال صلاح ہوئی
وارث شاہ گھر دے جا ندیسی ادھر جوگی تاں قسمت دی فال ہوئی

رفتن جوگی در شہر کھیڑیاں برائے دریوزہ گری

رانجھا کھپری پکڑ کے گدا ہویا سنگی دوار ہی دوار وجاوندا ئے
کوئی دے ہیوہ کوئی دے ٹکر کوئی کھالیاں پرس لیاوندا ئے
کوئی آکھدی جوگیڑا نواں آیا کوئی روہ دیاں بھواں چڑھاوندا ئے
کائی جوڑ کے ہتھ کرے منت ساڈوں آسرا فقر دیناوندا ئے
کائی آکھدی چور اچکڑا ئے چوراں وانگ ایہ جھاتیاں پاوندا ئے
صورت فقر دی اکھاں گنڈیاں دیاں نال مکر دے فقر وکھاوندا ئے
کائی آکھدی وہٹیاں ویکھنے نوں کنگ نال ایہ راگ سناوندا ئے
۸۲۵ کائی آکھدی چاک ایہ ہیر دا ایہ عشق مشک دا بھیت چھپاوندا ئے
کائی دے گالیں دھاڑے مار پھردا کوئی بولدی جو من بھاوندا ئے
کوئی آکھدی مست دیوانڑا ئے چوراں چوریاں انگ دے سر آوندا ئے
کائی آکھدی چور اوہاں پھردا سونڑکاں چولاں چوبراں کسے کراوندا ئے
لڑے بھڑے تے گالیاں دے لوکاں ٹھٹھے مار دا لوہڑ کماوندا ئے
آٹا کنک دا تے لوے گھیو بہتا دانہ ٹکڑا کو نہ پاوندا ئے
۸۳۲ کوئی منتاں کردیتے نے جھن جمن کوئی نیوں کے سیس نواوندا ئے
کسے نال مہدا کسے نال لڑدا اوڈے رنگ تے رنگ مچاوندا ئے
۸۳۵ کائی آکھدی چاک اوہال پھردا رن کسے دی ایہ کھسکاوندا ئے

۸۲۱ اٹھو خیر گھتو دیہڑے والیو نی ناد پھوک کے پیار ڑا آوندا ئے
۸۲۲ کوئی آکھدی مکھ تھیں بچن اچرو جوگی دعا اسیس سناوندا ئے
۸۲۳ کائی پنے دا دے ست پہیڑیاں نوں غصہ جیو تے مول نہ لیاوندا ئے
کائی آکھدی مستیا چاک پھردا نال مستیاں ٹھگاوندا ئے
رناں ویکھنے دی اوہنوں بھڑک لگی کائی ہسنے اوہاں لیجاوندا ئے
مکر نال ملی سواہ کھڑتے کوئی چوہدری زاد جھناوندا ئے
۸۲۴ کوئی آکھدی پتا ایہ بنیجلے وانگ رانجھے دے دس آوندا ئے
۸۲۶ عاشق کسے دی گل نہ کوکدا ئے چپ کیتڑا وقت لنگھاوندا ئے
۸۲۷ کوئی آکھدی لچ مشٹنڈڑا ئے جوگی ہن کے گل گواوندا ئے
۸۲۸ کائی آکھدی کسے دی لٹک لگی رنگ رنگ دے گاونے گاوندا ئے
۸۲۹ کائی آکھدی گنڈیاں کھیاں نوں رمزاں اکھیاں نال لڑاوندا ئے
۸۳۰ کائی آکھدی جیس دا مار سوٹا آنے لال اکھا گال وکھاوندا ئے
۸۳۱ رناں نال ایہ پھرے کھہیڑ کردا بچ خیر دے نال بلاوندا ئے
۸۳۳ صدق نال جھیڑا بہیر ہن آن لگے بیڑا ئے وس دینوں لی بنے لاوندا ئے
۸۳۴ چھو چھا کردا ناں لے گٹ ڈھالگے تکے تیر ایہ ویڑے پلاوندا ئے
ایں کدی نہ خیر گزارنی ایں اہا طور بھیڑا نظر آوندا ئے

درشن مکھ دا منگنا بھیکھ ساڈی اہیو جیہے ایہ سخن سناوندا ئے
وارث شاہ رانجھیٹڑا جند چڑھیا گھر وگھری مبارکاں لیاوندا ئے

ے یعنی دوسری طرف جوگی نے گداگری کے واسطے گاؤں کا ارادہ کیا اور آنے کے لئے تیار ہوا ۲ے نعم قسم کے راگ گانا ہے ۳ے بدمعاشوں کی آنکھیں ۴ے سرخ آنکھیں نکال کر دکھاتا ہے ۵ے منہ کا دیدار مانگنا جو گداگر ہے ۔۱۲

مذمت کردن جوگی دختران دہ را

آ دڑے ہاں جٹڑے پنڈ اندر کائی کڑی نہ ترنجنے گاوندی اے
سوئی لبھنے دا کسے وَل ناہیں تے نہ ویلنے چیک مچاوندی اے
نہ چھوہر پیٹڑی دا گیت گاوندیاں نے گڑھوڑا لاہ وچہ کوئی نہ پاوندی اے
ناہ ککلڑی پاوندی نہ سمی پیہی پا نہ دھرت کنبا وندی اے
ماہیگا مار کے یار دا پیار کرکے نہیں کانگ نے موڑا دا وندی اے
وارث شاہ چھڈ جائیے ایہ نگری ایسی طبع فقیر دی آوندی اے

کلام کودکاں با جوگی

چل جوگیا اسیں وکھالیا ئیے جتھے ترنجنے چھوہریاں گاندیاں نی
تند نکلے تکلیوں نوڑ کے تے اک دوئی نوں بہت مساندیاں نی
اک نچدیاں مست ملنگ بن کے اک سانگ جیہے ہیرپٹی لاندیاں نی
لیکے جوگی نوں آن وکھالیو نے جتھے وہٹیاں چھوپڑل پاندیاں نی
اک بائیڑاں نال گھسا بائیڑا اک ماہل نے ماہل بھڑاندیاں نی
رنگ رنگ دا ایہک مہین کرکے وارث شاہ نوں گیت سناندیاں نی

آمدن جوگی در مجلس نسواں ومشاہدہ نمودن آنہارا

جھتے ترنجناں دے گھمکا پوندے کتن بیٹھیاں لکھ جہریٹیاں نی
لوہاریاں لونگ سپاریاں نی سندر خوجیاں تے زنگر یٹیاں نی
اروڑیاں مشک جیہے ہاڑیانی پھلپانی چھیل سٹریٹیاں نی
پٹھانیاں چادراں نانیاں نی پشتو ماریاں نال مغلیٹیاں نی
درزانیاں سگھڑ سبانیاں نی برو الیاں نال چسیٹیاں نی
کنڈ ہیلیاں چھیل چھبیلیاں نی نے کلالناں بھابڑاں سیٹیاں نی
جھبیلناں میوناں ففّے کٹناں قصائناں نال کھتریٹیاں نی
پونبانیاں جبشناں زنگریزناں نے بیر گناں نال کھتریٹیاں نی
کھیڑتیاں نے بہمنیاں ترکھیٹیاں اتے جٹیٹیاں نی
سندر کواریاں وچ سنگاریاں نی اتے واہیاں ٹنگ لیٹیاں نی
منہاریاں تے پچھواریاں نی سندر تیلناں نال مجھیٹیاں نی
بنجاریاں نال چھباریاں نی راجپوتناں نال بھٹیٹیاں نی
راولانیاں بیٹیاں بانیاں دیاں جٹانوالیاں نال وہٹیاں نی
چنگڑانیاں نائناں تے میرزادیاں نی نال سوہنڈیاں واہریاں ٹیلیانی
بازیگرنیاں نٹنیاں گنگراناں وپرا اہدناں نال چیبٹیاں نی
منڈراساں اتے خراساں نی ڈال گرنیاں ریلیٹاں نی

ـلہ ککلڑی ایک کھیل ہے جو لڑکیاں جمع ہو کر ایک دوسری کا ہاتھ پکڑ کر گھومتی اور گول چکر کی طرح گھومتی جاتی ہیں۔ اور زبان سے گاتی جاتی ہیں اور سمی بھی اسی طرح کا ایک کھیل ہے۔ مگر اس میں ایک دوسری کا ہاتھ نہیں پکڑتیں۔ ـلہ سوئی تلاش کرنا کوئی نہیں جانتی ـلہ چھوہر پیٹڑی ایک گیت کا نام ہے۔ جو کہ اس کتاب کے مصنف سید وارث شاہ صاحب کی تصنیف ہے۔ بار کے علاقہ میں عورتیں گاتی ہیں ـلہ مردوں کی لڑکیاں۔ ۱۲

کاغذکٹ ڈگرنیاں اڑو بیگن ہاتھی واناں نال بلوچیٹیاں نی
ملوائناں ہور ارائناں نی کشمیرناں نال جھلیٹیاں نی
پری زاد حسین پہاڑناں نی ملتاناں نال سدھیٹیاں نی
بھرائناں[1] ڈائناں سرسیائیاں راج ہٹیا اتے بیٹیاں نی
سیدزادیاں تے شیخ زادیاں نی پیرزادیاں تے مجاوریٹیاں نی
ملاحاں زدرستر انیاں نی تے نیاریاں رو ڈھنیٹناں نی
نارکشنیاں تے تلے وٹیاں نی گوٹا دبکناں عقل سگھڑٹیاں نی
بٹولناں شوخ مولناں نی سوہن مسنیاں تے دلولیٹیاں نی
صورت مہندیاں بیہن دے لوں کھل گیاں حسن جوگی دے سبھے سیٹیانی
لبائناں مورناں لنگرانیاں اتے سوہندیاں گونت چھیٹیاں نی

بانکیاں گجریاں ڈوگریاں چھیل چھٹیاں راجپوتناں رجیبیاں سٹیانی
میخرمٹیاں ڈومنیاں دہائیں کٹناں آتشبازناں نال بھاوٹیانی
کھٹیکناں تے نیچہ بندناں نی چوڑی گراں نے کمگر بٹناں نی
سنیاریاں تے سمیاریاں نی نال چوہڑیاں تے دھرمیٹیانی
یکی راہناں نے منجی اونیاں نے وانڈھیا ناں نال صوفیٹیاں نی
گگے زائناں نال دھڑوائناں نی ہارن ڈیاں پاپن گھمریٹیاں نی
عطارناں تے کارچوبناں نی گندی گرنیاں ٹھپے لیٹیاں نی
سبھو اپنے آپ چہ چال مستاں جیہاں جھنگ دے بوچہ سلیٹیانی
پکڑ آنچلا جوگی نوں لاگیں ویہڑے واڑکے گھیر لے بیٹھیاں نی
بروہناں ساجناں ویل واناں برواںیاں نال ہمیٹیاں نی

اکو جیڈیاں ہین ٹیار سبھے دہاڑے سانداں حسن ڈکیتیاں نی
وارث شاہ جنجہ وچہ مو بیٹھا دا اے بیٹیاں سارباں جیٹیاں نی

مسخری کردن دختران با جوگی

کائی آکے رانجھیدے نین ویکھے کائی مکھڑا ویکھ صلاحوندی اے
چھوٹی عمر دی دوستی نال جیدے دن چار نہ توڑ نبھاوندی اے
کوئی مکھ رانجھیٹے دیاں جوڑے تیری طبع کی جوگیا چاہوندی اے
سہتی لاڈ دیناں چوا کرکے چا سہلیاں جوگیدیاں لاہوندی اے
اجو بجو چھجو اتے پھجو ہوندا کوئی کائی آہندی اے

اڈ یو ویکھو تے شان اس جوگیڑیدی آہ جاندڑے مرگ پھہاندی اے
کوئی اوڑھنی لاہ کے مکھ پونجھے دھو دھا بھبوت چا لاوندی اے
کائی نال پیار دے بہے اگے کائی گل کردی مسکراوندی اے
رانجھے پچھیا کون ہے ایہ نڈی دھی اجو دی کائی چا آہندی اے
وارث شاہ نناں ایہ ہیر دی اے دھی کھیڑیاں دے بادشاہندی اے

ناراضگی جوگی باسہتی

اجودھی رکھی دہاڑے مارہ پلر مشٹنڈڑی ترہ نجنے گھمدی اے
کورے آن بے ادبیاں نال فقراں سگوں سہلیاں نوں ناہیں چھڈدی اے

[1] ڈھول بجانے والوں کی عورتیں [2] ان سہلیاں کو چھوٹتی نہیں۔ اے جوانی میں سرشار مست کودتی پھرتی ہو۔ ۱۲

لاہ سہلیاں ماردی جوگی نوں اتے ملدیاں جھیٹں نوں ٹُمبدی اے
سردا لہے لوہکتا لاہ کلاوی بہین نہ ولہدی نے تاؤں لمدی اے
پھرے نچدی شوخ برہان گھوڑی نہ اہ لیندی نہ ایہ تھم دی اے
وارثشاہ دل آوندا چیر سٹاں بنیاد ہے ظلم دی دھمدی اے

کلام سہتی با جوگی

سہتی آکھدی اِرا ولا سخت بولیں تاہیاں بولیوں توں میر بہیاں سیں وے
ایہ تاں مکر دا لھیں وٹا باہی جیہڑا نہ واقف اوہنوں راں سیں وے
ویہڑے وڑیں تاں کھو ہوگی جنڈیاں نوں تدوں شکر بجا لیاوسیں وے
سہتی اٹھ کے گھرانوں گھوک چلی منگن آوسیں تاں منیوں جانسیں وے
لائیں ہتھ نے پکہ پچھاڑ سٹیاں تیرے نال کرساں تاں نوں جانسیں وے
وکھو وکھ کرساں بھن لنگ تیرے تدوں بنوں خوب پچھانسیں وے
گدو نوانگ جان جوڑ کے گھڑاں تینوں تد و نجھٹ تدیر دی آنسیں وے
وارثشاہ وانگوں تیری کراں خدمت ہج سجنا ندی تدوں مانسیں وے

کلام جوگی باسہتی

کرکے چھلبیاں بولیاں بول بولیں دھی جائی ہیں کنہاں لوکاں کھیاندی
اوڑک ہتھ توں کھلے لاوسیں گی ہٹی ڈھو نٹسیں کلیاں ٹھوکیاں دی
اسیں ہینچ سرادکی جاننے ہاں بے بہل ہے جنگیاں چوہ کھیاندی
وارثشاہ نوں ٹالچ کی دسنی ایں بھکی کنجری دشنیاں پھوکیاندی

کلام سہتی

موہوں اوت گھتونیاں واہنائیں ذرا ٹھاک نہ بان نوں گنڈیا وے
ایہ گھر دیاں چھلنڑاں صاف ہوسن جدوں چاہڑ خرادتے رنڈیا وے
رناں وچہ دھناں کیہا پشر بیٹھا کسے بھاگ بھری دیا چنڈیا وے
اوکھے وقت چھڈ اوسی کون تینوں سیاں وارثا ریہ یا منڈیا وے

کلام جوگی

کیوں فقر دیناں رہا ٹپیں ایں بھلا بخش ساتوں مائے جٹئیں ایں نی
دکھی جیو دکھا نہ بھاگبھریئے سوہن چڑی نے کونج لکھبنی ایں نی
چرخہ چائیکے نٹھنی مردمارہیں کسے یار نے پگھہ مسلینی ایں نی
کھتیا کھیا کردی پھریں نچدی توں ٹل جاہ فقیر توں ہیسنی ایں نی
سب سٹہنی دیوانگ گھنیں ایں نی ماں گھانی ایں تنے رت پینی ایں نی
ساتھوں نشانہ ہوسیا مول تیری سکے خصم توں نہ پٹینی ایں نی
متھا نال فقیر دے لایا ئی وھروں جھڑ ہاں توں لاہیٹنی ایں نی
وارثشاہ فقیر دے وہرپئی ایں حسم تتی اے کہ ماندی ہینی ایں نی

ا گاؤ میش دودھ دیتی ہوئی کو ۲ دل میں آتا ہے چیر ڈالوں ۳ گدھے کی طرح جب اچھی طرح ماروں گی ۴ چالاکیاں ۵ بیہوشی کی باتیں ۶ نیچے ہاتھ لگ ئے گی - ۷ حاصل کوشش کرے گی - ۸ کیا بانکپن دکھاتی ہے ۹ کنگالوں کی دوست ۱۰ مطلب کی کنجری ۱۱ ڈیرا لگا کر ٹانگیں پھیلا کر ۱۲ والدین زندہ رہیں گے ۱۳ گوشت کھانے والی خون پینے والی ۱۴ رکھوں گی بڑی عزت والی ۱۵ جس کی خاوند سے تسلی نہ ہوئی ۱۶ درگاہ سے جڑھ تک اکھاڑی جائے گی - ۱۲

سہتی دی گل

کلام سہتی

سنیں جوگیا لنجڑا چھنیا نوے تے بے شرم کو پتیا موٹیا وے
لایا ای ڈیس مداریاں جوگ گیا نداٹرں گھونیاں نہوں نہوں کھوٹیا وے
ٹنڈ وچہ دارو شاہاں نال لاگا سدھا کرو گی مار کے سوٹیا وے
بیعت فقر دی من نہ نرم ہویوں رہیوں سخت اسپاندیا ٹوٹیا وے
دہرنا مار بیٹھا ایں وچہ کوارے یاندے کسے دے یہلڑی بارویا چھوٹیا وے
جان گئی ہاں ہیں سارا مکر تیرا انوں سادیا وچوں پکنوٹیا وے
دہر کونیاں کون مونونیاں وے کسے چک نقی ں لبھیا لوٹیا وے
ہوے کاغذ تے وانشاندوں نقطہ جدوں جائے تختی وچے گھوٹیا وے

جوگی دی گل

کلام جوگی[ل]

کھچے دھسکے دی چنچال رنے کسے ہاں کمنداندیئے ڈھیریئے نی
وٹ منتھے ناس مروڑ بیئے نی گھرک بلی اے کھاکھ چٹیری اے نی
جھلکھم چھانجریئے نی ایویں وانجڑے نی کیہی چمڑی ایں لگی کیڑیئے نی
منہ پائیسے تے چیر چڈ بیسے نی باہروں کھلی اے تے وچوں بھیڑیئے نی
دہر بانی اے پھڑس مرانی ایں نی کسے نولی اے بگڑ پدیڑی اے نی
لوں لوں تیرا تمہ نجن دے وچہ پھڑکے چرخہ سیٹائی کسے پیہڑیئے نی
گدڑ کسی اے تے گرڑ گھسی اے نی تر ڑ گنڈیئے انگ چھیٹری اے نی
چتر گھسی اے موہوں ٹھسی اے نی ذند چبی اے جبہ گلیٹری اے نی
کھو گھنونی اے اول ہنگویئے نی دودھ چھوڑیئے جوگیاں لیہڑی اے نی
اچھینتیے پونڈریاں کھتی اے نی یاراں جوگیاں ب گیڑی اے نی
راہ جاندڑے جنیاں دے نال کھسریں نی دہنا پنے ٹھنیں کھڑیٹے نی
وارث نعل آپنے نکل[لہ] پیندا و کھر گھت جدوں کو ہلویٹری اے نی

شاعر دا کہنا

منقولہ شاعر

دھکے دھوڑے سی کھاوندا وچہ نگری ناہیں زور سی عشقدیاں ماریاندا
پھرے گلیاں وچہ حیران ہویا ایہو حال ہے عشق دیاں ساڑیاں دا
نظر باز پھرے وچہ کوچیاں دے عاشق ساڑیا عشق آواریاں دا
ہر ہر ویہڑے جا کے ٹائے جھانی پھرے ڈھونڈا درس پیاریاں دا
کھوج تکدا یار دا پھرے ڈھونڈا گھر لبھدا سیج نساریاں دا
وارث طلب کتاب نفی ں ہتھ لیکے گھر گھر پڑھدا سبق نظاریاندا

جوگی دا رنگپور وچ گداگری جانا

رفتن جوگی در شہر رنگپور برائے دریوزہ گری

ویہڑے جٹاندے منگدا جاوڑیا لگے جٹ بیٹھا گاں ہیلدائے
ہو ہو کے سنگھ ٹڈیا سو فیلبان جو ہست نفس پیلدائے
سنگی پھوک کے ناد کھوکایا سو جوگی گجکے جا وچہ ٹھیلدا اے
ویہڑے دے پلے وہوت جاگجیائے مست ساہن وانگوں نڈ ہیلدا اے

[ل] اس کلام کے بیان کے لئے کاتی صفحوں کی ضرورت ہے لہذا اس کے کسی نفظ پہ روشنی ڈالنا اپنی لاعلمی ظاہر کرنا ہے۔ کیونکہ شاہ صاحب نے ہر ایک نفظ میں ایک ساز مند کیا ہے اور ہر لفظ کے معنی اس کے ظاہری معنوں سے بہت دُور نکل جاتے ہیں۔ ۱۲

اڈی مار کے گاں اکا باسو کم جوگی دا دیکھ الیلدا اے — وارثشاہ میاں دسج را نجھنے نوں کیوں ہا جیوڑا پیا سویلدا اے

گریختن مادہ گاؤ از دہشت جوگی

نیا نا توڑ کے ڈہانڈڑی اٹھ نٹھی بھنہ دوہنی دودھ سبھ ڈولہیا ای — گھت جیراس کٹک دے موہر ہیٹوں جٹ اٹھ کے رہ وہ پھر بولیا ئی
کسے پھڑ پدیس دا جوگیاں نوں ایتھے ڈنڈ کی آن کے گھولیا ای — ہوت جوگیا نڈی اکھیں گنڈیا ندیاں ٹاپ کنکد تیتے جیوڑ ڈولیا ای
جوگی اکھیاں کڈھ کے گھت تیوڑی لیکے کھپر اتھ وچ تولیا ای — وارثشاہ ہن جنگ تحقیق ہو یا جیو شانگنی دا اگوں بولیا ای

دشنام دادن رُوستائی جوگی را

جٹی بول کے دودھ دی کسر کڈھی سبھ اڑ تنے پٹے تنے پاڑ سٹے — پنے دادپڑ نادڑے جو گڑیدے سبھے ٹنگنے تے ساک چاہڑ سٹے
جیہڑے ناچوا سن بھڑک والے کر جوگیدے ٹھنڈ ڈے ٹھار سٹے — ڈھکے دیوندی جاہ نوں چو براوے نالے چوہیدے پاڑ لتکار سٹے
بولی مار کے گالیاں دے جٹی پڑدے فقر سندے سارے بار سٹے — جوگی رہ وہ دیناں کھڑ لت گھتی دھر ول مار کے دند سبھ جھاڑ سٹے
جٹی زمیں تے پٹڑ بدیوا نگ ڈھٹی جویں واہر وکھیٹ کے دہار سٹے
وارثشاہ میاں جویں پکڑ تیشہ فرہاد نے چیر پہاڑ سٹے

فریاد کردن روستاوزنش از زدوکوب کردن جوگی

جٹ ویکھ کے جٹی نوں کا نگ کیتی ویکھو پری نوں لیکھ پچھلیا جے — میرے سیاندی ہرن مار جندوں تلک مہری سنہ نوں چلیا جے
پنڈا باہوڑی نے فریاد کر کے بیبرا جھگڑا اچنڈ کہہ چلیا جے — پکڑ لاٹھیاں گبھرو آن ڈھکے واگ کا ڈھویں کٹک دے ملیلجے
پنڈ وچہ ایہ آن بلادجی جیہا جن پچھواڑ وچہ ملیا جے — وارثشاہ جویں ہوواں سرکیاں نون بدل پاٹکے گھٹا نو چلیا جے

تیار شدن مرداں و زنان برائے زدن جوگی

آ آ مہانیاں جدوں کیتی چوہنہ ولیں ہلم کے آ گئے — سیج مچ جان پھاٹ تنے نیار ہوئے جوگی ہری بھی جیو چہ آ گئے
ویکھو فقر اللہ دے مار جٹی اوس جٹ نوں واعدے پا گئے
دوئے ویہڑے نوں چا مہار چھڈی چھپی دیئے نہ کلکتا سے گئے

جدوں گل پچھاوڑے آن وجی جوگی ہیری بھی قدم اٹھا گئے
جدوں مار چو طرف تیار ہوئی اوتھوں اپنا آپ کھسکا گئے
جدوں خصم ملے پچھوں واہراں دے تدوں دہاڑ دی گھتوڈ گا گئے
مار چور کیتے اوہدے ہڈ گوڈے اوتھوں اپنا آپ دوڑا اگئے

دیکھو عاشق غضب دے سرے چڑھ کے جھٹ شہر والاہن لا گئے
اک پھاٹ کڈھی سبھے سمجھ گیاں رناں پنڈ دیا نوں لاہ پا گئے
ہتھ لک کے برکتی جوان بورے کرامات ای ظاہر وکھا گئے
وارث شاہ میاں پستے باز چھٹے جان رکھ کے چوٹ چلا گئے

مقولہ شاعر

کیندیاں وگکناں وہیڑ نیں لال کھوڑاں کیندیاں پھلنتے کھرانیانی
گھر اجلا رانجھے نوں نظر آیا چیزاں ڈٹھیاں جامن بھانیانی
کتے ول ڈٹھے پلنگ کرٹنلا نے سکتے جیکھیاں منجیاں والیاں نی
چھتاں نال ٹنگے ہوئے نظر آون کھوے ٹاڑیاں اتے پورانیانی
کوئی پلنگ اتے ناگمروین بیٹھی جویں رنگ محل وچہ رانیاں نی
ستراں والڑیں گھریں انجھک پھردا ایڈ ہو ہٹر والے ماراں کھانیاں نی
چھٹک لوہیں وگی بھنگ پین لگا دھروں لعنتاں پیہ پرانیاں نی
بھابی اکھیاں وہریاں کھیویاں نی جویں لائیاں پرسانیاں نی

کیندیاں کوریاں چاٹیاں ٹھوٹھیاں نے کنیڈیا نکلیا نیا مدہانیانی
سوہے لیف سوہن اتے ٹنگنے دے لاچے لنگیاں خرچ تانیانی
کتے نہن ٹیکھڑ سجھو بھاریاں دے کتے ٹنگیاں جھرکاں سانیانی
اوتھے اک چھنچھوڑ جیہی بیٹھی کتے نکلیاں گھروں سوانیاں نی
سہتی آکھیا بھابی لے ویکھ توں نی پھردا لچ نند اگھر سانیانی
نال اکھیاں سینتاں ماردا ئے چھیڑاں چھیڑدا زوردھکانیاں نی
کوئی گلاں دا وڈا اگلا ہڑی اسے چھوہندائی رام کہانیاں نی
وارث کواریاں کشٹنے کرن بھکے موٹے پاڑٹے مخنتاں آنیاں نی

احوال جوگی

جوگی منگ کے پنڈ تیار ہویا آٹا میل کے کھپرا پوریا ای
کتے ہس کے گل گوا دیندا کتے غصیاں دیاں گھوریا ای
کسے جوگی نوں دب کے داب دتا کتے جوگی نے انہانوں گھوریا ای

کسے ہس کے رگ چاپا پائی کسے جوگی نوں ہتھ چادھوریا ای
یار ویار دے ملن دا ڈھنگ کر دے ایسے واسطے جوگ رانجھوریا ای
پھلے کھیڑیاندے جھات پائیا سو وارث جدوں دا چین پوریائی

ایضاً

جوگی ہیر دے ساہورے جاوڑیا بھکھا باز جوں پھرے للوردا جی
پیا تار ڈا میر شکار وانگوں سینے تراں مسی عشق دے وردا جی

آیا خوشی دیاں دو چند ہو کے صوبیدار جو بواں لاہوردا جی
ذرہ اکھیاں وچہ حیا ناہیں دھیان باوندا ہووں ہوردا جی

ل؎ اپنی جان بچا کر چوٹ مار گئے ۱۲
۲؎ پودے کا نام ہے جس کی چھال سے رسیاں بنتی ہیں ۔ ۱۲
۳؎ بیلوں کا دھان بند
۴؎ چٹکی آٹے کی ڈال دی

دہونس دیکھے ویہڑے وچہ آوڑیا ہٹھ کیتناسی سنھ دے چوڑ داسی
خیر گھت رنے تینوں آکھیا ئی منگن جٹ دا ہٹک نہ ہوڑ دا جی
سہتی ویکھدیاں آکھیا لچ پھردا اوہدی واگ ناہیں کوئی موڑ دا جی
انی کھیڑیاں دی بیاری وہٹی اے نی ہیر سکھ ای چاکور دا جی
ویہڑے وڑدیاں رکتاں چھیڑیاں سو کم عاشقاں دے ویکھ لوندا جی
وارث شاہ اگوں ہن ہٹی پھاہوی منگن ہویا ئی جنگ تے شور دا جی

کلام سہتی با ہیر

بھابی اکھیاں ہدیاں گنڈیاں نی شان ویکھدا دھجاں نبایاں دا
واہد گھاٹ نہ مول تے چھاندا اے انت بڑا ہے ایڈیاں چایاں دا
آدم گھری دا طور نہ اک اس دا وسیوں جاپدا ایشٹ بھرایاں دا
کڑیاں ہنڈدیاں نول یہ ایانج وہندا آنڈل وپہڑ کا ساہن جوگیاں دا
اہدا طور نہ جوگیاں وانگ کوئی لڑدا پھرے دیور بھرجایاں دا
کتے سجرے کن پڑوا آیا کنیں چا سو منڈ رال پایاں دا
ہڈ گوڈڑے بھن کے چور کرساں مزہ آوسی اکھیاں لایاں دا
بیشرم ہو کے ویہڑے آن وڑیا اکھیں وچہ نہیں دید حیایاں دا
وچہ ویہڑیاں تاڑدا پھرے رناں پیا جاپدا لچ خدایاں دا
وارث شاہ جوگی لوہڑے مار پھردا جیہا ساہو لیے قدم جوایاں دا

کلام سہتی با جوگی رانجھا

سچ اکھ توں راولا کہے سہتی تیرا جی کیہڑی گل لوڑدا جی
پہلے ہیر نوں چھیو سکھ ہیرے پائل مور نی تے پاویں مور دا جی
جا الکھ وجا کے ناد پھوکے سوال پاوندا الٹ پٹا توڑدا جی
نالے کرے ٹھٹھا نالے منگدا ئے منہ نال تکے نالے موڑدا جی
ویہڑے وڑدیاں کتاں چھیڑیاں نی لنڈا وجہ کلیجے دے پوڑدا جی
تینوں وید نہ اپنے یار دی اے آیوں پیر فقیر نوں سوہدا جی
بادشاہاں دے باغ وچہ نال چاوڑ پھریں پھل گلاب دا توڑدا جی
وارث شاہ نوں شتر مہار با بجھوں ڈانگ نال ناہیں کوئی موڑدا جی

کلام جوگی

آ کواری اے ایڈ پراہنے نی دہ کا دبہ نہ ہک دے زور دا ئی
اساں ہیر کیتا جدوں ہیر جاتا تیری گل ناہیں کوئی موڑ دانی
آنڈھی اے رکتاں چھیڑ ناہیں ایہ کم ناہیں دھم شور دانی
بندے گنڈے نتھ تے ہنھ کڑیاں بیٹھی روپ بنا کے مور دانی
وچہ کھیڑیاں دے تیرا زور یا جیہا سسی نوں شہر بھنبور دانی
وارث شاہ فقیر غریب اتے ویر کڈھیو ئی کسے ہور دانی

کلام سہتی

کل جا کے نال چوا چاوڑ ساتوں بھنڈ بھنڈار لٹا یو وے
سنی گج کے بولدی چوبر او وے تینوں کسے نہ عقل سکھا یو وے
اج آن وڑیوں جن وانگ ویہڑے ویر کل دا آن جگا یو وے
کا ئی گور و نہ قیامت تینوں چلا بھل کے چا بنا یو وے

۱ ڈھول بجانے والوں کا بیٹا ۲ الٹی باتیں شروع کیں ۳ یعنی اونٹ کو بغیر مہار کے لاٹھی کے ساتھ کوئی آدمی ادھر ادھر نہیں پھرا سکتا۔ ۱۲

گدوں آن وڑیوں وچہ چوہڑیاں دے کہناں تناں تاں آن پھہایا وے ۔ وارثشاہ رضا دے کم ویکھو لج رب نے ٹھیک کوٹایوں وے

کلام جوگی

جوگی دی گل

کچی کواریں لے لوہڑ بدے مار بے نی ٹوٹے ہار یئے آکھ کی آکھنی ایں ۔ بھلیاں نال بری کاہ ہو وفی ایں کائی بری سی پھاونی پھاہنی ایں

اساں بھکھیاں آن سوال کیتا کیہاں ضیدیاں کناں ڈاہنی ایں ۔ وچوں پکنے چھیل اچکی اے نی راہ جاندڑے مرگ پئی پھاہنی ایں

گل ہو چکی پھیر چھیڑنی ایں ہری شاخ موڑ کی واہنی ایں ۔ گھر جان سر دار اندا بھیکھ منگی ساڈا عرش دا کنگرا ڈھاہنی ایں

کیہا نال پردیسیاں ویر چایو چنچر ہاریئے آکھ کی آہنی ایں ۔ راہ جاندڑے فقر کھیہڑنی ایں ڈنگی وہٹی ساہناں نوں ڈھاہنی ایں

نفے کٹنے تو تم کھمیاریئے نی دغے داریاں اچکیاں راہنی ایں ۔ کیہاں کوڑ کہانیاں ہیلکے تے ایس خلق نوں پئی ساہنی ایں

سکے ساہوریاں ویر گھنا کیتے ہتھوں ٹلیاں جاتراہنی ایں ۔ گھر سکیاں دے وہرودیاں پھیریاں نی آہنڑیئے سنگ کیوں ڈاہنی ایں

آ واسطائی نیناں گنڈیاں دا ایہ گل کیوں مگروں لاہنی ایں ۔ آشکارا وڑیا وچہ کھیڈدیئے کیہاں نوں وچہ مچھلیاں پھاہنی ایں

آ آکھنا اوں ٹل جاہ ساکھوں نہیں تے ہو و کجھ منے کھاہنی ایں ۔ وارثشاہ فقیر نوں چھیڑنی ایں اکھیں نال کیوں کھلکاں لاہنی ایں

کلام سہتی

سہتی دی گل

انی سنوں بھینیاں کوئی چھٹ جوگی وڈ لچھو ٹھ بھیڑ اکس تھاوندا انی ۔ جھگڑامل مرکناں گنڈ مو ہیجڑ چول کجھ ایہ کسے گراؤں دانی

پر دیسیاں دی نہیں ڈل وال ایس دی بہ ناں واقف ہیر دے ناؤں دانی ۔ گل آکھ کے مکھاں تے پلوٹے مکر آپ لاوندا آپ بجھاوندانی

دیواں بھن کھپر تو ڑ سہلیاں نوں نالے جٹاندے جوٹ کھوہاوندانی ۔ جے میں اٹھ کے پان پت لاہ سٹاں کون پہنچ ایکس گراؤں دانی

اکے ڈوم موچی اکے ڈھڈکنجر اکے چوہڑا کسے گراؤں دانی ۔ ایس عشق دا گھا ناسور وانگوں رمز عشقدیاں مرجاوندانی

نال نخریاں دے ویکھو گل کردا اکھیں نال بجھارتاں پاوندانی ۔ رناں نال شریکناں وانگ سوکن کلاں ستیاں پھیر جگاوندانی

لڑے نال ساڈے وانگ مالکاں دے پر دیس دے لفظ سناوندانی ۔ وارثشاہ میاں واہ لاہ رہیاں ایہ تاں جھگڑیوں باز نہ آوندانی

کلام جوگی

جوگی دی گل

پکڑ ڈھال تلوار کیوں گر دہوئی متھا منی ایں کڑ مٹے بھاگئے اینی ۔ پیشوا فسادی فو جدی ایں تیں شیطاندے لگ تڑا گی اے نی

چنچر ہاریئے ڈالیئے جنگباز سے چھپر مکئے بر یدئے لاگئے اے نی ۔ کسے واسطہ وسی لے تی ایں نی چھڑ انیا لڈے والگیئے واگئے نی

متھاڈلاو ناہیں آچھڈ پچھا بھنے جاندے دے مگر نہ لاگی اے نی ۔ آآکھناں ہو ٹل جاہ ساکھوں نہیں ہو جامیں منے بھاگی اے نی

---

۱ گائیں جماع کی خواہشمند سانڈوں کے آگے ہوتی ہیں ۲ یعنی عشق کا زخم ناسور کی طرح ہمیشہ رستا ہے اور زیادہ ہوتا جاتا ہے اور اچھا نہیں ہوتا ۳ بھولی ہوئی عداوت تازہ کرتا ہے

اسیں جٹیاں نال جے کریں جھیڑے دکھ نہدے تے فقر کیوں ہاگی اینی ۔ وارث شاہ فقیر دے قدم پھڑیئے اتے کبر ہنکار نوں تیاگی اے نی

کلام سہتی

ہو یاں جمع گوانہنڈ ناں گنگ سن کے کیہا جوگیڑیئے بدھا ٹھٹھ ہے نی ۔ تاں سین وانگوں جاپے راگ ہاری تان کئی کرہ ڈسو سٹھ ہے نی

سہتی دمکدے تیے وچوں چھلکدی اے شالا جوگی نوں ٹوٹے تنٹھ ہے نی ۔ پرہاں ردکرنے کے خیر اس نوں بری خیر اندر ڈھل مٹھ ہے نی

بونکے دبوانگ لوکدائے مینوں ایس جا تا کوئی پٹھ ہے نی ۔ لٹ کھان نوں جوگی یہ ساہنیاں آیا چوہ گیتھوں قید وں نٹھ ہے نی

ڈکر ڈکر کیتی داہو دہاہانہ دہاڑے مار وانگوں کرکے اٹھ ہے نی ۔ سہتی آکھدی جاؤ خاں گھریں بھیناں کیتا تساں نے کیہا اکٹھ ہے نی

چکی ہانیا نوچہ وچار بوندی اوہدی دھم تنور نے بھٹھ ہے نی ۔ کمذات کوتیڑا ڈھڈ کنجر ڈبی پور بدے نال دی چھٹھ ہے نی

منگ کھان حرام مشٹنڈیاں نوں وڈا ساہد مشٹاندی لٹھ ہے نی ۔ بھیڑ وکار کھوٹا ٹھگ ماہجر بدا جیہا رن بیروں لی دا ہٹھ ہے نی

نالے کرے چوری نالے گھر تکے نالے منگنے دا اوہنوں ہٹھ ہے نی ۔ مشٹنڈڑے نرت پچھان لیندے کم ڈہا دیہوا یہ تاں جٹ ہے نی

ایہ جبے نی جھگیے پٹ ہے نی ایہ تاں چوہدری چوڑ چوپٹ ہے نی ۔ گدوں لدیا سنے ایہ جھٹ ہے نی پھاؤیں ویلنے دی تاں لٹھ ہے نی

ایہ تاں لچ اچکڑا انہیں مرڈا پھاٹ کھان اتے اہدا مٹھ ہے نی ۔ وارثشاہ نہ ایں دار سا مٹھا ایہ تاں کلکٹے کماد دی گٹھ ہے نی

کلام زناں دیگر

وہیڑ یو الیاں دانیاں آن کھڑیاں کیوں بولدے تسیں دیوانڑے نی ۔ کڑی کاسنوں کھو ہیدی ناحق گی ایہ تاں جنگلیں کھڑے کانڑے نی

ایہناں نال ناہیں کوئی زور ساڈا ایہ تاں اصل اصیل مستانڑے نی ۔ وارث شاہ نہ ایہناں دے خیال پیئے ایہ تاں بجکے بہت ایانڑے نی

کلام سہتی

سہتی آکھدی آ دگوانہنڈ نوں نی جوگی آیا ایہ کنہوں ابرکھٹھ ہے نی ۔ کجھیں گنٹھ ناسیں دھتوڑ تیڑ گھاٹی جھاٹاں لمکریاں گٹھ گٹھ ہے نی

زناں ویکھنے نوں تاڑی لا ونداے بہندا چوکڑی مار کے نٹھ ہے نی ۔ بھاری کچھ کوئی پھیٹ پھیٹیاں دا کسنے بولدے بولدی وٹھ ہے نی

راہ جاندڑے نوں نہوٹے ماردائے ناں کوئی جان پچھان نہ ڈٹھ ہے نی ۔ ڈبل دیودی نے پنڈا وانگ کھنگر جویں کسے پہاڑ دی چھٹھ ہے نی

فقر نہیں ایہ ڈھیٹھ لوکیک رگل کوئی وڈا ٹلج دھرکھٹھ ہے نی ۔ اہدے جوگ نوں خوار سنسار کرساں پھاویں آپ ہو وناں لٹھ ہے نی

میں بھی ہتھ اوہنوں پودے لاوساں گی توڑے جگ مینڈھے میر بسینٹھ ہے نی ۔ وارث شاہ جیہا آور جدوں ہوسی جاسی تیکوں بھولکے پٹھ ہے نی

ٹ کسی بیل کے پیشاب کا قطرہ ۱۲۰

کلام زناں

زنانیاں دی گل

منگ کھا کے سدا ایہہ دیس نیاگن تتنبو ویڑے ایہہ نہ نان دے نی — سدا رہن اداس نراس بنکے برچھ پھوک کے سیال گذراندے نی
تقوی آسرا فقراں نوں رب دا ئے کوئی زور نہ مان تران دے نی — دمیہرج نال نوں بھی موہوں کل کرڑیئے معدے گڈھ گند نہ باندینی
جاپ جاندے ربدی یاد والا ایڈے جھگڑے ایہہ نہ جاندے نی — وارث شاہ پر اساں معلوم کیتا جٹی جوگی دو نویں اکسے ہاندے نی

کلام سہتی

سہتی دا جواب

سانوں لڑدناہیں ماں وڈبونی ایہہ جوگیڑا وڈا کمذات ہے نی — کتوں سجرے کن منڈا آیا کتاں ٹیک تاں پاٹڑا دات ہے نی
من بھاوندے بول بولیندڑا ئے گنڈیاں نال ایہدی ملاقات ہے نی — لانگڑ پا کے منہ تے سواہ ملی پلے ایس دے ایہہ کرامات ہے نی
کوئی چوہڑا یا چمیار موچی کی جانئے ایہہ ذات صفات ہے نی — صورت ویکھ کے کالجہ دھڑکدا ئے ڈر آوندا وانگ آفات ہے نی
بدنیت اتے ایس لک بدھا ہے کم اندر دن رات ہے نی — وارث شاہ آکھے کرو عمل چنگے نیک عملاں وچ نجات ہے نی

کلام زناں

زنانیاں دی گل

کڑبولڑنا ہیں نال جوگڑیدے کن پاٹڑے ایہہ سدا نڈڑے نی — کن پاٹیاں تے نک پاٹیاں دے اک میان نہ سخن سماندڑے نی
مکھ جوگیاں سواہ سہاوندی اے نساں نکھرے گھنڈ سہاندڑے نی — مہیں واہدیاں گھاٹیاں جان دینی ایڈے جوگڑے رند نہ پاندڑے نی
پہلے روز دے مست الست جوگی گورو منتر اندے گیت گاندڑے نی — کسے نال نہ دوستی ویر رکھن سدا رہن نو بکلے داندڑے نی
نال درد فراق پیارڑے اتے سوز دی گنگ وجاندڑے نی — وارث شاہ منع کیتے رہن ناہیں جٹی جوگی نو نویں اکسے ہاندڑے نی

کلام سہتی

سہتی دا جواب

سہتی آکھیا مت نہ دیو بھیو بھیناں تیاں جوگڑا بری نیت دا اے — موہو موڑ حکائتاں بولدا ئے دلوں کرے مطالعہ میت دا اے
نین ہیرے ویکھ کے آہ بھر دا وانگ عاشقاں اکھیاں سیٹ دا اے — جویں خصم کو تیتڑا رن سدہی کیتی گل نوں پیا گھسیٹ دا اے
رناں گنڈیاں وانگ تک فریج کردا توڑن ہار ایہہ گگڑی پریت دا اے — گھت گھگھڑی وچ ایہہ بہے رناں استاد رڑا کسے سیت دا اے
چوہنڈی وکھیاں دیوچ وڈھ لیندا ایہہ پھول اپنی وارا ایہہ چیک دا ئے — اگے ایہہ خبر نہیں اہنیں راول گے چیلڑا کسے پلیت دا اے
نہ ایہہ جن نہ بھوت نہ رچھ باندر نہ ایہہ منیا کسے انیت دا اے — سچا اساں نہ جاپدا ایہہ جوگی ایویں کوڑدی نیتنی نیت دا اے
پھر دا مست البیلڑا وچ گلیاں جیویں ماریا کوئی پریت دا اے — وارث شاہ پریم دی ذیل بہاری نیارا انتر اعشق دے گیت دا اے

لہ کن نوں تک منہ پھٹا ہوا۔ مراد بہت بولنے والا منہ پھٹ۔ سے تمہارے منہ پہ نقاب زیب دیتا ہے۔ ۱۲

کلام جوگی

کچی چائیئے بہت بے تالی اے نی دیوواں گا سچ سنا موئیے
پیراں گوراں نوں گالیاندے نائیں ساڈا اندروں جیونہ تا موئیے
سانوں گوراندا بچن سی ایہ ہویا ایس نگر دا کرن گدا موئیے
بدل گرڈ دیوانگ کیوں گجنی ایں اٹھ گیا ای شرم حیا موئیے
حکم رب تھئیں پیر جاں مہر کرسن اٹھ جانگے تا کسا موئیے
وارثشاہ منگو در رب دیتے درہوردے پیر نہ پا موئیے

کلام سہتی

سہتی آکھیا جوگیا روگیا وے ہیں سچدے سخن سناؤں گی وے
جے توں جوگڑے راگ نوں چھیڑ بیٹھوں تینوں جٹ جٹا لیاؤں گی وے
دو تن سد کے چوبر تدھ جیہے تیری پان پت سب لہاونگی وے
تیرے سجڑے گھا تکلیجڑے دے گلاں ترکھیاں نال دکھاؤنگی وے
کتے کتا نوں لیک لوایا ای تیرے نک نوں لیک لوا ونگی وے
ایہ کھپری ناد تے ساز تیرے سبھے بھن کے ہتھ پھڑاونگی وے
جیویں ریچھ قلندراں گھول ہوندا ایں ویہڑ بدیو چہ نچاونگی وے
وارثشاہ تیرے بول بولنے دے تینوں روز قیامت پاؤنگی وے

کلام جوگی

ایہ مثل مشہور جہان اندر کرم رب دے جیڈ نہ مہر ہے نی
چغلی نہیں دیا لپور کوٹ جیہی تے نمرود دی بھان بے مہر ہے نی
تیریاں ابتراں گلاں نوں سمجھیا ہیں تیری دھم گراوں تے شہر ہے نی
میں تاں توں ہشنات دے کوٹ سٹاں تینوں دس کھا لکا سد بہر ہے نی
ہنر جھوٹھ کمان لاہور جیہا نے فاروں دے جیڈ نہ سحر ہے نی
نقش چین[2] تے مشک نہ ختن جیہا یوسف جیہا نہ کسید اچہر ہے نی
چشماں چار حیا دی گل ناہیں تیرے متھے دی تیوڑی قہر ہے نی
بات بات تیری وچ پیچ ہیں کامن وارثشاہ دا شعر کی سحر ہے نی

مقولہ شاعر

حکم پاک اللہ دامن لئے وارد ہو جائے تقدیر جھتے
حکم منیا اولیا انبیائے تابع ہوئے نی پیر فقیر جھتے
روروکے اج توں کڈھنی وے نک نال حدیث لکیر جھتے
اوتھے دانشمند حیران ہوندے پیش جائے ناہیں تدبیر جھتے
گھرایہوای ہیر دا جوگیا وے سیدڑے دیاہ کے آندی ہیر جھتے
وارث کوڑ مکان تے رجھ رہیوں اک دم دی ناہیں کھلیر جھتے

کلام جوگی

باہروں کھوٹیئے تے اندروں لوٹھیئے نی نال مردے سخن الاونی ایں
دعوی کریں تقدیر دے میٹنے دا صیغے عربی دے نال سناونی ایں
سخن ٹھیاں وانگ بکنوٹ تیرے اکھیں نال بجھارتاں پاونی ایں
حکم ربدے نال ہیں اک بوٹی جڑھاں تیک تے پٹ لیجاونی ایں

لہ سورہ الرحمٰن۔ اس سے مانگتے ہاں جو کوئی آسمان میں اور زمین سے ٹے تو اس کو دیتا ہے ۲ چین جیسا نقش و نگار اور کستوری ختن جیسی کہیں نہیں ہوتی ۳ ایک دم کا بھروسہ نہیں

ہتیا بونے دا نہیں نفع کوئی اساں نیڑ بوں گل مکاونی ایں
وارث شاہ میاں گل اوہ کریئے جیہڑی کم[لہ] قیامتے آونی ایں

کلام جوگی باسہتی

جوگی دی گل سہتی نال

کوئی اساں جیہا ولی سدھ ناہیں نظر آوندا جگ ظہور جیہا
دستار بجواڑیوں خوب آوے اتے بافتہ نہیں قصور جیہا

ہور لکھ پہاڑ نی زمیں اتے رتبہ کسے دا نہیں کوہ طور جیہا
دانے دیونے جیڈ نہ عمل کوئی نہ کر رب دے جیڈ نہ نور جیہا

کشمیر جیہا کوئی ملک ناہیں نہیں جانناں چند دے نور جیہا
اگے نظر دے مزہ معشوق دائے اتے ڈھول سہاوندا دور جیہا

نہیں رن کو لکڑی تدھ جیہی ناہیں زلزلہ حشر دے صور جیہا
سہنی جیڈ نہ ہور جھگڑیل کوئی اتے سوہنا ہور نہ حور جیہا

سہج وسدیاں جیڈ نہ بھلا کوئی بُرا نہیں جے کم فتور جیہا
کھیڑے جیڈ نہ نیک نصیب کوئی کوئی تھاں نہیں معمور جیہا

رانجھے جیڈ ناہیں سینہ سڑ کوئی کوئی تھاں نہ گرم تنور جیہا
نبی پاک جیہا مرسل اک ناہیں نہیں توجہ خاص حضور جیہا

۸۳۷ غصے جیڈ ناہیں کوئی چیز کوڑی مٹھا بار دے لباں دا بور جیہا
۸۳۸ تندرستی دے جیڈ نہ کوئی نعمت مندا دکھ نہ گھا نسور جیہا

۸۳۹ افضل نہیں کلام قرآن جیہی کوئی چپ نہ اہل قبور جیہا
۸۴۰ عاشق وانگ نہ چوڑ چوپٹ کوئی دور اندیش نہ عقل شعور جیہا

۸۴۱ حضرت نوحؑ جیہا کشتی بان ناہیں لنگن پار نہ پہلڑے پور جیہا
۸۴۲ نیکو کار نہ وانگ حسینؓ کوئی بد کار نہ شمر لنگور جیہا

۸۴۳ درد مند نہ فاطمہؓ جیڈ کوئی پتر نہیں عباسؓ سپور جیہا
۸۴۴ پنجتن پاک دے جیڈ نہ بیعت کوئی شان فقر دے نور ظہور جیہا

۸۴۵ شکر گنج دے جیڈ نہ کوئی زاہد نہیں نرم حریر سمور جیہا
۸۴۶ ملوانیاں جیڈ بخیل ناہیں خوش خلق سادات صبور جیہا

۸۴۷ علیؓ وانگ نہ سخی دلیر کوئی پہلوان نہ مرد مشہور جیہا
۸۴۸ کید و جیڈ نہیں ہور مکار کوئی اتے رد شیطان مغرور جیہا

۸۴۹ جھوٹھ جیڈ نہ رنج آزار کوئی غضب رب دے قہر فلور جیہا
۸۵۰ جٹاں وانگ نہ ذات کرخت کوئی نازک طبع نہ مشک کافور جیہا

ہنگ جیڈ نہ ہور بدبو کوئی بانس دار نہ ہور کھجور جیہا
قبر جیڈ ناہیں انتظار کوئی پندھ موت دا اڑن ضرور جیہا

موذی نفس دے جیڈ پلیت ناہیں بے غیرتا بُرا نہ سور جیہا
وارث شاہ جیہا گنہگار ناہیں بخشنہار نہ رب غفور جیہا

کلام سہتی

سہتی دی گل

ایتھوں جاہ کو تیار اولاوے کیہا جھگڑنا ئیں نال اپانیاں دے
کیہڑے گورو داہیں توں چیلڑا اوے کھلا آن وڑیں وچہ رانیاں دے

لہ کام وہ کرنا چاہیئے جو قیامت کو کام آوے ۳ سمپ ۲ ع (ترجمہ) اور مثال ان کی جو خرچ کرتے ہیں مال اپنے اللہ کی خوشی کو اور اپنا دل ثابت کر کے جیسے ایک باغ بلندی پر اس پر مینہ تو لایا پھل دگنا۔ پھر آگے نہ پڑا اس پر مینہ تو اوس پڑی اور اللہ تمہارے کام دیکھتا ہے ۳ پ ۹ ع (ترجمہ) اے ایمان والو مت جایا کرو کسی کے گھر میں اپنے کے سوا جب تک نہ بول چال کر لو اور سلام دو اس گھر والے پر یہ بہتر ہے تمہارے حق میں شاید تم یاد رکھو ۔ ۱۲

تیرے جیہے جوگی مینڈاں ڈھیر ڈٹھے نہیں پرچدے نال کہانیاں دے
اینویں بھیس فقیر دا پہن بیٹھوں ویلے یاد کریں موجاں مانیاں دے

کوئی مار وگا لپٹ جاہ ایتھوں منہ ڈاہ نہ نال ایانیاں دے
وارث شاہ فقیر نہ ہویوں موئے جاہ جھگڑے نال سیانیاں دے

ایضاً

شیاں کھٹائی پھرن ایس جگ اتے جنہاں بھونتے پھیر بنایا ہے وے
سورج چن گھوڑ لائے نوح جنگل شیر نظر پانی ونجارہے وے
بلی رن فقیر تے اگ باندی تنہاں پھرن گھرگھری کار ہے وے
ٹوپا چھاننی ترکڑی تیغ مرکب غلہ ترکلہ پھرن وہار ہے وے
انہاں کھٹایاں وچوں تو تاں مول ناہیں تیر الٹن لئے بھرن بیوزگار ہے وے

انہاں پھرن ضرور ہے گھر گھری ہرن پھرن جو انہاں دی کار ہے وے
تاناں تنن والی ال گدہا کتا تیر چھج تے چھوکرا بار ہے وے
اک نوکراں بھی کم ایہو سیگا رات دنے ایہ پھرن بیکار ہے وے
کس واسطے بھونائیں وچہ پنڈاں تینوں ایہ کی بنی لاچار ہے وے
وارث شاہ ولی بھکھے لکھ پھردے صبر فقر نوں قول قرار ہے وے

کلام جوگی

پھرن برا ہے جگ تے انہاں تائیں جے ایہ پھرن تے کم دیمول ناہیں
رن آئی وگاڑ تے چیہ چڑھدی فقر آئے جاں قہر نزول ناہیں
رضا اللہ دی اتے ہے حکم قطعی قطب کوہ کعبہ معمول ناہیں
حکم نال حدیث دے ہووناہیں سُو داد درد اسایاں بھول ناہیں

پھیرے قول زبان جوان رن نٹھیں ستر دار گھر چھوڑ معقول ناہیں
زمیندار کن کیتیاں خوشی ناہیں انے احمق کدی ملول ناہیں
پیغمبری وقت تے حکم دینا دہڑ ویلنوں عاقلی مول ناہیں
وارث شاہ دی بندگی لال جیہی ویکھاں من لئی کہ قبول ناہیں

کلام سہتی

سہتی آکھدی راولا جوگیا وے تینوں کس دا ابڈ وراگ ہے وے
اکھیں نیر یا نوچہ جیاناہیں کہناں گنڈیاں دی تینوں لاگ ہے وے
جوگ دس کہاں کدھروں ہویا پیدا کتھوں ہویا سناس بیراگ ہے وے
ایہ کھپری سیلیاں ناد کتھوں کس ہتھ ہیا جناندی باگ ہے وے

کتوں سجرے کن پڑا آیوں اجکل دا نواں سہاگ ہے وے
گورو منتر اندی تینوں سدھ ناہیں کھیر بیٹھوں لگ ترٹ اگ ہے وے
راہ جوگ دے دس کہاں ہن کتنے کتھوں نکلیا جوگ دا راگ ہے وے
وارث بھبھوت کس کڈھیا ای کتھوں نکلی پوجنی آگ ہے وے

کلام جوگی

مہادیو نوں جوگ دا پنتھ بنیا دیو دت ہے گورو سناسیاں دا
سُتھر اسنتھریاں دا نانک دا اسیاں دا شاہ مکن منڈھیں بھاسیاں دا

راما نند نوں سبھ بیراگ ہویا پریم جوت ہے گورو اداسیاں دا
برہما برہمناں دا رام ہندواں دا انے بشن مہیش سبھ راسیاں دا

حضرت جنیدؒ جلالؒ جلالیاں دا اتے اویسؒ قرنی کھلی کاسیاں دا
وششٹ ویراگ ویراگیاں دا سری کرشن بھگوان ادبھاسیاں دا
دستگیرؒ دا سلسلہ قادری اے تے فریدؒ ہے چشت عباسیاں دا
نام دیو گورو سبھ چھنیبیاں دا شاہ شمس نیاریاں چاسیاں دا
خواجہ خضر ہے پیر مہانیاں دا نقش بند مغلاں چغطاسیاں دا
نل راجہ ہے گورو جواریاں دا شمس پیر سنیاریاں ہاسیاں دا
شیث ولد آدم ہے جولاہیاں دا اتے شیطان ہے پیر میراسیاں دا
جیویں حاجی گلگو گھمیاریاں دا حضرت علیؓ ہے شیعاں خاصیاں دا
عشق پیر ہے عاشقاں ساریاں دا بھکھ پیر ہے سنیاں تھکیاں دا
سوٹا پیر ہے وگڑیاں تگڑیاں دا اتے داؤد ہے زرانواسیاں دا
قاروں پیر بخیلاں تے حاسداں دا نقش پیر ہے حرص خواسیاں دا
گوبند سنگھ گورو کیسا دھاریاں دا اکید وسانگیاں مکر لباسیاں دا
کتا پیر ہے کھیو پاش بھونکیاں دا رسہ پیر ہے پدمیاں داسیاں دا
گنج پیر ہے ناقصاں کاملاں دا امیا پیر ہے تخت رواسیاں دا
سچا صدق ہے پیر صفایاں دا شک وہم ہے کوڑ بکواسیاں دا
جویں شاہ مدار مداریاں دا اتے انصار انصاریاں طاسیاں دا
حاجی نوشو جویں نوشاہیاں دا اتے بھگت کبیر جولاسیاں دا
شیخ ظاہر ہے پیر موچیاں دا اتے لقمان لوہار تراسیاں دا
نبیؐ پیر ہے عالماں ساریاں دا علم پیر ہے سب ملواسیاں دا
سرور سخی بھرائیاں سیوکاں دا لعل بیگ ہے چوہڑیاں خاصیاں دا
خالق پیر ہے سبھ کل خلق دا جی بخشنہار ہے اوہ اساں عاصیاں دا
شیخ عطار ہے پیر عطاریاں دا شاہ شمس تبریز خوجاسیاں دا
سلیمان پارس پیر نائیاں دا علی رنگریز لوریں درزاسیاں دا
حسو تیلی ہے پیر جو تیلیاں دا سلیمان ہے جن بھوتاسیاں دا
مطلب پیر ہے جویں جٹاں ساریاں دا ابوجہل نا حق سناسیاں دا
پیسہ پیر ہے کنجراں بیڈیاں دا چھتر پیر ہے رناں چوڑاسیاں دا
صبر پیر پیغمبراں مقبلاں دا تقویٰ پیر مرداں اللہ راسیاں دا
جھگڑا پیر ہے احمقاں موچھیاں دا عقل پیر ہے اہل قیاسیاں دا
شاہ حسینؓ شہیداں تے غازیاں دا دغا پیر ہے کوفیاں ناسیاں دا
وارث شاہ جو رام ہے ہندوواں دا تے رحمان مومناں خاصیاں دا

کلام جوگی باہتی

عدل بناں سردار ہے کھ اپھل رن گدھی ہے جو وفادار ناہیں
بناں آدمیت نہ انسان جاپے بناں آپ قائل تلوار ناہیں
عمل باہجھ عامل کوئی نہیں ہندا کنب لدیا خر کسے کار ناہیں
ناز بناں ہے کنچنی بانجھ جیہی مرو گدھا جو عقل دا یار ناہیں
صبر ذکر عباداں باہجھ جوگی دماں باہجھ جیون درکار ناہیں
پانی باہجھ دریا بھی نہ ہیندے استغفار باہجوں چھٹکار ناہیں

۱ پ۲۲ ع (ترجمہ) اور ہم نے دی ہے داؤد کو اپنی طرف سے بڑائی اے پہاڑو رجوع سے پڑھا کرو اس کے ساتھ اور اڑتے جانور اور نرم کر دیا اس کے آگے لوہا اور اندازہ سے جوڑ کڑیاں اور کرو تم سب کا بھلا ۲ کیسا دھاری - سر پر کیس رکھنے والے سکھ ۱۲

۳ ایک گانے والی قوم کا نام ہے جو شادیوں پر ساری رات گاتے ہیں سو لڑائی اور جھگڑا کرنے سے ٹھیک عقل نہیں رہتی اس لئے گالی گلوچ جاہل دیا کرتے ہیں - ۱۲ -

نبی ﷺ باہجھ شفاعت نہ کسے کرنی رب باہجھ کوئی بخشنہار ناہیں
باہجھ عشق دے موت شہید ناہیں تیغ صبر دی باہجھ ہتھیار ناہیں
کوئی نہیں سردار سادات باہجوں شاہ علی دے باہجھ دربار ناہیں
ذکر رب دے باہجھ زبان ناہیں سخن حب باہجوں شیریں دار ناہیں
فقر ہو کے صبر نہ کرے جیہڑا جیبھ فقر دا اوہ روا دار ناہیں
ہمت باہجھ جوان نہیں حسن دلبر لون باہجھ طعام سوار ناہیں
باہجوں بلبلاں دے ذوق تے شوق ناہیں بناں صلدے موج بہار ناہیں
عقل باہجھ وزیر صلوٰۃ مومن تے دیوان حساب شمار ناہیں
بے پرواہیاں بناں معشوق ناہیں سراں دتیاں باہجھ دیدار ناہیں

گھاٹ فقر دا باہجھ حسین ناہیں باہجھ صدقدے لنگھنا پار ناہیں
رضا رب دی باہجھ نہ ملے درجہ نفس ماریاں باہجھ وقار ناہیں
اکھیں ویکھیاں باہجھ پریت ناہیں جویں بناں یقین اعتبار ناہیں
خودی بناں حضور دا رو ناہیں نافرمان باہجوں گنہگار ناہیں
جثہ روح دے باہجھ ڈراؤ ناہیں جند باہجھ جویں سنسار ناہیں
شرم باہجھ مچھاں بن عمل داہڑی طلب باہجھ فوجاں بھار ناہیں
بناں دکھ دے سکھ نصیب ناہیں لگن باہجھ خوار سنسار ناہیں
رب بناں نہیں اوٹ پردیسیاں نوں کامل پیر باہجوں مددگار ناہیں
وارث رن فقیر تلوار گھوڑا چارے کھوک ایہ کسیدے یار ناہیں

کلام سہتی

سہتی آکھدی رناں نوں نند نائیں جوگی ہو یائیں کن پڑوا کے وے
تیتھوں کجھ وصول نہ ہوسیا وے ایویں جائینگا موہلیاں کھا کے وے
دعوے اولیاں کم شیطانیاں دے گلاں کریں توں بہت سمجھا کے وے
پیارا شیطان دے وانگ ہاریں سر سجدیوں آ یوں اکا ئیکے وے

ہور ناں جٹیاں وانگ میں نہیں کچی کی لیناای من بھرما کے وے
گیری نال توں کپڑے رنگ لئے گینا باہجھ دسھیاں توں لا کے وے
گلاں نال توں ٹھگدا پھریں لوکاں ایویں فریب بنا کے وے
وارث شاہ فقیر نہ ہو یوں ہولے کی کھٹیو بھیس وٹا کے وے

کلام جوگی

مرد کرم دے لقمے ہین سہتی اے نی رناں دشمناں نیک کمایاں دیاں
مرد ہین جہاز جو نیکیاں دے رناں بیڑیاں ہین بریایاں دیاں
ہڈ ماس ہلال حرام کپن ایہ کوہاڑیاں تیز قصایاں دیاں
سر جائے نہ یار دا بھیت جائے ننگ ماں رکھی اے اکھاں لائیاں دیاں
آہڈا نال فقیر دے لاندیاں نی خوبیاں ویکھ ننان بھرجایاں دیاں

تسیں ایس جہان وچ ہو مہیاں پیغمبراں گھٹ دھڑ ویاں دیاں
ماں باپ دا ننگ ناموس ڈوبن ٹپاں لا سٹن بھلیاں بھایاں ندیاں
لباں لیندیاں صاف کردین داہڑی جیہاں تیچیاں احمقاں نائیاں دیاں
نی توں کیہڑی گل تے اڈ شوکیں گلاں دس کھان تمریا ہیاں دیاں
تینوں پشم دیناں نہ جانئے ہاں کریں چاوڑاں توں حسنایاں دیاں

لہ میرا دل مائل کر کے تجھے کچھ وصول نہ ہوگا۔ ٹہ اکا نا بمعنی ہٹانا الگ کرنا ٹلہ یعنی وزیر عقل کے بغیر اور دفتر حساب کے کام کے بغیر نہیں ہوتے۔

ٹل جاہ ساتھوں اجے ہے ویلا چھوں تاں دسیں گلاں گلایاں دیاں
وارث شاہ تیرے منہ نال ماراں ہنڈاں بنھ کے رب کھلیاں دیاں

کلام سہتی

رہن جوگیا ندی تینتھوں نہیں مہندی ہتھاں کیہاں جٹاں کھایاں دیاں
بے شرم دی موچھ جیوں پچھ بدھی جیہاں منجراں بٹیڈے ہایاں دیاں

تاں سیں جیہا راگ نہیں ہندا لکھ صفاں جے ہون عطا یاندیاں
اکھیاں ڈٹھیاں نہیں تقوں چوبرا وے پریم کٹھیاں بہوں سنایاندیاں

تیری چرا جیہ بھر کدی جیبھ اویں جویں خلقیاں مرکدیاں سایاندیاں
لنڈیاں نال کھلنا منہ سے بول بولیں نہیں چالیاں کھلیاندیاں نچایاندیاں

نہیں فقر دے بھیت دا توں واقف جنراں تدھ نوں مہیں چرایانیاں
سر مُن داہڑی کھیبہ لایائی قدراں ڈھٹھوں ایڈیاں چایاں دیاں

نہیں کعبیوں چوہڑا ہووے واقف خبر انجاندے چوہڑا بانکھا یاندیاں
چتر سواہ بھر دیکھو مکر لگا جیوں کتیاں ہون قصایاں دیاں

جیہڑیاں پیکیاندے گھر پی کوار یاتہ جنراں سانوں کی ہاہیاندیاں
جیہڑے اہن پڑانیاں دچہ لیٹن خبراں پان کی لیف نلایاں دیاں

جیہڑیاں سون اجاڑ وچہ وانگ چچر خبراں اوہ کی جانن دا یاندیاں
گدھے وانگ جاں رجیوں کریں مستی کچھیاں سکھنائیں رنایا یاندیاں

دیہڑ وانگ پھونگ بھڑکاں مارنائیں جا لاں نہیں یہ گولاں گوسیاندیاں
گھر گھر پھرنائیں بگڑیا ڈوے گلاں تیریاں شتر گوزرایاں دیاں

گڑھ کوٹ کی کریگا اوہ قائم جنراں نہیں جنہوں خندق کھایاندیاں
باپو پورا تینوں کوئی نہیں ملیا اجے لوٹھنائیں بکلاں مائیاندیاں

جیہڑی ڈول تیری سانوں نظر آوے ڈولاں ایہ نے ڈھولنتے نایاں دیاں
جیوندی بجان جے گورہ دبایائی آپوں سہلیانٹوپیاں پایاں دیاں

پوچھاں گائیں دیاں مہیں نوں جوڑنائیں گھریاں مہیں نوں ونا لاگانیاندیاں
ہاسا ویکھ کے آوندا سفل دائی گلاں طبع دیاں ویکھ خفتایاں دیاں

کجھ ہوئے شغلوں تے پون سمجھاں رمزاں والیاں گلاں سنایاں دیاں
آدمزاد دے نال نہ ونیوں توں تینوں عادتاں جھو کھٹیا ندایاندیاں

میاں کون چھڈا ادسی آن تینوں دھمکاں پیچ مذیاں جلد ونکمایاندیاں
پانی ویکھ کے ددنیاں ہندیاں نی ایہ چالیاں ہیں مرغایاں دیاں

کتوں ہرف سلوک نہ سکھیو نی پڑھیوں پٹیاں جنگ لڑایاں دیاں
بول بولنا ہیں ہنکاراں نال کھڑوے گلاں مٹھیاں نہیں رسایاں دیاں

جٹاں کھیڑی نلو سواہ منہ تے ایہ صورتاں ہیں بلایاں دیاں
جنہاں ٹکڑے بن کے نت کھادے ساراں وہ کی جانن مٹھایاندیاں

سہلی ٹوپیاں فقر دا پہن بانا بن کے صورتاں پھرن ہولایاں دیاں
کر کے خوار یاں گھٹاسر کھتنائیں وانگو گڑاں سواہ اڈایاں دیاں

جیہڑی ولدیاں توں ایڈ شوکیں ایہ طرح نی شامتاں آیاں دیاں
رج کھا کے ڈھڈ دبایا ای گلاں ابھریاں انگ سواہ اڈایاں دیاں

ہیراں دے نام نوں لاج لائی کرے ولدیاں ٹکرا گدایاں دیاں
کر کے مختاں کھاہ کجھ دے ہتھوں پون پوریاں نیک کمایاں دیاں

تیریاں ودیاں کسنے دھوتیاں نی جوان انہاں دبوچہ خدایاں دیاں
چسکے خور ہو ہے لوہے پھرن کھوندا فنے کٹناں جویں کٹرایاں دیاں

۱ کی ہوئی باتیں ۲ شا نکھائے برنج ملک بیٹ ۳ یعنی ہنا باتوں کا نتیجہ دیکھ لیا کہ نہیں اور ریش جٹ کر اکر بُری شکل بن آیا ۴ یعنی چوہڑا کسی کی کیا خبر جانے وہ تو کھائی اور گندگی کا واقف ہوتا ہے اسی طرح تجھے نظر سے کیا تعلق ۱۲۰

مٹی کا باندی کھوں ڈھونڈ سیں وے روڑہیاں بیڑیاں شوہ ڈبا ندیاں
رسالک دے بنال نے کس لا نگہ کیہاں خوبیاں جٹاں وہ دیاں دیاں
تینوں فراشعور نہیں احمقا وے چالاں کھیڑیاں نی بے پرواہیاں دیاں
کچھ ہوش نہ جاسیا اوس ویلے جدوں ہون پرچولاں گواہیاں دیاں
پریاں نال کی دیویاں نوں آکھ لگے جنہاں دکھیا بنھیا بنھایاں دیاں
سہتی نہاں جہنوں نے عشق کیتا خبراں من جہانتے شاہیاں دیاں
ایہ عشق کی جاندے چاک چوہڑ خبراں جاندے لے وٹیاں ڈھاباں دیاں

انت جھوٹھ سیں گا کیتے اپنے نوں پچھوں تا وسیں گا عمراں واہیاں دیاں
گلاں عشق دیوالیاں ٹھلیں رلیاں کچے گھڑے تیرے دہن ڈٹھاباں دیاں
پچھلین گے گل بنا کے تے واہراں پین گیاں جدوں سپاہیاں ندیاں
واہ پویگا آپ نوں ڈاہڈیاں دا گلاں کھل جاون چتراپان دیاں
جا جاجیاں بار وچہ ملے بھائی ڈھاراں عشقدیاں نویکھ چنگھیاں ندیاں
لیلاں مجنوں دے عشق وچہ نشر ہوئی خبراں کھنڈیاں نوبہاگا باندیاں
وارثشاہ نہ ٹبیاں جنہاں جنیاں قدراں اوہ کی جانن جوایاں دیاں

کلام جوگی

اسیں سہتی اے ہول نہ ڈراں تیتھوں تکھے دیدڑے تیندڑے ساڑدے نی
کدے کاواں دے ڈہور نہ کدی موئے شیر کھبیاں توں نہیں ہار دے نی
بھٹ ہین لڑائی دے اصل ڈھائی ہو رہ کوڑ پسار پسار دے نی
ہمت سست بروٹڑے سرین بھارے اوہ گبھرو کسے نہ کار دے نی
سڑن کپڑے ہون تحقیق کالے جیہڑے گوٹھی اے ہون لوہار دے نی
آوے مہک انہاندے لیڑیاں نوں جیہڑے مجلسی ہون عطار دے نی
خیر دنیاں مال نہ ہووے کنفوڑا اپول ٹھوٹھے نہ چنے گٹار دے نی
نیں نا ملکہ کیتیا سادے مارتے دا تینوں ویکھے یار ہن مار دے نی
جیہا کرے کوئی تیہا پاوندائے سچے واعدے پروردگار دے نی

ہاتھی نہیں تصویر دا قلعہ[۳] ڈھائے شیر بھاویاں نوں نہیں ہار دے نی
ناہیں ہیجڑے نوں ہے خبر عورت تاندی کھنب چڑیدے[۷] سانتھ نہ تار دے نی
اکے مارناں اکے تے آپ مرناں اکے لنس جاناں اکے سار دے نی
نیہ ٹوہ دے عجنگ نوں ڈہک کرکے سگوں اگلیانوں پچھوں ما ردے نی
جھوٹھیاں مہنیاں نال نہ جوگ جاندا سنگ کلے نہ نال پھوہار دے نی
صحبت نیکدی نیک بنا دیندی اوگنہار ملی اوگنہار دے نی
جدوں چوہڑیوں جن چا کرے نخلہ جہاڑ اکر یدا نال پتار دے نی
توں دیں گالیاں اسیں صبر کریئے فقر صبر دے نال اجاڑ دے نی
وارثشاہ میاں رن بھونکنی نوں فقر پا چڑیاں چا مار دے نی

کلام سہتی

تیری سہلیا نتوں اسیں نہیں ڈردے کوئی ڈرے نہ بھیلد لیسا اگ کولوں
اینویں خوف پوسی تینوں مارنیدا جویں دہمکدا پیرا ولانگ کولوں

۱ خاک میخ کی تلاش کرے یعنی آخر کچھ فائدہ نہ ہوگا ۲ بھائیوں کے پہلو توڑ دیئے ۳ تصویر کا ہاتھی قلعہ نہیں گرا سکتا ۴ دیوانہ گیدڑی سے شیر مغلوب نہیں ہوتا۔ ۵ زاغوں کے کہنے سے بیل نہیں مرتے ۶ ہیجڑا کی عورتوں کو خبر نہیں ۷ چڑیا کا پر کشتی کا کام نہیں دے سکتا ۸ پہلا ترجمہ۔ اسی کو ملتا ہے۔ جو کمایا اور اسی پر پڑتا ہے جو کیا ۹ جس نے کیا بھلائی سو اپنے واسطے اور جس نے [illegible] وہ بھی اسی پر ۱۰ پتھر بارش سے نہیں گلتا ۱۱ جوتیوں سے جن نکالا جاتا ہے ۱۲

ایویں ماریا جاوسیں ایس پنڈوں جویں کھسکدا کفر ہے بانگ کولوں
میرے ڈٹھیاں گئی سی جان تیری جویں چوہا ردی جان چھلانگ کولوں
تیری ٹوٹنی پھرکدی سپ وانگوں آرناندے ڈریں پلانگ کولوں
سر کچلے پھر ہینگا چھیل جتا جویں سپ اٹھ چلدا ڈانگ کولوں
ایویں کھبری سٹ کے جاپئیں گا توں جویں دہاڑوی کھسکدا کانگ کولوں
وارث ایہہ جوگیڑا مویا پہیا پانی منگسی تیرے دلیانگ کولوں

کلام جوگی

جوگی دا جواب

کیہاں آن پنچایتاں جوڑیانی اسی رن نوں لوٹری جاننے ہاں
جیندے نال چاوبردی جھنج پائیے اوہنوں پلکو چہ مار کے رانننے ہاں
پھرن ڈھونڈیاں پلنگ وچھاونے نوں اسیں سواہ اتے موجاں مانننے ہاں
لوک جاندے مہریاں دیناں پرچن اسی خواب اندر موجاں ماننے ہاں
پھڑیئے چھتی اے لئے لنگھا پلو چہ تنبو ویڑے اسی تاننے ہاں
رناں کرن دہایا جوج والے اسی پلکو چہ صاف کر جاننے ہاں
لوک چھاندے ٹھبنگ تے شربتاں نوں اسی دمی نظر وچ چھاننے ہاں
بھیڑے مکر گلی اوہدی موت آئی وارث شاہ نوں مار کے راننے ہاں

کلام سہتی

سہتی دا جواب

مرد باہجھ مہری کسے کم ناہیں ویر مہری دا جوگی کیوں چایا ای
کیتا اپنے نور تھیں نور پیدا اوہ بھی ترمیتاں باہجھ نہ آیا ای
مرو نال ترمیت ترمیت نال مرواں وہاں ولیاں میں ملایا ای
دین باہجھ رناں کیکوں جمیوں توں ہور جگ جہان بنایا ای
ہویا ختم ہے اولیاں انبیاں دا اوہدے حق لولاک سہایا ای
ھُنَّ لِبَاسٌ اللّٰھُمَّ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّھُنَّ وارث شاہ قرآن وچ آیا ای

کلام جوگی

جوگی دا جواب

سن سہتی اے ایس جہان اتے رب کئی پسار پسار دا نی
اک علم اندر اک جہل اندر اک زہد اندر دم مار دا نی
اک بے نوا چیا ناہیں کجھ فکر ناہیں گھر بار دا نی
اک لالباس اداس پھردے اکناں چا ہے یار سنگار دا نی
اک چپ چپاتیاں گنج پاوے اک نت سوال پکار دا نی
تیرا طور کجھ ہور دا ہور دسے خوار خجلاں تے چشم یار دا نی
نال قدرت خواہش اپنی دے زنگار نگدیاں صورتاں مدھار دائی
اک نال حیا سما گئے اک بن بیٹھے گھر خوار دانی
اک ہو خموش بیہوش ہوئے نقوا ای بنھ بیٹھے دیدار دانی
اک دانش مند چند ہو کے نواں کرن سبب روزگار دا نی
اک باہجھ عقل بازی جت لیندے اک عقل والا بازی ہار دیندے
وارث شاہ کجھ رحمت دا ہاتھ لئی اے بوہا کھلا ہے اوہ بازار دا نی

۱ جس طرح کفر آذان سے بھاگتا ہے ۲ تیز رو۔ مراد پنچھی مارنے والا ۳ نیزہ کی آب سے پانی مانگا۔ ١٢

سہتی دا کلام

کلام سہتی

سہتی آکھدی رہا ولا سنی بیٹھوں ایہہ کچرک گیان سنائیں گا وے
رناں نال جے اٹھ کے لڑن لگوں تاں اپنی آپ گوائیں گا وے
وساں نال تینوں پئی ورجنی ہاں ایہہ کچرک سانگ بنائیں گا وے
میرے آکھیاں نہیں پرتیت ہوندی اوڑک ہار کے تے پچھوتائیں گا وے

اساں تینی گل معلوم کیتی نہاں گھاٹ کھادے نہیں جائیگا وے
جینہاں کھیڑیاں دے وچ خبر ہووے اینہاں چھٹیاں ندی جھوٹ کھائیں گا وے
دس کون تیری ہانبہ کانبہ بھرسی حال کس نے کوک سنائیں گا وے
وارث شاہ میاں انت خاک ہونا کیونکہ اپنا شان وکھائیں گا وے

جوگی دا کلام

کلام جوگی

جیٹھ مینہ تے سیال وچ وا مندی کتک ماہ وچ منع اندھیریاں نی
چغلی خاوند اندی بدی نال ملاں کھان تقوٰی حرام بدخیریاں نی
چوراں نال مخاق تے دغا پیراں پرنار جنجال دیاں بیڑیاں نی
لڑن نال فقیر سرداریاں دی گھٹ گھتنا مال دہ سیریاں نی
مڑن قول زبان تھیں پھرن پیراں دے دناندیاں ایہہ بھی پھیریاں نی
بھلے نال بھلیاں بدیاں بریاں یاد رکھ نصیحتاں میریاں نی
بدرنگ نوں رنگ کے رنگ لایو واہ وا ایہہ قدرتاں تیریاں نی
ایس نداؤں نت ہوونیاں نی جھیڑاں منہ دوروں تیریاں میریاں نی
بیدید ہو کے لجاں جندیاں دیاں سبھے گھت کے کھو نکھیریاں نی
اڈھنہار تیرے جیہاں لکھ رناں سان چالیاں گھت کے گھیریاں نی
نال علم دے چا بیہوش کروں ہوون آکھیں ہیں تیری تیریاں نی

روناں ریاہ وچ گاونا وچ سیاپے ستر مجلساں کرن ہندیریاں نی
حکم ستھ کمذات دے سونپ دینا نال دوستاں کرنیاں ویریاں نی
غیبت ترک صلوٰۃ تے جھوٹ مستی دور کرن فرشتیاں[1] طیریاں نی
پیر نال جو کھیڑیا توں چہ ہوئی ٹھر وادیاں ایہہ سب تیریاں نی
خصماں نال برابری کرن رناں اوہ کتنیاں اصل بیغیرتیاں نی
بناں حکم دے مرن اوہ بندے ثابت جینہاں اندیاں نقدیاں دھیریاں نی
ہنے گھت کے جادو ڈاکرا ان کملی پئی گرد میرے گھتیں پھیریاں نی
گھوڑ سیٹی اتے مرگ ٹٹی ائے نی اکھیں تیریاں بھوج دھیریاں نی
شرم والیاں بیبیاں نیکبختاں اکھیں سوہریاں کرن او کھیریاں نی
پئی ماہ کے جھڑف چاں بازواں گوں جھپ کھائیں گی بن بٹیریاں نی
وارث شاہ اساں نال جادو اندے کئی رانیاں کیتیاں چیریاں نی

سہتی دا کلام

کلام سہتی

اساں جا دوڑے گھول کے سبھ پیتے کہان ہادرے جادواں والیانوں
راجے بھوج جیہے کیتے چا گھوڑے نہیں جاند اساڑیاں چالیاں نوں
لکھیں گھت بھویا سی مرد مرزا مان کردا سی نیلیاں چالیاں نوں
سکے بھایانوں کمان نفر راجے اتے راج بہاو تدے سالیانوں

---

[1] کہ دیکھو آکر آوے تم پر عذاب اللہ کا یا آوے ان پر قیامت کا کیا اللہ کے سوا کس کو پکاروگے بتاؤ اگر تم ہو سچے ۱۲ فرشتوں کو ان سے بار رکھتی ہے ۱۲ پ ۹ ع ۱۰ اور سنا ان کو احوال اس کا کہ ہم نے ان کو دی پھر ان کو دوڑوں گا۔ پھر پیچھے ان کے لگا شیطان تو وہ ہوا گمراہوں میں سے ۱۲۔

سر کپ نے سالو نوں وخت پایا گھت مکر دے ولیاں رالیاں نوں
یوسف بند وچہ پا ظہیر کیتا سسی وخت پایا او ٹھاں والیاں نوں
بھوگو عمر بادشاہ خوار ہویا ملی مارون ڈھول دے رالیاں نوں
تبر ماچھی دا مجنوں مجھلیا سی ڈھونڈے لیلی دے عشق دے چالیاں نوں
مہینوال تھیں سوہنی رہی ایویں ہور پچھے عشق دے چالیاں نوں
رناں رلڑائے امام زادے مار گھتیا پیراں والیاں نوں
بہیڑے وسب کر تب تریمتاں دے جگ جاندا حال احوالیاں نوں

راون لنک لٹا کے گرد ہویا ستیا واسطے بھیت وکھایاں نوں
رانجھا چار کے مہیں خراب ہویا ہیر ملی جے کھیڑیاں سالیاں نوں
روڈا وڈھ کے ڈکرے ندی پایا نے جلالی دے ویکھ لے چالیاں نوں
ولی بلعم باعور ایمان دتا ویکھ ڈوبیا بندگی والیاں نوں
اٹھاراں کونیاں کٹک کٹھے ہوئے پانڈو ڈوب ڈاب کے کھوبیا نگالیاں نوں
رناں سچیاں نوں کرن جھوٹھے مکر نال وچھان لیا نوں
وارث شاہ نوں جھگڑیا کون ہونا ایہیں وڑک پھریں کا ساڈیاں حالیاں نوں

کلام جوگی

آنڈھی لے غیب کیوں ڈھیائی ساڈیاں کی رکتا نچایاں نی
ہیکاندا کوئی نہ رب باہجوں تیں دو نویں رناں بھر جائیاں نی
ڈہوں آدموں رناں دا نام دھرا کدوں کیتیاں کسے خدایاں نی
گلاں جھل دلیلیاں ساکھ کیتے آنتاں نص حدیث بھلایاں نی

کریں زاندیناں برابری کیوں آکھ نساں وچہ کی بھلیایاں نی
جیہڑا رب دے نام تے بھلا کوسی اگے ملن گیاں اوس بھلیایاں نی
اگے تنہاں ندا حال زبون ہوسی اکھیں ویکھ جو کرن برائیاں نی
زیر باقیاں عمل دے کھیت ویاں وارث شاہ نوں دے سنیاں آیاں نی

کلام سہتی

کدوں خدمتاں کیتیاں نیکیاں دیاں کدوں صحبتاں نوں اترپائیو وے
منگ کھاندیوں واسطے ساڑیئیوں بدن خاک دے وچہ رلائیو وے
کدوں پھرنوں نفس نال گیانیاں دے کیہڑے گیان توں کن پڑائیو وے
اوہ ہجر وچہ اڈو کھوڑے پھریں کھاندا کتوں راہ روان پائیو وے
شاست نفس دی نوں کھاندا پھریں دھکے الفقر دینوں الٹک سائیو وے
تیری عمر جھوٹی نظر آوندی لے ایہ سر کھتوں ندھ پایا وے

فیر قیچیاں مکریاں ٹھکریاں نوں ایس پنتھ دا بھیت نہ آیو وے
گوشے بیٹھ نہ کیتو ای یاد اللہ ایویں لئیگاں وقت گوائیو وے
کن پاڑ کے عمر گوایائی تینوں بھید نہ فقر دا آئیو وے
صبر شکر میراث فقیر دی لے ادھ من اں وادھ ڈلڑ کائیو وے
إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ حق فقراں وچہ قرآن فرمائیو وے
کی کھٹیو ای بیٹھا او بد بڑھ کے وارث شاہ نے آکھ سنائیو وے

کلام جوگی

مرد ہاں دچیرے ہین نیکیاں دے صورت مندی میم موقوف ہے نی

مرد عالم تے فاضل لئے اصل قابل کیتے نوں کون قوف ہے نی

صبر فخر ہے نبیاں نیک مرداں اتے صبر دی وا موطوف ہے نی
اندر خاص جے عمل نہ نیک ہووَن انسان کہا ونا ں نوف ہے نی
رن ریشمی کپڑا منع مسئلے مرد جو زکیبدار سترف ہے نی
رن مرد دی سدا محکوم ہوندی یہ تاں گل مشہور معروف ہے نی

دفتر مکر فریب تے چھر وادی ایہناں پستیاں وچہ ملفوف ہے نی
اِنَّ کَیْدَکُنَّ حق عورتاں دے ایتاں وچہ قرآن حروف ہے نی
رمز فقر دی نوں سوئی سمجھدائی دانشمند جو اہل کشوف ہے نی
وارث شاہ ولائتی مرد میوہ اتے رن مسواک دا سوف ہے نی

کلام سوہنی

دوست سوئی جو بپت وچہ بھیڑ کٹے یار سوئی جو جان قربان ہووے
گاں سوئی جو سیال وچہ دودھ دیوے بادشاہ سوئی جو شابان ہووے
امساک ہے اصل افیم باہجوں غصے بناں فقیر دی جان ہووے
کنجر سوئی جو غیر نوں باہر ہووے جویں بھانڈراں بنال شنان ہووے
کواری سوئی جو کرے حیا بہتا نیویں نظر تے باہجھ زبان ہووے
قاضی سوئی جو شرح وچہ ہو وے قائم گانگ سوئی جو نگے وچہ تان ہووے
منصف سوئی جو بے ریا ہووے پہلوان جو ہٹ نستران ہووے
شوم سوئی جو لاریاں وچہ رکھے سخی سوئی جو ڈھل نہ دان ہووے
رعیت سوئی جو من آئین لوے حکم سوئی جو حکم قرآن ہووے
وید سوئی جو مرض دا نام دسے سیانا سوئی جو سمجھ پچھان ہووے
تلوار جو قبضے نے ہتھ ہووے گھوڑا سوئی جیہڑا ہیٹھ ران ہووے
شروع سوئی جو رب دے نام ہووے ختم سوئی جو نال ایمان ہووے
سید سوئی جو شوم نہ ہووے کاذب زانی سیاہ تے قہروان ہووے
ہتھیار سو جو وقت سر کم آوے فتح سوئی جو مرد میدان ہووے
پرہاں جاتوں بھکیا جو بہ اوے متھے منگنوں کوئی دہان ہووے

شاہ سوئی جو کال وچہ ڈکھ کٹے گل بات دا جو نگہبان ہووے
نار سوئی جو مال بن بیٹھ جائے پیادہ سوئی جو کھوت مسان ہووے
روگ سوئی جو نال علاج ہووے تیر سوئی جو نال کمان ہووے
قصبہ سوئی جو دیہ بن پیاوسے جلاد جو مہر بن جان ہووے
بناں چھری تے جنگ دے ملک دسے پٹ سوئی بن آنڈیدی پان ہووے
پیر سوئی جو ترت مراد دیوے خادم سوئی جو وچہ فرمان ہووے
عالم سوئی جو علم دی خبر جانے قاری سوئی جو خوش الحان ہووے
معشوق جو اہل تمیز ہووے عاشق سوئی جو فرق نہ جان ہووے
ٹھیر بٹھ باز جو منتھ وچہ ڈھال ہووے گرز سوئی جو ہنتھ پہلوان ہووے
کاریگر جو ونڈنوں سوچ لئے کم سوئی جو عمر جوان ہووے
پاک سوئی جو شرک توں دور ہووے توبہ سوئی جو رد شیطان ہووے
سخن سوئی جو نال تاثیر ہووے احمق سوئی جو ناقدردان ہووے
جاکہ عورتاں سدلے عذر ہوَن اتے آدمی بے نقصان ہووے
اہل پت جو گھرں نہ پیر کڈھے مخل سو جو نشر جہان ہووے
وارث شاہ فقیر بن حرص غفلت یاد ربدی وچہ غلطان ہووے

۱ه جو سخاوت میں دیر نہ کرے ۲ه جان دینے میں دیر نہ کرے ۳ه کاریگر ہی لائق ہوتا ہے۔ جو کام کے حصے پہلے سوچ کر کام شروع کرے ورنہ پیچھے کام بگاڑ کر پچھتائے گا اور کام وہ ہے جو جوان عمر میں ہووے یعنی ہر ایک کسب جوانی کی عمر میں کامل ہو سکتا ہے بڑھاپے میں کوئی کام ٹھیک نہیں ہو سکتا ۴ه پاک وہی ہے جو شرک سے پاک ہے کیونکہ ہزار نیکی کرے تمام اعمال اس کے اکارت جاتے ہیں۔

کلام جوگی

جوگی دی گل

کارساز ہے رب تے پھیر دولت سبھ محنتاں پیٹ دے کارنے نی
نیک مرد تے نیک بھی ہوئے عورت او ہناں دو ہاں دے کم سوارنے نی

پیٹ واسطے کل خرابیاں نی پیٹ واسطے خون گذارنے نی
پیٹ واسطے پھرن امیر در در سید زادیاں نے گدھے چارنے نی

پیٹ واسطے چور تے پریزاداں جان جن نے بھونڈ یوارنے نی
پیٹ واسطے رات نوں کرن چوری پیٹ واسطے اگو چہ سارٹرنے نی

ایس نیں نوں واہوند املک سکا ایتھے ہو چکے وڈے کارنے نی
گاہون ہورتے را ایک نی ہور او ہدے خاوند ہور ہی ہور دم مارنے نی

پیٹ واسطے فقر تسلیم توڑن سمجھے سب لئے گوارنے نی
پیٹ واسطے رات نوں چھوڑ گھراں ہو با ہر و ہو کراں مارنے نی

مہربان جے ہون فقیر اک پل نساں جیہے کروڑ لکھ تارنے نی
وارث ان جیکر مہربان ہوئے بھانڈے کولدے کھول منہ مارنے نی

کلام سہتی

سہتی دا جواب

رب جیڈ نہ کوئی ہے جگدا تا زمیں جیڈ نہ کسے دی صابری وے
مجھیں جیڈ نہ کسے دے ہون جیرے راج ہند پنجاب نہ بابری وے

چند جیڈ چالاک نہ سرد کوئی حکم جیڈ نہ کسے اکابری وے
ان دھن نہ کھیتری جیڈ ہر گز کوئی کم نہ اللہ تقیں نابری دے

آسمان دے جیڈ نہ کسے پلا رعیت جیڈ نہ کسے دی چابری وے
بڑا کسب نہ نوکری جیڈ کوئی یاد حق دی جیڈ اکابری وے

جٹ سنڈے سنسار نوں بھکھ جنگی تنے رجکے گالدے ملابری وے
گکڑ کاں کمبوہ سلوک تنہاں اہناں وانگ نہ کسے برابری وے

موت جیڈ نہ ہور ہے سخت چٹی او کھتے کسیدی نا میوں نابری وے
مالزادیاں جیڈ نہ کسب بھیڑا کمذات نوں حکم ہے کھابری وے

اتفاق دے جیڈ نہ شان شوکت خلق جیڈ نہ جگ نشا بری وے
علم مہر دے باجھ نہ پہنچ کوئی عمل صالح جیڈ نہ راہبری وے

رن ویکھنی عیب فقیر نائیں بھوت وانگ سراں تے بابری وے
وارث شاہ شیطان دے عمل تیرے داہڑی شیخدی ہو گئی جھابڑی وے

کلام جوگی

جوگی دی گل

رن ویکھنی عیب ہے انہیاں نوں رب اکھیاں دنیاں دیکھنے توں
سب خلق دا ویکھ کے لیو مجرا کمو دید ایس جگ دے بھیکنے نوں

راون راجیاں سر اندرے دا ملائے ذرہ جاکے اکھیاں سیکھنے نوں
مہادیو جیہے پاربتی اگے کام لیاوندا سی منھا ٹیکنے نوں

سب دید معاف ہے عاشقاں نوں رب نین دتے جگ ویکھنے نوں
عاشق ڈھونڈدے پھرن دیدار نائیں کوئیں ہووے حاصل ایس بھیکنے نوں

ا۔ ۲ ع (ترجمہ) اے لوگو بندگی کرو اپنے رب کی جس نے بنایا تم کو اور جو پہلے تم سے تھے شاید تم پرہیزگاری پکڑو جس نے بنایا تم کو زمین بچھونا اور چھت آسمان سے پانی پھر نکالے اس سے میوے کھانا تمہارا سو نہ ٹھہراؤ اللہ کے برابر اور کوئی تم جانتے ہو۔ ۱۲

عزرائیل ہتھ قلم لے ویکھدا ئے تیرا نام الیس جگتوں چھیکنے نوں
وارث شاہ میاں روز حشر دیہوں سبھ سدنیں گے لیکھا لیکھنے نوں

سہتی دا کلام

کلام سہتی

جیہی نیت ہے تیہی مراد ملیا گھر وگھر دچھائی سر پاؤنائیں
سانوں رب نے دودتے دیہی ذنا اچھا کھاؤنا انے ہنڈاونائیں
سارا کھیت اساں تیرا لبھ لیا ساتھوں کاسنوں پیار کاونائیں
پھریں بھونکدا منگدا خوار ہندا الکھ دے نے پکھنڈ کماونائیں
کس دسیو کس سنائیو ئی ہیر ہیر کر کے مسکراؤنائیں
سوہارہ پڑاہن کے انیں ہی اے وارث شاہ کیوں جیو کھرماؤنائیں

جوگی دا کلام

کلام جوگی

سوہارو پڑا شان سوانیاں دا توں ناں نہیں اصیل ہیر گولی امے نی
رنگ گورے رتڑے نال توں جگ مٹھا وچ گنا ندے کار نے پولی اے نی
اساں پیر کیہا انساں ہیر جاتا بھل گئی ایں سمجھ وچہ بھولی اے نی
فقر اصل اللہ دی ہیں صورت اگے لب دے جھوٹھ نہ بولی[2] اے نی
بڑا سخن برابری نال شاہاں رکھیں جیبھ سنبھال ٹر بولی اے نی
بڑا بول نہ بدیاں پیاریاں نوں بیشرم کوہتی اے لولیئے نی
انت ایہ جہان چھڈ جاونائیں اڈے کفر پراہد کیوں تولی اے نی
گدھا اڑو کا نال نہ ہووے گھوڑا شاہ پری نہ ہوئے پڑولی اے نی
دیہڑ پوچہ نوں کنجری وانگ نچیں جھراں یاراں دیوچہ وچ پوئیے نی
ساڈا آکھنا دھ نہ سمجھیا اے ایڈے کوڑ دے گھول نہ گھولیئے نی
حسن نتی اے بو بکے سون چڑی اے جناں نالی اے شوخ ممولی اے نی
ناہیں ریس کریئے ایہناں جوگیاں دی سمجھ سخن فقیر نوں بولیئے نی
تینڈا اجھلا اٹھیوے ساڈا چھڈ چھپا آیا جوگنی این لی اے بھولیئے نی
مستی نال فقیراں نوں رہیں گالیں وارث شاہ دھکوک مٹولی اے نی

سہتی دا کلام

کلام سہتی

چھیڑ کھنڈراں بھیڑ مچاونائیں سیکاں لنگ تیر نیال سوٹیاں دے
جدوں جھلیاں بگڑ کے گرد ہوئی پستے لڈھیپے چینیاں دے کوٹیاں دے
لپڑ شاہ دا بالکا شاہ جھکھڑ تیہنے دل نے ابڈ لپوٹیاں دے
اسیں جٹیاں مشک پلٹیاں ہاں رنگ بلاٹ سٹے جنہاں جھوٹیاں دے
جٹ جٹ کے کٹی اے نال سوٹے ایہ علاج نی چترڑاں موٹیاں دے
وارث شاہ روڑا سر کن پاٹے ایہ حال چوراں یاراں کھوٹیاں دے

جوگی دا کلام

کلام جوگی

فقیر شیر دا آکھدے ہین پرتھ بھیت فقر دا مول نہ کھولیئے نی
دودھ صاف ہے ویکھناں عاشقاں دا شکر وچ پیاز نہ گھولیئے نی

۱ ادپ ۱۲ ع ۷ (ترجمہ) سورہ ہود اور جتنے لوگ ہیں جب وقت آیا پورا دے گا تیرا رب ان کو ان کے لئے ۲ پ ۱۱ ع ۱۲ (ترجمہ) بیشک جو جھوٹ باندھتے ہیں اللہ پر پھل نہیں پاتے ۳ فرضی نام یعنی جیسے

گذر گئی بیتی گل ہو چکی مُوت[1] وچہ نہ مچھیاں ٹولی اے نی
سرے خیر ہس کے آن دیجئے لئے دعا تے مٹھڑا بولی اے نی
ہر کسے دینال پیار کریے اتے کبر دا بھیت نہ کھولی اے نی
فخر نال فقیراں نوں برا بولیں ناہیں عقل حیاتوں ڈولے لئے نی
لئی آئے گھر چڑھا کے دھ پیسہ پر توں کھیں گھٹ نہ تولی اے نی
وارثشاہ ول پیا تے کلے نوں سدا ہووے نہ باہجھ ہٹولی اے نی

کلام سہتی

سہتی دی گل

اسی بھوت دی عقل گوادتی سا توں لا بھبوت ڈراوُنا ئیں
ویکھ ترنجنی وہٹیاں چھیل کڑیاں اوتھے کنگ دی تار وجاوُنا ئیں
اوہ پٹی حیران ہے نال زحمت گھڑی گھڑی کیوں پیا اکاوُنا ئیں
چودھر چوہر بوا تنگ ہے تتھ تیری پئی جاپدی سری کھپاوُنا ئیں
اٹ سٹ تے بھکھڑا اکوا گندل ایہ بوٹیاں کڈھ وکھاوُنا ئیں
جا گھروں ساڈیوں نکل بھکھیا نہیں جٹاندی جوٹ کھاوُنا ئیں
کھوہ کھپری بھاوڑی بھن ٹوروں اتے ہور کی لیک لواوُنا ئیں
ویکھ سوہنی نڈھیری ہووے جتھے اوتھے جا کے جھاتیاں پاوُنا ئیں
میری بھابی دینال توں مرمایں بھلا آپ نوں کون سداوُنا ئیں
نہ توں وید نہ ماندری ملاں جھاڑے غیب دے کا ستوں پاوُنا ئیں
کدی بھوتنا ہو کے جھنڈ کھولیں کدی جوگ دہاری بن آوُنا ئیں
دارو نہ کتاب نہ ہتھ شیشی آکھ کاہے دا بد سدا اوُنا ئیں
جتھے رناں دا دھنبلہ نظر آوے اوتھے وانجلی راگ سناوُنا ئیں
رناں بلعم باعور دا دین کھویا وارث شاہ نوں کون سداوُنا ئیں

کلام جوگی

جوگی دا گل

سخت بول نہ بول توں عاجزاں نوں ہگالیں دیہہ کڑیئے کوئی تپئیے نی
کرامات فقیر دی ویکھنی ایں خیر رب توں منگ تقے ں تپئیے نی
جڑھ دکھ ولدراں زحمناندی حکم ربدے نال چاپلٹی اے نی
مست نال تکبری رات دنے کدی ہوش دی اکھ پرتی اے نی
پڑھ پھوکئیے اک عزیمت سیفی جڑھ جن تے بھوت دی پٹی اے نی
موہوں مٹھڑی بول تے دور ہو جا ترکھی بول نہ کاہلی اے جٹی اے نی
اساں مخنتاں ڈاہڈیاں کیتیاں نی فانی گنڈ ئیے بھیڑیئے جٹیئے نی
کن پاٹیاں نال نہ عند کیجے اٹھے کھوہ وچہ جھات نہ گھتیئے نی
سکیاں نین نوں اسیں وگلوئی اے انے وہنڈیاں پلوچہ اٹی اے نی
کوئی دکھ نے درد تہیہ ہے کھور اجھاڑ مہر دا جہنا نوں گھٹی اے نی
تیری بھابی دے دکھڑے دور ہوون اسی مہر جے چاپلٹی اے نی
جاندے سب آزار یقین سینئی الیں فقر دے قدم جے چٹی اے نی
مرض نال کرامتاں دور کریئے جیکر اک دوا چاسٹی اے نی
وارثشاہ نخاس دے بوچہ جا کے کھوٹے مال نوں کی کجھ گھٹی اے نی

[1] پیشاب سے مچھلی تلاش کرنا مناسب نہیں ۲ پ (ترجمہ) اللہ کو خوش نہیں آتا بری بات کا پکانا مگر جس پر ظلم ہوا ہو ۳ پ ۱۵ ع او نا مارتے ہیں ۔ قرآن میں سے جس سے روگ اچھے ہوں اور رحمت ہیں ایمان والوں کے واسطے ۱۲

کلام سہتی

فیر فیچیا بیر بتا لیا وے اوکھے عشق دے جھاڑ نے پاونے وے
کدوں یوسفی طب میزان پڑھیوں دستور علاج سکھاونے وے
قانون موجز تحفہ مومنین کھی تے کفایہ منصوری ھتیں پاونے وے
قرابادین شفائی تے قادری کھی اتے نافع الانسان پڑھ جاونے وے
رتن جوت شاکھ ملمیت سوجن سکھ دہبہ کدگاشتے آونے وے
ارسطالیس اتے جالینوس بنیوں ساڈے جی نوں مول نہ بھاونے وے
کدوں پڑھیوں توں خیر منکھ سیرت اویں عقلدسکا دیہہ پٹی لاونے وے
فیلسوف جہان دیاں اسیں رناں ساڈے مکر دے بھید کس پاونے وے
اینہاں مکریاں توں کون ہووے چنگا ٹھگ پھردے نی لناں ولاونے وے
منہ نال کیہاں جیہڑے جان ناس ہڈ گوڈڑے تیہاں کھناونے وے

بین ویکھ ماریں پھوک ساہویں ستے پرمیدے ناگ جگاونے وے
قرطاس سکندری طب اکبر تے ذخیر یوں باب کڈھاونے وے
پران سکھ تے دید منوت سیرت ترکھنڈ دے دھیان بھلاونے وے
گلاں چاء چواہ دیاں بہت کرنا ئیں ایہہ وگ نہ تدھ بھتین جاونے وے
نوں کفایہ مجاہدہ کدوں پڑھیوں لقمان بقراط کھاونے وے
کدوں پڑھیوں نوں علم ایہہ وید گی داد کھ کسے دے کد نگوا دینوے
افلاطون شاگرد غلام ارسطو لقمان نوں پیر دہواونے وے
جن ایسنوں جھنگ سیال والے قابو کسے دے ایہہ نہ آونے وے
جیہڑے مکر دے پیر کھلار بیٹھے بناں پھلٹ کھادے نہیں جاونے وے
وارث شاہ ایہہ مار ہے سٹ ایسی جن بھوت تے دیو نواونے وے

کلام جوگی

ایہہ رسم قدیم ہے جوگیاں دی اوہنوں مار دینے نے جیہڑی ٹرکدی اے
ایہہ خصم نوں کھان نوں کویں دسیں جیہڑی خیر دیندی پئی جھڑکدی اے
اسیں گام راہ ہیارہ سکھاں ئیے پھر وانگ جو دوڑدی ڈرکدی اے
پہلے پھوک کے اگ متھنا بیا نوں پچھوں سردیانی ویکھ ٹرکدی اے
اک جھنڈ ینال ہیں پٹ لینی جیہڑی زلف گلہاں تے لٹکدی اے
فقر جامنگن خیر بھکھ مردے اگوں سگاں وانگوں پئی درکدی اے
مٹھا خیر نہ پاوندی فقرائیں سگوں باندری دیوانگ گھرکدی اے
تیرے نور پھردے مار کھان اتے سوا منی مطہر پئی پھرکدی اے

خیر منگن گیاں فقیراں ئیں اگوں کتیاں دیوانگ گھرکدی اے
ایہہ پیرنی اکے پہلوانی ئیں اکے کنجری ایہہ کسے ترکدی اے
فقراں جوگیاں ہور سوالیاں نوں بیٹھی دار کرکڑی وانگ کڑکدی اے
رن گندڑی نفس جدوں پیزار وجن اوتھوں چپ چپاتڑی سرکدی اے
سیانے جاندے نی دھنی جائے جھوٹی جیہڑی ساہمنے ہی موتری کھرکدی اے
لنڈی ویہڑے نوں کھیتری منہ آئی ہی اویڑاں پروں مرکدی اے
بن چھیڑیاندے بن پیلیاندے پئی اندروں باہروں بھڑکدی اے
بجھے آیاں فقیر نوں برا بولیں وانگ بیسوا دے پئی چڑکدی اے

ﻟﻪ مرغی کی طرح آواز کرتی ہے ﻋﻪ حلال ہو جائیگی۔ جوگا ویش سادھوں کے عضو خاص سے سفلتی کرتی ہے ﻣﻪ برا بولتی اصل حو کنا تھوڑا اتھوڑا اسہال آنا یا گوز کا یا دیک آواز میں زکالنا - ۱۲

کدی رن بدکار نہ رہے گجھی ہندی نیت والی اونویں گھڑکدی اے — وارث شاہ واگوں سانوں رن چھری اکھ جیہ جیہوں گکرے رڑکدی اے

کلام سہتی

سہتی جواب

جھیڑیاں لیں اڈاریاں نال بازاں اوہ بلبلاں ٹھک مریندیاں نی — اوہناں ہرنیاں دی عمر ہو چکی پانی شیر دی جوہ دا پیندیاں نی

اوہ ڈائناں جان کباب ہویاں جھیڑیاں بیڑیاں نال کھندیاں نی — اوہ کواریاں جان خراب ہویاں جھیڑیاں گھبرواں نال کھڈیندیاں نی

اوہ اک دن پھیر سن آن گھوڑے کڑاں جھانڈیاں تت سیندیاں نی — ہفوڑیاں کرن سہاگ دیاں وہ آسان جھیڑیاں دے ہاڑدیاں نال ہنگھیندیاں نی

جوکاں اک دن پکڑ جو رٹن گیاں اُن پنے لہو نت پیندیاں نی — دل مال دیکھے لاکھ کنجر بانوں کسے دی دلوں محبوب نہ تھیندیاں نی

اک دن پکڑیاں جاوسن حاکماں تے پرائی سیج جو نت چڑھیندیاں نی — اکسن گڈیے ساوسن وہ گھٹاں ہاٹھاں جوڑ کے نت گریھنیدیاں نی

تیرے لون موہنے ساڈے لون ہاڑے مشکاں کسے دیاں رج ٹنیندیاں نی — جٹاں جھیڑیاں پیا وکھاونائیں ہنے اگدیناں سٹریندیاں نی

ساڈا آکھیا توں تحقیق جانی ٹنگاں نیریاں ہنے بھنیدیاں نی — مرجاجے جوگیاں بھلا چاہیں نہیں شامتاں تدھ پھسنیندیاں نی

آپ پیچ بیغقل ہیں احمقا وے گلاں سچیاں نہیں سمجھیندیاں نی — جنساں نے اپنے جوہر دسن جدوں اکھلی گھنت چھڑیندیاں نی

قول فقر دا حکم ہے سچ بولن گلاں جھوٹھیاں جیبھ ترکیندیاں نی — وارث شاہ جو لکھیاں توڑدیاں نی نہیں کسیتوں معل مٹیندیاں نی

کلام جوگی

جوگی جواب

سن سہتی اسیں ہاں ناگ کالے پڑھ سیفیاں زہد کماوندے ہاں — سنیں کن دھر کے ذرا غور کریں تینوں جوگ دا بھوگ بتاوندے ہاں

ادھی رات جاں لوک آرام کردے اسی اٹھ کے کار کماوندے ہاں — کھوہ نیناں دے گیڑ اشنان کریئے دلاں سچیاں اندر دشن بلاوندے ہاں

منہ پھیر دا تن استغفار والی تے کدی نہ نال باہر دکھاوندے ہاں — آسن شوق دے گوٹھ نہ کے چت گوراں دا نام دھیاوندے ہاں

ہوکے خاص حضور ست گوراں دے چرن چمکے سیس نواوندے ہاں — ایس تدھ غبار وجود اندر شمع عشق دی چا جگاوندے ہاں

صم بکم ہوکے سانس گھٹ رہئے انگ انگ پٹنگ جلاوندے ہاں — دسویں دوار تے سانس چڑھا کے تے نشا اپنے من مناوندے ہاں

پئے جھوٹنے ہاں تدھ مست ہوکے جدوں گنگ دی نار وجاوندے ہاں — لکیے ایہہ انند بھر بات ویلے پھر نگر دی سیر نوں جاوندے ہاں

زہد کرنے ہاں خاص خدا واکی کجھ خلق دا نہیں دھراوندے ہاں — ہروں ساڈے بہودم برس رہیا اسی باہروں بھیت چھپاوندے ہاں

لہ زنجیروں کے ساتھ بدن لگاتی ہے ۲ہ نوجوان ۳ہ کھیلتی ہیں یعنی جو کنواری لڑکیاں نوجوانوں کے ساتھ کھیلتی ہیں وہ خراب ہو جاتی ہیں ۴ہ جو راہزنوں سے بیاہی جاتی ہیں ۵ہ آبادی کی امید کم رکھتی ہیں ۶ہ چمڑے کی رسیوں سے پاؤں باندھے جاتے ہیں ۷ہ بدبو دار عفونت کی ماری ہوئی کو صاف کر کے بدبو دور کرتے ہیں ۸ہ ہندو جوگی دیر تک سانس روکنے کی مشق کرتے ہیں یہاں تک کہ سالہا سال دن بند رکھتے ہیں اس کو دسویں دوار پر سانس چڑھانا کہتے ہیں ۔ ۱۲

بچن گوراں دے اساں نوں سیر کرنا اسی فقر دے بالسدا ونے ہاں
ہو کا سجدا دیونا بچن سانوں امر حق بجا لیاونے ہاں
پنڈ پنڈ پھرنا ایہ بھی زہد ساڈا گھر و گھری الکھ جگاونے ہاں
مکر فن نوں بھن کے صاف کر دے جن بھوت نوں ساڑ و کھانے ہاں
سنے تسمیہ پڑھ اخلاص صورت پڑھاں ویر دیاں پٹ گواونے ہاں
جیکر مارنا ہووے تاں کیل کر کے اینوار مساں جگاونے ہاں
جیہڑے گبھرو تون لن سے ٹر لونگ منہ دے چا کھواونے ہاں
کیں ڈنانیاں کچیاں پکیاں نوں ندھنکے لٹاں مناونے ہاں
جیہڑا کرے ساڈے نال حجت بازی اوہنوں ڈھیکلاں نال اڈاونے ہاں
کسے نال جے ویر کر وہد ہووے اوہنوں بھوت مساں چمڑاونے ہاں
جیندے نال مڑ پڑا ٹھیک ہووے اوہنوں تنبیاں پہنچاونے ہاں
جہنوں عشق دے مشکدی خبر ہووے اوس نوں اپنی گل سناوے ہاں
ساڈے فن اتے جیہڑی صدق رکھے دکھ درد تے مرض گواونے ہاں

تیرے جیہاں گناہاں نرکیاں دی کوچ بانج ایہہ امن گواونے ہاں
ہووے چاہ تے شوق دیدار رکھے اوہنوں اپنا آپ وکھاونے ہاں
دکھ درد بلا سب دور ہوندے قدم جہاندے ویہڑے پاونے ہاں
نقش لکھ کے پھوکنا جانا سیں سائے سولدی ذات گواونے ہاں
دلوں حب دے چا تعویذ لکھئے اسیں رٹھڑا یار مناونے ہاں
جیہڑے یار نوں یار نی ملے ناہیں پھل ہند رکے چا سنگھاونے ہاں
اوہناں ہٹیاں دے دکھ درد جاندے پھکر کے ہتھ پھراونے ہاں
جان سحر جادو جیہڑے بھوت گڈے گنڈا اکیں نشادوالے پاونے ہاں
جیہڑے چھڈ کے راہ کوراہ گئے سدھے راہ تے اوہناں نوں لیاونے ہاں
بڑا بولدیے جیہڑا جوگیاں نوں بہر من کے گدھے چڑھاونے ہاں
جیہڑی کواری فقراں دے نال لڑدی اوہنوں پیر پنجال وکھاونے ہاں
منہ پاٹیاں نال لڑا کیاں نوں مار زمیں دیوچ دھساونے ہاں
اسیں کھیڑیاں دے گھروں بوٹا حکم رب دے نال پٹاونے ہاں

اجے ویلا تو نتاں سمجھ جائیں نہیں تاں نندھ لون مار وکھاونے ہاں
وارثشاہ جے ہور نہ دا لگے سر تے پریم چھٹیاں چا پاونے ہاں

کلام سہتی

نسی خاص محبوب اللہ دے ہو الیس وہٹڑی نوں کوئی سول ہے جی
ہتھوں لڑھدے وہندی لال ہو لمنھڑی دی تیہی ہو جاندی مخنو لے جی
موہنہ ایپا ہے جھگڑا انت ساڈا ایہ ہٹڑی گھر پیدا مول ہے جی
لگے ایس دے سالہوے ہتھ بدھے جو کجھ آکھدی سبھ قبول ہے جی
نت وانگ ازاریاں کرے گلاں ساڈے جھگڑے وچ ادھمول ہے جی
ساڈا واہ نہ بیا پرکھیوں توں بڑی ڈول تیری مجہول ہے جی

کوئی گجھڑا روگ ہے ایس دے نال نا پئی نت ایہ سے رنجور ہے جی
ہونہوں ٹھڑی لاڈ دیناں بولے ہر کسے دیناں معقول ہے جی
میرے ویر دیناں ہے ویاہ ایہدا جیہا کافراں نال رسول ہے جی
ایہ پلنگ توں کدی نہ اٹھ بیٹھی ساڈے ڈھڈ دیوچ ڈنڈول ہے جی
وانگ ڈھکاندی ڈولڑی پا آندی ساں کیتا دیاہ انجھول ہے جی
کرو مہر تے ندھو فقیر سائیں تناڈی مدد نے رب رسول ہے جی

باہجھ پچھیاں سخن نہ مول کریئے دانشمند دا ایہہ معمول ہے جی
نور فقر دا اننا مثل فاعل دہینا دار مثال مفعول ہے جی
میرے دلدیو چا ایہ آوندی اے تیرے نال کراں عرض طول ہے جی
عاشق اتے معشوق نے حکم والے جو کجھ آکھدے سب قبول ہے جی
اساں نال حکایتاں چھیڑنا ہیں ایس جھگڑیوں کی وصول ہے جی
تیری ساکھ بُری پنڈ وچہ وچ لوک کہن لڑائی دا مُول ہے جی
نہیں تے مار کے اک چھیڑ تیر اکدھ سب سٹان غلنان مُول ہے جی
وارث شاہ طبیب نہ کوئی ملیا پاوے مرض جو وانگ سول ہے جی

کلام جوگی و سہتی

سہتی آکھیا اولا جوگیا وے ایس روگ دا دیہ نوں پتا مینوں
جوگی اکھدا امی توں سہتی لے نی گلاں کوڑیاں نہیں سبھا نیوں
نڈھی دیکھ کے کراں علاج اس دا اٹھ کے ہتھ وکھا مینوں
روگ کاستوں چلیا کدے ظاہر مزہ منہ دا دے بتا مینوں
ہتھ ویکھ کے کرو علاج اس دا رکھاں نظر جو دیہو فرما مینوں
چہرے کھبا ندا ذرا رنگ ویکھاں نالے دیہ قارورہ وکھا مینوں
نبض ویکھ کے ایسدی کراں کاری وے بدنہ سب بتا مینوں
وارث شاہ میاں چھیتی روگ کٹاں ملک الموت دی یاد دوا مینوں

کلام سہتی

سہتی آکھدی جوگیا اولا وے ایڈے بول نہ بول ہنکاریا وے
جیہدے واسطے حکم تطہیر ہویا ساڑوں دے نبیؐ سی بھاریا وے
اوہدی کھیڈ دا بھیت نہ کسے لدھا جیہڑی اوس نے کھیڈ کھلاریا وے
صحی کیتا نئی کیہڑے کھڑے نوں اتے کیہڑی مرض نتاریا وے
ناں دس خاں سا ریاں رحمناں دا دس ہوردہ ایساریا وے
کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ لکھیا رغبار بدی ولوں وساریا وے
جُھگا موہنج کے نبی دا اصاف کیتا ملک الموت نے پھیر بہاریا وے
کتھوں تیک ہیں کھول کے حال دساں قدرت ربدے پاپیچ شمایا وے
اگے کسے دا ہے علاج کیتا لکے نویں کتاب وچاریا وے
وارث شاہ تیرباں حکمتاں نوں حہند جان تیر پوار ووا ریا وے

کلام جوگی

سن سہتی اے جوبن متی اے نی تینوں سچ دا سخن الاونداں ہاں
جو کجھ پچھیا سہتی اتے پچھے تی منے گل نوں ہوڑ مکاوناں ہاں
اتے کاکیاں جاتکاں جمدیاں نوں بانگ کن وچ پوچہ سنافناں ہاں
جھوٹھیاں حاسداں نہ انہاں نشر کیا نوں استغفا نتیجی پھکا وناں ہاں
برکت اپنے پیر استاددی تے تینوں رحمناں سب سناوناں ہاں
ٹونے سائے تے جن دے کرلی جھاڑے بال لو بیا نال فولاوناں ہاں
مسہل حب اللہ دا دے کے تے پنڈا او گنا ندا سرول لاہوناں ہاں
کاہی کٹ ماجوئیں پھنکڑی دی رحم رن دا خشک کراوناں ہاں

دلد بوچہ جے شوق خدا ہووے انت اللہ دا ذکر کراوناں ہاں
کھنگ کھرک تے ساہ تے اکھڑی سول دندی پیڑ گواوناں ہاں
قولنج پیتذق تے محرقہ تپ اوہنوں کاہڑیاں نال گواناں ہاں
شوہدیاں عاجزاں بھکھیاں ننگیاں نوں روہدے نام وہتاوناں نہاں
ہووے پسلی پیڑ تے ادھ سردی اوہدا گناوں اٹھویں پاوناں ہاں
ادھرنگ مکھ بھوں گیا ہووے جبد انیشہ حلبے دا کڈھ وکھاوناں ہاں
ڈھڈ پیڑ نوں لون جوائن دیکے ابتانیاں لمیاں پاوناں ہاں
جھولا مار جلے جیہڑیاں روگیاں نوں سوئے تیل سوہانجناں لاوناں ہاں
برص سرخ سفید یا سیاہ زنا منضج بانہہ دا فصد کراوناں ہاں
بانا روگ ہووے جیہڑے شخص تائیں اوسنوں لٹھی دھیلاوناں ہاں
لمے ساہ جے ہون ہشکوریا نتے منہ وچ دودھ تے شہد چواوناں ہاں
جس کچا کڈھاوناں تن ہووے گھگھر ویل دبال پلاوناں ہاں
تیس باہیں یا جیہڑیں سٹ لگے سبھی صابناں لیپ کراوناں ہاں
بول بند ہووے نلیں بین ٹیپیاں پانی کیسوں دا تتا پاوناں ہاں
تشیکو اندرانتیاں والیاں نوں تلی باکری بھن کھواوناں ہاں
رن مرد نوں کام جے کرے غلبہ دھنیاں گھوٹ کے چا پلاوناں ہاں
نامردنوں ججیہ وہیٹیاں نداں نیل کڈھ کے نت ملاوناں ہاں
اتیسار بناہیاں شوکل جس نوں اسبغول گھت پھکاوناں ہاں
ماشہ اک افیم دا کھائیکے تے خبردار ہوشیار ہوجاوناں ہاں
اڈپاستوں ڈھال کے ڈھونڈ آندا جس نوں اپنا یار بناوناں ہاں
جدوں ہوا داس جا منہ پھیرے ہیں بھی اوس نوں دل ہٹاوناں ہاں

قلب سنے لطیفیاں نور ہووے راہ حق دا کھول وکھاوناں ہاں
سرسام سوداز کام نزلہ ایہ شربتاں نال ہٹاوناں ہاں
سل نفع اتے استسقا ہووے لحم طبل تے داؤ وسحاوناں ہاں
دولتمند جے مفت دی چیز چاہے وہنوں ٹھگ کرانال اڈاوناں ہاں
لوت پھوڑیاں اتے گھنبیر جھنبل تیل لاکے جڑاں پٹاوناں ہاں
مرگی ہوس نال لاہ کے پیر چھپتر رکھ نک تے چا سنگھاوناں ہاں
دل کسیدا جے پریشان ہووے سداں ڈھولیا نال نچاوناں ہاں
بانہہ ٹک جائے ٹنگ مٹک جائے تاریپن دا تیل ملاوناں ہاں
اٹھاراں جنس جذام نوں دور کراں چار دھات اکسیر کھواوناں ہاں
پووے دھرن تے پیٹ مروڑ لگن ملکے وکھیاں ناف چڑھاوناں ہاں
جان اٹکی لہے جے نہ نکلے کر کے وضو یٰسین سناوناں ہاں
سنڈھ رن دا کراں علاج پکا ناڑ گٹے دی ترت چھڈاوناں ہاں
سول لن نفس جو کلیں ہون پیڑاں تباں دیکے ذرا دباوناں ہاں
پیڑ ہوندی ٹک نہ کھان دیوے اوہنوں گھت تنبور چڑھاوناں ہاں
جیکر مردنوں لن دی حب ہووے کٹھو کٹھ ہتھ جیہ تمت پھڑاوناں ہاں
جیکر کسے نوں یاد فرنگ ہووے رسکپور نے لونگ کھواوناں ہاں
پرمیو سوزاک تے چھاہ موتی اوہنوں اندری جھاڑ اکراوناں ہاں
جیکر کسے نوں عشق دی چاٹ لگے وہنوں عشق دا مزہ چکھاوناں ہاں
ٹکھناں اسدے مکھ جوڑ کیتے ہکناں اوہدے ہک لاوناں ہاں
اہنوں سامنے بیٹھ کے جوڑ مجلس ہووے گلاں نال پیار سناوناں ہاں
جس وقت اوہ پھیر درست ہووے گلے نال پیار لگاوناں ہاں

جیہڑی دے سند ابھیت نہ دسے اوہنوں پھیر نہ مول بلاوناں ہاں
وارثشاہ جیہڑی اٹھ بہے ناہیں اوہنوں ہتھ بھی مول نہ لاوناں ہاں

دربیان نباتات وخواص وفوائد ونامھے آنہا گوید

۸۷۷ ہور ویدگی جنگلی بوٹیاں دی سہتنے کھول سنا دئی اے

۸۷۸ وکھو وکھرے اثر تے نام جہڑے اک اکدے سبھ سمجھا دئی اے

۸۷۹ پیدا وار رضا دی باہجہ حکمت اینوں نہیں ایہ گل گوا دئی اے

۸۸۰ علم ہنر بھی وقت سر ظاہر کرسیے ہوندے وس کدی چھپا دئی اے

۸۸۱ تینوں سار کی کملی اے جٹیئے نی اینویں عمر نا سیں ونجا دئی اے

۸۸۲ گنھلا گناں دا ایہ سر پیرا دا رو نویں توں نواں بنا دئی اے

۸۸۳ چوداں طبق فقیری وچہ تکلی آون نظر جے جہات نفس پا دئی اے

۸۸۴ جہاڑے کوٹ کچلول دے گھبراندے حکم ربدے نال وکھا دئی اے

۸۸۵ بادشاہ دا لکھے نے لکھ فقراں آوے مہر تے کسے نوں چا دئی اے

۸۸۶ تینوں دساں علم شناسیاں دا ایہ گل نہ دلوں بھلا دئی اے

۸۸۷ مشک عشق دی پھل توحید بوٹی دونویں کٹ کے جہنوں سنگھا دئی اے

۸۸۸ برکت نال سچے سائیں صاحب دے فی ست جرم دا روگ گوا دئی اے

۸۸۹ بوٹی آدمیت سندی بیٹھ دیکھے سوہنا رنگ نے روپ وٹا دئی اے

۸۹۰ پتر صدق یقین گھوٹ کے تے رس نال ایمان ہیا دئی اے

۸۹۱ وڈی کیمیا ایہ اکسیر نسخہ سونا پتھروں ترت بنا دئی اے

۸۹۲ ہور جو روگ ہے جان کڈیئے اینویں بھڑکنے کسینوں لا دئی اے

۸۹۳ بوٹی سونف تولا ترہ تریں قطرہ اکھیں بھیا نوچہ چوا دئی اے

۸۹۴ اللہ فضل کرے روشن ہون دیدے نور چانا نظر وکھا دئی اے

۸۹۵ دھدھرونی اتے فرید بوٹی پٹ نال جیدڑوں ملا دئی اے

۸۹۶ آون نت ایہ کم سپاہیاں دے لٹے سپنے ترت کھوا دئی اے

۸۹۷ سنگھا دلی تے گورکھ پان بوٹی بہو پھلی بیتیج تے چا دئی اے

گیا زور جوانی دا پھیر آوے بڈھے مرنوں جدوں کھوا دئی اے

۸۹۹ گکھ مار شنگرف بانسی وچہ بوٹی ڈکا داہدلٹے رو گنوں پا دئی اے

۸۹۸ لک پیر دیکاں پنوار بوٹی جنگی گھوٹ کے لیپ کرا دئی اے

۹۰۱ عقرقرحا گرسیٹھی تے اک سہتی دندہیر تے کٹ ملوا دئی اے

۹۰۰ گدڑ دا کھ کھلا ترا ارتھ کے تے ادھے سر دی پیڑ ہٹا دی اے

۹۰۳ جلکندری تے گھوڑے بال بوٹی اتے اندرانی نال پا دنی اے

۹۰۲ اینوں دردشقیقے دا دور ہوئے ادھے سر دی پیڑ ہٹا دئی اے

۹۰۵ روہیڑے وڑٹی تے بکرین بوٹی نت عاجزاں بھکھیاں چا دئی اے

۹۰۴ پیسہ ردو ہدک ہرن کھری اندر اتے روگ سرسام چلا دئی اے

۹۰۷ ارنی نیل کھٹی بھبتر ہور چھکن چاندی مار کے ترت وکھا دئی اے

۹۰۶ ضعف جگر تائیں ہا ونویں دور کریئے اکدو گکھ بھاویں کھوا دئی اے

۹۰۹ سیس ملکی تے چھت میل بوٹی بوا سیر مویسیاں لا دئی اے

۹۰۸ بوٹی بھوڑ بھر نگ نفس گھوٹ گیتے غشی اتے خفتان گوا دئی اے

۹۱۱ گھگھر ویل تیلن بیج تمیاندے وکھو وکھرے کٹ رلا دئی اے

۹۱۰ بنہ وچہ دھراک دے ہون شافی رحم حیض دا بند کھلا دئی اے

۹۱۳ بھوگنی کلانج نوں گھوٹ کے تے بھس ڈلیاں تیک کھوا دئی اے

۹۱۲ پارہ مار وچہ سنیا ناس بوٹی جوواں سر دیاں سبھ گوا دئی اے

۹۱۵ کشتہ مار فولاد فرید بوٹی ضعف باہ تے نت کھوا دئی اے

۹۱۴ گھول مشک کافور تے لنگ کیکر شہوت ن دی بہت گھٹا دئی اے

۹۱۷ برا روگ کمبخت دکھو تریدا دار وا وس ڈلانج بنا دئی اے

۹۱۶ بوٹی گوڑ گندل وچہ دیکھے نزنا مار عقیق کھوا دئی اے

جدھی سرت نئے ہوش نہ رہے تائم داغ اک دماغ وچہ لادئی اے
رس برگ انڈ نمولیاندی دے کے نشہ افیم چھڈادئی اے
تر دکھ تے سو جکھ تپ کھانسی سنگھ نپی رس عمر رلادئی اے
بانسہ شاہ دیوی جل پتری نوں گرہب کھٹھر نے کان کھوادئی اے
ریشہ اتے زکام نے گاؤ دنتی گدڑ واکھ کھنبو رکھوادئی اے
نیٹرے وچہ جے لہو فساد ہووے پت پاپڑی رس پوادئی اے
نسخہ ابلوادیہ کچور مرچاں بادی قبض دی مرض ہٹادئی اے
کھکھڑے کھنگ بوچہ اوہ مار چیزاں مرہ دین جے ذرہ چکھادئی اے
اگ وچہ گھیر تال نوں مار کے تے روگاں ڈاھڈیاں نوں ونادئی اے
جیہی فقر درویش دی خورش بوٹی تینوں اوس دی خبر سنادئی اے
خلقت رب دی تے نت دیا کریں اے جیو کسیدا ناہ دکھادی اے
ہو یا مہر دیناں بھر پور بھانڈا دیا واناں نوں پئے دعادئی اے
توں بھی منگ ہوکجھ منگنی ایں منہوں سنہہ تینوں ٹھنے چادئی اے
جیہڑا الچی اتے بدکار ہووے کدی کول نہ بہن نوں جادئی اے
پنجاں پیراں دی سانوں تھاپنا ایں ساہوں ہونہ پٹھ دکھادئی اے
بڈھا مرد جے کرے جوان ہٹی اہدے واسطے قبر کڈھادئی اے

پانی چھل انار دارں درنے شرمگاہ دے روگ گوادئی اے
بوٹی کرڑ تہیاں تے ہتھ جوڑی سنکھیا بھی نال رلادئی اے
افیون گولی وچہ رس کامن دمہ ساہ تے گھن کھوادئی اے
رس الڈھ کھینے پت بھیکڑا اندا بلغم روگ کھنگھار ہٹادئی اے
لوٹر پاپٹری اتے جل لین بوٹی رنگھن وادا روگ ہٹادئی اے
چھل ہنگھڑاں دھریک چھانا بلکتھ جو انتھ بھی پادئی اے
پانی پت دھتولے تے بھسر بداہوے ہک تے کڈھ پوادئی اے
سبھ گولیاں دے وچہ جام عشق دیاں قلعہ کوٹ ہشدھات اڑادئی اے
دھمول نے ترکتھ کھل اکاں ڈھڈ بیٹر نوں ایہہ دوادئی اے
میوے عیرہ رخت دا مار کھکا کتنے نفس دا ہلک گوادئی اے
وڈی پہنچ والا جس نفس دھاریا میں نام لیندیاں سیس نوادئی اے
فضل رب بھیا وت کھتراں نوں دو دتراں نال رلادئی اے
برکت نال میراں محی الدین دیئی کلی این دی ایں بھوادئی اے
حاجتمند دنیا داراں روگیاں نوں نام نبدے فیض پہنچادئی اے
ہوندے وس نہ جند توں فرق کریئے جدھے نال ہیا بدوی ہادئی اے
اہدا کم تمام ہوگیا جانوں مردہ فجر یا شام دفنادئی اے

اوہلے لکھ دے لکھ ہے بھاگ بھریئے گل ہس کے نہ گوادئی اے
وارث شاہ فقیر نے پیر کولوں نیت نال مراد دبوادئی اے

کلام سہتی

لکھ ویدگی ویدلگا تھکے دھروں ٹٹڑی کسے نہ جوڑنی وے
تیریاں منتاں اتے احسان کیہا گنڈی اوسدی کسے نہ توڑنی وے
کرامات ہووے پھریں منگدا کیوں جندو چہ ناحق دے بوڑنی وے

جنھے قلم تقدیر دی وگ چکی کسے ویدگی نال نہ موڑنی وے
جس کم وچہ ٹٹہری ہووے چنگی سو نی خیر اساں ہن لوڑنی وے
سنئی آکھدی راولا مکر یاوے جڑھ جو ٹھدی ہے کھوڑنی وے

نہاں سدباں پچھیاں ویدمیوں تیری بدگی کسنے لوڑنی وے
آئی ہوئی قضا خداؤں کسے ہٹکنی تے نہیں ہوڑنی وے
جیہنوں مرض پچھان کے لبھ لئیں تیری حکمت ہے چا چوڑنی وے
وارث شاہ آزار سب ہو رہے مڑدے ایہ قطعی کسے نہ موڑنی وے

جوگی دی گل

کلام جوگی

من ٹھنک ٹھنک حکم ہویا گل فقر دی نوں ناہیں ہتی اے نی
ہووے خیر تے دیہی دا روگ جائے نت پہننے کھائیے دسی اے نی
میٹھ بنھ فقیر تے صدق کیجے ناہیں ٹوپیاں سہلیاں کسی اے نی
مکھ کھول وکھاناں ہووے بن جنگی آلی بھولی یانی ایں سسی اے نی
پاک اساں دی ہووے خوشی نائیں راضی ہو گھر بار وچہ دسی اے نی
صلح کیتیاں فتح جے ہتھ آوے کمر جنگ تے مول نہ کسی اے نی
جو کہن فقیر سو رب کردا آکھے فقر دے توں ناہیں نسی اے نی
بھلا ہرا جو ویکھنے میت کر بیے بھید فقر دا مول نہ دسی اے نی
دکھ درد تیرے سب جان کڑہیے بھید جیو دا کھول چا دسی اے نی
رب آن سبب جاں میلدا ئے خیر ہو جاندی نال لسی اے نی
صدق نال فقیر دے قدم چھوہ لئی حسن گمان سر سسی اے نی
تیرے درد دا سب علاج میتھے وارثشاہ نوں بھید چہ دسی اے نی

سہتی دی گل

کلام سہتی

سہتی گج کے آکھدی چھڈ جٹا کھوہ سبھ نوالیاں سٹیاں نی
ایہ رمز نہ سنی اے راولا وے رناں جٹیاں نمہ سب جٹیاں نی
لدن ویدحکیم بن آونا ایں گلاں کیتیاں بھواں اکٹھیاں نی
گھر جٹاندے منگ نہ ڈھیو فی منگ ٹے بھیوخوجیاں مٹیاں نی
کتنے چھیڑ کے ویہڑیے مگر لاؤئیں میں بہنناں پلیاں پھٹیاں نی
چھڈن سرخ سفید نہ سبز میلا ایہ جھریاں نیل دیا مٹیاں نی
کتے دیں ہلارے کتے کرن کالے کتنے بھیر نہ وسہدیاں ٹیاں نی
ڈوماں راولاں کتیاں جوگ گیاندیاں جیبھاں دھر وس شیطانے جٹیاں نی
مور سب دیاناں ٹھگ کھادیاں نی پرایس ویہڑے بوچہ جٹیاں نی
تیری پیری فقیری سب کھولدیئے ساڈ بینال جے ہوں اپٹھیاں نی
اساں اینتی گل معلوم کیتی ایہ جٹیاں ملک دیاں وٹیٹیاں نی
ناراں مرداراں گلاں نیریاں نی تند دے وانگ کھلارکے سٹیاں نی
جنہاں جٹیاندے نال اڑی بدھی اونہاں کچھ نہ کھٹیاں کھٹیاں نی
پراساں بھی جنہانوں ہتھ لایا اوہ بوٹیاں جڑھ ٹاں توں پٹیاں نی
تیرے جیہاں چالاک کھڈراناں نوں اساں ماریاں گھتکے ڈبیاں نی
تولے ڈھڈ تے عنلدی مار ہتی چھاہاں پین نہ ہیاں کھٹیاں نی
ہن جو گیا کریں پکھنڈ کیسے تند دے وانگ ناراں نیریاں کٹیاں نی
وارثشاہ نہ مار ہن ہورناں نوں جڑہاں اپنے آپ دیا پٹیاں نی

ے جاٹ عورتیں تو اچھی ہیں باقی سب مصیبت ہیں۔ ے جن کو ہمارے ہاتھ لگ گئے ان کو بیخ سے اکھاڑ دیا۔ یعنی ساری عمر یاد کریں گی۔ ۱۲

جوگی دی گل

کلام جوگی

ہوئی سہج سبھا دی گل کیہے ناہیں کرکے بولئے گجی لے نی
دھیان رب تے رکھ نہ ہو ننی لکھ اوگن ہوون تاں کجی اے نی
چوداں طبقاں دی خبر فقیر رکھن منہ تنہاں نوں کا سنوں کجی اے نی
ساری عمر جے پلنگ تے رہن ڈھٹھی ایسے عقل دینال کو جی اے نی
جنہاں جھوٹیاں نال ایہ مکھ ڈٹھا پھیر اونہاں نوں کا ہنوں بھجی اے نی

لکھ جٹ نے لے پھرے کوئی کردا تے رب دے با ہجھ نہ رجی اے نی
اسیں نظر کریئے تڑت ہون چنگے جنہاں لگ گیا تے جا وجی اے نی
جنیدے حکم وچ مال تے جان ہووے اوس نتوں کا سنوں تجی اے نی
شرم جیٹھ تے سوہریوں کرن آئی منہ نفر اتوں کا سنوں کجی اے نی
وارث شاہ تدھ عشق دی نبض دسے جدوں اپنے آپ تقیں تجی اے نی

سہتی دی گل

کلام سہتی

کیہی ویدگی آن جگایو ئی کس ویدنے دس پڑھایوں وے
سعلی ٹوپیاں پہن لنگور وانگوں توں تاں شاہ بھولو بن آیوں وے
نہ توں جٹ بنیوں نال فقر ہیوں اینویں منکے گھون کرایوں وے
برے نال دیاں بھیڑیاں وادیاں نی اج رب نے ٹھیک کٹایوں وے

وانگ چوہدری آ نکے بنیچ بنیوں کس چھٹیاں گل سدایوں وے
وڈے دغے تے فند فریب پڑھیوں اینویں پاڑکے کن گوایوں وے
نہ توں جمیوں نہ کسے مت دتی تے نہ پٹ کے کسے الایوں وے
وارث شاہ کر بندگی بندگی نوں جس واسطے رب بنایوں وے

جوگی تے سہتی دا جھگڑا

مناظرہ جوگی با سہتی

تیری طبع چالاک ہے چھیل چھبیلی چوراں وانگ کی سہلیا نسلیا نی
کسے ایس نوں چا مسان گھتے پڑھ ٹھوکیاں سار دیا کلیاں نی
حجب کراں میں جتن جھڑ جان کامن انی کملیو ہو نہ ڈھلیا نی
کیہا جوگی نے روگ سب ہن دیواں سانوں رب سچے خبراں گھلیا نی
ہتھ پھیر کے دھپ نے کراں جھاڑا پھریں نین نے ماردی کھلیاں نی
رب بد پکا گھر گھلیا جے پھر و ڈھونڈ دے پورب دے ولیاں نی

پیرین بلیاں ہیں پھرندیاں وے تیری جیبھ ہریار ڑی بلیاں نی
سہنس دھوپ اتے ہور پھل ہر ہل ہرے سینہر دیاں جھمکاں گلیانی
سانوں رب نے ایہہ توفیق دتی اینویں ماردی پھریں لھیاں نی
حکم کردتاں علاج کراں ایس ردگدیاں گلاں اولیاں نی
کیہا روگ ہے دس ایس وہٹڑی نوں اکے ماردی ایں ٹرپلیاں نی
وارث شاہ پریمدی پڑی گھتنی نیناں ہیر دی کچیاں پلیاں نی

؎۱ پردہ پوشی کرنی چاہیئے۔ ؎۲ جن بیماروں پر جا پہنچیں ؎۳ کس واسطے پوشیدہ کریں۔
؎۴ پ۲ ع۔ تم یاد رکھو مجھ کو اور میں یاد رکھوں تمکو اور احسان مانو میرا۔ نہ ناشکری کرو۔ ۱۲

کلام سہتی

سہتی دی گل

میرے نال کی پیا ہیں وَیر چاکا منتھا سو کنا نو لنگ کی ڈاہیا ای
ماں باپ گور و گھر چھڈیا ای کسے نال نہ توڑ نبا ہیا ای
کسے جوگڑے پکڑ کے کنو فقیر انجاں گکو ہڑا ایہا ہیا ای
پیٹ اپنا رکھ کے آپ پالیں کتے رن نوں چا ترا ہیا ای
آکھنی ہوں ٹل جاہ سا کھوں کیہا آن کھنڈ بنا یا ای
ایویں گھوکے ملک نوں پھریں کھاندا کدی جوترا مول نہ واہیا ای
ڈبی پور دیا پچھل ولیا وے سا نال کی چغر وہ چائیا ای
بڈھی ماں نوں رنڈڑی چھڈ آیوں اوہدا عرشے کنگرا ڈھا یا ای
سواہ لایاں یان نہ اللہ دیسے ایویں کپڑا چھکڑا لاہیا ای
وارث شاہ میاں اوتھے اک جمے جتھے عاشقاں جوترا لایا ای

کلام جوگی

جوگی دا جواب

مان متی نالے دپ گمان بھریئے بھیڑو کاری اے گرب گہیلی اے نی
ایس حسن داناں گمان کریئے مان متیئے نین سر میلی اے نی
ملے سر نوں نال وچھوڑدی اے ہتھوں وچھڑے سر نوں میلی اے نی
ایہ جٹی سی کونج تے جٹ الو پری بدھیا جے گل تیلی اے نی
اٹھے فند فریب نے یاد تینوں کسے وڈے لے سنا دی اے چیلی اے نی
تیری بھابی دی نہیں پرواہ سانوں ٹٹے ہیر وانگ سہیلی اے نی
کیہا ویر فقیر دے نال چایو چھپا چھڈ انو کھی اے لیلی اے نی
وارث جنسد ینال ہجنس سونہدی بھوڑ نا زناں گدھے نہ میلی اے نی

شنیدن ہیر کلام جوگی و سہتی را

ہیر کن دھریا ایہ کون آیا کوئی ایہ تاں ہے درد خواہ میرا
متے چاک ہیرا کیویں آن میلے کسے نال سبب اللہ میرا
میرے آکھنے نوں بھانویں منیو سو مہربان ہو بابے پرواہ میرا
ہمراز با ہجوں کون کہے رمزاں پوندا ہور تے نہیں وساہ میرا
اوہدے باہجہ مجال نہیں غیر سندی کہے ذکر جو خواہ مخواہ میرا
جیہڑا اٹھو زنازن مینوں آکھدا اے اتے گدھا بنایا سو چاکھیڑا
میں نال وسدیاں اٹھ کراں جھگڑا ہور پیش نہیں جاوندا واہ میرا
مناں کن پڑا کے میں رانجھے گھت مندراں لیاتے راہ میرا
کڑیاں جوگیدی گل رڑکاندیاں سن بھانویں سر چڑھیا بادشاہ میرا
نیاں جان پچھان دے کون سمجھے بولے بولیاں جج وارث شاہ میرا

کلام کردن ہیر با جوگی

بولی ہیر وے اڑیا جاہ ساکھوں کوئی خوشی ہووے ہسیئے کیوں نی
پردیسیاں جوگیاں کملیاں نوں وچوں جیو دا بھید چا دسیئے کیوں

جیہڑا کن لپیٹ کے نس جائے مگر لگ کے اوسنوں دھسئے کیوں — جیتے آپ علاج نہ جانئے وے جن بھوت تے جادوڑے دسیئے کیوں
جیہناں جفانہ جالیا جائے جوگی جوگ پنتھ وچہ آکے نھسئے کیوں — فقر بھاں تے گوڑے ہورہیئے کواری کڑیدینیاں خرخسئے کیوں
جیتوں انت لے ناں اوں ویکھناں سی اہی جو ترے چھڈ کے نسئے کیوں — وارثشاہ جا کے وسیاں نوں آپ خیر دینیاں پھر وسی اے کیوں

کلام جوگی

جوگی نے

اسی فقر اللہ دے ہاں پورے کجھ ہنگ لے اساں تھیں گوریئے نی — کریئے مطلب سبھ جہان پورے تقدیر خدا نہ موڑ سیئے نی
سوال کسیدا مول نہ رد کریئے دن رات ہی رب نوں سو ریئے نی — یار چھڈ کے یار نوں نس جائے نقش لکھ کے جوڑنا جوڑیئے نی
گھر وسدا ویکھ سوال کیتا ایتھے ہور ہی گھور مسوری اے نی — دس وچہ دنیا ستر آخرت نوں جنہاں ندا ہے تنہانوں لوڑیئے نی
ہندے سُنئے اتوں جیہڑے ہون مکر اوہ روز حساب نچوڑی اے نی — دل فقر دا رنج نہ مول کریئے شیشہ چور ہویا جوڑی اے نی
اسی رب دے گھلے دوار تیرے کریں خدمتاں کجھ نہ توڑی اے نی — جیندے نال قلوبدی گل ہووے پھیر اوسنوں تہ وچھوڑی اے نی
گھروں سکھنا فقر نہ ڈم جائے انی کھیڑیاں دیئے غمخوار یئے نی — کرامات بھی لکھ وکھاونانہاں ہاں یہویں فقر نوں نا ٹھکور یئے نی
کوئی اساں تقصیر ہے بڑی کیتی صدقہ حسن دا بخش لے گوریئے نی — جو کجھ سرے سو فقر نوں خیر دیجے نہیں دے جواب چاٹوریئے نی
اسی کھیڑے یار مناونا ہاں دکھ درد دلدار بھی توڑیئے نی — سرتے آئی بلانوں ٹالدیئے حکم ربدے نال جا موڑی اے نی
اڑی نال فقیر دے نہ کریئے غضب نال نہ مکھ مروڑی اے نی — وارثشاہ کجھ ربدے نام دیئے نہیں عاجزی کجھ زوری اے نی

کلام ہیر

ہیر نے

ہیر آکھیا جوگیا جھوٹھ آکھیں کون رٹھڑے یار مناوندا ای — ایسا کوئی نہ ملیا میں ڈھونڈ تھکی جیہڑا گیاں نوں موڑ لیاوندا ای
ساڈے چم دیاں جتیاں کرے کوئی جیہڑا جیوڑے روگ گواوندا اسی — بھلا دس کھاں چریں وچھنیاں نوں کدوں رب سچا گھریں لیاوندا ای
میرا جیو جامہ جیہڑا آن میلے سرصدقہ اوسدے ناؤں دا ای — بھلا موئے تے وچھڑے کون میلے اینویں جیوڑا روک ڈلاوندا ای
اک بازتوں کاں نے کونج کھسی ویکھاں چپ ہے اکے کرلاوندا ای — دکھاں نوالیاں نوں گلاں سکھدیاں دے قصے جوڑ جہان سناوندا ای
اک جٹ دے کھیت نوں اگ لگی ویکھاں آنکے کدوں بجھاوندا ای — دیواں چوریاں گھیودے بال دیوے وارثشاہ جے سناں میں آوندا ای

ے پ ع (ترجمہ) جو کوئی لایا نیکی اس کو ہے اس کے دس برابر اور جب ہم نعمت نہ بھیجیں انسان پر ٹل جاوے اور موئے اپنی کرو ب ۱۲

ے باوجود توفیق ہونکاری ہو جاویں ۔ ے مراد یہ ہے کہ کب آکر بجھاتا ہے ۔ ۱۲

کلام جوگی

جوگی دا قول

جدوں تیک ہے زمیں آسمان قائم تدوں تیک ایہ واہ سبھ وہن گے نی | سب کبر ہنکار گمان لدے آپ و چہ ایانت نوں ڈھہن گے نی

یَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ تدوں آ سرے ایہ سب ڈہین گے نی | اسرافیل جاں صور کرنا پھوکے تدوں سب پسار لڑے رہین گے نی

۹۵۳ باشک ہول نہیں حشر دا احول موسی لنگ کے کھو کھر اکل آپ ترہن گے نی | ۹۵۴ اڈ جان پہاڑ سب ہو ون ریہہ ریہہ وانگ کھنگراں آپ و چہ کھہن گے نی

۹۵۵ آپو آپ معلوم کرلین سبھے جدوں حشر نوں معاملے پہین گے نی | ۹۵۶ بدلے ملن گے کرنیاں بھرنیاں دے اتے عمل نامے ہتھیں ڈھین گے نی

۹۵۷ کرسی عرش تے لوح تے قلم جنت روح دوزخ ستایہ رہن گے نی | دنیا دار نہ رہےگا کوئی ایتھے ثابت فقر اللہ دے رہن گے نی

۹۵۷ دساں حال احوال تمام سارا اسرار و ہناں جو ورتیاں سہن گے نی | ۹۵۸ نالے فال قرآن کتاب وچوں جیہڑے ڈھونڈ رکھن ویکھ لین گے نی

۹۵۹ بول پویگا زمین آسمان موہوں نال حکم حوالڑے گیہن گے نی | ۹۶۰ کھل جان اسرار ہن بند جیہڑے اکھیں اپنی آپ دس پین گے نی

قرعہ سٹ کے پرشن میں لاو ماں ہاں دس ساں اپنا بجو اٹھکے سہن گے نی | نالے تیری کھول کے فال دساں شاہ ہوری سچ کہن گے نی

قرعہ انداختن جوگی و اظہار کردن کیفیت پیش ہیر

جوگی دا قرعہ سٹنا

ہن سنگلی سٹ کے شگن بولاں دیاں سا ہو بیانتے گنا پیاسی نی | تو چھپتیا نال اوہ مس بھناں تدوں وہاں دا جی رل گیا سی نی

اوہ وچھلی نال تو نتال لشکاں جیو دو ہانداد دہانے لیاسی نی | ہن کن پڑا فقیر ہو یا نال جوگیاں دے رل گیا سی نی

اوہ عشق دے ہٹ و کار رہیا مجھیں کسے دیاں چار دا رہیا سی نی | اک وانس سی چھیک چھے ست اوہنوں پھوک ماریاں بولدا پیا سی نی

اوہ آس کر کے مہیں چار دا سی تیرا اویاہ ہویا لڑھ گیا سی نی | توں ناں ان چڑھی ڈولی اوہ ہک مجھیں ٹمک چا کے نال لیگیا سی نی

۹۶۱ سروں لاہ ٹمک بھورا کھس لیا راہ جھنگ سیالاں دے پیا سی نی | ۹۶۲ روندا جھنگ سیالاں نوں رواں ہو یا چھاں اوس دا کسے نہ لیا سی نی

۹۶۳ توں ناں دسیں کھیڑیں اوہ ٹرے جھنگیں رو ندا نال پکار دا پیا سی نی | ۹۶۴ قول لو سدیاں نال چا تدہ کیتا ادسے بول تخن پالنا پیاسی نی

۹۶۵ پنجاں پیراں نے تیرا نکاح پڑھیا کول اللہ گواہ رکھ لیا سی نی | ۹۶۶ ایہ نکاح نکاح تے روانا ایں ایہو شرح رسول نے کہیا سی نی

لہ پ ۲۹ ع (ترجمہ) اور چھوڑ دیں گے ہم خلق کو اس دن فرشتے ایک دوسرے میں اور پھونک ماری صور میں پھر جمع کر لاویں گے۔ ہم ان کو سارے۔ ۱۲

ٹہ پ ۱۲ ع (ترجمہ) یہ ہے وہ دن جس دن جمع ہوں گے سب لوگ اور وہ دن ہے دیکھنے کا۔ ۱۲

ٹہ پ ۱۳ (ترجمہ) تا بدلہ دے اللہ ہر ایک جی کو اس کی کمائی کا بیشک اللہ شتاب کرنے والا ہے حساب ۱۲

ٹہ جس دن پھٹ جائیگا آسمان بادلوں سے ۱۲

۹۶۷ عشق پٹ نرٹیاں سٹیاں سو متھے ہتھ مارے ٹر گیا سی نی
۹۶۸ جھلاں بیلیاں ندی وچ پھرے بھوندا کھانا اوس کولوں رہ گیا سی نی

۹۶۹ ہن چٹھیاں گھل کے سدیا ای ٹلے بال گندائیں نے گیا سی نی
۹۷۰ روک پنج روپے تے اک لڑی بالناتھ دے نظر لیگیا سی نی

۹۷۱ بالناتھ نے اوسدے کن پاڑے درد کسے دے واسطے سہیا سی نی
۹۷۲ روڈ بھوڈ ہویا سواہ ملی منہ تے ذات اوسدی سنگ لگ گیا سی نی

۹۷۳ جدوں لگی تھاپی نہ کجھ رہیا باقی کم اوسدا بھلا ہو گیا سی نی
۹۷۴ بالناتھ کولوں وداع ہوڑیا شہر کھیڑیاں نوں دھا پیا سی نی

۹۷۵ موجو چوہدری دا پت لاڈلا سی زری پٹ ہنڈاوندا پیا سی نی
۹۷۶ ہن لنگ لنگوٹ تے ہتھ کھپر ہوے ناد وجاوندا پیا سی نی

اج پنڈ تسادڑے آن وڑیا اجے لنگھ کے اگاں نہ گیا سی نی
وارث شاہ میں پتری پھول ڈٹھی قرعہ ایہ نجوم دا پیا سی نی

کلام جوگی

چھوٹی عمر دیاں یاریاں بہت مشکل پتر مہر اندے کھولیا نچار دینی
کن پاڑ فقیر ہو جان راجے درد مند پھرن وچہ بار دے نی

رناں واسطے کن پڑا رلیجے سب ذات صفات نکھار دے نی
بھلے رناں دے نیک نصیب ہوون سجن آن بیٹھن کول یار دے نی

دھن مال گیا سر وکھ کر کے دید باز عاشق دید بار دے نی
وارث شاہ جاں ذوقدی لگے گدی جوہر نکلن اصل تلوار دے نی

سوال و جواب ہیر و رانجھا

اک جٹ دے کھیت نوں اگ لگی ادھے واھڈیاں تے نہ گاہ ہویا
لادی ہار رکھے سبھ وداع ہوئے ناامید ہو کے لبھے ساہ ہویا

جیہڑے باز توں کانگ نے کونج کھوہی صبر شکر کر باز فناہ ہویا
اینویں حال ہے ایں فقیر دا نی دھن مال گیا تے تباہ ہویا

کویں صدق تے کم معلوم ہووے تیرا رب رسول گواہ ہویا
دنیا چھڈ اداسیاں پہن لیاں سید وارثوں ہن وارثشاہ ہویا

مقولہ شاعر

ہیر اٹھ بیٹھی پتے ٹھیک لگے اتے ٹھیک نشانیاں ساریاں نی
اینہاں جوتشی پنڈت آن ملیا باتاں آکھدا خوب کراریاں نی

پتے وچھلی دے ایس ٹھیک دتے انے میں بھی ڈٹھیاں چاریاں نی
لاکی ہو کے ٹمک دی چایا سی جگ جھلیاں بہت خواریاں نی

خبراں ہور بھی عجب سناوندا اے گلاں گھر دیاں خوب تاڑیاں نی
وارثشاہ ایہ علم دا دھنی ڈاہڈا کھول کہے نشانیاں ساریاں نی

کلام ہیر با جوگی

بھلا دس کھاں جوگیا چور ساڈا ہن کیہڑی طرف اٹھ گیا
ویکھاں آپ ہن کیہڑی طرف پھردا اتے مجھ غریب نوں کٹھ گیا

دکھ یار دا ہو یا نفور سینے سُنج پھل کے اج ہی تر ٹھ گیا
رٹھے آدمی گھراں وچہ آن ملدے گل سمجھ جاں بڈھڑی مٹھ گیا
تینوں سانگ وچھوڑیدے نے خم اتے تویں اوس دا گھاہ نہ چھٹ گیا
گھر یار تے ڈھونڈ دی پھریں باہر کسے محل نہ ماڑیاں اٹھ گیا
کوئی ہوئی خطا ہے نذھ کولوں تاہیں یار تیرا تیتھوں رٹھ گیا
کم قسمتاں دے ویکھ جوگیا وے سدھا سو چنا ہوا پٹھ گیا
ملے یار تاں جان خلاص ہووے ساڈا کالجہ سل کے لٹھ گیا
گھراں وچہ پوندا گناں سجناں دا یار ہوونا ہیں کسے گٹھ گیا
اکھیں کھود لکے ویکھ نوں وچہ آنگن یار اندر رے نہ کسے گٹھ گیا
باہجھ یار دے گھڑی آرام ناہیں پکڑ چھری تے کالجہ کٹھ گیا
سانوں چین آرام تے صبر ناہیں سوہنا یار جدوں کنارکھ گیا
بلاڈ کے دیہ دیدار پورا وارث شاہ نہیں کتے اٹھ گیا

کلام جوگی

جوگی دی گل

تیتھوں سچدی گل جے پچھنی ہیں کن لائکے سن پیاری اے نی
سارے گھنڈ نوں کھول کے ویکھ نیناں نی انوکھیاں سانوں وائیے نی
ایس گھنڈ وچہ بہت خواریاں نی اگ لاکے گھنڈ نوں ساڑ دیئے نی
گھنڈ عاشقاں دے پیٹے ڈوب دیندا ایناں ناڑ پنجرے وچہ واڑ دیئے نی
گھنڈ انہیاں کسے سوجا کھیاں نوں گھنڈ لاہ منہ اتوں لاڑ دیئے نی
میں تاں کھول کے بات سناوناں ہاں ایس بات نوں سمجھ بیچاری ایں نی
گھنڈ کھولکے کراں بیان ذرا یار نظر آوے رتے ڈاری لے نی
گھنڈ حسن دی آب چھپالیندا اتے گھنڈ والی رڑے مار یئے نی
تدوں ایہ جہان سب نظر آوے جدوں گھنڈ نوں ذرا اتار دیئے نی
وارث شاہ دبیئے موتیاں نوں پھل اگدی وچہ نہ ساڑ سیئے نی

جواب ہیر

ہیر دا جواب

سُن جوگیا راولا دکھ ساڈا اسیں کچرک دکھ نوں جالئے وے
میاں جوگیا جھوٹیاں کریں گلاں گھر وت تاں کاسنوں بھالئے وے
دل ہیر دے تدوں تدبیر آئی اکھیں ویکھ کے یار نوں بھالئیے وے
گھنڈ لاہ کے ہیر جاں نظر کیتی اوہا یار نہ غیر نوں بھالئیے وے
ایس عشق دا بھیت نہ ہووے ظاہر کسے نال نہ گل نوالی اے وے
سہنی پاس نہ کھولنا بھیت مونے شیر پاس نہ بکری پالی اے وے
اسیں سامنے چور جے نظر آوے کیوں دکھو چہ آپ نوں گالئیے وے
اگ بجھی نوں دھریاں لکھ وچہ بناں پھوک ماری نہ بالئیے وے
سنیاں وڈھیاں جیہا نہ مول مندا غفلت وچہ وقت نہ ٹالئیے وے
ہیر ویکھ کے ترت پچھان لیا ہس آکھدی بات سنبھالی اے وے
موہوں نکلی گل خوار ہوندی نال عقل فساد ہٹالی اے وے
اوتاں بہت ہی عقل شعور والی ایس بھیت نوں کویں چھپالئے وے

لہ ۲۶ ع ترجمہ) اور زمین میں نشانیاں ہیں واسطے یقین لانے والوں کے اور بیچ تمہارے نفسوں کے پس نہیں دیکھتے ۱۲ ۲ سیدھا سوچنا تھا الٹا ہوا ۱۲ ۳ انو کھے سرخ کپڑے ۴ میدان میں ماری جائے ۵ پنجرے میں بند کر کے ۱۲ ۶ موتیوں کو دبانا نہیں چاہیئے ۱۲ ۷ سننا اور دیکھنا برابر نہیں ہوتا ۔ ۱۲

ویکھ مال چوراں کے پیا ٹلکر راہ جاندڑے کوئی نہ بھالئے وے
بھاویں بچھ کے لوگ نکھٹ جائے بھید جیو دا کھول نہ ڈالئے وے
عاشق سوئی جو دکھ نہ کرے ظاہر جو کجھ سر تیتے بنے سو جالئے وے
وارث شاہ ملکھایاں مال لدھا چلو گجیاں بدر پوائی آئے وے

کلام جوگی

کیہی دسنی عقل سیانیاں نوں کدی نفر قدیم سمہالی اے نی
لکھیا عشق کتاب وچ ایہ مسئلہ نیوں عاجز اندیاں پالی اے نی
گودڑی بال ڈھنڈورا جگ سارے جیوں سمجھ لے کھیڑیا نوں لئے نی
ایس حسن دا ناہ گمان کریئے نی محبوب دی چال کچالئے نی
کھنڈ پلیئے ہجر دیاں لوکھٹیاں نوں ہتھوں غضب دی اگ نہ بالئے نی
دولتمند نوں جاندا سب کوئی نیوں نال غریب دے پالئے نی
شرم پال وکھائیے لایاندی لجاں کھت کے کھوہ گالئے نی
ایس عشق میدان دی گھٹڑینوں نال مہر دے پاس بہالئے نی
جے اوہ کرے سوال دیدار والے نال شوق دے ویکھ وکھالئے نی
وارث شاہ ہے عشق دا گاؤ تکیہ انی حسن دیئے گرم نہالئے نی

کلام سہتی

سہتی سمجھیا ابہ رل گئے دونویں لیا گھت فقیر بلایاں نی
آکھے ہیر نوں مغز کھپانا ہیں نی میں تیریاں لیاں بلایاں نی
خیر ملے سو ہسکے لئے ناہیں کسے چوریاں کٹ کھوائیاں نی
ڈرن آوندا بھوتنے وانگ اس نوں کسے کھاندیاں ایہہ بلایا نی
لیکے خیر توں جاہ فقیر فجیا وے بھولیں رلاندیا کیہاں چایاں نی
پھریں بہت پکھنڈ کھلار دا توں ایتھے کیہاں وللیاں چایا نی
جھوٹے جگ جہاندے ہون جوگی کدی انہاندیو چہ صفایاں نی
ایہ ویکھ فقیر نہال ہوئی جڑیاں ایس نوں گھول پوائیاں نی
ایس جوگڑینال نوں کھوج نائیں انی بھابی اے گھول گھمایا تنی
آٹا خیر نہ بھچھیا لئے دانے کنھتوں کڈھ سٹے دودھ ملائیاں نی
مت گھت جگ دھوڑتے کرے کملی گلاں ایسدے نال کی لایا نی
گھن خیر تے جھب ٹر جاہ ایتھوں بار بار تینوں سمجھایاں نی
بھابی چھیڑ نہ ایس بلانوں نی سب آفتاں آن وکھایاں نی
وارث شاہ فقیر دی عقل کتھے اینہاں پٹیاں عشق پڑھایاں نی

کلام سہتی

بھابی قول نہ انہاندے چت لائی ایہ ولی وڈھراں مکیا کھنیڈ لاندے
شکل وینڈیاں سار کرتے پچ آوے نک منہ ان دھونیاں سیڈھ ملاندے
منہ توں گڈا وگھراں نہ کدی تھی اینہاں جوگیاں چھپیاں بھیڈ لاندے
وارث نہیں نہ باران اغنبار والی واہڑی بھوان سر گنیاں مینڈھلاندے

له جو مصیبت پڑے سنی چاہیئے ۂ چھوٹی ڈولیوں میں چودھویں کا چاند چھپا رکھنا چاہیئے ۂ مطلب کہ راز چھپانا ناممکن ہے لیکن پھر بھی چھپانا ہی لازم ہے ۂ لڑکا لبغل میں ڈھنڈورا لبغل میں کہاوت ہے ۂ دوائیں محبت کی چیزیں ۂ پٹا اور ہم نے آسان کیا قرآن سمجھنے کو نا پھر ہر کوئی سمجھے ۂ مکار بدصورت بدبودار ۂ آنکھوں سے پانی بہتے ہوئے بہنا ۂ ناک سے بلغم جاری ۂ سر مونڈے ہوئے زلفوں والوں کو۔ ۱۲

جوگی آکھیا ہیر دی گل
سہتی دا جواب جوگی نوں
سہتی دی گل

کلام جوگی

جواب جوگی

میں کلڑا اگل نہ جانناں ہاں تیں دونویں نناں بھر حبابیاں نی | مال زادیاں وانگ بنا ٹیری پا بیٹھی ایں سرم سلایاں نی
پیر بگڑ فقیر دی دیہہ جھپا اڑیاں کواری اے کیہاں لائیاں نی | دہیاں ربلے رکھ نہ ہونتی غصے ہون نہ کھلیاندیاں جایاں نی
تینوں شوق ہے تنہاں دا بھاگ بھرئیے جنہاں ڈاچیاں بار چرایاں نی | جس ربلے اسیں فقیر ہوئے ویکھ قدرتاں اوس وکھایاں نی
میرے پیر نوں رب توفیق دتی لکھ سنگتاں ٹرگ جس پایاں نی | میرے پیر جیہا نہیں ہور کوئی آساں جس نے سب پہنچایاں نی
میرے پیر نوں جاندی مویا گیا تائیں گالیاں وہنیاں لایاں نی | لکھ بنھ ہنھیار کوارو والے کیوں فقر تے کرنی ایں دھایاں نی
جیہڑے صدق یقین تے رہن ثابت رب بخشدا انہاں لوڈیایاں نی | وارث شاہ او سدا ای جیوندے نی جنہاں کیتیاں نیک کمایاں نی

کلام سہتی

جواب سہتی

پتے ڈاچیاندے پرلے لاونال این پیندا مہنے شامتاں جوڑیاندے | متھاڈا ہیوئی نال کواریاں دے پتریاں لوندیاں جوگیا موریا نوے
تیری جیبھ نبیساں ہتھ اکت اتے چیریں سیدیاں جھوریاں وے | خیر ملے سوٹلیں نال سنی منگیں دودھ نے پان فلوریاں وے
اک دین آٹا اک ٹک چپا بھردین نہ چاٹیاں کوریاں وے | ایس ان نوں ڈھونڈدے لنہ پھردے چڑہن ہاتھیاں تے ہونجوڑیاں وے
ٹھیک مارسوار دے بھوت راکشن جیہڑیاں مہریاں ہون اپہ چوریاں وے | اسیں جٹیاں ہمتوں گھٹ ناہیں جنہاں مجھیاں جنگھیاں توریاں وے
وڈے کملیاندی ساں بھنگ جھاڑی تیتھے کیہا نوللیا نسوریاں وے | ایتھے کون جوگی بنیاں پھرپا انویں اساں گنڈلاں کمیاں گوڑیاں نوے
سوٹا بڑا علاج کونتیاں دا تیریاں کھیڑیاں دے سدیاں طوڑیاں نوے | وارث شاہ فقیر ہن ہویوں ضندی ویکھ زنانوں گھتیاں گھوڑیاں دے

کلام جوگی

جواب جوگی

جیہی سُندی سیں نہی ڈٹھیئیں نی لکھ لعنتاں تیریاں خوبیاں نی | پھٹی اوٹھنی وانگ اڈاٹ گھتیں تو تاں ٹکھیاں کرن مجبوریاں نی
چھاتی وٹویں کس ابھار بائی جھگا پاٹ کے پھٹیاں بوٹیاں نی | وارث شاہ فقیر نوں کرن راضی تائیں بھاگ بھرئیے ہول صوبیاں نی

کلام سہتی

سہتی دا کلام

مڑ مڑاٹھ بلوچ سمجھاوناایں تیری بڑی زبان چالاک ہے وے | تینوں خبر ناہیں او ٹھانوالیاندی سنسی جیہیاں پھرن ہولاکیاں وے

۱ شریفوں کی بیبیاں ۲ گاہیں شروع کیں ۳ چوتڑوں پر زنبور کاٹتے ہیں ۴ یاد کش موذی یعنی چور ۵ بھوری بھینس کا دودھ پیا ۶ تیخ بیلس کاٹ ڈالیں ۷ نادان و دانا ہمارے نزدیک برابر ہیں ۸ طورے نظر آتے ہیں ۹ عورتیں تب ہی اقبال ہو سکتی ہیں ۱۰ پھاڑ کر چھوٹے پستان نکلے ہیں ۔

مٹھے عاشقاں ملے منہ کالیاں نوں عشق آپ ملامنوں پاک ہے وے

سہتی ہیر رانجھا سنے خاوندے وارث پیر بھی جدا غمناک ہے وے

کلام جوگی

جوگی دی گل

کبھی گند[1] فقیر دے نال پھایا ٹھکھیل بے بارا چکیاں نی

اک بھونکدی[2] دو سیری تے چکرا یہ نناں بھابی دونویں سکیاں نی

چخہ چڑھدیاں ہن تے پیر آپے جاپن بہت پیار وچ سکیاں نی

جنہاں[3] بیاں پلکے سرپیں چایاں نال تہلندیاں ناہیں سکیاں نی

جھاناٹا کھر کدیاں کھنگلدیاں نک سنگن ماین داؤکے چاٹرے نکیانی

راتب[4] کھاکے خچرانو چیہ تلیے مارن لت عراقیاں[5] بکب[6] اں نی

آپے کرن سیاپے ایہ مادہ کے تے گل گل دے وچ ایہ پکیاں نی

ایتھے کئی فقیر ظہیر ہوئے خیر دیندیاں ایہ اکتیاں[7] نی

نا اڈھڈ گھر کن نالے دو دھڑکن انتے چاٹیاں کیتیاں لکیانی

لڑو ناہیں جے چگیاں ہوونا جے وارث شاہ لیو دو پھٹکیاں نی

کلام سہتی

سہتی دی گل

انی ویکھو نی رب دا واسطہ جے واہ پے گیا نال کو ہنیاں دے

اسکے واہڈیاں لادیاں کرن چوبرا کے ٹھاہ وچن بیٹھ جھٹیاندے

ہیر آکھدی بہت ہے شوق تینوں بنیڈ پھاہ نہیں نال ڈٹیاندے

مکر ہلاں دے چوبراں لاوچن اکے چھیڑ وچن مکر کٹیاں دے

ایہ پرانیاں لعنتاں ہیں جوگی گدو وانگ لیٹن وچ کھٹیاں دے

وارث شاہ میاں کھاہڑے ناہ پٹی لے کن بلا ٹیاں بدیاں ہٹیاں دے

کلام سہتی باہیر

سہتی دی ہیر نال گل

بھابی جوگیڑے نے بڑے کالنے نی گلاں نہیں سنیاں کنپاٹیاں دیاں

نہیں جوگدی بھوگدی خبر انہاں خبراں جاندے چھلدیاں چاٹیاں دیاں

بھابی ایس سوداگری والیاں نوں خبراں پچھ سن اکدن گھاٹیاں دیاں

رگیھا گیٹھ ودہا کے بال ناخن ریچھ پلیدی لاانگڑاں پاٹیاں دیاں

روک بنھ پلے ودھ ہیں پیون ڈیان چاٹیاں جوڑدے آٹیاں دیاں

کر محنتاں رزق نہ کھاڈ کھا ایہ تاں کھان کمایاں ساٹیاں دیاں

لنگھی چڑھی نوں کجھ نہ چھڈیندی چالاں جوگیاں انوں پاٹیاں دیاں

وارث شاہ ایہ مست کی پاٹ لتھا گانکر لیاں وانگ ہن گاٹیاں دیاں

مقولہ شاعر

شاعر دی گل

ایہ مثل مشہور جہان اندر جٹی چار شے ہی کھوک سوار دی اے

اُن تبندی میں تے بال لیہڑے چڑھیاں کرے لیلڑے چاڑ دی اے

---

[1] گھاس کی سبزی پر مشغول ہو جاتی ہیں [2] عراقی گھوڑوں اور ہرنوں کو لاتیں مارتی ہیں [3] تنگ آگئی ہیں [4] سر کو خارش کرتی کھانستی اور ناک صاف کرتی اور ناک چڑھا کو زمارتی ہیں [5] کھیت کاٹنے کی مزدوری کریں یا زراعت کریں کو پانی لگانے والے۔ ۱۲

[6] گدھے کی طرح خاک میں لیٹتے ہیں [7] آٹوں کے برتن بھر کر جمع کرتے ہیں [8] اور جو لوگ داؤں میں ہیں برائیوں کے ان کے سخت مارنے اور ان کا رزق ہے لوٹنے کا [9] چار و چیزیں سنوارتی ہیں۔ ۱۲

جدوں آوندی جھگڑے دی گل اتے ٹھوڈی گل نوں بہت کھلا دیئے
بنھ جھیڑے فقراں دے نال کردی گھر سانبھدی لوکانوں مار دسے

جتنی لڑن تے جدوں تیار ہوئے پھر چار و چار و چار دی اے
وارث شاہ دو لڑن معشوق ایتھے ہیری سنگلی تکن وچار دی اے

کلام سہتی

(سہتی دی گل)

میرے ہتھ لونڈے[1] تیری لوے ڈونٹن کوئی مار سیاناں ہیلیاں دے
مار اک چپیڑ تے دند بھنوں سوا دآدمی سٹھیاں بہلیاں دے
دند بھنوں چوراہے دیوانگ کھنگر سانوں خوف نہ کھلیا ہلیاں دے
وڈا آن پکھنڈ جگایا ای تینوں خوف نہ اساں ہیر ولیاں دے

اسیں گھڑ ا گئے وانگ قلبوت موچی کمین چاوڑاں نال نوں جھلیاندے
قرضدار قصاب عزرائیل صوت کھلدے پچھلے دن نی گھلیاں دے
جیہڑیاں آن کڑاں بیاو کھاو نائیں کڈھاں مجھ تیری نال کھلباندے
وارث ہیڑ تیرے گھاٹ وانگ چھڑ ہین نال کنکیاں ڈنڈیاں ٹھلیاندے

کلام جوگی

(جوگی دی گل)

تیرے مور لونڈے پہاٹ کھان اتے بیری پھر کدی اج مطہرہے نی
بھو جن سجر اچکھن نوں آن ملیا قسمت جوگیاندی لہر بہرہے نی
سورج ڈھلے تے ٹھنڈیاں ہون چھاواں کرکدی دوپ ہیڑ پہرہے نی
کھا کھاں اڈکے جیبھ منلادنی ایں رالاں بہن جوں مگیکیوں نہر ہے نی
چھبڑ وانگ تیری بیوگڈھ دلیاں تینوں آیا ہے زدم ڈقہرہے نی
اجاڑے خور گدھے وانگ کٹیں گی تینوں بری لیکسے دی دیہر ہے نی

میرا کنتکا لوں نے تیرے چتر طراج دوہانداوڈڈا ابھیڑ ہے نی
پنڈاوٹیئے گھلٹے تمی اے نی لوں لوں تیرا کوڑا زہر ہے نی
ہوکے ویہریاں تہریاں یعنی ایں تینوں چلیا غضب دی لہر ہے نی
پانی وانگ تنارکے کروں ٹھنڈی کڈھ بانساریاں گرمیاں گہر ہے نی
اوہ بھیڈ دے خون نے کسے چڑھ کے نہیں مار لیا کدی شہر ہے نی
وارث شاہ ایہ ڈگڈگی رن کتی کسی چھڈونی ویہریتے قہر ہے نی

طعن جوگی

(جوگی دا طعن)

اسیں صبر کرکے چپ ہو بیٹھے بہت اوکھیاں ایہ فقیریاں نی
جیہڑے درشنی ہنڈی ہی واچ بیٹھے سب چھٹیاں اوہناں نے چیریاں نی
وانگ بڈھیاں کریں بکچنڈ گلاں مٹھے چونڈیاں کوار دیا پچیریاں نی
میں تاں تلھڑی پٹ سٹاں میری ہانگلی انگلی پیسہ ریاں نی

نظر تلے نوں لیاویں کیوں ہاٹے جیندے ہسد ینال زنجیریاں نی
تیں کرد حیا کواریونی اجے دودھ دیاں کھیریاں نی
کیہی ہیندری لگی ہیں آن مٹھے اکھیں بھکدیاں بھون ہنیریاں نی
وارث شاہ فوجدار دے مارنے نوں سینہ ماریاں دیکھ کشمیریاں نی

[1] میرے ہاتھ مارنے پر تلے ہوئے ہیں [2] تیرا مونڈا ہوا مر کھانے کو تیار نہیں۔

[3] یعنی جس طرح گدھے کھیت اجاڑنے والے کو پیٹا جاتا ہے اس طرح پیٹی جاوے گی۔ ۱۲

اشارت نمودن ہیر جوگی را

سینت مار کے ہیر نے جوگڑے نوں کہیا چپ کر ایس کھاونی ہاں
رناں نال ہماری رن ہوندی وِیر ستّیا پھیر جگاونی ہاں
کراں گل گلائیو نال اُسدے گل ایسدے ریشما پاونی ہاں

تیرے نال جے ایس نے ویر چایا متھا ایس دے نال میں لاونی ہاں
کڑیاں سدّ گرائیاں مگر اس دے ہنے تاوڑی ویکھ وجانی ہاں
وارث شاہ میاں رانجھے یار اگے ایہنوں کنجری وانگ نچاونی ہاں

کلام ہیر باسہتی

ہیر آکھدی ایس فقیر نوں نی کیہا گھتیو غیب دا واعدا اے
اللہ والیاں نال کی ویر چائیو بھلا کوارِیئے ایہ بُرا قاعدا اے
پچھوں پھڑیں گی گنگا جوگڑے نوں کون جاندا کیہڑی جاندا اے

ایہناں عاجزاں نوں پئی مارنی ایں ایس جیوندا کیہا فائدا اے
پیر چُم فقیر دی ٹہل کیجے ایس کم وچہ خیر دا زائدا اے
وارث شاہ فقیر جے ہون غصّے خوف شہر نوں قحط وباندا اے

کلام سہتی

بھابی اکّدروں لڑے فقیر سانوں توں بھی جند کڈھیں نال کھویاندے
جان بھابیئے نی فقر ناگ کالے خون ملے کمایاں پویاں دے
ایہناں جھگیاندے کوئی وسنا ہیں گھنے رزق نے واعدے دیوباندے
کوئی دے بددعا تے گال سٹے پچھوں فائدے کی ایہناں جھوریاندے
وہٹی سیدڑے دی فقر ملیٹھا ویکھو کم ایہ خون دے زوریاندے
سینت مار کے یار نوں چھیڑ چایو ول جانی ایں گلاں چوریاندے
ساہن ہکیاندا جان ٹہل کریں کوٹھے سبھو کریں خالی توڑیاندے

جے ناں ہنگدے بھاوی خبر ناہیں کاہ کچھّیئے بھا کستوریاندے
وہٹی ہون پہلے توں رو زوڑیں ایں ٹیکے چاک لاگی مردودیاندے
جبتیاں پٹ پڑاونا نہ ہووے کاہی کھیہ لیجن نال کھوریاندے
لچھو لچھو کردی پھریں نال فقراں لچ چالڑے ایہناں لنگوریاندے
مکر نال لڑکے سانوں گھر و کڈھیں کٹھ ایہنوں چھپنے چوریاندے
بھابی نال فقیر ہمراز ہوئی ایں دودھ پی کے مجھیاں بوریاندے
وارث شاہ فقیر دی رن ویریں جویں مرگ نوں فیر انگوریاں دے

ایضاً

بھابی کریں عاثاں جوگیاندیاں ہتھیں سچیاں پاہنھوڑیاں نی
جیہڑی ڈنڈو کھائیکے کرے آکڑ تینیں پٹ سٹاں ایہ دیاں جوڑیاں نی

۱ؔ فساد گلے بیں ڈالنی ہے ۲ؔ پ ۶ع ۱۴ (ترجمہ) اور جو اللہ اور اللہ کے رسول اور مسلمانوں کا دوست ہو کر رہے گا تو وہ اللہ والا ہے اور اللہ والوں کا بول بالا ہوتا ہے۔

۳ؔ پ ۱۲ ع ۱ (ترجمہ) اور جب پیغمبر بستیوں کے لوگ سرکشی کرنے لگتے ہیں۔ اور تمہارا پروردگار ان کو عذاب میں پکڑتا ہے تو اس کی پکڑ ایسی ہی ہوا کرتی ہے۔

گو روایسے نوں نہیں پہنچ اوتھے جتھے عقلاں ساڈیاں دوڑیاں نی
مار ہلیاں ستاں بھن ٹنگاں پھرے ڈھونڈدا کاٹھ کٹھوریاں نی
جن بھوت تے دیو دی عقل جائے جدوں کے ایہہ چھوڑیاں نی
وارث شاہ فقیر دے نال لڑناں کیہن نہ ہر دیاں گنداں کوڑیاں نی

کلام ہیر باسہتی

ہیر دا کلام سہتی نال

ہائے ہائے فقیر دے نال بولیں بری سہتی اے تیری اموڑ ہوئی
کن پاٹیاں نال جو ضد بدھی پیں ویش تھیں نت نوں جوڑ ہوئی
اینہاں جیہاں نوں چھیڑئیے گل نا ہیں جنہاں عشق تے فقر دی لوڑ ہوئی
جنہاں نال فقیر دے اڑی بدھی سنے مال تے جان دے چوڑ ہوئی
رہی اوت نکھتری رنڈ سنجی جیہڑی نال ملنگاں دے کوڑ ہوئی
وارث شاہ لڑائی دا مول بولن ویکھو وہاندے اوڑ تے پوڑ ہوئی

کلام سہتی

سہتی دا قول

بھابی ایں جے گدھے دی اڑی بدھی اسیں رناں بھی چنچلہاریاں نی
ایہ گنڈیاں وچہ ہے پیر دھردا اسیں بانکیاں چھنچھڑاریاں ہاں
ایہ آپنوں چھیل سداوندائے اسیں ترانداں لدیاں ناریاں ہاں
ایس چاکدی کی مجال ہے نی راجے بھوج تھیں اسیں ہاریاں ہاں
ایہ ہاریا ایس جہان تازہ اسیں روز میثاق دیاں ماریاں ہاں
مرد رنگ محل نے عشر تاں دے اسیں دوتھے مزیداں ماریاں ہاں
جے ایہ ضد دی چھری ہے ہو بیٹھا اسیں رناں بھی تیز کٹاریاں ہاں
وارث شاہ وچہ خلق سفید پوشاں اسیں موئی ئے نگ پچکاریاں ہاں

کلام ہیر

ہیر دا قول

جہناں نال فقیر اندے اڑی بدھی تہہ دھو جہان تھیں چلیاں نی
ہووے شرم حیا انہاں کو ایہناں نوں جیہڑیاں نیک صحبت وچہ پلیاں نی
جنہیڑی خوف خدا دا کو ن مینے باناں ہون گیاں نہاں سویلیانی
کالے منہیاں کلاریاں دہیو بھریاں بھلا کیونکر رہن نچلیانی
پچھے پچھ کھرے رلے ہے سٹرن ہوگا کدے چار نہ لاہیوں چھلیانی
وارث شاہ فقیر توں گنڈیئے نی آکوا دیے راہاں کیوں ملیاں نی
آٹیں کواریئے ڈاریئے نی کہاں جائوں بھکیاں اولیانی
ہیں تاں جانی ہاں تینوں اسوبلے ہنیں حسن گمان وچہ چھلیاں نی
جہناں آپ فقیر اندے پیر پکڑے اوہ ایس جہان وچہ بھلیاں نی
نس ننگدیاں جوگیاں نال لڑکے لتیں دکھیاں ہون کلیانی
جتھے گبھرو ہون جا لکئیں اوتھے پرے ہے مار کے نہیں ہلیاں نی
ہیں اُل وسدی کوئیں دھماں قہر دیاں دیس تے گھلیاں نی

ؔ یعنی جو عورتیں فقیروں کے ساتھ غصے ہو کر لڑتی ہیں وہ بے اولاد اور رانڈ ہو جاتی ہیں۔ اور منحوس سمجھی جاتی ہیں ۱۲

ؔ سفید پوش کو داغ لگانے والی ہوئی کی پچکاریاں۔ مراد نیک کام کو برباد کرنے والیاں ۱۲ ؔ جہاں جوان مرد دیکھتی ہیں۔ وہیں جا پہنچتی ہے ۞

آن جشغا نوانگ کیوں خیال نیویں گلاں کچھیاں چاں الھلیاں نی ۔ لک بدھیاں کدی نہ ہلک[1] جاندا وارث شاہ[2] اندروں ہلیاں نی

کلام سہتی

سہتی دی گل

بھابی نال فقیر دے جھگڑ کیتا حال حال لوکا ساڈوں ماردی اے ۔ جوگی ویکھ کے پان سیچڑھی گاں مان ننڑی خون گذار دی اے

اسیں گنڈیاں نے آپ نیک بندی جھڑی یار ہی یار پکاردی اے ۔ نہیں جاندی[2] یار سو ایہ جوگی اکے کیا نشانڑی باردی اے

لڑے نال میرے نچے تاں لتے نالے جوگی نوں سنیتاں ماردی اے ۔ اج مار کراونی جوگیڑے نوں وارث شاہ نوں پٹی الکاردی اے

کلام ہیر

ہیر دی گل

گھول گھتے کوار یئے ڈاریئے نی منتھا وٹے کنت پڑولی لے نی ۔ وانگ چیچکے تادے خیال پئی ایں ساڈ ے نال توں ایڈ ہمجو لئے نی

کتے سدھ بنا نشانیاں دی اکے جیوندیاں جھوٹھ نہ بولئے نی ۔ سر وکھ کہ چاہڑ یئے چاسولی تاں بھی ایڈ اپرادھ نہ تولئے نی

چنی پاڑ کے بادیاں کیتیاں نی کنیج کواریئے آلئے بھولئے نی ۔ جدیار وانگوں نت رہیں سچی چودی کریئے تے مول نہ ڈولئے نی

ایہاں جیہاں فقر اندے نام اتوں جی جان چا اپنا گھولئے نی ۔ وارث شاہ ہمنوں ہے جھوٹھ دوزخ کنڈی پا انصاف دی تولئے نی

کلام سہتی

سہتی دی گل

بھلا ویں بھابی کیہا کیہ چا یہ بھیا پیٹاں نوں پئی کوہنی ایں ۔ انہوں نیاں گاندے رام لیکے گھاہ الڑے پئی کھنڈ وہنی ایں

آپ بھانی چھیڑدی دھی ودن الویں گنڈیا نوں پئی وہنی ایں ۔ سوہنی ہوئی ناہیں نخرتاں ال غضب چا یا خون خلق دا پئی نچوہنی ایں

آپ چاک ہنڈا ایکے چھڈ آیوں ہن خلق نوں پئی ڈوہنی ایں ۔ آکھ بھائی نوں ہنے کڈھا چھڈوں جیہلے ساڈوں مہنے لوہنی ایں

آپ کملی لوکاں دے سانگ لائیں نخچر وادیاں ڈی کھوہنی ایں ۔ وارث شاہ کسے سن بھگیاں ٹنے نی منڈے[3] موہنی ایں تے چھیٹے دہنی ایں

کلام ہیر

ہیر دی گل

خوار خجلاں رکندیاں پھر دیاں سن کھین دکھیاں ہو دیاں نہ ہوئیاں ۔ آپے دودھ دیاں دھونیاں ملیکھتاں اکے چوراندیاں اسیں ہیچ نہ ہوئیاں

جھدہ چودھری گنڈھی پہ دہان کیتی ایہ الٹ اولیاں نہ وڑ ہوئیاں ۔ بد زیب تے کوہیجیاں کھیڑ ہوئیاں آکے حسندے باغ و چہ مور ہوئیاں

---

[1] دیوانہ کاٹے ہوئے کی دیوانگی [2] شاید یہی اس کا یار ہے [3] لڑکوں کو فریب دیتی اور پھنسنے سے دودھ مانگتی ہے ۔ ۱۲

ایہہ چنچل بلوچ ایلے ٹوب لبھی زمین دفن گھوٹے سن گھوہ ہویاں
بھر جایاں نوں بولیاں مار دیانی پھرن نینڈ یا نوچہ ٹمر ہویاں
اہدی بست وکھونال نخر یانڑے مالزادیاں وچہ لاہور ہویاں
وارث شاہ جہان تے دھم اُہدی جویں سسی دی شہر بھنبور ہے نی

کلام سہتی

گلاں کسیدی نہیں چرا آندی بھابی ایہ کیوں اسانتے دھایا ئی
تیر مار کے نیناندے ایہ جوگی لے چلیا میری بھرجایائی
لڑے جٹ تے کینڈے ڈوم نائی سر جو گیڑے دے گل آیا ئی
ایس مار منتر ویہ یاد تا چان چک دی بیٹی لڑا ئیا ئی
ہن ویکھ لو ایہ ہے الٹ سماں لڑے بھین نے پھڑ ید ابھائیا ئی
ایہ سیدے دامول نہ خوف کھاندی ایس آپ ہی کلا جگایا ئی
آکٹی اے وڈھی اے ایہ پھستا جگد مورا ایس پایا ئی
ہیر نہیں کھاندی مار اساں کولوں وارث گل فقیر تے آیا ئی

مقولہ شاعر

زناں نال نہ آوندے مرد والے سہتی سنے لونڈی دونویں چھٹیاں نی
اڈ نہار نے مہرناں ڈار ویاں جویں نال کبوتراں رٹھیاں نی
کدی قسمتاں اپنے پاسٹر یتوں دونویں کو ڈیاں وانگیاں گھٹیاں نی
شوخ دیدیاں تیز زبان دونویں ایہ بھی عشق دی تیغ نے کٹھیاں نی
لڑن لگیاں تے منہ لال کر کے لوہے لاکھیاں تتیاں بھٹیاں نی
ہن ویکھ فقیر دے کنگلے نوں چیکاں مار کے پچھاں نہ ہٹیاں نی
گنھن میہن پکان نوں اڈ واڈی اتے لڑن دی وار اکٹھیاں نی
مگر لا بیگانیاں پیتراں نس پھیر اپنی دار ایہ نٹھیاں نی
برے کم نوں سدا ایہ کاہلیاں نی کدی ہون نہ دھیر یاں ہٹھایاں نی
آہڈا وانگ لگے زنانیاں لایانی آہموں سامنے پیہڑیاں وٹھیاں نی
فقر نال اولڑا پھیڑیا نی بڑا غضب کیتا انہاں پٹھیا نی
وارث شاہ سوئی ہون بھاگ بھریاں پیرن فقیر دی آن جو وٹھیاں نی

کلام سہتی از روئے غصہ باجوگی

بانا فقر دا ایہن ڈرا و نائیں پا سلیاں تیرھیاں چوہر یا نوے
ویہڑے زدیاں آن کو پت پایو چھیڑاں بھیریاں وہریاں سوہریا نوے
ہوکا دیدگی تے بندھ دیں پڑیاں کٹ گنڈلاں زہر دیاں مہریا نوے
ذاتی نام دی نہیں تا شیر تینوں گلاں کرین باں نوں کھوہیا نوے
مار و مار ابھار ساں گنج تیرا ہوں مٹھیاں ساریاں چھوہریا نوے
نفع مول گوائیکے اٹھ نٹھوں پچھے ونج نوں کھاٹ جوں لوہریا نوے
تیرے جیہاں اچکیاں فہوہد مانوں لبھ لین سوانیاں گوہریاں وے
زراں کھوٹیاں تے کھرباں کھلباں وارث جیہاں صرافاں تے جوہریاں وے

کلام سہتی با باندی رنبیل

سہتی آکھیا اٹھ رابیل باندی خیر پا فقیر نوں کڈھی اے نی
ذرا جھٹیاں وانگ دستھ کریئے جلی ہو نہ آہلکے جڈی اے نی
ایہہ کلمڑا تے اسیں دوئے جنیاں اکو جیڈیاں ہاں ہاں نڈھیئے نی
اکھیں سامنے ہیر دے پھٹ کریئے اہدی بنی حمائتن وڈیئے نی
دے بھچھیا دیہڑیوں کڈھ آپئے ہوہڑا وچہ بوہنہ دے گڈیئے نی
وانگ قلعہ دیپالپور ہو عاقی جھنڈا وچہ مواسدے گڈیئے نی
جھیڑ باں آکڑاں پیا وکھاوندا اے فراویہڑیوں اوسنوں کڈھیئے نی
آٹا گھن کے تے دیئے بک چیناں چوراں لکھ فسادی وڈھیئے نی
اہدی بھگت سواریئے نال تناں موراں بھنئے مار کے اڈیئے نی
دیہڑے وچہ دھریکیئے کلباں تے گٹے گوڈرے رگڑ گھسڈیئے نی
بھر کے دھون اکھلی وچہ دیئے ڈانگاں وچہ زبان نوں ڈسیئے نی
اماں آوے تے بھائی نوں کہہ ہوئے سنتھ اٹھ تے بلی داچھڈیئے نی
آوے کھونوالیاں ہیرسٹے اہدے یارنوں کٹکے چھڈیئے نی
وارثشاہ دینال دوہتھ کریئے آئی اٹھ توں سادی اے ہڈیئے نی

کلام خادمہ

باندی ہو غصے چپ ہو رہی بک چینے داچا اولیریا سُو
پراں لہیں وے چوبرا مریں وچوں گالیں کڈھ کے دبڑیا سُو
لیکے کھپری چوبرا جاہ وچوں اوس ہنٹرے ناگ نوں چھیڑیا سُو
چھبی دے کے گلہ وچہ پشم پئی ہتھ جوگیدے منہ تے بھیریا سُو
دھروٹی ربدی خیر لیجاہ چا کا حال حال کرپلڑا چھبریا سُو
باندی لاڈ دینال چا اکر کے دھکا دیکے ناتھ نوں گیڑیا سُو
اکھیں ڈائنانوانگ پسارپوندی غصہ بنیاچا او گھیڑیا سُو
وارث شاہ فرنگدے باغ وڑکے اوس کلادے کھونوں گیڑیا سُو

کلام جوگی بار نبیل باندی

جوگی ویکھ کے بہت حیران ہویاپیاں دودھ وچہ انب دیاں پھاڑیانی
چینا جوگ چھوٹیاں آن پایوہن چلی ایں کوئے واہڑیاں نی
جیندا ہوے پر انٹھیاں ہنڈا پنڈ نہ بجھے وچہ سہڑیاں نی
غصے نال جو حشر نوں نہیں تپے جیو وچہ کلیلیاں چاہڑیاں نی
جستے نبی دا روا درود ناہیں اکھیں پھرن نہ مول اکھاڑیانی
ڈب موئے فی کابئی وچہ چینے وارث شاہ نے بولیاں ماریانی

ایضاً

جوگی آکھدا باندیئے قہر کیتو سولا نوچہ بازا رکھلاریاں نی
تنے پوشبا لتے انھوں گھوگوڈے آئیوئی اپنی واریاں نی
جیہڑے ڈبے فی کا سبی وچہ چینے ناؤں تہاندے کراں شماریاں نی
او ہو بھچیا گھتیو آن چینا نال فقر دے گھولیوں باریاں نی

سہتی دی گل باندی نال

خادمہ دا جواب

جوگی دا باندی نوں جواب

الیس فقرنوں چا خراب کیتا وڈا قہر کیتا لوہڑے ماریا نی — میرے بھا لوہڑا وڈا غضب ہویا کم ڈوب سُٹیا اینہاں لاڑیا نی

میری کھیری چا پلیہ کیتی پیاں ڈھونیاں سہلیاں ساریا نی — سانوں ہوونے دا نہیں فِکر آئے اساں مہیں سبا لیاندیاں چاریا نی

ویکھو وِچہ بارو دی کوٹھڑی دے سٹ چلی جے رن انگیاریاں نی — وارث خبر ناہیں نیہاں بانہہ باندی اکے جُتیاں اکے چاہاریاں نی

کلام رنیل باندی

باندی دی گل

باندی آکھیا رنق کیوں تند نائیں جھیڑا لانہ دکھاندے کھیاں دا — جیناربے ننہ قرق بنادنا عیب دھریں نہ نرکٹھی جکھیاں دا

چلینا چھال چھلے جتاں سار باندا چینا مول ہے ننگیاں ہکیاندا — ان چینے دا کھائیے نال لسی سواد آوندا انگلٹیاں رکھیاں دا

بنن پنپیاں لیسدے چاولاندیاں مائی باپ ہے ننگیاں بھکیاندا — وارث شاہ میاں نواں نظر آیا ایہ چالڑا لچیاں سکھیاں دا

مقولہ شاعر

شاعر دا قول

چیناں خیرنہ دینا برا جوگیاں نوں مچھی بھلٹھرینوں ماس بہمناں نی — کیف بھگت قاضی تیل کھنگ نوں لئے وڈھ سٹناں ننگ پہمنانی

زہر جیوندے نوں ان سن والے پانی ہلکیاں نوں ہرن ساہمناں نی — سہیا چوہڑیانوں بیاج مومناں نوں موت آپنا انوں اکھیں ڈاہمناں نی

جویں چاو گاڑنا سدھریانوں تے دگریاں نوں اوکھا نِھاہمنا نی — مندی جھڑک یتیم مسکین سائل وانوں ہٹکدینا دیاوانناں نی

سچ جھوٹھیانوں جھوٹھ نیکبختاں نوں رست گویانوں بن الاہمنا نی — کول نقر دے غیر دلیل کرنی سخن عالماندیاں ساہمناں نی

برا روگ بیوقت جیوں شیر مچھی[1] تے اچکڑ پیدا ہونا ضامناں نی — غصہ آیاں عقل ہے نکل ویندا ہندا عقل دا اوکھڑا تھامنا نی

مندا مور کھاندیو چہ واس کرنا پندھ چلینا نال ار گاہمناں نی — بے ریش دے قول دا بار کرنا نے نگرڑے دے پھڑن واماں نی

جویں اگ دا رونویں دودھ کھٹا اتے دیوا تینگ جیون چانناں نی — کسبے ننگ ہے جویں نماز یانوں لگ لادینی جھل کانناں نی

دانشمند دی مجلسوں ترک کرنی اتے احمقاں نوں یار جاناں نی — سچ جھوٹھ دیوچہ وچار کرنی نہیں سوہندے اوُدھلاں کامناں نی

آور دبوناں جاہلاں فاسقاں نوں صاحب علم نہ مول تچھانا نی — زور ظلم فقیر غریب اتے تنبو کبر ہنکار دا تانناں نی

رنڈ ہمریاں نوں شیر کنجریاں نوں دینا انہیاں حسن پچھاناں نی — جھڑک عاشقاں مہرلا ئقاں نوں نیچ لاوتا ناں ناداناں نی

برا جھگڑناں نال فقیر ہوندا جانوں ماردینا عقل داناں نی — وارث شاہ جوں سنکھیا چوہیانوں سنکھ ملانوں نانگ جسوں باہمناں نی

کلام سہتی باجوگی

[1] مچھلی اور دودھ کا ایک وقت میں کھانا طبیبوں نے منع لکھا ہے ۱۲ اور ڈھل جانے والی عورت کے واسطے وہ گیت زیب نہیں دیتے جو شادی پر گائے جاتے ہیں ۱۲

کیدوں وگڑ کے تنگ کرکے بات لیندوں آن بچیات ہے بھلیاں نوں
ٹریں آکڑا نال بتیال ہو کے پھریں داد کھاں دے دکھیاں نوں
کتے رن گھر بار نہ اڈیائی پھریں ڈھونڈدا ٹکڑیاں رکھیاں نوں
بدھا ہو وسیں لنگ چال رہن نوں اجے پھریں چلاوندا انکھیاں نوں
مشک وانگ دُرد ہڈ بھوکا بائی دارے وچہ پکیے بھنگاں سکھیاں نوں
وارث شاہ اج ویکھ جو چڑھی مستی نیہاں لچیاں سکھیاں بھلیاں نوں

کلام جوگی با سہتی

من سہتیئے رنوں سمجھ نیہرے ایڈ لمیاں چھوہ چھہ سنیاں نی
کتے وانگ کھکھیا کے پویں چڑیں نال دھ جیہاں چھپیاں ٹھوہنیاں نی
بھکھی کنجری دے وانگ گردمہوئیں بھاویں کینیاں نا کتوں لوہنیا سی
دھکو دھکی بلدگاں نوں اوہ چھیڑیں نال نہوں جو کھیڈ کھدو ہنیا نی
جوڑے بیڑیاں ہارسنگار بھریاں تے فقر اگے نا ہیں ہنیاں نی
بارا ک ہٹ رچ کھکھوڑ بھنوں میریاں کس نوالیاں کھونیاں نی
گھو گھی وانگ جو آپ نتی آپ پھر کن اساں یا بنجھ نکیرے کو ہنیا نی
سہتی منے لونڈی وبہڑ نوالیاں بھی وارث شاہ ہوراں سبھے موہنیا نی

کلام سہتی

سہتی آکھیا ہٹ ساڑ ساڈی کال چھیبا او ٹھیا منھیا دے
پھیر جن کھر لیاں نال کھہڑ داتوں کسے پکڑ بھگا رنہ سنھیا دے
بنیوں فقر تے تیر بھی رہیوں کورا کسے گھت نہ بند انہیں سنھیا دے
سر گھوٹیا کون منونیاں دے کوئی جن پہاڑ نوں لبھیا دے
تر کیاں تینھوں دور وں آونڈی اے جویں ڈھیر سنبر دا لبھیا دے
کھبہ چھانیاں کجھ نہ لبھنائیں وارث وانگ جابس خالی ہتھیا دے

کلام جوگی

جوگی غضب دے سرے چڑھ ست کھیر انگیڑ اٹھیا معرکہ جھور یا ئی
ساڑ بال کے جیو غمناک کیتا نال کاوڑاں دے جھٹ گھوریا ئی
جویں ذکریا خان مہم کرکے لے کے توپ پہاڑ تے دوڑیائی
لیکے پھاہوڑی کھلنبا رہیا ناتھ وہڑے دے وچہ آپوڑیا ئی
کڈھ اکھیاں تیوڑی پا متھے سہتی لونڈی دبنال ہا جوڑیا ئی
جیہا مہر دے سنھ دامان بھیج وارث شاہ فقیر تے دوڑیا ئی

سہتی دا جوگی نال
جوگی دا سہتی نال
سہتی دا جواب
جوگی دا جواب

لہ بیہا وغ ترجمہ:- اللہ ہے جس نے بنایا تمکو کمزوری سے پھر دیا کمزوری پیچھے زور دیگا۔ زور پیچھے کمزوری اور سفید بال بناتا ہے۔ جو چاہے وہ سب جانتا اور قادر ہے ۱۲۔
لہ کس نے سرداری چھین لیتی ہے ۱۲۔ ستہ سیاہ زبان بدحال ۱۲
لہ ناک میں نکیل نہیں ڈالی ہے گھوڑاں بہ آواز گاں بوقت غصہ ۱۲
لہ یعنی جس طرح کتا غصے میں آکر آدمی کی ٹانگوں میں کاٹنے لگتا ہے۔ اسی طرح بدکار عورتیں کاٹنے لگتی ہیں ۱۲۔
سہ ذکریا خان محمد شاہ بادشاہ کے وقت میں ہوا جس کی ایک مسجد کہنہ باغبان پورہ متصل لاہور بغل مزار شریف حضرت مادھو لال حسین موجود ہے جو کہ ۱۱۴۲ھ میں بنی اور مادہ تاریخ کا آخری مصرعہ یہ ہے۔ تاریخ او ہر کہ خواہد شمار ۱۲۔

تذکرہ جوگی با سہتی بطریق انداز

چاول نعمتاں کنک نوں آن کھائیں خبر دیں تے کیناای گنج رتے ۔ کھٹو بیہ جیناں گھر وند اندے نہیں تے مار کے کرو گا منج رتے
پٹ چر دباں چیڈباں کٹ سٹوں لا ہیں جے ویر دی جھنج رنے ۔ ہتھ چا مطہر تے کڑ کیا ئی تینوں جا بدا جگ سبھ سنج رنے
سر بھاوڑے مار کے دند جھاڑوں ٹنگاں بھن کے کروں گا لنج رنے ۔ تیری وراسوئی ہنے پھول سٹاں بیٹھی ہینگی انج تے انج رنے
مار مار کھدیڑ کے بھن سٹاں سپ وانگ لاہاں تیری کنج رنے ۔ باہر اندروں پھرن توں رہینگی نی ٹرسیں ہڈ گوڈے رگڑ بھج رتے
کسی سٹ ساہنا ندے موہنگے تیتے اکڑ فی ٹیں وانگ رو ندے سٹو نگا ہنج رنے ۔ چمٹے نال سینہ تیرا پاڑ سٹاں دیاں زور دے نال جد ہنج رنے
زور کہدیاں جاں دیاں دھکا ٹھل جاوسں نی تیرے کھنج رنے ۔ جیناں ہنے ہیں بھاوڑی ٹھیل دی نی نکل جائیگی نلاندی زنج رنے
لگی ضرب ساری عمر ہیں نذی وہی خوندی اکھتوں ہنج رنے ۔ تینوں آکھناں ہاں ہاے ہیں دیلا جا بیٹھ اندر کے کنج رنے

تیر فقر دا ہدف مراد ہو ندا کدی وار نہیں گیا کھنج رنے
وارث سر چا ہیر وگار ئیں نوں ہاتھی وانگ میدان وچہ گنج رنے

کلام سہتی

بنیں فقر تے جھگڑا نو انگ لڑیں بے سوادیا کوڑ کوڑا مہکیا وے ۔ گلاں کرنا ئیں بہت بے لنگیا نوں کسے جٹ بلجد یا دانگیا وے
کسے دہیچ را بادیو چہ پلیبوں دبیوں انگ کھجو ردے لٹا انگیا رے ۔ حال فقر دا پہن کے آوڑیوں کھنڈ اپنڈ دیا گجھیا سانگیا وے
بھیو چھوری جنی ہاں تیوں تیوں سرے چڑہنائیں سنگھ پاڑ کے مرچوں بانگیا وے ۔ لیٹوں لیوں کر کے کیہا مغز کھادو رہیا اڈنوں کالیا کانگیا وے
جٹاں جوٹ کھو ائیکے نکلینگا پر دا ر جیوں گمروں چھانگیا وے ۔ کیہڑی گل اتوں رہھڑ پا بیٹھوں نا رشتاہ دیاں دیانگیا وے

گفتن سہتی خادمہ را کہ جوگی را چیزے بدہ واز در بدر کن

سہتی آکھدی بانیئے خیر پائیں ایس فقر نوں چا اٹکائیو کیوں ۔ کسے ویلڑے یدا ایہ تاں کھڑا ہو یا بو ہے ساڈیوں ایہ نہ لاہیو کیوں
باندی ہو نیکے چپ کھلو رہی سہتی آکھدی خیر نہ پائیو کیوں ۔ ایہ تاں کنک چاول دودھ گھیو منگے جیناں الیسنوں خیر نہ پائیو کیوں
بانا فقر دا ہین خوار ہو یا دس فقر دا نام گوائیو کیوں ۔ سگوں مارن نے اٹھ تیار ہویا مار بھاوڑے نال نہ لاہیو کیوں

ل اس طرح اور اس طرح یعنی بری طرح ۲ زخم گا ویش سانڈوں کے نشانہ پر ۳ لوگوں نے تجھے سر چڑہا کر خراب کر دیا ہے ۴ کسی بے عزت جاٹ کا چاکر ۱۲

ایہ جوگیڑا الیک کمذات کنجر ایہیں نال تدھ بھیڑ مچائیو کیوں
آپ جاکے دیہ جے ہئی لیند اگھر موت دے گھن بہائیو کیوں
میں تے ایسدے ہتھ وچہ آن پھاتھی منہ شیر دے گھن پھہائیو کیوں

گولی آکھیا خیر ایہ نہیں لیندا مینوں سہتئے تدھ مروائیو کیوں
میری پان پت ایس نے لاہ سٹی جان بجھ بے شرم کرائیو کیوں
وارث شاہ میاں ایس نوں نی دے دوالے لاہ کے باز چھڈائیو کیوں

کلام جوگی

جوگی دی گل

کیہی لٹھدیار اج جہلٹ نجلے ای متھے لگی ایں کالئے کُتی ایں نی
گھگھر کھو لکے باڑ لنگار سٹوں لیر لیر کرساں وانگ چنی ایں نی
ذرا شکل تے اپنی ویکھ پھلاں نک پھینئے تے اکھیں چنھی ایں نی
نہیں جاندی توں جوگی ناگ کالے شالا رنج ہوویں سر پتی ایں نی
جیہڑے پھرن آزاد ملنگ بنکے ایہناں بولیاں نال نہ سُنھی ایں نی
سانوں بولیاں مار کے تایا ای شالا یار نوں لے ہیں پھنی ایں نی
خلق نال فقیر دے پیش آئیے دل بھیڑیاں وچہ نہ رکھی ایں نی

وڈی پلیدئیے ٹاٹ دئیے گتھلئے نی مکرا نال مونہوں منہ تنی ایں نی
کیوں بھجنی ایں فقراں نوں چھیڑنی ایں بھولوا لئے بھیڑ بھتنی ایں نی
ڈھڈ وچہ بھاناں ددی دیاں چج بنٹر دسر بار جائے وچہ دھتی ایں نی
آٹا گھتیئے فقر نوں نرم ہوکے ایڈے آکرے گوہن نہ گنھی ایں نی
پچھوں ناتھ نوں چھیڑ کے رو وسیں گی دیکھے کھیاں وچہ گھسنی ایں نی
لڑیں نال فقراں ہٹ ہونگی سر کھسی اے چوہنڈیاں مُنی ایں نی
وارث فقر دے حال تے رحم کرئیے سگوں لوتیاں نال نہ بھنی ایں نی

کلام سہتی

سہتی دی گل

کیہا آن کو پت کھلاریائی سر منیاں کچرباڈا انجبیا وے
تیرے خیر دا نہیں سانوں کوئی صرفہ بک آٹڑے دا نہیں گا نجیا وے
ایہ آئیاں ساریاں لیہہ ویسن بھدوں بھیر کو چہ کسے مانجباوے

تینوں خبر نہیں میرا نام سہتی نوں بھی جگ تے ودیا انجھیا وے
ایتھے پلکدی نہیں کھیہہ ہونی اڈیں وانگ تولیاں چھانجبیا وے
چالاکڑا کوئی نیک چالیا ندا وارث وانگ جاسیں اینوئیں انجیاوے

کلام جوگی

جوگی دی گل

جھاڑا پٹ کے جھنڈیاں کھو سٹوں گتوں پکڑ کے دیوں فرلا وڑا نی
تیرا ساندے نال ہڈ پڑائے نہیں ہووناں سمجھ ولا وڑا ئی
سنے سھنی دے کوادی انجھ کڈھوں ٹیپڑ گھڑ دُن گا مارپھا وڑا نی

جے تنے پنڈ دا خوف وکھاؤنی ایں لکھاں لیشم تے ایہ گراوڑا نی
لت مار کے چھوڑوں گا چاگبن کڈھ آئی ہیں ڈھڈ جیوں تاوڑا نی
ہنھ لگیں تے سٹوں گا چیر کرنے لڈھلوں گا سارا کا وڑا نی

لہ بڑے پیٹ والی ٹاٹ کی گتھلی مکر دیب ساہی کی ساری بھری ہوئی لہ بُرے منہ والی لہ پہلے اپنی شکل تو دیکھ لے لہ چندھیائی ہوئی ۔ ۱۲ شہ موٹے آٹے کو گوندھنا ۔
لہ پوری جوان بامراد ۱۲ ، زنگار رب انز جلے گی ۔ ۱۲

نسیں ہو گھولاٹڑاں جاننا ہاں کڈھاں وہاں دا مار پوستا وڑانی ۔ داشنت دے موہڑیاں چڑھی ایں نوں نکل جائے ہوانی دا چا وڑانی

کلام باندی و سہتی با جوگی از روئے غصہ

باندی سنے سہتی غصے نال کڑکی کی لینائی شور کھلار کے وے ۔ جوگی ہو یوں پرمت کسے دتی کی لیناسی سانگ سوار کے وے

جوگی نہیں زناندے نال جھگڑن کرن رکتاں اکھیاں مار کے وے ۔ پہلاں اپنے آپ نفس پھوک تو کی لینا ای لوکاں نوں ساڑ کے وے

گھروگھری نوں لوتیاں لاونا ایں راہ حق دا دلوں وسار کے وے ۔ کرہ بندگی رب قبول کرسی وارث شاہ کتنے نیت دھار کے وے

گفتن جوگی ہیر را کہ خامشی را برائے تو ورزیدم

ہیرے کراں میں بہت حیا تیرا نہیں ماراں سو پکڑ تھلکے نی ۔ سہا پان پت ایسدی لاہ سٹاں میرے کھس نہ جان تعلقے نی

جیہا مار چتوڑ گڑھ شاہ اکبر ڈھا مورچے لئے تھلکے نی ۔ اہری پکڑ سنگھوں جند لڈھ چھڈاں لکھ واہ اندے ویکھدے گھلکے نی

جیوں جیوں شرم دا ماریا چپ کراں نال منیاں آوندی چل کے نی ۔ بھلا آکھ کی کھٹنا وٹنا ایں وارث شاہ وینال پڑ مل کے نی

جواب دادن ہیر جوگی را بہ عجز و انکساری خود

بولی ہیر میاں پا خاک تیری چھپاٹیاں اسیں پردیسناں ہاں ۔ پیالے وے چھڑے چونہٹ رہی کائی لوکا نوا نگ نہ مٹھیاں لیسناں ہاں

اسیں جوگیا پیراندی خاک تیری نہیں کھوٹیاں تے ہک کھیسناں ہاں ۔ نال فقر دے کرن برابری کیوں اسیں جٹیاں ہاں کہ قریشناں ہاں

ساڈی جان قربان ہے فقراتوں کوڑی گلے دی لیس نہ لیسناں ہاں ۔ نسیں گوراندیوانگ پردیش بوہلو اسیں نال درویش بولیسناں ہاں

اسیں فقر دے پیراندی خاک ہاں جی جو کجھ کہو سو اسیں منیسناں ہاں ۔ وارث شاہ پردیسی دی غور کریئے اسیں اپنے دیس دریاں دیسناں ہاں

کلام سہتی با ہیر از طعن و طبش

نویں نوہ لائے گھٹے یار نے نی کارے ہنڈے چا کدیئے پیار سیئے نی ۔ اکھیں مار کے یار نوں چھیڑیائی نی مہاسنی چھٹ چھاڑ سیئے نی

حاشیہ

لہ یہ ایک نئی بات ہے یعنی تمہاری سستی نکال دوں۔ ۱۲

آپ بھلی ہو بہیں تے اسیں بریاں کریں خچر پوہ روپ سنگارئیے نی پہلے کم سوار ہو بہیں نیاری بیلے گھیر لیجاہ توں ڈار یے نی
آ جوگی نوں لیئیں چھیڑ اسانھوں تساں دوہاندی عمر سوارئیے نی وارث شاہ ہتھ کھیڑیدی لاج ہندی ساتھ کرئیے تے پار اتارئیے نی

خیر دادن سہتی جوگی را با غصہ و شکستن کاسہ او

سہتی ہو غصے چا خیر پایا جوگی ویکھدیاں ترٹ ہی رج پیا وہوں آکھدا رہ دے نال یارو کتاک کھیڑیاندے بھاج پیا
ایہ ے مکر یا ٹھگ یار اولاوے کاہی داچینا ایڈ دھرج پیا ٹھوٹھے وچ سہتی چینا گھت دتا جی جوگیرٹیدیو چہ دھج پیا
تاب حسن دی جائے نہ مول جھلی لہ انجھا ویکھ کے سہتی نوں رج پیا سہتی رک الیریا نال غصے چھٹ کالجے جوگی دے درج پیا
ہتھوں چھڈ نبیل چا زمیں مارے چینا ڈلہ گیا ٹھوٹھا بھج پیا جوگی آکھدا ئے وڈا قہر ہویا بیڑا ویکھ لے دھاٹتے وج پیا
ویکھوا ج شراب خراب ہویا شیشہ سنگ تے وچکے بھج پیا اڈ الایاسی یار دے ویکھنے نوں کم جوگی داہو کوچج پیا

جوگی لکھیاں کرمانوں جھوندا سی ایک ہتھ متھے جوگی سسج پیا
وارث شاہ مصیبتاں پیش آیاں جو کچھ لکھیاسی جھولی آج پیا

کلام کردن جوگی با سہتی بطریق نصیحت عالمانہ

خیر فقر نوں عقل دیناں دتیے ہتھ سنبھل کے بک اولائیے نی کیجے ایڈ ہنکا نہ جوبنے داگھول گھتیئے مست ہنکار یئے نی
بھری ہوئی غرور تکبری دی لوہڑ اگھنیوای رنے ڈاریئے نی جوگی آکھدا وڈا قہر ہویا ٹھوٹھہ بھن دتا کادرے ہاریئے نی
کیجے حسن دامان نہ بھاگ بھریئے چھن جاسیا روپ چاریئے نی ٹھوٹھہ بھن فقیر نوں پٹیونی شالا یار مری رنے ڈاریئے نی
رانجھے آکھیا ایہ بڑا قہر کیتو ٹھوٹھہ بھنیوں کیوں چنچر ہاریئے نی ماپے مرن ہنکار بھج پوے تیرا فی پٹنے دی اے ونجاریئے نی
ہیر بیاں نہ تیری سانجھ کوئی گل گل دیوچہ ہشاریئے نی کسے کہے کو دیس دہی وہٹی ایں نی تیری کسے نہ عمر سواریئے نی
غور کریئے مسافراں عاجزاندی ہتھوں سمجھ کے سیج تاریئے نی وارث شاہ بازا ہٹرناں ہوئی نی وہاج لے دنج بپاریئے نی

جواب دادن سہتی جوگی را

گھول گھتیوں یار دے نام اتوں جوگی ٹکھ سمہاں ہنھباریا نے ماں سندیاں پنے توں یار میرا ایڈ اقہر کیتا لوہڑے ماریا وے

تیرے نالی کی ساں سنے بُرا کیتا سبھ لاہنیں تینوں مار یاوے
تینھے آدمی گرہ ویدی گل ناہیں رب چا بھن اساریاوے
رگ کٹے دا ہور ریجاہ سانھوں کوئی وڈا فساد ہر بار یاوے
وارث کسلے ساڈے نوں خبر ہووے اینویں مفت وچہ جائینگا ماریاوے

جوگی دا جواب سہتی نوں

جواب جوگی باسہتی

جے نوں پول کھلاونا نہ آہا ٹھوٹھہ فقر دا چا بھناہئے کیوں
خیر منگئے تاں بھین دین کا سہ اسی آکھدے ہو ہوں شرلیئے کیوں
بوتی ہو بلے چا ندمے سنہہ آئی ہیں ٹرھ کوادی چا بھناہئے کیوں
جے تاں کواریاں یار ہنڈا ونا سی تاں پھر ماپیاں کولوں چھپائیے کیوں
پھر جائی نوں مہنا چا کداسی یاری نال بلوچ دے لائیے کیوں
وارث شاہ جاں عاقبت خوار ہونا ایتھے اپنا شان ودھلئیے کیوں

سہتی دا جواب

جواب سہتی باجوگی کہ سبیلن (کل من علیہا فان)

جو کوئی جمیا مریگا سبھ کوئی گھڑیا بھجسی واہ سب وہین گےوے
مر پیر ولی غوث قطب جان ایہ سبھ پسار ڑے ڈھین گے وے
بھنے ٹھوٹھے توں ایڈا اودھا کرنا ایں الغت نوں لوک سبھ کہن گے وے
ہاتھی مال گھوڑے تے مال سبھ جان مر مرا یہ کس کولوں بھر لینگےوے
محل ماڑیاں تے ایہ باغ سارے آپو چہ پھرانت نوں ڈھینگےوے
تیرا جان کے نہیں وگاڑ کیتا سانوں جٹیاں ڈن نہ پین گے وے
جدوں لب اعمال دی خبر لکھسی ہتھ پیر گواہیاں دین گے وے
جدوں عمر دی آن میعاد پکی عزرائیل ہو دی آ بہن گے دے
جیہا بُرا توں پو لیا اولادے مڈ ماس سزائیاں لین گے وے
کل چیز فناہ ہو خاک دیسی ثابت ولی اللہ دے رہن گے وے
ایہ اوٹھ تے مال حیوان گائیں کتھے جا تقدیر نوں چھین گے وے
ٹھوٹھا نال تقدیر دے بھج پیا وارث شاہ ہوری سچ کہن گے وے

جوگی دا جواب

جواب جوگی

شالا قہر خدائیدا پئیش آسے ٹھوٹھہ بھن کے لاڈ بھنکار نی ایں
نالے مارنی ایں نک چا ہڑنی ایں نالے حال ای حال پکار نی ایں
برے نال جے بولئے بُرے ہوئیے اسی بولنے ہاں تاں توں مار نی ایں
لوک آکھدے نیں ایہ کڑی کوادی سارے بابدی دھاڑی ہارنی ایں
لک سکی لے رنے کو لکڑے نی باڑا ویکھ فقیر نوں مار نی ایں
مرے حکم دیناں تاں سبھ کوئی بناں حکم دے خون گذار نی ایں
ٹھوٹھہ پھیر درست کدہ میرا ہور آکھ کی سچ نتار نی ایں
ایڈے فند فریبیا دتینوں سر دار اندے ہبر مرداد نی ایں

له پ ۹ع ترجمہ:- جس دن بتادیں گی ان کی زبانیں اور ہاتھ پاؤں جو کچھ کرتے تھے عه پ ۷ع ترجمہ اور کوئی نہیں جی مرسکتا بغیر حکم اللہ کے لکھا ہوا وعدہ سه یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ہیں ان کو مردہ خیال نہ کرو۔ بلکہ وہ زندہ ہیں اور خداوند تعالیٰ کے پاس دئے جاتے ہیں۔ سه ہمارے حق میں تو راہزن ہے ۱۲۰

گھروالئے وو ہٹی اے بول نوں بھی کہے سوچ وچار وچارنی ایں ۔ نال فقر دے پئی کھہیڑنی ایں بنی اپنے آپ گوارنی ایں
سوامنی مطھر پئی پھرکدی اے کسے یارنی دے سر مارنی ایں ۔ ایس فقر اتے ڈا قہر کیتو لوہڑے ماریئے وڈی ہنکارنی ایں
گھوڑے اُٹھ تے مال سبھ جان مرمر کہے ریت دے محل اسارنی ایں ۔ اک چھٹ تے دوسر خیر نیوں وارثشاہ نوں چھلے ہارنی ایں

سہتی دا جوگی نال جواب

جواب سہتی باجوگی

ایس ٹھوٹھے دی سار کی جٹ جانن بوہا ہل نوں گھمیار داوے ۔ اوتھوں منہ آدے ٹھوٹھہ پھیر تینوں پیسہ خرچیں تے کم سوار داوے
چار پہر ہوے تینوں وچہ وہڑے کوئی آن کے تدھ نوں مار داوے ۔ سہتی آکھدی خیر دنیاں جائیں نہیں تے جان تیری کوئی مار داوے
تینوں ذرا فقیر دا اثر ناہیں فقر سوئی جو نفس نوں مار داوے ۔ توں دی چھڈ فقیر نہ ہویوں موے پھریں لدیا کبر ہنکار داوے
کیڈا طمع تے حرص وہایانی کیوں ٹھوٹھیوں محل اسار داوے ۔ اک دم دی وارثا کھیڈ دنیا رب بے وارث کر مار داوے

غصہ شدن جوگی از سخن شستہ ناسف خوردن کاسہ پوشیدہ نگار کردن طرف ہیر

جوگی دا غصہ ہو کے ول ویکھنا

وہڑے وچ اوہ چونکڑی مار بیٹھا کرے کبر نے خون گنوار دانی ۔ جوڑے ٹھیکری ٹھیکری نال لاوے آہیں کڈھ دا دو پکار دانی
نہیں خوف کیتا ٹھوٹھہ بھننے دا ویکھو جچ اس رن گوار دانی ۔ ٹھوٹھہ ہین والا مرشد بخشیا سی وڈا قیمتی لکھ ہزار دانی
نیویں نظر تے ہیرے ول ویکھے کرے سینتاں تے رمز مار دانی ۔ وارث شاہ تے مکر سکھا دناں ویکھو جھگڑیوں مول نہ ہار دانی

ایضاً

جوگی دی سہتی نال گل

ٹھوٹھہ بھن گھمیاراں دا گھر دسیں تینوں خوف نہ رب قہار دانی ۔ جے میں کہا غصہ کہاں پیر ناہیں ترت کل نشاد ٹھی سار دانی
میرے پیر نوں رب توفیق دنی اوہ نال خاص رفیق جبار دانی ۔ پریشان حیران دلگیر ہوبا ایہ واعدہ پروردگار دانی
او منوں ذرا شعور نے عقل ناہیں جھیڑا عاجزاں نال وگاڑ دانی ۔ بے پرواہیاں رندیاں ویکھ وارث بخشنہار عاصی گنہگار دانی

تذکرہ نمودن سہتی باجوگی و اظہار کردن امورات قضا و قدر

سہتی دا جوگی نال تقدیر بارے گل

گیا بھج تقدیر دنیاں ٹھوٹھہ لے جاہ قیمت ساتھوں منڈی وے ۔ تقدیر اللہ دی نوں کون موڑے تقدیر پہاڑ پلٹدی وے

لہ کہاوت ہے جیسے الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے ۲ہ یعنی اولیاء کرام چونکہ خداوند تعالیٰ کے نیک بندے اور اس کے نزدیک معزز اور مکرم ہوتے ہیں اس لئے ان کی دعا خداوند تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ چنانچہ کسی نے اچھا کہا ہے ۳ہ اولیاء را ہست قدرت از الٰہ ؎ تیر جستہ باز گرداند زراہ ؎

آدم حوانوں کڈھ بہشت وچوں تقدیر نہیں تے سٹدی وے
موسیٰ لنگھیا پار فرعون اتے تقدیر دریا الٹادی وے
داڑھی من تقدیر نے کن پاڑے اڑی گدھی والی اجے جڈی وے
رسی وانگ سڑ گئے نصیب تیرے صوت رہی او نویں تیرے وٹدی وے
اکے ڈوم کنجر اکے نقلیا توں نسل جاپنا ایں کسے نٹ دی وے
کدوں جاپنا ایں نہیں آدمی توں پر کسر تیرے اتے چھنڈی وے
اجھے تیر تلوار دے زخم ہوندے مرہم نہیں نہ باندے کھپڈی وے
پنچھی مرگ پھاہی وچہ آن پھاتھے نہیں خبر تقدیر دے جھنڈی وے

سلیمان جھوکے بھٹھ ماچھیاندے تخنوں چا تقدیر پلٹدی وے
یوسف جیہے پیغمبر زادیاں نوں تقدیر کھوہے وچہ سٹدی وے
ہاتھی وانگ ٹنگاں تیرا ڈھڈ کپا لنے سری جاپے صورت ٹنڈی وے
جوگی سوئی جو خاک در خاک ہووے اجے ریجھ تینوں چھپر کھٹدی وے
کلیاں اڈی کتھوں سکھیوئی جھوٹھ کھادیوئی کسے بھنڈدی وے
تیر نال تقدیر نے بہت کیتی آکڑ نہیں جو ہیر یوالی گھٹدی وے
جیہڑا کھوہ کڈھے ڈگ مرے کوئی تقدیر اوہا کھاتہ کڈدی وے
تقدیر جیہدے سر تے تاج رکھے قدم اوسدے پڑھنی چٹدی وے

دتی زہر تقدیر نے حسنؑ تائیں سیس شاہ حسینؑ دا کٹدی وے
وارث نبیؐ دا دوند شہید ہویا تقدیر نہ کسے توں ہٹدی وے

کلام جوگی با سہتی و اظہار کردن آں فقر خود را

کھوہ توڑ فقیر نوں مٹ ڈاہیں کھوری بلھنٹے کچھٹے پلیٹے نی
وانگر گدڑیاں مشکیاں گرد موئی ہیں اڈ کھلی اے موتری ڈھلیئے نی
وانگ ڈبکدے نیر اچھالیا ای کہیں کیتیا چکنی چلی اے نی
اسیں بحر جھنباں اکھن لنگھے انی رتیلی وہنی اے سلی اے نی
کھوہلاں نال صفایاں گنڈھ تیری جیہڑی دغید ی ہڈھیا چلی اے نی
تدوں رن بصدق نوں صبر آوے ڈھلکے جدوں یقین دی کلی اے نی
آئے کڈھ کے لال اکھانی ایں رتڑا کھیاں دی گھرک ہلی اے نی
آئے ناتھ نوں اٹھ تعظیم کریئے اتے نال آداب دے ہلی اے نی
خدمت فقر دی مجید نال کریئے لاہ دلانوں غفلتاں جھلی اے نی
ایہناں نال نہ مول دگار کریئے جنہاں سجناں نوں بوٹہر ملی اے نی

ایہا مان ساہی نہیں منکہہ تینوں وند کڈھیں گھت کھلی اے نی
ساری ہاہر دی لے ٹیپ ٹاپ تیری اندر وار جونچی لے ڈھلی اے نی
بھوئیں آکھ ریں ونہ ریش ہندی اے فی ہلاں کھیدیاں چکنیں گلی اے نی
جھن جھاڑیاں اسیں گزران کریئے بھک جا ئیے گکھڑاں لکھی اے نی
ہر ناں دے وچہ جد میم پایا ہویاں سبھ تسلیاں دلی اے نی
کوئے ماس نفس موں نہ ہتھ لائیے نہوا ناں نہ گڑھانوں چھلی اے نی
کوئی کھجے پیڑ نہ پڑھ ہووے اینویں نجر یاناں نہ کلھی اے نی
پھانگاں چیر بکوں باہر کڈھنا ئی پھٹی جوہیں کپاہ نہ کھلی اے نی
گل سمجھ میری چھوہر لونکے نی دیدے کنانہ دے کھول کھڑکی اے نی
وارث جے عشق دربار نے تلہا نیک نیت بہہ کھلی اے نی

زمین کا پانی جب خشک ہو جاتا ہے تب ہل چلایا جاتا ہے ۱۲ اسلئے بناوٹی طور پر کراہنا ہے آنے والی فقیروں کو بے عزت کرنا نہ چاہیئے بلکہ آداب بجالانا چاہیئے۔ تاکہ ان سے فیض پاویں اللہ ہمارے حق میں۔۱۲

منع کردن ہیر سہتی را از خستہ کردن باجوگی

ہیر آکھیا ایہ جو اکیہا ٹھوکھڑ بھن فقیر نوں مارنا کی
جیہڑے کن پڑوا فقیر ہوئے بھلا اونہاں دا پڑتنا پاڑنا کی
میرے بوہے تے فقر نوں ماریائی وسدے گھر نوں چا اجاڑنا کی
ذات حقد وچ جو محو ہوئے پھیر اوہناں دا عیب نتارنا کی
جنہاں اپنے چھڈ ہوا لیا پھیر اونہاں نفس اندریں واڑنا کی
جنہاں اک اللہ دا آسرا ہے اونہاں فقر اندیاں کھاڑنا کی
تھوڑی گل دا بہت وداں کرکے سوہے کم نوں چا وگاڑنا کی
جیہڑے عشق دی اگ دیاں بھجے اوہناں بولیاں نال پھر ساڑنا کی
نال خلق دے فقر نوں لوڑیے نی غصے قہر دیاں مڑ جھاڑنا کی
وارث شاہ اجاڑیاں رہندیاں نوں ہتھیں اپنی پھیر اجاڑنا کی

جواب سہتی با ہیر

سہتی آکھیا بھلیئے مول ڈھول ایس جوگڑے دا دم چاپا توں
مان بیٹھیاں ایس کو نیٹڑے نوں تے کونیٹرا بول بلایا توں
میرا ایس مشٹنڈڑے رچ کو یوں نی الان فلاں پنایا توں
ہتھوں سنتاں مار کے چھیڑیائی سان چاہڑ کے پھیر لڑایا توں
میری ماں تے باپڑے وچ ویہڑے کوئی آن کمذات نچایا توں
ہندا بولیا سو گھر ہیں بیٹھیاں نوں منع کیتا نہ مول ہٹایا توں
جان بجھ کے گل نہ ٹالیو ئی ہتھوں ہور فساد ودھایا توں
وارث صاف نہ اندروں مول ہویوں باہروں اپنا شان وڈھیایا توں

کلام ہیر

بھیڑ اکم جے اپنے آپ کریئے پھیر جگ نوں آکھ سناوناں کی
جیہڑے گھر اندیاں چاوڑا اناں ماریں گھر جگ کے ایس لیجاوناں کی
گھر میر امیر دیاں کونس چائیو ایہنوں کوا دیئے تدھ لیجاوناں کی
جٹی ہو فقیر دیاں جھگڑیں ایس حسن دا شان وکھاوناں کی
جنہاں صرف اللہ دا آسرا ہے اونہاں جیہاں نفس پھیر دکھاوناں کی
اُٹھ نال فقیر اندے لڑن لگی شان اپنا آپ گواوناں کی
لڑیں نال برابری آپ کرئیے سوٹے پکڑ کے تیہاں تے آوناں کی
صورت فقر دی دیکھ کے پیر پھڑیئے جھگڑا او سدیاں مڑ لاوناں کی
بوہل راہ کاندہونس چوہڑ باندی مرشوم مرشود ن رات کراوناں کی
وارث شاہ ایہ جرم بیفائدہ ای ڈرک ایس جیان نوں پاوناں کی

کلام سہتی با ہیر

بھلا آکھ کی آہنی ہیں نیک ہاکے جیندے ہوتے پڑھن نماز آئی
لکے چپ چپاڑی بیٹھی ایں ہاکے گج کے کڑک آواز آئی

گھر بار تیرا اسیں کون کوئی جاپے لدکے گھروں جہاز آئی — ندھے موہنی نے جھوٹے دوہنی ایں اجے تیک نہ عشق بھبن بانہ آئی
ساڈوں خاطر تلے نہ لیا دنی ایں ویکھ جوگی نوں کرکے ناز آئی — وچہ بیلیاں آپ خوار ہوئی گنڈی بنت بناکے ساز آئی
سید بنال نہ کدی تنوں گل گیتی ہن جوگیڑے نال ہمراز آئی — وارث شاہ جوانی دی عمر گذری اجے طمع نہ حرص بھین باز آئی

کلام ہیر با سہتی

وبرفقر دینال کی چاہو نی ادھل جاوسیں تیں نہیں وسنا ایں — ٹھوٹھا بھن فقیر انوں مار نی ایں اگے ریڈے آکھ کی دسنا ایں
گڈا بھنی ملکت دیوچہ نیرا گلی وچہ بازار دے دھنا ایں — تاورٹی دجگی خوار یدی مگر تیرے ایہہ کم خرابی دارسنا ایں
تیرے کوار نوں خوار سنسار کرسی جوگی دا کجھ نہ گھسنا ایں — نال چوہڑیدے کھنری گھلن لگا وارثشاہ پھر ملک نے ہسنا ایں

کلام سہتی با ہیر

تیرے جیہاں میں لکھ پڑھایا نسے تے اڈایا نسے اتے انگو ٹھیاندے — تینوں سدھ کامل ولی غوث دسے مینوں ٹھگ دے بھیس جھوٹھیاندے
جیوں حمایتی کھوتڑی لت مارے بھوتا زیانوں اتے بوتھیاندے — ساڈے کھوٹریوں نہیں یا دچوبرھاویں ڈھیر لائیے آن ٹھوٹھیاندے
ایہہ مست ملنگ میں ست ایدوں ایسے نکرمین مکریاں جھوٹھیاں دے — وارث شاہ میاں نال چواڑیاں دے گنگ سیکیے چوبراں گھوٹھیاندے

کلام ہیر با سہتی

ایہہ مست ملنگ نہ چھیڑ کڑیے کوئی وڈا فساد پواسیا نی — مارے جان کھیڑے اجڑ جان ماپے تدھ لنڈی دا کجھ نہ جاسیا نی
بہت اپنے گوروں نوں یاد کرد امت دستوں عرض سناسیا نی — احمد شاہ نا زغیب بھین آن پوسی بارکھ جنڈیلے نوں جاسیا نی
سکندر شاہ جاں فقر دے پیر پکڑے تے قلعہ وڑدا فتح کرا سیا نی — تمر لنگ انتے کیتی فقر کرپا بادشاہ میاں ست دیوا سیا نی
پیر پکڑیا فقیر دے کر راضی نہیں لیس دی آہ پے جاسیا نی — وارث شاہ جس کسید ابرا کیتا جاگور اندر پچھوتا سیا نی

کلام سہتی با ہیر

سہتی ہیر نوں آکھدی بھلا بھابی تینوں کھیکس ہو وکھائسا نی — تیرے طعنیاں بولیاں ساڑ سٹی اج زہر منگا ٹیکے کھائسا نی

لہ پ ۱ اہع ترجمہ: تہ پاس پھر جانا ہے۔ تم سب کو پھر خبنادے گا جو کچھ تم تھے کرتے۔ ۱۲

اکسے مرانگی ہیں کسے ایس مارال کے بھایئے تدھ مرائساں نی
چاک لیک لائی تینوں ملے بھابی گلاں پچھلیاں آکھ سنائساں نی
سیتا دھنسر بنال جو گاہ کیتا کوئی چا گھمنڈ پوائساں نی
جیہڑے جوچے تے بولیاں لاونی ہیں تیرے جیونس ہی کھپائساں نی
ہیرے رکھ توں اپنی جمع خاطر تیری رات نوں بھنگ لوہائساں نی
نال رسیاں ہتھ تے پیر تیرے ہتھیں اپنی ٹنگوائساں نی
کوئی تواں تسطوترا جوڑ کے تے تساں دوہانوں اج لڑائساں نی

رو واں مار رڈھائیں بھائی آوندے نیں تینوں خواہ مخواہ کٹائساں نی
اتے مارنیں توں اتے ہیٹھ جوگی ایہا کھکھ جا وکھائساں نی
رن تاں جے گھڑن کڈھاں تینوں تے مراد بلوچ ہنڈائساں نی
سر ایسیدا وڈھ کے اتے تیرا ایسے ٹھوٹھے دینال رلائساں نی
کوٹھائساں اتے مرائساں نی گتوں پکڑ کے گھڑن کڈھائساں نی
جویں اسانوں دکھڑے تیونی تو ویں اسیں بھی دکھ وکھائساں نی
وارث شاہ سکھائیکے سیدڑے نوں تیرے لنگ بھج وکرائساں نی

کلام ہیر

خون[1] بھیڑ دے پنڈ جے مارئیے اجڑ جائے جہان تے جگ سارا
تیرے بھائی دی بھین نہیں کھڑن جوگی ہتھ لائے مینوں کوئی ہوسکارا
مینوں چھڈ کے تدھ نوں کرے سید آکوار نے پایوئی کیہا کارا
پھریں کبر ہنکار دے نال لدی تیر بنال کرساں ویکھے ملک سارا

ہتھوں جواندے جل[2] جے سٹ دیچن ہیکو گٹنے پوہ تے مانگھ سارا
تیری بھنگ جھاڑ دے ودی ٹنگ بھنان سیال ساہ سٹن اوہدا دیس سارا
ہنے کھوہ کے چونڈیاں تیریاں نوں کرانال پنیرا دے خوب جھاڑا
وارث شاہ بناہ منگ رب کولوں ن آئی وگاڑ تے کرے کارا

کلام سہتی

بجلی ہو چھل آ لٹا لکھنت نیناں زلفاں کنڈلاں دار بناونی ایں
زیور عاشقاں پا وکھاونی ایں نت ڈیہر یدے وچ چھنکاونی ایں
ٹھوڈی گلھ تے پا کے خال خونی راہ جاندڑے مرگ پھہاونی ایں
چھٹے دندھن پئی بناونی ایں کسے گل نوں نہیں للہاونی ایں
ٹپڑ چوہڑیا پا کے پٹ والا کنجاں گھت کے لاؤنہ لاونی ایں
نال حسن گماندے پلنگ بہہ کے حور پری دی بھین سداونی ایں

نیویاں پٹیاں مکھ ملمپا زلفاں کونجاں گھت کے لاونہ لاونی ایں
بانکی پھبٹ ہی چولی بافتے دی اتے تھر دیاں الیاں لاونی ایں
کنہاں نخریاں نال بھر مارنی ایں اکھیں پا سرمہ مٹکاونی ایں
مل وٹناں لوہٹر وند اٹرے دا زری ہا ولہ پٹ ہنڈاونی ایں
نواں ویس تے ویس بناونی ایں لئیں پھیریاں تے گھمکاونی ایں
نال جوگیدے اکھیاں مار کے نی ساڈینال توں پئی چمکاونی ایں

له اگر ہیر کے قصاص پر گاؤں کے لوگ مارے جائیں تو جہان ویران ہو جائے ٢ه پرانے لحاف اگر جوؤں کے خوف سے پھینک دئے جاویں تو موسم سرما کس طرح کاٹا جائے، میگن گلیم گرچہ عار آیدت - کہ ہنگام سرما بکار آیدت ٣ه عورت بگڑ جائے تو کوئی کرتوت کر دکھاتی ہے ٤ه کمر میں جوڑ پیدا ستھن ریشمی ٥ه یعنی ہر روز بنا بنا کر ادھر ادھر پھرتی ہے۔ ١٧٠

نویں عشق بازار دی کھبنے نی نت نویں ٹھگار بنا و نی ایں
مہندی لا ہتھیں پہن زری زیور سوہن چڑیدی شان گوا و نی ایں
سرداہیں خوبان دے ترنجناں دی خاطر نے نہ کسے نوں لیا و نی ایں
پرا سیں بھی نہیں ہاں گھٹ تیتھوں جیتوں آپنوں چھیل سدا و نی ایں
ناڈھو شاہ دی ان ہو پلنگ بہکے ساڈے جیو وچہ مولؔ بھاو نی ایں
تیتوں میتھ نہ آوسی کجھ ہیرے جیہاں سہتی نے چھلیاں لاو نی ایں
چھونک بانکے سر تیتے قہر والا توں تاں یار نوں پئی وکھاو نی ایں
جنے جوگیدے مار کے مجھ کنڈھوں جلمیاں چاوڑاں پئی کھاو نی ایں
تیرا بابا نہ آیا اساں نہ کھاوے اتے ہور کی موہوں اکھاو نی ایں

حکم کرنی ایں ساریاں کھیڑیاں تے تڑی آپ نوں چھیل سدا و نی ایں
پیر نال چواے چاونی ایں لاڈ نال گہنے چھنکا و نی ایں
ویکھ ہوناں نک چڑھاونی ایں بیٹھی پلنگ تے بوتیاں لاونی ایں
ساڈے چن سرتے میتھلیاں دے سانوں چوہڑی توں نظر آونی ایں
نال جوگیڑیاں دے توں تاں ملگئی ایں اکھیں نہریاں نال بھرماو نی ایں
تیرا کم نہ کوئی وگاڑیا ای اینویں جوگی دی ٹنگ کھنا و نی ایں
اکھیں پا سرمہ مٹکا و نی ایں منہ پانی دے نال بھراو نی ایں
سبھے اٹتے پڑتنے پاڑ سٹوں کویں اوسنوں پئی چھڈا و نی ایں
ویکھ جوگی نوں مار کھدیڑ سٹوں کویں اوسنوں پئی چھڈا و نی ایں

تیرے نال جو کراں گی ملک ویکھے جیہے مہنے بوتیاں لا و نی ایں
ایس گل وچوں تدھ چاہنا کی وارث شاہ دا مغز کھپا و نی ایں

کلام ہیر با سہتی

بھلا کاہنوں پئے بنانگ کیوں لاونی ہیں جیہے ہونٹھ کیوں پئی بناونی ایں
لگی وچ تاں کھوہ وچہ پاونی ایں سڑے کانگ نوں لوتیاں لا و نی ایں
اینڈی مہکدی نال کیوں گل کریں سید نے نال نکاح پڑھاونی ایں

بھلا جوگی نوں پئی بھرماونی ہیں اتنے جیبھ کیوں پئی پکا و نی ایں
کاہی جوگی توں کوار بھناونی ایں منڈیاں پنڈدیاں توں مرواونی ایں
وارث شاہ دے نال اٹھ جاہ ادھل کیہاں پئی بجھاتہ تاں پاونی ایں

گرفتن سہتی رانجھارا

سہتی سنے نوڑی ہتھ نگھو ہولی جنیدے نال چھڑ ہینڈیاں چاوڑلے نوں
کہہ سہلیاں نوڑکے گٹھ ہویاں ڈھاہ لیونے سوہنے ساولے نوں
اندروں پلنگ توں ہیر پکار کیتی کیوں مار دیوے گھنڈ باولے نوں
گھڑی گھڑی نالوں اکوا کٹیا اساں تکیا سی سن لاوے نوں

گرد آن ہویاں وانگ جوگناں دے ڈھاگھنیونے ایں لا و لے نوں
اندر واڑ کے ہیر نوں مار کنڈا باہر کیتیونے لٹ ماو لے نوں
اینہاں کٹ کٹ مار بہنار کیتا جویں دھلی کٹی اے چاولے نوں
وارث شاہ میاں نال مکیاں دے ٹھنڈا کیتیونے ایس آتاولے نوں

ملہ اشاروں سے باتیں کرنی ہے ملہ جس کے ساتھ چاول صاف کئے جاتے ہیں ملہ یعنی جسطرح چاولوں کو صاف کرنے کے لئے کوٹا جاتا ہے اسی طرح جوگی کو خوب کوٹا۔ ۱۲

زدن سہتی رانجھا را

دوویں وٹ لنگوٹڑے دھائیاں کارے ویکھ لوُ مُنڈیاں ہنیاندے ۔ ماہلڑ پیا میدانوچہ گھوگ پیاں گھسٹے ویکھ لو ٹو ہنیے ٹوہنیاندے

ایہناں ڈھال کے جو گیڑا ایہاٹ کیتی کٹ نال گھڑنجیاں کھونیاندے ۔ الاں وانگ دوالے جھرمٹ گھنیونے چھپٹے وجدے اس دھڑ نیاندے

نکل جھٹ کیتا سہتی ڈاولے تے پاسے بھنیونے نال کھونیاندے ۔ جٹ مارمدھانیاں بیٹھ سٹیا سر بھنیا نال دودھ ہنیاندے

لٹڑیا نال نواب حسین آہا جویں ابوسمند وچہ چوہنیاں دے ۔ وارث شاہ فقیر حیران ہویا لشکر جھل پئے جھاٹے لوہنیاندے

زدن رانجھا سہتی را

رانجھا کھائیکے مار پھر گرم ہویا مار ماریا بھوت فتور دے نے ۔ ویکھ پری دینال خم ماریا اے وس فرشتے بیت معمور دے نے

کمر بنھ کے پیرنوں یاد کیتا لائی تھاپنا ملک حضور دے نے ۔ ڈیرہ بخشی دامار کے لٹ لیا فتح پائی پٹھان قصور دے نے

جدوں نال ٹھکور دے گرم کیتا ذنا دھڑاکھا نا سور دے نے ۔ وارث شاہ جاں اندروں گرم ہویا لاٹاں چھڈیاں تنا تنور دے نے

زدن جوگی سہتی و کنیزک را باغصہ

دوویں مار سواریاں راولے نے پنج سست بہوڑیاں لائیاں سو ۔ گلہاں پٹ کے چولیاں کرے لیراں ہکاں بھنکے لال کرایاں سو

نالے نوڑ جھنجھوڑ کے پکڑ گتوں دوویں ویہڑے وچہ بھوایاں سو ۔ وانگ ڈھڈرے چولیدیاں کھچ تنیاں پھر وانگ پتنگ اڈایاں سو

کھوہ چوہنڈیاں گلہاں نتے مار ہنداں دو دھونڈے ڈھا چالائیاں سو ۔ جیہا رچھ قلندراں گھول ہندے سوٹے چنڑیں لا نچایاں سو

کیتے لک ٹکورے پکڑ نرگوں دوویں باندری وانگ نچایاں سو ۔ ہتھ رکھ کے دوہاں دے جسم اتے چنے بھٹھ دے وانگ تپایاں سو

جوگی واسطے رب دے بس کر جاہ ہیراندروں آکھ چھڈایاں سو ۔ ہنع کر رہی با نہ آوے لیکاں جوگی نوں اج لوائیاں سو

جوگی زرس کرکے ذنا چھڈ اوہنوں سبھاں ہیر ہنیراں پایاں سو ۔ وارث شاہ میاں پھڑے چور وانگوں دوویں پکڑ حضور منگایاں سو

فریاد کردن سہتی و کنیزک و جمع شدن زنان برائے حمایت سہتی

اہناں چھیڑیاں حال پکار کیتی پنج سست مشٹنڈیاں آگیاں ۔ وانگ کابلی کتیاں گرد ہویاں دو دو علی الحساب لگا گیاں

ایہناں مار کے دھک نکے رکھا اگے گھروں کڈھ کے طاق چڑھا گیاں ۔ دھکے دیکے سٹ پلٹ اس نوں ہوڑا اہنت مضبوط اڑا گیاں

واہنگ لشکراں آ کے گرد ہویاں فتح پائیکے قلعہ چھڈ گیاں
نال اقربے یار دے پاس بیٹھا باہوں پکڑ کے زناں اٹھا گیاں

باز توڑ کے تانبیو لایؤ نے معشوق دی دید ہٹا گیاں
ملے چریں وچھیڑے کھوہ وٹے دونی اگ تے اگ لگا گیاں

اگے دیر سی نواں پھر ہور ہویا ویکھ بھڑکدی تے تیل پا گیاں
جیہڑیاں راتاں ندا خوف اُجھیڑیاں نوں سوئی راتاں اُجھیٹے نے آ گیاں

صو بید النعیر تے کڈھ چھڈیا وڈا جوگی نوں واعدا پا گیاں
گھروں کڈھ اوڑا ہی سٹیا نے بہشتوں کڈھکے دوزخ پا گیاں

جوگی مست حیران ہو دنگ رہیا کیہا جادو ڈا گھول پوا گیاں
اگے ٹھوٹھے نوں جھوردا خفا ہوندا انوں ہور پسار بنا گیاں

رانجھا روندا اتے کرلا وندا سی مینوں کم تھیں لاہے گوا گیاں
وارث شاہ میاں وڈا سحر ہویا پریاں جن فرشتے نوں لا گیاں

مقولہ شاعر

گھروں کڈھیا عقل شعور گیا آدم جنتوں کڈھ حیران کیتا
سجدے واسطے عرش توں ملے دھکے جوں رب نے رد شیطان کیتا

شداد بہشت تھیں رہیا باہر نمرود مچھر پریشان کیتا
جوگی عاشق سی عشقدیاں شاہیاندا اک پلوچہ ویکھ حیران کیتا

جیہڑے عقل سن یار دے ویکھنے دے سبھے کھوہ کے چاناداں کیتا
وارث شاہ حیران ہو رہیا جوگی جویں نوح حیران طوفان کیتا

کلام جوگی با ہیر از روئے درد

ہیر چپ بیٹھی اسیں کٹ کڈھے ساڈا واہ پیا نال ڈوریاں دے
اوہ ویلڑا ہتھ نہ آوندا ئے لوک دے رہے لکھ ڈھنڈوریاں دے

ایتھے گل کو جیدی آن وجی جوگ ملیا سی نال ٹکوریاں دے
شرم رہنوں ئیں مینوں دے بدلہ منڈیاں ماریا نال بھوٹیاں دے

اک ان گئی وو جا دھن گیا لوک مار دے نال نہوریاں دے
دھیاں راجیاں دیاں زناں ڈاہڈیاں کیکر منہہ آ دن نال نوریاں دے

اساں خیر منگیا انہاں ویر کیتا مینوں ماریا نال نہوریاں دے
وارث ڈاہڈیاں دا سو ست وہیں ٹرے لاگے کمزوریاں دے

مقولہ بزبان جوگی

٩٧٧ رانجھا آکھدا راندے بھیڑ بھیڑے زناں تدھ فساد نی کلاندے نی
٩٧٨ پہلاں بھابیاں نے پنڈوں کڈھ دتا پچھیں پئے گھٹے مگر پلاندے جی

٩٧٩ در در اتے دھکے پھیر کھاہدے زناں گو لیاں یلہ ھڑاں ہلاندے جی
٩٨٠ نالے گھت موہدا مینوں کٹیو نے بھنے ہڈ جیوں ڈکے کھلاندے جی

٩٨١ ٹکر پن کھادے گھراں کیاندے مارے کم کیتے جٹاں چلاندے جی
٩٨ کھاہدی مار رہبر نہ ہتھ آئی فتد ڈ ھیر کیتے دلاں چھلاندے جی

٩٨٢ انت ٹکراں مار کے ہٹ رہیا گئے زور جوانیاں بلاندے جی
٩٨٤ وارث شاہ اللہ دا آسرا ئے جیہڑا کم ساہدے وچہ پلاندے جی

پریشانی جوگی

دھوآں ہو بُجھدا رو ئیکے آہ مارے ربا میل کے یار وچھوڑ یو کیوں ل — میرا بیڑے جہاز سی آن لگا بنے لائیکے پھیر مڑ بوڑ یو کیوں ل
جھا کا دیکے باغ بہشت والا پھیر جنگلاں دیو چہ پوڑ یو کیوں ل — اساں باغ بہشت وچہ بیٹھناں نوں ویری غیبدا آن چھوڑ یو کیوں ل
کوئی اساں تھیں وڈا گناہ ہو یا ساتھ فضل اللہ کے موڑ یو کیوں — وارثشاہ عباداں[ا] چھڈ کے تے دل نال شیطاندے جوڑ یو کیوں

ایضاً

گھروں کڈھیا بہت حیران ہو یا ربا پھیر میں لیں گھر کدوں وڑساں — مشہو ساں ہیر نوں لین آیا مڑ سکھناں وطن کی نال کھڑساں
بانہہ کڈھ آیا ایس کم تائیں سوئیو اٹکیا جا کس سنھ پھڑساں — رہیا اک اکلڑا یار باجھوں ہیں تاں جیوڑا الت ادا دھر ساں
تجھے شہر رہیا بیریاں بھائیاں دا باجھ باہاں کی کھیڑیاں نال کرساں — پلے دم ناہیں دیاں حاکماں نوں بناں معاملے چوتڑے جا چڑھساں
سبھے شرم رسول مقبول تائیں بنے لاوسی تاں کسے گھاٹ اڑساں — اکے بیٹھ کنارے میں چلہ کٹاں پڑھا سیفیاں تے ذکر خفی کرساں
مدد پیر جی ہیرجے آن ملے نال سنگدے ل کے جھنگ وڑساں — من وچہ توہیں اتے نام تیرا وارث شاہ داورد دن رات کرساں

مقولہ شاعر

جوگی رو رو سرے سر پٹ لائے متھے لکھیاں قلماں ولیاں نی — مینوں رب باجھوں ناہیں تانگ کائی سبھ ڈنڈیاں غماں نے ملیاں نی
جنھے بیبنہ مکھن شوکن ناگ کالے بگھیاڑ گھتن نت جلیاں نی — ساڈے دیس تے ٹلکدی سانجھ ٹٹی ساڈیاں قسمتاں جنگلیں چلیاں نی
ہیر ہیر کردا زار و زار روندا سانگا سینے فراق دیاں لیاں نی — جیکر مہر آوے متھ ایس ویلے تد ہون گیاں گلاں سولیاں نی
چلہ کٹ کے پڑھاں کلام ڈاہڈی بھیڑاں وجیاں آن اولیاں نی — یکنیاں محنتاں آکے دکھ جاگے راتاں جاگدیاں ہین اکلیاں نی
آہیں ماردا حال پکار کردا کرے کہو تاں جھل ولّیاں نی — وارثشاہ محبوب دی دید کارن اساں ایڈ مصیبتاں جھلیاں نی

مقولہ شاعر

روندا کا سنوں ہیر وناں لیاوے پنجاں پیراں اندھ ملاپ میاں — دردیار دا ویکھ کے پون پولے روندا کردا سی بیا وجھاپ میاں
لیا ویکھ کے اوس پچھان بیلی چڑھیا اوس نوں عشقدا تاپ میاں — لا زور للکار توں پیر پہنچے تیرا دور ہووے دکھ گھاپ میاں
بالناتھ دا چیلڑا ہو بوں نوں تیرا جوگیاں نال ملاپ میاں — جیہڑے پیر دا زور ہے تدھ تائیں کروا وسدا اوہ دن جاپ میاں

[ا] پ ۹ ع ترجمہ:۔ اور ہے شیطان آدمی کو وقت پر دغا دینے والا۔ ۱۲

[ب] پارہ ۱۱ رکوع ۸ ترجمہ:۔ اگر پہنچا دے۔ اللہ تجھکو ہے کچھ سختی پھر اس کو کوئی نہ اٹھائے سوا اس کے ۱۲

زور اپنا فقر نوں یاد آیا بال لساتھ ملبنڈ اگو روباپ میاں — وارث شاہ بھکھا بو ہے روہے بیٹھا دے انہاں نوں وڈا سراپ میاں

بددعا دادن جوگی

رانجھا بہت بددعایاں دیوندا سی رن ساہوں بڑا ماریا اے — ساڈا اوس نہ چلدا اک رتی نال عاجزاں قہر گذاریا اے
مدد کرن جے آن کے پیر پہنچے بدلہ لواں میں روپکاریا اے — تھک ٹٹا انت نوں ہار رہیا سلہ دھون لتے رواداریا اے
ایس ہیر دے واسطے لے ترے گھر وسدا اساں اجاڑیا اے — کن پاڑ کے مندراں پالیاں ایس عشق تھیں جیو نہاریا اے
بھائی بھابیاں نال چا ویر پایا ایس وطن تے دیس وساریا اے — وارث شاہ ملے مینوں ہیر جٹی ایہو جیو وچ سخن وچاریا اے

کلام رانجھا مخاطب بدل خود

کرامات لگائیکے سحر پھوکاں جٹاں ہاں کھیڑیاں ندیاں ڈھہون پٹ سٹاں — دھوآں دھوپ ھلکھائیکے پڑھاں سیفی ٹونے کامناندیاں پٹ سٹاں
و جلدا ناہیں دیاں پھوک اگاں کر ملک نوں چوڑ چوپٹ سٹاں — جیکر حکم خدا تھیں ملے مینوں انہاں کھیڑیاں دی جڑھ پٹ سٹاں
نال فوج ناہیں پکڑ کوار ڈینوں ہتھ پیر تے نک کن کٹ سٹاں — اَلَمْ تَرَ کَیْفَ یَا بُدُّوح پڑھ کے نیں وہندیاں پلکو چھاٹ سٹاں
سہنی ہتھ آوے پکڑ چھوڑیا نوں وانگ ٹانڈی پتری چھٹ سٹاں — نہج پیر جے باہوڑن آن مینوں دکھ درد قضیڑے کٹ سٹاں
وٹ سٹ چھپٹ گھلٹ ہو کے جھٹ ڈٹ تے اوندھ ولٹ سٹاں — حکم لہ یدیناں ہیں کال جیبھا مگر لگ کے دوت نوں چٹ سٹاں
ہوٹے پار سمندروں مہر جٹی بکاں نال سمندر نوں جھٹ سٹاں — جیکر ہیر ملے تا میں جیوندا ہاں نہیں تے جگمہ دا خوت الٹ سٹاں

ہدھے جٹ تے پھٹ سبھ رہن قابو کریں گلاں سیانیاں سٹ سٹاں
وارث شاہ معشوق جے ملے خلوت سبھ جیو دے دکھ الٹ سٹاں

رفتن جوگی بطرف کالا باغ و نشستن و درمراقبہ مسدودیہ حواس خمسہ

دل فکر نے گھیریا بند ہویا رانجھا جیو غوطے لکھ لکھ کھا بیٹھا — ہتھوں ہونجھ دہوآں سر چاڑ ریا کالے باغ وچہ ڈھیر مچا بیٹھا
اکھیں میٹ کے رب دا دھیان دھریا چاروں طرف ہی دھونیاں لا بیٹھا — وٹ مار کے چاروں ہی طرف اُچی او نفے دلگناں خوب بنا بیٹھا
اساں کچھ کینا سب سچ کیتا ایہ آکھ کے ویل جگا بیٹھا — بھڑکی اگ جاں تاؤ نی تاء کیتا عشق مشک و ہاج کے جا بیٹھا
باغ ہرا ہویا اوس ویلڑے جی جس ویلڑے دھونی رما بیٹھا — پھل آن لگا اس باغ تائیں جدوں جوٹ نقارے تے لا بیٹھا

پنڈے چھٹیاں چنگلاں نے چھڈ بیٹھا ساہدگری نوں اوہ بھلا بیٹھا
ایہہ کم سی اہل تپیشر اندا سنیاں گلاں نوں نزت گوا بیٹھا

جدوں اگ تے دھپ تے تاپایا ندوں چھاں ول جھونپڑی لا بیٹھا
طرف یار جبال دو ڈاہیو سو رب نوں دلوں بھلا بیٹھا

تھہ لائیکے سانس چڑھادوارے کوئی وڈا مہنت ہے آ بیٹھا
وچہ سنگھنی چھاں دے لانا ڑی آسن وانگ تپسیا لا بیٹھا

ہتھ سمرنا گل وچہ پا مالا ساری انگ بھبوت رما بیٹھا
چھاں سنگھنی تک کے رٹ بھورا وانگ آہیاں ڈھاسناں لا بیٹھا

لال اکھیاں بھابھدیاں وس سندیاں نے ہوس نفس دلوں ہٹا بیٹھا
وارثشاہ اسوقت نوں جھوردا ئے جس ویلڑے اکھیاں لا بیٹھا

تجویز نمودن جوگی یاد و نشستن در مراقبہ

رانجھا دلوں تجویز بنائیکے تے وانگ سادھواں چت بنا رہیا
کدی ننگیا نوانگ الکھ بولے ڈنڈے سنھرا یا نوانگ وجا رہیا

کدی کھی تپ شام تپ پون پکھی سدا برت منی جھٹ لا رہیا
کدی مست مجذوب لٹ ہو ستھرا الف سیاہ متھے اتنے لا رہیا

کدی وڑ تپ سانس گرانس تپ نوں کدی جوگ جھٹی جھٹ لا رہیا
وارث شاہ ہے یار دا غم اسنوں اُسدے نام دا ورد پکا رہیا

ایضاً

میٹ اکھیاں کھیاں بندگی تے گھتے جلیاں چلیے وچہ ہو رہیا
کدے عاجزی وچہ مراقبے دے دن رات خدا تے رو رہیا

دسویں دوار تے سانس چڑھا کے تے کدی وانگ سمادھ کھلو رہیا
خاراں گھت کے ذکر تے فکر دیاں میلاں خلدیاں ساریاں دھو رہیا

وچہ یاد خدا دے محو ہندا کدی بیٹھ رہیا کدی سوں رہیا
نیولی کرم کر ودھ وِسار تپ وچہ کدی ہوم سر پڑ وچہ چھو رہیا

پیراں آپ بان بھیں حکم کیتا بچہ جا تیرا غم کھو رہیا
ایہہ آواز آیا بچہ رانجھیا او ئے تیرا صبح مقابلہ ہو رہیا

رانجھا خوشی ہویا بہت دلے اندر کہندا یار دا میل ہن ہو رہیا
وارث شاہ نہ فکر کر مشکلاں دا جو کجھ ہوونا سی سو ہو رہیا

سیر نمودن دختران و ہمنشیناں ہیر روز جمعہ در باغ

روز جمعہ دے تر نجناں دوڑ کیتی نڑ نکلے کٹک اربیلیاں دے
جویں کونجاں دی ڈار آ لے باغیں پھرن گھوڑے اٹھ مہیلیاں دے

لہ پ ۱۰ع ترجمہ:۔ آسمان و زمین کا بنانا رات دن کا بدلتے آنا اس میں نشانیاں ہیں۔ عقل والوں کو جو یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور دھیان رکھتے ہیں زمین اور آسمان کی پیدائش میں اے رب ہمارے تونے نہیں بنایا اس کو بے فائدہ تو پاک ہے سب سے سو ہم کو بچا دوزخ کے عذاب سے ۱۲ ۔ ۲ پ ۲۵ ع ۳ ترجمہ:۔ اللہ چن لیتا ہے۔ اپنی طرف جس کو چاہے اور راہ دیتا ہے اپنی طرف جو رجوع کرے۔ ۱۲

دھمکار پے گئی نے دھرت بولی چھٹے پاسنے کرب گھیلیاندے
ویکھو جوگی دے نہاں وچہ آن وڑیا دھمکار پئے گئی چوڑبلبیاں دے
وانگ شاہ پریاں چھن چھن چھنکن وڈے ترنجن نال سہیلیاندے
وارثشاہ ہو شناک جھم لٹ لیندے عطر واسطے ہٹ کھلیلیاندے

خراب نمودن دختران آتشکدہ جوگی را

دھواں پھوک لکے روکے سٹ کھپر توڑ سہلیاں بھنگ کھلاریاں نے
ڈنڈا کونڈا بھنیا حقہ سنے نیچے سمی گھت کے لڈیاں ماریاں نے
دوراپیالہ تے پوست افیم ککڑ پھول پھلکے بٹیاں ڈاریاں نے
صافہ سنگلی چمٹا کنگ دگلی نام سمرنا دھوپ کھلاریا نے
جیہا ہو نجھ بازاردا پھول کوڑا باہر سٹیا جہان پیاریاں نے
جوگی مسخرا خوب بنا دتا کھونا باندراں وانگ وچاریا نے

کرن ہیلو اہیلو مار ماہگا دیھن دھیریاں تے کھلی ماریاں نے
وارث شاہ جیوں مغلاں پنجاب لٹی تویں جوگی دی رسد اجاڑیاں نے

گریختن دختران از خوف جوگی

قلعہ دار نوں ہوے تنگ ڈھکے شبخون نے تیار ہو سجیا ای
تراہ پوے جیوں دھاڑ شینہ چھٹے اٹھ بوٹیاندے بنے گجیا ای
ہتھ پکڑ کے بھاہوڑی مار نے نوں مگرہ چوڑے سا جیوں بھجیا ای
ارے بھوت کا قلعہ کہاں چلیا گالیں دیندا رامول نہ رجیا ای
سبھے نس گئیاں اک رہی باقی جا سوئن چڑی اتے وجیا ای
ہائے ہائے منڈے ماہی جاناہیں پری ویکھ اوہ بھوت نہ لجیا ای
ننگی ہو بیٹھی سٹ ستر زیور سبھ جان بہانیاں تجیا ای
ملک الموت عذاب ہقبض کرے ننگی پردہ ناہیوں کسید الکجیا ای

اتوں نادو جائے تے کرے نعرے اکھیں لال کر کے موہوں گجیا ای
وارث شاہ حساب نوں پری پکڑی صور حشر دا ویکھ لے وجیا ای

فریاد نمودن قولاں پیش جوگی از زدن جوگی

کڑی آکھیا مار نہ بھاہوڑی دے مرجاؤنگی اہل دیوانیا نوے
کو کے باہوڑی باہوڑی مراں جانوں رکھ لئیں میاں مستانیا نوے
عزرائیل جدآن کے بہے بوہے نہیں چھڈ دانال بہانیاں وے
تیری ڈیل ہے دیودی اسیں پریاں اک لت لگی مر جانیاں وے
گل دسنی اوں جیھڑی دس سینوں تیرا سینہو ڑا جانیاں وے
تیرا بھید نہ کسیدے کول دساں ہن تاں قسم قرآن دی کھانیاں وے
میری چاچی جو دوست ہے دھروں نیری جاؤ سنوں حال سنلیا نوے
ہیر نام اسدا جیھڑی ندھ بیلین اسیں حال نہیں نہیں بیگانیا نوے

پریشانی جوگی

دھوآں ہو نجھدا وٹیکے آہ مارے ربا میل کے یار وچھوڑیو کیوں
میرا رڑے جہاز سی آن لگا بنے لائیکے پھیر مڑ بوڑیو کیوں

جھاکا دیکے باغ بہشت والا پھیر جنگلاں دیوچہ پوڑیو کیوں
اساں باغ بہشت وچہ بیٹھیاں نوں ویری غلیہ آن جھوڑیو کیوں

کوئی اساں تھیں وڈا گناہ ہویا ساتھ فضل اللہ کے موڑیو کیوں
وارث شاہ عباداں اللہ چھڈکے تے دل نال شیطاندے جوڑیو کیوں

ایضاً

گھروں کڈھیا بہت حیران ہویا ربا پھیر میں ایس گھر کدوں وڑساں
مشہو ساں ہیر نوں لین آیا مڑ سکھناں وطن کی نال کھڑساں

بانہہ کڈھ آیا ایس کم تائیں سوئیو اٹکیا جا کس ہتھ پھڑساں
رہیا اک اکلڑا ایار باہجوں میں تاں جیوڑا الٹ ادادھر ساں

تیجھے شہر رہیا میریاں بھائیاں دا باہجہ باہاں کی کھیڑیاں نال کرساں
پلے دم ناہیں دیاں حاکماں نوں بناں معاملے چوتڑے جاچڑھساں

سبھے شرم رسول مقبول تائیں بنے لاوسی تاں کسے گھاٹ اڑساں
اکے بیٹھ کنارے میں چلہ کٹاں پڑھا سیفیاں تے ذکر حق کرساں

مدد پیر جی ہیر جے آن ملے نال سنگدےیل کے جھنگ وڑساں
من وچہ توہیں اتے نام تیرا وارث شاہ داورد دن رات کرساں

مقولہ شاعر

جوگی رورو سرے سرپٹدائے متھے لکھیاں قلماں ولیاں نی
میں نوں رب باہجوں ناہیں تاہنگ کائی سبھ ڈنڈیاں غماں نے ملیاں نی

جھتے بیٹھہ ٹکن شوکن ناگ کالے بگھیاڑ گھتن نت جلیاں نی
ساڈے دیس تے ملکدی سانجھ ٹٹی ساڈیاں قسمتاں جنگلیں چلیاں نی

ہیر ہیر کردا زاروزار روندا سانگا سینے فراق دیاں ہلیاں نی
جیکر ہیر آوے ہتھ ایس ویلے تدھون گیاں گلاں سولیاں نی

چلہ کٹ کے پڑھاں کلام ڈاڈھی بھیڑاں وجیاں آن اولیاں نی
یکینیاں محنتاں آکے دکھ جاگے راتاں جاندیاں ہین اکلیاں نی

آہیں مار دا حال پکار کردا کرے کہوتاں جھل ولیاں نی
وارث شاہ محبوب دی دید کارن اساں لکھ مصیبتاں جھلیاں نی

مقولہ شاعر

روندا کا سنوں ہیر نالیاٹ وے پنجاں پیرا ندا تدھ ملاپ میاں
درد یار دا ویکھ کے پون بولے روندا کرداسی پیا وجھاپ میاں

لیا ویکھ کے اوس پچھان بیلی چڑھیا اوس نوں عشق دا تاپ میاں
لا زور للکار توں پیر پہنچے تیرا دور ہوے دکھ گھاپ میاں

یا لنا تھ دا چیلڑا ہو یوں نوں تیرا جوگیاں نال ملاپ میاں
جیہڑے پیر دا زور ہے تدھ تائیں کروا وسدا اراتدن جاپ میاں

ل پ ۹ وع ترجمہ:۔ اور ہے شیطان آدمی کو وقت پر دغا دینے والا۔ ۱۲

ل پارہ رکوع ترجمہ:۔ اگر پہنچاوے۔ اللہ تجھکو ہے کچھ سختی پھر اس کو کوئی نہ اٹھائے سوا اس کے۔ ۱۲

زود اپنا فقر نوں یاد آیا بالناتھ ہینڈ اگو روباپ میاں | وارث شاہ بھکھا لوہے روڑے بھٹھاوے انہاں نوں دڈا سرپ میاں

بددعا دادن جوگی

جوگی دی بددعا

رانجھا بہت بددعایاں دیوندا سی رن سانوں بڑا ماریا اے
مددکرن جے آن کے پیر پنجے بدلہ لواں میں روپکاریا اے
ایس ہیر دے واسطے لے ترلے گھر وسدا اساں اجاڑیا اے
بھائی بھابیاں نال چا ویر پایا ایس وطن تے دیس وساریا اے
ساڈا اوس نہ چلدا اک رتی نال عاجزاں قہر گذاریا اے
تھک ٹٹ انت نوں ہار رہیا سلہڈ ہون اتے رو وا داریا اے
کن پاڑکے مندراں پا لیاں ایس عشق تھیں جیونہ ہاریا اے
وارث شاہ ملے مینوں ہیر جٹی ایہو جیو وچہ سخن وچاریا اے

کلام رانجھا مخاطب بدل خود

رانجھے دیاں گلاں دل نال

کرامات لگائیکے سحر پھوکاں جڑاں کھیڑیاں دیاں ڈھہون پٹ سٹاں
فوج جلدیاں ہین دیاں پھوک اگاں کر ملک نوں چوڑ چوپٹ سٹاں
نال فوج ناہیں پکڑ کو ارڑ مینوں ہتھ پیر تے نک کن کٹ سٹاں
سہتی منھ آوے پکڑ چوڑیا نوں وانگ ٹاندی پتری چھٹ سٹاں
وٹ سٹ چھپٹ گھلٹ ہوکے جھٹ ٹوٹ نے اوندھ ولٹ سٹاں
ہووے پار سمندروں ہیر جٹی پکاں نال سمندر نوں جھٹ سٹاں
دہوآں دھوپ دھکھائیکے پڑھاں سیفی ٹونے کامنا دینیاں پٹ سٹاں
جیکر حکم خدا تھیں ملے مینوں امہاں کھیڑیاں دی جڑھ پٹ سٹاں
الم ترکیف یا سبوح پڑھ کے نیئیں و مہندیاں پلکو چہاٹ سٹاں
تنج پیر جے باہوڑن آن مینوں دکھ درد قضیڑے کٹ سٹاں
حکم لہ بدنیاں ہیں کال جیبھا اگر لگ کے دوت نوں چٹ سٹاں
جیکر ہیر ملے تاہیں جیوندا ہاں نہیں تے جگر دا خون الٹ سٹاں

ہدھے جٹ تے بھٹ سبھ رہن قابو کریں گلاں سیانیاں سٹ سٹاں

وارث شاہ معشوق جے ملے خلوت سبھ جیو دے دکھ الٹ سٹاں

رفتن جوگی بطرف کالا باغ و نشستن او در مراقبہ مسدد بہ حواس خمسہ

جوگی دا کالے باغ وچ جانا

دل فکر دے گھیریا بند ہویا رانجھا جیو غوطے لکھ لکھ کھا بیٹھا
اکھیں میٹ کے رب دا دھیان دھریا چار و نطرفی دھونیاں لا بیٹھا
اساں کجھ کیتا سب سچ کیتا ایہ آکھ کے دیل جگا بیٹھا
باغ ہرا ہویا اوس ویلڑے جی جس ویلڑے دھونی دُما بیٹھا
ہتھوں ہونجھ دہوآں سر جاڑیا کالے باغ وچہ ڈھیر مچا بیٹھا
وٹ ڈار کے چاروں ہی طرف اُچی ادھفے دلگناں خوب بنا بیٹھا
بھڑکی اگ جاں تاؤ نی تا کیتا عشق مشک و ہاج کے جا بیٹھا
پھل آن لگا اس باغ تائیں جدوں چوٹ نقارے تے لا بیٹھا

پٹڈے چھٹیاں چنگلاں نے چھڈ بیٹھا ساہڈکری نوں اوہ بھلا بیٹھا — ایہہ کم سی اہل تپشراں دا سنیاں گلاں نوں نرت گوا بیٹھا
حدڈاں گت تے دھپ تے تاپایا ندوں چھاں ول جھونپڑی لا بیٹھا — طرف بارجناں دوڑا ئیو سو رب نوں دلوں بھلا بیٹھا
تتھ لائیکے سانس چڑھادوارے کوئی وڈا مہنت ہے آ بیٹھا — وچہ سنگھنی چھاں دے لانا ڑی آسن وانگ تپسیا لا بیٹھا
ہتھ سمرناگل وچہ پا مالا ساری انگ بھبوت رما بیٹھا — چھاں سنگھنی تک کے ست بھورا وانگ آہریاں ڈہاساں لا بیٹھا
لال اکھیاں بھابھدیاں وس سندا نے ہوس نفس دلوں ہٹا بیٹھا — وارثشاہ اسوقت نوں جھوردائے جس ویلڑے اکھیاں لا بیٹھا

تجویز نمودن جوگی یاد و نشستن در مراقبہ

رانجھا دلوں تجویز بنائیکے تے وانگ سادھواں چت بنا رہیا — کدی ننگیا نوانگ الکھ بولے ڈنڈے سنھریا نوانگ وجا رہیا
کدی اکھی تپ شام تپ پون پکھی سدا برت مہنی جھٹ لا رہیا — کدی مست مجذوب لٹ ہو ستھرا الف سیاہ متھے اتنے لا رہیا
کدی وڑتپ سانس گرانس نپ نوں کدی جوگ جھٹی جھٹ لا رہیا — وارث شاہ ہے یاد اغم اسنوں اسدے نام دا ورد پکارہیا

ایضاً

میٹ اکھیاں کھیاں بندگی تے گھتے جلیاں چلیے وچہ ہو رہیا — کرے عاجزی وچہ مراقبے دے دن رات خدا تے رو رہیا
دسویں دوار نے سانس چڑھا کے تے کدی وانگ سمادھ کھلو رہیا — خاراں گھت کے ذکر تے فکر دیاں میلاں لدیاں ساریاں ھو رہیا
وچہ یاد خدا دے محو ہو کدی بیٹھ رہیا کدی سوں رہیا — نیولی کرم کر دھ وسار تپ وچہ کدی ہوم سریرو وچہ جھو رہیا
پیراں آپنے بان بخشیں حکم کیتا بچہ جا تیرا غم کھو رہیا — ایہہ آواز آیا بچہ رانجھیا اوئے تیرا صبح مقابلہ ہو رہیا
رانجھا خوشی ہویا بہت دلے اندر کہندا یار دا میل ہن ہو رہیا
وارث شاہ نہ فکر کر مشکلاں دا جو کجھ ہونا سی سو ہو رہیا

سیر نمودن دختران و ہمنشیناں ہیر روز جمعہ در باغ

روز جمعہ دے ترنجناں دوڑ کیتی نڑ مکلے کٹک اربیلیاں دے — جویں کونجاں ڈار آلے باغیں پھرن گھوڑے اٹھ مہیلیاں دے

لہ پ ۴ع ترجمہ:۔ آسمان وزمین کا بنانا رات دن کا بدلتے آنا اس میں نشانیاں ہیں۔ عقل والوں کو جو یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور دھیان رکھتے ہیں زمین اور آسمان کی پیدائش میں اے رب ہمارے تونے نہیں بنایا اس کو بے فائدہ تو پاک ہے سب سے سو ہم کو بچا دوزخ کے عذاب سے ۱۲ ۔ لہ پ ۲۵ ع ۳ ترجمہ:۔ اللہ چن لیتا ہے۔ اپنی طرف جس کو چاہے اور راہ دیتا ہے اپنی طرف جو رجوع کرے ۔ ۱۲

تجویز نمودن جوگی یاد الٰہی وچ بیٹھنا

سیر نمودن سہیلیاں باغ وچ

دھمکار پے گئی نے دھرت بولی چھٹے پاسنے کرب گھیلیاندے
وانگ شاہ پریاں چھن چھن چھنکن وڈے ترنجن نال سہیلیاندے
ویکھو جوگی دے نہاں وچہ آن وڑیا دھمکار پئے گئے جوڑ بلیاں دے
وارث شاہ ہو شناکن جھس لٹ لیندے عطر ولسطے ہٹ کھلیلیاندے

خراب نمودن دختران آتشکدہ جوگی را

دھواں پھوک کے رو لکے سٹ کھپر توڑ سہلیاں بھنگ کھلاریاں نے
دورا پیالہ تے پوست افیم ککڑ پھول پھلکے بٹیاں ڈاریاں نے
جیہا ہو نجھ بازار دا پھول کوڑا باہر سٹیا جھان پساریاں نے
ڈنڈا کونڈا بھنیا حقہ سنے نیچے سمی گھت کے لڈیاں ماریاں نے
صافہ سنگلی چمٹا کنگ بگلی نام سمرنا دھوپ کھلاریا نے
جوگی مسخرا خوب بنا دتا کھونا باندراں وانگ وچاریا نے
کرن ہیلو ہیلو مار ماہگا دمین دمہیریاں نے کھلی ماریاں نے
وارث شاہ جیوں مغلاں پنجاب لٹی توں جوگی دی رسد اجاڑیاں نے

گریختن دختران از خوف جوگی

قلعہ دار نوں ہو پہے تنگ ڈھکے شبخون نے تیار ہو سجیا ای
ہتھ پکڑ کے پھاہوڑی مارنے نوں مگر ہو دے سا ہد جیوں بھجیا ای
سبھے نس گئیاں اک رہی باقی جا سوئن چڑی اتے وجیا ای
ننگی ہو بیٹھی سٹ ستر زیور سبھ جان بہانیاں تجیا ای
تراہ پوے جیوں دھاڑ شینہ چھٹے اٹھ بوٹیاں دے بنے گجیا ای
ارے بھوت کا قلعہ کہاں چلیا گالیں دیندڑا مول نہ رجیا ای
ہائے ہائے مینڈے ماہی جاناہیں پری ویکھ اوہ بھوت نہ لجیا ای
ملک الموت عذاب بھیں کرے ننگی پردہ ناہیوں کسید اکجیا ای
اتو نا دو جائے تے کرے نعرے اکھیں لال کر کے موہوں گجیا ای
وارث شاہ حلب نوں پری پکڑی صور حشر دا ویکھ لے وجیا ای

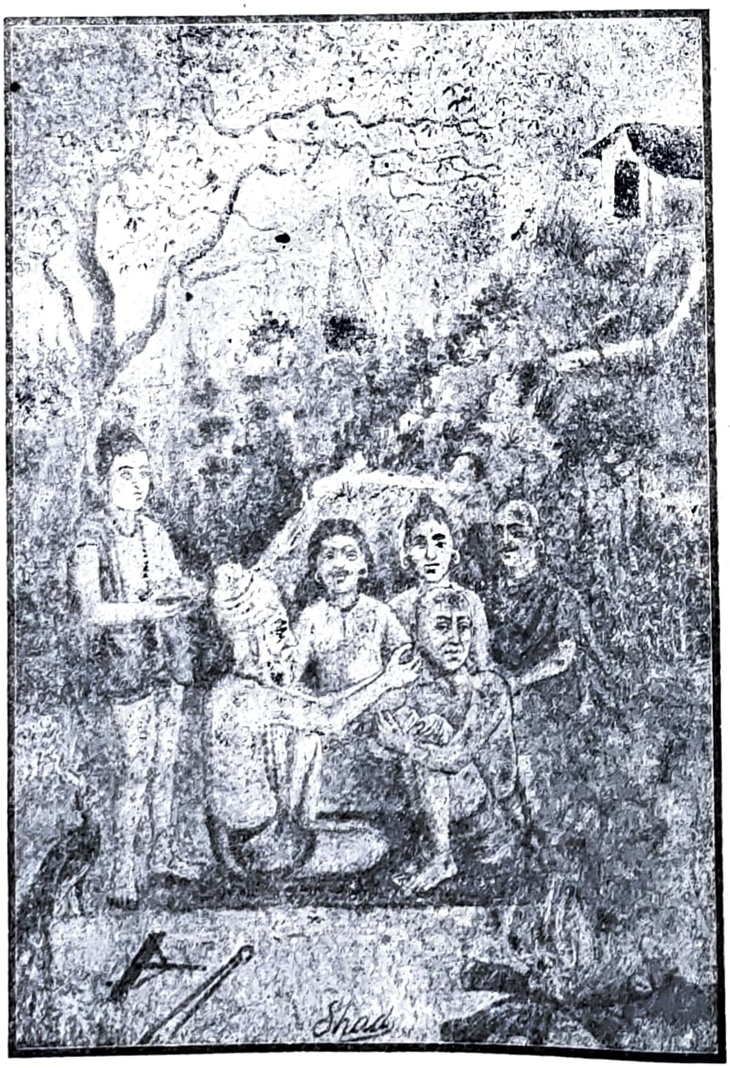
فریاد نمودن قولاں پیش جوگی از زدن جوگی

کڑی آکھیا مار نہ پھاہوڑی وے مر جاؤ نگی اہل دیوانیا نوے
عزرائیل جدآن کے بہے بوہے نہیں چھڈدا نال بہانیاں وے
گل دسنی آوں جیہڑی دس ہنیوں تیرا سینہوڑا جانیاں وے
میری چاچی جو دوست ہے دھروں تیری جا اوسنوں حال سنلیانوے
کو کے پھاہوڑی پھاہوڑی مراں جانوں رکھ لئیں میاں مستانیا نوے
تیری ڈیل ہے دیودی اسیں پریاں اک لت لگی مر جانیاں وے
تیرا بھید نہ کسیدے کول دساں ہن تاں قسم قرآن دی کھانیاں وے
ہیر نام اسدا جیہڑی تدھ ملیں اسیں حال نھیون نہیں بیگانیانوے

اصلی وڈی ہیر وارث شاہ کامل باتصویر

مصنفہ

پیراندتہ ترگڑوالا



شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز۔ لاہور

جیہڑا اوسنوں دیں سنیہڑا نوں تیرا آکھیا گھن لیجانیاں وے
تیرے سب سنیہوڑے جا آکھاں کنیں اوسدے جا کے پانیاں وے
تیرے واسطے اوسدی کراں منت جا ہیر اگے ٹٹیانیاں وے

تیرا ہیر نوں دیاں پیغام پکا قولاں آکھیا ہین ہن جانیاں وے
جو کجھ کہے سو پھیر جواب گھلاں ہین تاں اوسدے نال ہمشانیاں وے
وارث شاہ دی کریں مراد حاصل کل خلق دے کم دے بانیاں وے

پیغام دادن جوگی قولاں را بطرف ہیر

جوگی ہیر دا نام سن آہ مارے موہوں رو کے ایہ سوال کیتو
والنّازعات غرقاً پڑھکے لب ساڑے اِنّا اَنزلنٰہ جا کدی فال کیتو
دنیا ہیکدے مگر جو پئے غازی ڈیرا لٹ کے چا کنگال کیتو
احمد شاہ وانگوں میرے ویر پکے پٹ کھڈ کے ہک دا نال کیتو
فتح آباد چا دتو نی کھیڑیاں نوں بھاہ رانجھنے دے دیر دوال کیتو
کر کے لوک وکھاوڑا ویاہ والا ڈولی چڑھن لگی چال حال کیتو
نادر شاہ نوں ہند پنجاب دھڑکے میرے پا پدا تدھ بیحال کیتو
تدوں ستھر نوں پٹ کر جاندی سیں جدوں ساندیاں وصال کیتو
جاں میں گیا ویہڑے سہنی نال رل کے پھیر مکھ چا وانگوں میرا حال کیتو
تیرے باب دی گاہ کھیں ملے بدلہ جیہا ظالمے ندھ میں نال کیتو
دکھا نوچہ سر پر نوں جالیا میں دردمند میرا وال وال کیتو

جا ہیر نوں آکھنا بھلا کیتو سانوں حال تھیں چا بیحال کیتو
چھنڈا سیاہ سفید سی عشق والا اور گھت مجیٹھ غم لال کیتو
طلا کندن نوں اگ دا تا دے کے چا اندروں باہروں لال کیتو
چا ہڑ صدر بہالیو کھیڑیاں نوں پر طرف بانے تے مہینوال کیتو
چھڈ ٹھٹھی ایں سیال تے ہیں ماہی وچ کھیڑیاں باندے آن جال کیتو
پہلے چوہندی داپت چاک کیتو چا جگ امے مہینوال کیتو
سانڑ بال کنگال بیحال کر کے حال نال تھیں چا بیحال کیتو
نیوں لا کے مکھ بھوایا ئی نال کھیڑیاں دے اشتغال کیتو
اساں عاجزاں نوں تیں ستایا ئی وچ جگ دے چا پائمال کیتو
رات دن بدعائیاں دیونہاں میں نوں عشق دیوچ نڈھال کیتو
دتو اپنا شوق تے ہو مستی وارث شاہ فقیر نہال کیتو

رسانیدن قولاں پیغامہائے میاں رانجھا پیش ہیر باحسن تدبیر

کڑھی اپنا آپ چھڈ ملا نہٹھی تیرا غضب دا جیو وچ کسیا ای
چھڈ ننگ ناموس بے فکر ہو یا رہے روندڑا کدے نہ ہسیا ای
گھروں مار کے موہلیاں کڈھیا ای جا کالڑے باغ وچ دھسیا ای
کھیڈن گئی ساں نال سہیلیاں دے میں نوں اپنا بھید اوس دسیا ای
ہیر ہیر کر دا دسے رات روندا اٹھے پہر تیرا نام جپیا ای

سچ آن کے ہیر دے کول ہس کے حال جوگی دا کھول کے دسیا ای
ایس عشق دی اگ نے ساڑ دتا گرڈا اتھر دا اوس تے سیا ای
دینہہ کھلا او پنڈ دا راہ ویکھے راتیں گنے تارے لک کسیا ای
ایس حسن کمان نوں ہتھ پھڑ کے آ قہر دا تیر کیوں کسیا ای
وارث شاہ دن رات دے مینہ وانگوں نیر اکھیں دے نینا ندا وسیا ای

ہیر دی گل قوالاں نال

کلام ہیر با قوالاں

کڑ ئیے ویکھ رانجھیٹڑے کم کیتا بھید جیو دا کھول پسایا ای
رسم ایس جہان دی چپ رہنا موہوں بولیا سی اوہ ماریا ای
جنہاں عشق دے خط نوں ضبط کیتا اوہناں عاشقاں وچہ پکاریا ای
مینا خمرے اسرار زبان ذنا اوہنوں قفس وچہ بند کر ماریا ای
یوسف بول کے باپ نوں خواب دسی اوہنوں کھوہ دے بوچہ اتاریا ای
منصور نے عشق دا بھیت دتا اوہنوں نرت سولی اتے چاہڑیا ای
طوطے بول کے پنجرے قید ہوئے اینوں بول فرن اگن سواریا ای
عاشق ہو جس عشق اظہار کیتا اوہنوں وچہ میدان دے جھاڑیا ای
قُم بِاذْنِی شاہ شمس کہیا اوہدا کھلے دا چم اتاریا ای
وارث شاہ قارون نوں سنے دولت ہیٹھ زمین دے چا گھاریا ای

قوالاں دی گل ہیر نال

کلام قوالاں باہیر

چاک ہو ئیکے کھولیاں چار داسی جدوں اوہ سدا جیوندا کھسیا ای
آسا ہو لے ووٹہڑی ہو بیٹھی تدوں جائیکے جوگ وچہ پھسیا ای
مار مولیاں نال حیران کیتا تدوں کالڑے باغ وچہ نسیا ای
ڈولی چڑھیں تاں یار تو جھیپ گئیں تدوں ملک سارا تینوں ہسیا ای
آپ کڈھ کے گھنڈ لے گویں ہوئیں کوئی مول جواب نہ دسیا ای
سگوں مہنیاں مار خراب کیتا ایس خوف کولوں گھروں نسیا ای
اسدی نظر دے سامنے کھیڈ دی ہیں ملک اوس دے باپ دا وسیا ای
آیا ہو فقیر تاں لڑی سہتی گرڑا اوس تے فہر دا وسیا ای
پچھادیہ ناہیں ماری جائینگی نی بھید عشق دا عاشقاں دسیا ای
جدوں میں نے کوچ دا حکم کیتا تنگ تو برا نفر نے کسیا ای
رمز اتنا ں اوہ گل سمجھا رہیا اگوں سخن نہ کوئی سرسیا ای
توں تاں گجیاں ٹرانتاں وانگ ہیرے سارے ملک دا کالجہ جھسیا ای
جدوں روح اقرار خراج کیتا تدوں جا قلبوت وچہ دھسیا ای
جیہڑے نیویں اُستواہ حضور ہوئے وارثشاہ نوں ہیر نے دسیا ای

ہیر دی گل

کلام ہیر

ہیر آکھدی سمجھ توں نٹھ ہیٹے نی رانجھے یار نے کیڈ فساد کیتا
چالا دس کے کھیڈ شطرنج والا رانجھے اپنا شاہ برباد کیتا
اگے بھید دا اک وجود آہا ہن رانجھے نے اہل اولاد کیتا
رناں ملگے چا بھیت کھلا ریا سُو برو عشق دی نوں چا ماد کیتا
جیہڑا اشتر سی بھید دی قید والا اوہدی نوڑ مہار آزاد کیتا
وارث ہویا کی رانجھے دی عقل نوں جے جس دا دنوں چا بیداد کیتا

لہ پ۱۴ ع ترجمہ: پھر دھنسایا ہم نے اس کو (قارون کو) اور اس کے گھر کو زمین کو ۔ لہ پ۱۳ ع ترجمہ اور اللہ لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ سوچیں ۔ ۱۲
لہ یعنی جب اللہ تعالیٰ نے آدم کے قلبوت میں روح کو داخل کیا اور پھر باہر نکالنے کا وعدہ کیا تب داخل ہوا اسی طرح رانجھے نے بھی عہد کیا ۔ پھر چاک بنا ۔ ۱۲

کلام قولاں

رانجھا وانگ ایمان شراب والے جدا ہوئیکے پنڈ تھیں باہر رہیا
توں کھیڑیاں دی بنی چوہدرانی رانجھا رو ئیکے ٹکراں مار رہیا
اوہنوں وطن نہ ملے توں ستر خانے ٹھک ٹھک کے لعنتاں نوں ہار رہیا
شکر گنج مسعود مودود وانگوں اوہ تاں نفس دی حرص نوں مار رہیا
جیہڑا اوتھاں ڈھول سی وج گیا اجے شرم دے نال پیار رہیا

نیناں نیریاں جٹ نوں قتل کیتا چاک ہوئیکے کھولیاں چار رہیا
انت کن ٹنگا فقیر ہویا گھت مندراں وچہ اجاڑ رہیا
تینوں چاکدی آکھدا ملک سارا اینوں اوسنوں مہنا مار رہیا
سدھا نال توں کلے ٹھیل بیڑا اکے وچہ ڈباکے پار رہیا
وارث ننگ ناموس نہ رہے اوتھے جیتھے عشق دا لگ بازار رہیا

کلام ہیر

عاقی ہو بیٹھے اسیں جوگڑیتوں جاہ لائے زور جو لاونا ایں
سرمہ اکھیاں وچہ پاکے تے اساں وڈا گھمنڈ پوانا ایں
رخ دیکھ یار پیار ٹہنیوں سیدا رانجھنے دے نال لڑاونا ایں
ساڈے قول تے کجھ اعتبار ناہیں سیتا رام نوں ملن نہ آونا ایں
رانجھے کن پڑا کے جوگ لیا اساں جزیہ ایہ جوگ تے لاونا ایں

اسیں حسن دے ہو مغرور بیٹھے چار چشم دا کنگ لڑاونا ایں
لکھ زور نوں لاجے لاونائیں اساں بدھیاں باجھ نہ آونائیں
سیتا پوج بیٹھا سیدا وانگ دھنسر سونے لنک نوں اوس لٹاونا ایں
کھلا پلکاں داشتان وکھائیکے تے جوگ جٹاں نوں خاک رلاونا ایں
وارث شاہ اوہ باغ وچہ جا بیٹھا اساں حاصل باغ دا لاونا ایں

کلام قولاں

عاقی ہوئیکے کھیڑیاں وچہ وڑی ایں عاشق حسن دے وارثی جٹنے نی
جیہڑا ویکھ کے مکھ نہال ہوئے کیجے قتل نہ ہینس پلٹنے نی
ایہ عاشق وین انگور دی اے ڈھوں الستوں لانہ پٹنے نی
ایس حسن دا نہ گمان کریئے چھاں بدلاندی جان جٹنے نی
لیکے سٹھ سہیلیاں وچہ بیلے توں ہاوندی سیں نت ڈٹنے نی
دعوی بنھی ایں تے کھڑیاں ہولہ ہیئے تیراد کے چھاں نہ ہٹنے نی

پچھا انت نوں نربونا ہووے جنہوں جھگا او سدا کا سنوں پلٹنے نی
عاشق سجرائی کرجانی ایں نی دلوں نہ وسار کے سٹنے نی
جیوں جیوں کٹے تیوں تیوں ہون دونے رن نال جے ایسنوں کٹنے نی
ایہ جوبناں نت نہ ہونال ایں پیر یار دے دھوئیکے چٹنی اے نی
پچھانہ دیکھ سچے عاشقاں نوں جو کجھ جان تے بنے سو کٹی اے نی
اٹھے پھر وسار یئے نہ صاحب کدی ہوش دی اکھ پرتی اے نی

لہ پہلا مصرع ترجمہ۔ بس ہے اللہ اور اسی پر بھروسہ رکھنے والے ۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے حسن پر مغرور رہنا غلط فہمی بات ہے۔ چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات ہے۔

جنہاں کونت بھلایا چھٹڑا نتے لکھ مولیاں مہندیاں گھتی اے نی — اُٹھ جوگی تے جا ٹکیے ہو حاضر ایس کم وچ ڈھل نہ گھتنی اے نی
مٹھی چاٹ تے لا کے طوطڑے نوں پچھوں کنکرے فڑ نہ سٹی اے نی — وارثشاہ کی کھائیکے کھیڈ ردھوں جد کھائیکے وسد اگتی اے نی

خوشامد کردن ہیر سہتی را

جویں مرشداں پاس جو دمگن طالب نویں سہتی تے پاوندی ہیر پھیرے — کریں سب تقصیر معاف میری ہیر لٹواں جے منیں توں نال میرے
رہبر ڈھونڈ کے پکڑناں فرض ہویا نباں ہادیاں ختم نہ ہون جھیڑے — بندہ پر تقصیر گناہ بھریا شافع حشر نوں باجھ رسول کیہڑے
بخشے نت گناہ خدا سچا بندے لکھ گناہ دے بھرن بیڑے — ہیر کرے ترلے سہتی نہ منے گھڑی گھڑی اوہ پاندی رہی پھیرے
توبہ تائب نصوحے دی کراں بی بی باجھوں تساں دے سانوں کون چھیڑے — وارث شاہ مناوڑا انساں آں ندا ساڈی صلح کرائے گا نال تیرے

کلام سہتی

اساں کسے دیناں کجھ کیہ مطلب سر و پائے کے خوشی ہو رہیے — لوکاں مہنے مارے تتی کیتی مارے شرم دے اندریں رو رہیے
غصے نال ایہ وال پیکان وانگوں ساڈے جسم تے تیر کھلو رہیے — منہ اگھاڑ باندا تیریاں تو ملدا نہیں سو مرہماں گو رہیے
جیہتے انب دی سا داداغ لگے نہیں ہوند اسفید جے دھو رہیے — پیر اندھ دیناں نہ جیوردا ہتھ بدھی غلام جے ہو رہیے
نیل مٹیاں دے وچہ دے رہی لکھ لکھ میلے نت فھو رہیے — ہیر پیر نگ پڑے سہتی نہ منے اسیں اپنا آپ وگو رہیے
رات دے تے خوشامداں ہیر کردی انے سستی نوں لوک وگو رہیے — وارثشاہ نہ سنگ نوں زنگ آ دے لکھ سوتے دیوچہ ڈبو رہیے

عجز نمودن ہیر پیش سہتی را

ہیر آن جناب وچہ عرض کیتی نیاز منداں دیاں بخش مرغولیاں نی — کیتی سبھ تقصیر معاف تیری دو نابول ے جو تینوں بولیاں نی
نہیں جاوسی چھڈ کے باغ نوں اوہ داتکدا سانگ جے ہولیاں نی — قولاں متھ سنہیوڑے اوس گھلے تیرینالدیاں اوہ بھولیاں نی
سانوں بخش تقصیر گناہ ساری جو کجھ لڑدیاں تدھ نوں بولیاں نی — اچھی پیر ونڈا دڑی بھین میری تینوں وارثی کھل گھولیاں نی
میرا کم کر مل لے باجھ دماں جو کجھ آکھیں میں تیری گولیاں نی — گھر بار تے مال زر حکم تیرا سبھے تیریاں ڈھانڈیاں کھولیاں نی

ے پ۲۲ ع ترجمہ اور میرا ایک ہی نصیحت کرتا ہوں تم کو کہ اٹھ کھڑے ہو اللہ کے کام میں دو دو اور ایک ایک ۱۱ سے پ۱۱ ترجمہ اور کام نہیں آتی سفارش اس کے پاس مگر اس کو جس کو حکم دیا ۱۲ تے پ۲۲ ع ترجمہ
اے خرابی ہے جن کے دل سخت ہیں۔ اور پتھر کی طرح ہوں ان کو کسی کی ہدایت اور نصیحت کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔ ۵ ہمدرد اور غمخوار۔ ۱۲

میرا کم سوار دے بھین میری ہوساں باندڑی نددھ انمولیاں نی
خاطر میں نمانی دی جوگ لیا پھر چکیاں غماں دیاں جھولیاں نی
جیہڑا اڈھ قدیم دا یار میرا جس چونڈیاں کوار دیاں کھولیاں نی
میرا یار آیا چل ویکھ آیئے پئی ماردی سَیں نت بولیاں نی
جس ذات صفت چوہدرانی چھڈی میر یواسطے چاریاں کھولیاں نی
وارث شاہ گمان دے نال بیٹھا نہیں بول دا مار دا بولیاں نی

کلام سہتی باہیر دیگر

پیا لعنت دا طوق شیطان دے گل وہنول بنت عرشتے چاہڑنا ئیں
اسیں جیو دی میل چکا بیٹھے وت کراں نہ سیونا پاڑنا ئیں
اگے جوگی توں میل کرایا ای ہن ہور کی پڑ تنا پاڑنا ئیں
غرض واسطے آنکے پویں پیریں غرض باہجھ کوئی کسیدا یار ناہیں
گھر بار نوں جا جواب دتو ہور آکھ کی سیج سنتا رنا ئیں
جھوٹھ بولیا جنہاں بیاج کھلدی تنہاں وچہ بہشت نہ واڑنا ئیں
ساڈنوں مار کے بھراپٹیا نوں چاہڑ سیج لنے جنہوں چاہڑنا ئیں
توبتہ النصوحا جے موہوں بولاں تک ڈوھکے گدھے تے چاہڑنا ئیں
گل سمجھ جہان سب مطلبی اے باہجھ مطلبے ہانگ پکار ناہیں
میر نیال نہ وارثا بول ابنویں منے ہوجاوے کوئی کار نا ئیں

منت کردن ہیر پیش سہتی

آ سہتی اے واسطہ بدائی نال بھابیا نڈے مٹھا بولئے نی
کمر بند ہوئے پردیسیاں دا نال مہر دے گھنڈ نوں کھولئے نی
پر سواد نہی کم نے سمجھ بی بی جان کھولئے تے نہیں ڈولئے نی
جوگی چل منایئے باغ وچوں ہنھ بنھ کے مٹھڑا بولئے نی
چل نال میرے نفس تاں بھاگ بھرئیے میل کرنئے وچھو چولئے نی
جنہاں راہ خدا دے کم کیتے وچہ ترگدے لین گے جھولئے نی
میرے کم دی سب بے شرم تینوں صلح کار ہو سچ نرولئے نی
رانجھا ہیر دے نال جے آن میلیں تینوں ملے گا یار مولئے نی
ہووے پیر وڈا اوڑے شوہدیا نڈے زہر شیر دے وچہ نہ گھولئے نی
مطلب واسطے شوہدیاں شاہ مرداں وک گیے سن سمجھ ہجولئے نی
تیری جہی ننان ہو میل کرنی جیو جان بھی اوسنوں گھولئے نی
جو کجھ کہیں سو سرتے من لئے غمی شادیوں مول نہ ڈولئے نی
کوبہ ہیر تے رانجھے دا میل ہووے کھنڈ دودھ دیوچہ گھولئے نی
پیریں پواں تے ست سلام تینوں یار میلنے میل منولئے نی
نال صدق انصاف دا پکڑا کنڈا اور نال حساب دے تولئے نی
وارث شاہ نوں نال ملا وڈا اے گلاں چھڈ دے آ لئے بھولئے نی

راضی شدن سہتی باہیر

۱؎ یعنی جو تیری مرضی ہے ہم سے کروالے یہاں تک کہ اپنی چارپائی پر جس کو سلانا ہے سلالے ہم تیرا حکم مانیں گے۔ اور بھیا پٹڑی دشنام ہے یعنی بھائی کا ناس کرنے والی سہتی اپنے کو کہہ رہی ہے ۱۲ ۲؎ سکینوں کی مطلب برآری واسطے حضرت علی المرتضیٰ فروخت ہوگئے تھے۔ ۱۲

جویں صبح دی قضا نماز ہوندی راضی ہو شیطان بھی نچدا اے — نویں سہتی دے جیو وچ خوشی ہوئی دل رندا چھلڑ کچدا اے

جویں بال چراغ بازار دنے ہو چھا شاہ خوشی نال رچدا اے — ٹاہ ٹاہ کرکے سہتی ہس پئی چڑھیا زوم سی حسن دے وچدا اے

جا بخشیا سبھ گناہ تیرا تیتھوں عشق قدیم نوں سجدا اے — وارث شاہ چل منا آیئے یار ایتھے نواں اکھاڑا مچدا اے

مقولہ شاعر

سہتی کھنڈ ملائی دا تھال بھریا چا کپڑے وچ لوکایا ای — جیہا وچ نماز وسواس غیبوں عزازیل ہنا لے آیا ای

اتے پنج روپے سو روک رکھے جا فقر تے پھیرڑا پایا ای — جدوں آوندی جوگی نے اوہ ڈٹھی پچھاں اپنا مکھ بھوائیا ای

اسال وحاں بہشتیاں بیٹھیاں لئی تا دوزخے دا کھتوں آیا ای — طلب مینہ دی وگیا آن جھکڑ بارو آخری دوہ من آیا ای

سہتی مینہ کے ہتھ سلام کیتا اگوں مول جواب نہ آیا ای — رانجھے ویکھیا ہتھ تے تھال چایا پلو گھنڈ اُتے پردہ پایا ای

بہت منتاں سہتی دیاں ویکھ کے تے رانجھے یار دا جی بھریا ای — عامل چوڑے تے چودھری جٹ حاکم سماں عمر ہی رب وکھایا ای

اشراف پٹھان تے مغل سید سبھ خاک دے خاک رلایا ای — وارث شاہ مغرور نہ ہوویں ہرگز کالا منہ شیطان کرایا ای

ایضاً

جدوں[1] خلق پیدا کیتی رب سچے بندیاں واسطے کیتے نے سب پسارے — قرآن کتاب نے ملک ملت اندر زمیں آسمان نے چند تارے

بادشاہ سلطان تے خان دیوان ہو ہو مومن ننگا ننگ دہارے — اک ساہد سنت اک پیر مرشد اک رہن اکنت جیوں فلک تارے

آپو اپنے پنتھ وچ آن وڑے سبھو سدے لئت دھن کرن ہارے — جنہاں کیتیاں چکڑیں پھاس گئے جیہڑے ہوئے الکنتھ اوہ ولی پیارے

ایہناں مول فساد دا ہویا پیدا جنہاں سبھ جگت دے مول ہارے — ہناں چھو کرے جن شیطان راول کتا ککڑی بکری اٹھ سارے

آدم کڈھ بہشت تھیں خوار کیتا ایہ ڈائناں دھروں ہی کرن کارے — اسیں ہاں بیڑا اس شیرنی نوں اساں چھڈیا ملک تے جگت سارے

ایہ کرن فقیر چا راجیاں نوں ایہناں راجے تے رانے نی سبھ مارے — وارث شاہ جو مہر وچ سبھ مرداں اتے مہریا نو چہ نی عیب بھارے

کلام سہتی

سہتی دی گل

سہتی آکھیا بیٹیاں خوار کیتا کنک کھا بہشت تھیں کڈھیا ای — آئی میل نال جنتوں ملے دھکے رسا آس امید دا وڈھیا ای

[1] حسن کا طوفان جوانی کا زور دوم شہوت کو کہتے ہیں [2] آسمان اور زمین کا بنانا اور رات دن کا بدلتے آنا اور کشتی جو لیکر چلتی ہے دریا میں چیزیں کام آوین لوگوں کے جو اللہ نے اتارا آسمان سے پانی پھر جلایا اس نے زمین کو مرنے کے بعد اور بکھیرا اس میں سب قسم کے جانور اور پھر نا ہواؤں کا اور جو حکم کا تابع ہے درمیان آسمان اور زمین کے ان میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کے واسطے [3] جنہوں نے برے اعمال کئے وہ کیچڑ میں پھنس گئے۔ [4] جو لوگ دنیا سے الگ ہے وہ خدا کے پیارے ہیں۔ [5] ابتدا ہی سے یہ ڈائن عورتیں کرتوت کرتی آئی ہیں۔ ۱۲

آکھ فرشتے جو کنک دانہ نہیں کھاونا حکم کر چھڈیا ای
ایہ ویکھ شیطان بھی مرد ہویا نام رناں دا بُرا کر چھڈیا ای
پڑھکے عمل نہ کرے مردود ہوئے پھاہی مکر دی دا راہ اڈیا ای
سگوں آدم نے حواؤں خوار کیتا ساتھ اوسدا ایں نہ چھڈیا ای
وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ نالے موڑ تے سپ نفس کھڈیا ای
جان بجھ کے نافرمان ہویا رب چادر گاہ کھیں ردیا ای
جوگی راہ نہ عملدی پاس تیرے جھنڈا مکر فریب کیوں گڈیا ای
وارث کسیدا اساں نہ بُرا کیتا اینویں نام جہان تے ودیا ای

کلام جوگی

کاہنوں حق مرداں نہ بولنی ایں ناں مڈھ توں منڈے حال ہویاں
اکناں رب رسول پچھان لیا خدمت فاطمہ وچہ بحال ہویاں
مریمؑ سارہؓ زبیدہؓ تے ہاجرہؓ بھی نیکبخت ایہ صاحب کمال ہویاں
اک کرن بازار وچہ بیٹھ پیشہ لیکھ لکھڑے تے خوشحال ہویاں
اک گلی کوچے دا لاندیاں نے کھیڈ و بلیاں منڈیاں نال ہویاں
اِنَّ کَیْدَکُنَّ کہیا رب سچے ایہ کسید بیاں کد سال ہویاں
ناقص عقل تے ہویاں کہ نہا اں کوئی ورلیاں نیک خصال ہویاں
منہ اکرندی لے سدا کارا و منہاں پر بعضیاں نیک خصال ہویاں
اک چنگیاں بیبیاں ستر داراں گھریں اپنے وس نہال ہویاں
اک خاوندان نقس نافرمان ہوکے دھروں رُوندیاں منڈے حال ہویاں
اک کھمن جوں کُتیاں وسہیر یانے جبلاں جوٹھ چھلان افعال ہویاں
اک ڈہونڈدیاں فقرا نتے جوگیاں نوں نرے کردیاں بد حال ہویاں
مکر رن دا وچہ قرآن لکھیا حکم ربّے نال جھبتال ہویاں
وارث نرند کرہے مرد ہوندا رناں آدموں لا سنجال ہویاں

کلام سہتی

سہتی آکھدی رناں نوں کریں بدوا اساں مرد بھی ڈٹھے بھالٹے وے
رغبت حق جلال دی بناں ناہیں کرن نویں نوں نویں ادھالٹے وے
غلبہ کام دا کل منکھ نوں ایں جیہڑے آن دیکھے لب پالٹے وے
گھریں چور ہندے ہور بھی آن پوندے انہاں ہو کہ کدھرے ہو پھالٹے وے
گھر سن گولے پھیر جھن پچھوں کہن تقدیر حوالٹے وے
ملاں قاضیاں نے بیڑے ڈھک بندے مسلے سن منافقاں والٹے وے
جھوٹھ موٹھ رسول دے ساکن بندے نالے کہن خدا دے پالٹے وے
راہ رب رسول دا چھڈ جنہاں پھڑے آن ابٹھڑے چالٹے وے
گھریں راستی دی نہیں گنڈھ کھولن کھولن باہر حرامئے نالٹے وے
بھلا وس کیکوں رن رہے اوہیں جدھی سرت نہ خصم سنبھالٹے وے
حق عورتاں دے مندا بولنا ایں چھڈ و مرد بھی ہون منہ کالٹے وے
اک مرد نیکے پارسا صوت لوکاں واسطے کرن وکھالٹے وے
اکناں دھو چکڑ پنڈا صاف کیتا اکناں جائیکے چم چا گالٹے وے
یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا گلاں کرن اوہ لا مصالٹے وے

لہ پ ترجمہ :- اور کہا ہم نے اے آدم تو اور تیری عورت رہو جنت میں اور کھاؤ اس میں محفوظ ہوکر جو چاہو اور نزدیک نہ جاؤ اس درخت کے ورنہ تم بے انصاف ہوگے۔ پھر پھسلایا ان کو شیطان نے اس سے پھر نکالا ان کو وہاں سے جس آرام میں تھے۔ ١٢

اکناں شوق شراب دے مٹ بھرے اکناں سکھنے رہے پیالڑے وے
اک مرد جو صاحب کمال ہوئے کیتے زہد فقیر دے جالڑے وے
اک اٹھکے رات نوں جاگدے نیں اکناں ستیاں ای وقت ٹالڑے وے
اک رمز توحید دی بجھ گئے اک کوڑ کہانیاں والڑے وے
اک مرد منہ لو ٹھڑے تدھ جیہے جنہاں پھوک سو آہٹے بالڑے وے
وارث شاہ جو مرد خدا دے نیں سدا خلق توں رہن نرالڑے وے

ایضاً

اماں حوانوں تہمتاں لاؤنا ایں بے ادبیوں منہ کیوں اڈیا ای
مکہ سامنے آیا سی رابعہ نوں جدوں زہد وچہ جیو اس گڈیا ای
برے مرد نے سوہنے نیویاں نوں منہ جھوٹھ دا کاسنوں ٹڈیا ای
پھریں مار دا ٹکراں وچہ جھڑ راہ راستی کتوں نہ لدھیا ای
حق فرض عورت ادھا دین آیا جنازہ روانہ عقد بن بدھیا ای
اینہاں رناں دا کجھ اعتبار ناہیں مرد آکھدے جھوٹھ منہ اڈیا ای
اساں کسے دے نال نہ بُرا کیتا اینویں نام جہان تے وڈیا ای
نبی اہل عیال[a] ہی سمجھ میاں جیہڑا خاص معراج نوں سدیا ای
مرد چوراں تے ٹھگ جواریئے نے ساتھ بدیاں بدیاں نے لدیا ای
سدھا چھڈ کے راہ کو راہ ٹریوں کجروادیاں دا راہ پھڑیا ای
فرقان وچہ فانکحوا رب کیہا جدوں وحی رسول نے سدیا ای
وارث شاہ ایہ نعمتاں کان رحمت پیدا جنہاں جہان کر چھڈیا ای

کلام جوگی

عقل لکھیا نے گھٹ عورتاں دی ہور مرد نوں دس کی کہا میاں نی
سر کپ تے نال سلواہنے دے ویکھ رناں نے کیتیاں خامیاں نی
رناں دین تے دنی دا راہ مارن ہتھی مکر فریب حرامیاں نی
اینہاں مکر کیتے نال رسالنے دے کی دساں میں ہور بدنامیاں نی
ناہیں علم تفسیر دی نوں واقف گلاں کریں بلند نے ساہمیاں نی
مرد ہین جو رکھدے ہیٹھ سوٹے سر پیا چاہڑیاں انہاں نوں کامیاں نی
رناں ہنسر نیال جوگا کیتا راجے بھوج نوں دہین لگامیاں نی
ایہ رناں مکر فریب دیاں نیلیاں نی راہ جاندیاں پالندیاں دامیاں نی
جنہاں نہیں داہڑی کن نک پاٹے کون پھریگا نہاندیاں حامیاں نی
ناقص عقل تے دین ہے عورتاں دا نبی پاک جیہاں کیہا خامیاں نی
جدوں نک تے دم اخیر ہووے تدوں ہوندیاں آن سلامیاں نی
وارث شاہ کیہ کھٹنا انت اہناں جنہاں ونجیاں ویکھ نہ ساہمیاں نی

کلام سہتی

جس مرد نوں شرم نہ ہووے غیرت اوس مرد توں چنگیاں نیویاں نی
گھر سدا ای عورتاں نال رہندے شرم وند نے ستر دیاں ہویاں نی
رن جیڈ نہ آن ہے مرد نوں جی نال حسن گماندے جیویاں نی
اک حال ہتھیں مست گھر بار اندر اک ہار سنگار وچہ کھیویاں نی

[a] پ ۱۴ ع ترجمہ۔ اور اگر تو کہا مانے اکثر لوگوں کا جو دنیا میں تجھ کو بھلا دیں اللہ کی راہ سے سب ہی چلتے ہیں خیال پر اور سب عقل دوڑاتے ہیں ۱۲۔ [b] پ ۱۳ ع ترجمہ اور بھیجے ہم نے کتنے رسول تجھ سے آگے اور دی تھیں ان کو جوریں اور لڑکے ۱۲۔

نال اپنے حق ہمراز ہویاں ساتھ اپنے سنگ سوہیویاں نی
اکناں شرم حیا دی پہن چادر اکھیں نال زمین دے سیویاں نی
گھر وسدا عورتاں نال سوہنا جویں رات اندھیری نوں دیواں نی
پنجے انگلیاں ویکھ نہ اکو جیہاں وارث اچیاں تے اک نیویاں نی

کلام جوگی

وفادار نہ رن جہان اتے لادی ٹیٹر دے نک وچ نتھ ناہیں
جوگی نال نہ رن دا اڑ بیٹھے ٹونہ زور زور ٹھیں چڑھے اکتھ ناہیں
نامردی دا رنہ کسے گاویں اتے احمقاندی کائی ستھ ناہیں
برے نال نہ نفع نیکو ئیاندا بھلے نال برا کجھ ہتھ ناہیں
بھاویں لکھ روپیاں دے لادیئے محل سوہنداای بناں چھت ناہیں
اساں خوق کیہا ئینوں برا لگا خوق آکھنے داتے کوئی رتھ ناہیں
گدھا نہیں کولد کھٹ خوجہ اتے کھسریاں دی کوئی کتھ ناہیں
یاری سوہندی نہیں سوہاگیاں نوں نڈیاں نوں سوہندی نتھ ناہیں
پیلاں چھکڑیاں داہوندا قدر ماتھے جیتے پینیا گھوڑیاں نتھ ناہیں
بیوفا ٹولہ ایہناں تیویاں دا کرم شرم حیا اکتھ ناہیں
اتے ڈاچیاں داقدر ادس جگہ جتھے ڈاہڈیاں دے جڑے ہتھ ناہیں
وارث شاہ اوہ آپ ہے کرنہار ایہناں بندیاں دے کجھ ہتھ ناہیں

کلام سہتی

ایہناں نر مِتیاں نال ویاہ سوہن لتے مرد سوہندے نی وین میاں
بچہ چڑھدیاں نال ایہہ مردے جی سر صدقہ جان کردین میاں
کیتا رب نے زمین آسمان پیدا جوڑا جن سورج دن رین میاں
ایہہ نر مِتیاں سجدیاں دار ثی نی اتے دلاندیاں دین نہ لین میاں
جنہاں جمیاں تہاندے نانور کھیں اتے کہیں شیطانڈی بھین میاں
گھر بار دی زیب نے ہین زینت نال نر مِتیاں سا کتے ایس میاں
ہویا حکم قرآن وچ نازل گل کُلِّ شَیْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَیْنِ میاں
وارث شاہ ایہہ جوڑ نا جوڑ دیا نیں اتے مہریاں مہر دیاں ہین میاں

کلام جوگی

سچ آکھ رنے کیہی دھم پائی نساں بھوج راجے تئیں کٹیا ہے
کوروپاندواندی گل گئی کھوہنی مارے تساندے سبھ نکھیڑیا ہے
جو کوئی شرم حیا دا آدمی سی سنے جان نے مالدے پٹیا ہے
دھنسر ماریا بھید گھر وگٹھ نے سنے لنکدے دس نوں مٹیا ہے
امام قتل ہوئے کربلا اندر مار دین دے وارثی سٹیا ہے
وارث شاہ فقیر تاں نس آیا پچھا اوس دا کا سنوں گھتیا ہے

کلام سہتی

تینوں ہنکار ہے جو بنے دا خاطر تلے نہ کسینوں لیاوندا ہیں
جنہاں جائیوں تہاندے نام دھر کے ڈین آپ نوں غوث سداؤندا ہیں

لہ یہ اس شعر کا ترجمہ ہے سہ نہ ہر زن زن است نہ ہر مرد مرد ؛ خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد - ٹہ عورتوں کا جادو چل نہیں سکتا - ۱۲

ہون نتریمتیاں نہیں تے جگمکے دت کسے نہ جگ تے آونا ئیں
وانگ مرد یاندے تیرے وال سرتے لچھ وانگ نت بیا نظر آونا ئیں

اساں چھٹیاں گھل سدایوں نوسا تھوں ملی اپنا آپ چھپاونا ئیں
کرامات تیری ساں ڈھونڈ ڈھٹی اینویں شیخیاں بیا وکھاونا ئیں

چاک سلسکے باغ توں کڈھ سٹوں اتے ہورکی ہوہوں کڈھاونا ئیں
ان کھاوناں رجکے گدھے ونگوں کدی شکر بجا نہ لیاونا ئیں

کڈیاں بنھ سلسیوڑے گھلیونی کی اساں تدس پھول پھلاونا ئیں
شیطان قطونگڑے یار تیرے ساتوں مکر فریب کھاونا ئیں

منگے فرض تے بہت وڈھا پشماں خصیتین نوں چا پلماونا ئیں
یادرب دی وچہ نہ محو ہویوں ایویں خلق نوں گھور وکھاونا ئیں

ایہ نماز نہ چھٹی پیغمبراں تو فرض وتر بجا نہ لیاونا ئیں
چھڈ بندگی چوراں دا راہ پھڑیو وارث شاہ فقیر سداونا ئیں

کلام جوگی

جوگی دی گل

باغ چھڈ گئے گوپی چند جیہے اتے شداد فرعون دھا گیا
نوشیرواں چھڈ بغداد ٹریا اوہ بھی اپنی وار لنگھا گیا

آدم چھڈ بہشت دے باغ نٹھا بھلے وسرے کنک نوں کھا گیا
فرعون خدا کہائے کے تے موسیٰ نال اُسٹنڈ بنا گیا

نمرود شداد جہان اتے دوزخ اتے بہشت بنا گیا
قارون زراں اکٹھیاں میلکے تے بنھ سرے تے پنڈ اٹھا گیا

مال دولتاں حکم شان شوکت جھگھا سروں رند لٹا گیا
سلیمان سکندروں لاہ سبھے ستاں بھویاں تے حکم چلا گیا

اوہ بھی دیس جہان تے لیاناہیں جیہڑا آپ خدا کہا گیا
مویا بخت نصر اتے چاہڑ ڈولا پچھے رب نوں تیر چلا گیا

تیرے جیہیاں بھی کتیاں کال نی تینوں چائے کی باغ دا آ گیا
حضرت صالح شیخ صنعان موئے حضرت ذکریا تن چرا گیا

اصحاب کہف دے کتے نے خدا فی کیتا نال چنگیاں دے رتبہ پا گیا
خاندان پیغمبری گم ہویا بیٹا نوح دا نام گوا گیا

وڈا سوہنا سی حسن یوسفے دا حسن چند دیوانگ وکھا گیا
اوس ایس جہان توں سفر کیتا جیندے حق لولاک آ گیا

نبی خاص خدا دا یار آہا امت عاجزی نال بخشا گیا
عزازیل تکبری خوار کیتا متھے پھٹک دا انک لگا گیا

جو کوئی پیر پیغمبر تے اولیا سی سب خاک دے وچہ سما گیا
ایڈا نال تکبری بولنی ایں تینوں فخر کیوں ایتنا آ گیا

باغ تساں بھی چھڈکے جاونا ایں کوئی آن کے پھیرا پا گیا
وارث شاہ اوہ آپ ہے کرنہارا سرپدیاں دے گلہ آ گیا

کلام سہتی

سہتی دی گل

پند جھگڑیاندی کیہی کھول بیٹھوں وڈا مسخرا ایں گنڈا دلا وے
اساں اک سال ہے بھال آندی بھلا دس کتھاں کی آراولا وے

له پ ۹ ع ترجمہ: پھر ڈالا موسیٰ نے اپنا عصا پھر وہی نگلنے لگا جو سوانگ انہوں نے بنایا تھا۔ تب ظاہر ہوا حق کا اور غلط ہوا وہ جو کرتے تھے۔ تب ہارے اس جگہ اور ذلیل ہو کر لوٹے اور ڈالے ساحر سجدے میں بولے ہم نے مانا جہان کے صاحب کو جو موسیٰ اور ہارون کا ہے۔

انے رکھیا کی ہے نظر نہیں گئے آپ توں بہت آناولا وے ۔ دسّے بناں نہ جاپدی ذات تیری چھڑیا ہے بجھ نہ کھونڈے جاولا وے
کی روک ہے کاس دا ایہ باسن سانوں دس خاں سوہنیا راولا وے ۔ سہج نال سب کم نبھاہندے نے وارثشاہ نہ ہوویں اتاولا وے

کلام جوگی

کرامات ہے قہر دا نام رنے کیہیا گھنبو آن وسوریا ای ۔ اسیں سِدھ اولیاء فقیر سچے اساں کھوہ دے وچ جھوٹھ نوں بوڑیا ای
کریں چاوڑاں حگھڑاں نام مستی اجے تیک انجان نوں گھوریا ای ۔ فقر آکھن سوئی کجھ رب کرسی اینویں جوگی نوں چاوڈوریا ای
اتے پنج پیسے لال روک دھر یو کھنڈ جاولا نداتھال پوریا ای ۔ اگے لوکا نوں بہت ڈراوندی سیں رانجھے شاہ نیئوں ہن گھوریا ای
بالناتھ انے پیراں مہر کیتی کرامات دے نال بھر بھر پوریا ای ۔ ساڈی گل تے صدق نہ مول کیتو بے صدق ہو کے سانوں دوریا ای
بناں امر دے گل نہ کرن موہوں بھانڈا رب نے فقر دا پوریا ای ۔ بھلاں قول دلیری دا بول کے جی وارثشاہ فقیر ہن جھوریا ای

کلام سہتی

مگر تنتر اندے انہاں بار جیھٹا جا چمڑے دندپیسا لوآں نوں ۔ اتھاں گھلیا انب انار ویکھن جالگائی لین کچا لوآں نوں
گھلیا پھل گلاب دے توڑ لیا وین جاچمڑے توت سمبھالوآں نوں ۔ انہاں موہرے لایا قافلے دے ٹٹوایا موساتھ دیاں چالوآں نوں
نذر بجھ نہ لیوای راولا وے وسیں شہر نی جا مٹھالوآں نوں ۔ خچر ہو اندے چالڑے کرن لگوں اساں بھاٹیا کتکیاں والوآں نوں
کر بندگی رب دی کشف پاویں صافی نہیں نصیب جھگڑالوآں نوں ۔ لعنت بدی جھوٹھیاں ظالماں تے رحمت سچیاں غصے دیاں ٹالوآں نوں
بھیدلا تو چوری گئی اُوٹھ پچھانناایں جنگل جانناایں کھنڈ ابنالوآں نوں ۔ ٹنڈے نے ناہیں دعوی اگے کھیاندا تیرے جیہے بھنا وندے نالوآں نوں
جھوٹھ آہندیاں شرم نہ آوندی اے چوراں یار راں تے ٹھگاں دے ہالیاں نوں ۔ جانن سار کی کھنڈ دے لڈوآں دی جیہڑے کھان بالکے آلوآں نوں
جیہڑے چالٹے نوں بنا بیٹھوں ہیں مال جاندی نیر یاں چالوآں نوں ۔ اک پلکید وچ اسیں لبھ لئی اے چغلخور حرام نو والوآں نوں
گھر بار نوں ٹور کے چک دتی اے تیرے جیہاں سیالیاں جھگالوآں نوں ۔ وارثشاہ تنور وچ دب بیٹھا انہاں گھلیا رنگ تے سالوآں نوں

کلام جوگی

جا کھولکے ویکھ جو صدق آوے کیہا شک دل اپنے پایا ئی ۔ کیہا اساں سو رب تحقیق کرسی کیہا آن کے مغز کھپایا ای

[1] تبانے کے سوا معلوم نہیں ہوتی ۔ ترجمہ بنائے آدمی شتابی کا اب دکھاتا ہوں تم کو اپنے نمونے سے کیا خیال رکھتے ہیں جن کے دل میں روگ ہے کہ اللہ نہ کھولیگا ان کے بیر
[5] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والکاظمین الغیظ ۔ یعنی جو لوگ غصہ پینے والے ہیں وہی اللہ کے نیک بندے ہیں ۔ اور ان پر خدا کی رحمت ہے ۔ ۱۲

جاو یکھ وسواس جو دور ہووے کیہا ورڈ را آن مچایو ئی
منزل دور ہے تے اوکھڑا راہ جاپے بھلا آکھ کیوں بھار اٹھایو ئی
شک مٹے جو تھال نوں کھول ویکھن ایتھے مکر کی آن پھیلایو ئی
وارث شاہ میاں قول دے آیوں ایتھے آن کے پھیر بھلایو ئی

دیدن سہتی بسوئے طشت

سہتی دا تھال نوں وکھنا

سہتی کھولکے تھال ول دھیان کیتا کھنڈ چاولاں دا تھال ہو گیا
جیہڑا اچلیا نکل یقین آہا کرامات نوں ویکھ کھلو گیا
جس نال فقیراں دے اڑی بدھی اوہ اپنا آپ وگو گیا
مرن وقت ہویا سبھو ختم لیکھا جو کوئی جمیا چھو منے چھو گیا
چھٹا تیر فقیر دے معجزے دا وچوں کفر دا جیوڑا پرو گیا
گرم غضب دی آتشوں آب آہا برف کشف دیاں سمو گیا
ایوں فٹ اڈیاں ماڑیاں کیہا لیکھا اوس کھوہ لیا اوہ رو گیا
وارث شاہ جو کیمیا نال چھہتا سونا تانبیوں ترت ہی ہو گیا

عاجزی کردن سہتی بخدمت جوگی و عذر نمودن

سہتی دی عاجزی ... جوگی اگے

ہتھ بنھ کے کورنشاں کرے سہتی دل وچ جانیں چیلڑی تیریاں میں
کراں باندیاں وانگ بجا خدمت نت پاوندی رہاں گی پھیریاں میں
کرامات تیری اتے صدق کیتا تیرے حکم دی کشف نے گھیریاں میں
اگے بھل کے بول میں بول بیٹھی ہن حق حکایتاں چھیڑیاں میں
اساں کسے دی گل نہ کدی منی تیرے اسم اعظم کفروں پھیڑیاں میں
مینوں کشف وکھا کے موہ لیا تیرے عشق فراق نے گھیریاں میں
میرا ماں نہ باپ نہ بھین بھائی نہ کوئی خصم تے وہیڑیاں میں
پیر سچدا اساں قبول جاتا نال صدق مریدنی تیریاں میں
ساڈی جان تے مال تے ہیر تیری نالے سنے سہیلیاں تیریاں میں
تیرا شان شوکت نالے فیض دولت اج تولیا گھت پنسیریاں میں
اک فقر اللہ دا رکھ تقوی ہور ڈھا بیٹھی سب ڈھیریاں میں
پوری نال حساب ہو سکاں وارث شاہ کی کراں دلبریاں میں

کلام جوگی

جوگی دی گل

گھر اپنے چا چوا کرکے آکھ ناگنی وانگ کیوں شوکدیں نی
جدوں بنھ جھیڑے ٹھک ہٹ رہیں جا پنڈیاں رنا نتے کوکدیں نی
بھلو بھلی جاں ڈھٹیو عاشقاں دی وانگ کتیاں ات نوں چوکدیں نی
نال جوگیاں مورچا لایا ئی رچ جٹ وانگوں ڈڈی بھوکدیں نی
کڈھ گالیاں سنے راہیں باندی گھن مولیاں سانتے گھوکدیں نی
وارث شاہ تہنوں پچھلے بندگی نوں رح ساز قلبوت چہ پھوکدیں نی

عاجزی کردن سہتی پیش جوگی

سانوں بخش اللہ دے نام میاں ساتھوں بھلیاں ایہ گناہ ہویا
آدم بھل کے کنک نوں کھا بیٹھا کڈھ جنتوں حکم فناہ ہویا
اللہ سچ تے نبیؐ برحق میاں ایس قول دا رب گواہ ہویا
ناروں بھل زکوٰۃ تھیں شوم ہویا وار داد شتے قہر الاہ ہویا
حضرت شیخ صنعان نے سور چارے منصور فی الفور تباہ ہویا

کچا شیر پیتا بندہ سدا بھلا دھروں آدموں بھلنا راہ ہویا
شیطان استاد فرشتیاں دا بھلا سجدیوں کبر دے راہ ہویا
ڈھموں روح بھلا قول دے وڑیا جسم چھڈ کے انت فناہ ہویا
بھل ذکر تھیں لئی پناہ ہیزم آرے نال اوہ چیر دو پھاڑ ہویا
عملاں باہجھ درگاہ وچہ پون پولے لوکاں وچہ میاں وارث شاہ ہویا

کلام جوگی

گھر چکڑے بڑی ہوا تینوں دتوں چھبیاں نال انگوٹھیاں دے
جے توں ماریا اساں صبر کیتا نہیں جاندی دا ایہ گھوٹیاں دے
اوڑک سچ گھسیٹ کے لنگ گوڈے آیوں عشق دے راہ وہر کھیاندے
سانوں بولیاں مار کے نندیں منہ ٹھوکراں جو کھٹیاں دے

انت سچ دا سچ ہی نتر یگا کوئی دیس نہ وسدے جھوٹھیاں دے
جٹی ہو فقیر دے نال لڑیں چھنا بھیڑیوا ای نال ٹھوٹھیاں دے
نال آکڑاں دے گلاں آکھدیں سخن سنے نی جھوٹھیاں موٹھیاں دے
وارث شاہ فقیر نوں چھیڑدی ایں ڈھونڈ مغز نے عشق دیاں لوٹھیاں دے

عجز سہتی

سانوں بخش گناہ تقصیر ساری ساتھوں جنگ جگیڑے بھل گئے
یوسف بھل کے حسن دا مان کیتا سوتر اٹیاں دے نال تل گئے
فقر مہر کردے عیباں والیاں تے جدو فضل دے جھولڑے جھل گئے

بھایاں عیب دی ڈھاہی یوسفے دا ست کھوہ وچہ اوہ سنوں حل گئے
ڈلی بلعم باعور جے زہد کردے اک گل نوں بھل کے رل گئے
پھڑیا دامن پاک رسولؐ والا وارث شاہ دے عقدے کھل گئے

مقولہ شاعر

کرے جہناں دیاں رب حماتاں نی حق تہناں دا خوب معمول کیتا
یہنوں سنی نوں کملئے سہتئے نی جھیڑا توں کیوں عرض طول کیتا
کڈھ بھیڑوں اونٹنی رب سچے کرامات پیغمبری مول کیتا

جدوں منکراں آن سوال کیتا نال اوہناں چن دو کھن رسولؐ کیتا
خاطر نبی دی سب تحقیق ہویا اندر شان قرآن نزول کیتا
وارث شاہ جاں کشف وکھاندا نالدوں جٹی نے فقر قبول کیتا

کلام جوگی باسہتی بطریقہ سوال

ل پ ۱۲ ع ترجمہ۔ اور ہم نے کہہ دیا تھا آدم کو اس سے پہلے پھر بھول گیا اور نہ پائی ہم نے اس میں کچھ ہمت ۲ ل پ ۸ ع اور آیا آدم نے اپنے رب کے بھولنے سے بہکایں کہا کڑی آج سے جھوٹوں کے وطن آباد نہیں کرتے ۱۲

بھریں زوم دی بھری نے سان چڑہی آٹلیں منڈیئے واسطہ ای
بیں بھی عشق پچھے جھبن چاریاں سن ہتھ پکڑکے کھنڈیئے واسطا ای
مرد مار مرکنے جنگ بانے مان متی اے گنڈیئے واسطا ای
اتفاق دیناں فقیر مارے ہیر سیال دی چنڈیئے واسطا ای
آکھیں جھیاں دا چھیڑو سدائے کھول جی دی گھنڈ لیئے واسطا ای

مینوں ساڑکے عشق کباب کیتا سڑگیاؤں لنڈی اے واسطا ای
لیا ہیر نوں ترت مراد پاویں کرے درشنی ہنڈی اے واسطا ای
کوئی ہور فساد جگاونا ئیں انی بھاریئے منڈی اے واسطا ای
بخشی سب گناہ تقصیر تیری لیا ہیر نوں نندی اے واسطا ای
وارث شاہ سمجھیا جیٹری نوں لاہ دلیدی گھنڈی اے واسطا ای

کلام سہتی

جو کچھ تسیں فرماؤ سو جا آکھاں دل و جان یقین چیلڑی ہویاں میں
تیری پاک زبان دا حکم لیکے قاصد ہو کے آن کھلوباں ہیں
کھاروٹیاں با غوچہ رکھ ڈبرائے کے ہیر نوں حاضر ہویاں میں

تینوں پیر جی بھل کے بُرا بولی بھلی وسری آن وگویاں ہیں
پہلاں سخن اولڑے بول کیتے شرمسار سرمنڈٹی ہوباں ہیں
وارث شاہ دے معجزے صاف کیتی نہیں مٹھڑی جی بدخویاں ہیں

آرزو نمودن جوگی پیش سہتی برائے حصول دیدار یار غمخوار ہیر

لیا ہیر سیال دیدار کریئے اے آ جاہ او دلبرا واسطا ئی
اساں عاجزاں کی تقصیر کیتی اتنے گناہ او دلبرا واسطا ای
زلف ناگ والی کنڈل گھت بیٹھی گلوں لاہ او دلبرا واسطا ای
تینوں ہار سنگار گھر بار چنگا میں تباہ او دلبرا واسطا ای
لوہڑے لٹیاں نیناں نے جھاک دیکے لو ہر جاہ او دلبرا واسطا ای
گل پلوا عشق دے کھٹباندے منہ وچہ گاہ او دلبرا واسطا ای
تیرے واسطے سرتے سواہ پائی سینے بھاہ او دلبرا واسطا ای
مینوں کل جہان دا اہنا ایں مگروں لاہ او دلبرا واسطا ای
تیرے واسطے مندراں پایاں نی بندے لاہ او دلبرا واسطا ای
تیری خاطر ہے اسانے ٹھکرتیے ملی سواہ او دلبرا واسطا ای

جاکے آکھ رانجھا تینوں عرض کردا گھنڈ لاہ او دلبرا واسطا ای
سانوں مہر دیناں دکھا صورت مکھ ماہ او دلبرا واسطا ای
دن بات جوگی نوں ٹکن دیندی تیری چاہ او دلبرا واسطا ای
نوکاں نیناں دیاں کالجہ سلیائے لا پھاہ او دلبرا واسطا ای
سر صدقہ جان ہے سانڈی اوئے سنی آہ اوئے دلبرا واسطا ای
سر صدقہ جان ہے سلنڈی اوئے سنی آہ او دلبرا واسطا ای
مال جیو تیرے اتوں وار پائے سدھر لاہ او دلبرا واسطا ای
دل ترسدائے تیرو دیکھنے نوں ہر ہر ساہ او دلبرا واسطا ای
تیرے واسطے اساں اجاڑ ملی دسیں راہ او دلبرا واسطا ای
مسطر وانگ ہویا تک تن میرا کر نگاہ او دلبرا واسطا ای

ے یعنی نقد مال جو ساہو کاروں کو وہ منڈی دکھا کر فی الفور روپیہ وصول کرتے ہیں ۔ ۱۲

نیرے عشق فراق نے گھیر یا اے لا راہ او دلبرا واسطا ای
کوئی گل سنیہوڑا اساں تائیں ویکھاں راہ او دلبرا واسطا ای
حال اپنا کس نوں جا دساں خیر خواہ او دلبرا واسطا ای
تیرے واسطے اسیں فقیر ہوئے توں گواہ او دلبرا واسطا ئی
تیرے نیناں نے مار خوار کیتا نے تباہ او دلبرا واسطا ئی
تیری چال چکور تے چھیل سندر ہویں راہ او دلبرا واسطا ای
ٹھاٹھاں مار دا عشق دریا کشتی سے واہ او دلبرا واسطا ای
میںوں ناہ قرار آرام آوے مل جاہ او دلبرا واسطا ای
تیرے عشق دے ڈھولاندی لمب بولی دھراں دھراں اہ دلبرا واسطا ای
پردہ عشق تے ننگ ناموس والا لیا لاہ او دلبرا واسطا ای
تیرے ہوٹھاں دی سرخی ہے عجب بنی دکھلا او دلبرا واسطا ای
گھر بار وسار فقیر کیتا تیری چاہ او دلبرا واسطا ای
میںوں اگ جدائی نے بھُنیا ئے لونبا ڈاہ او دلبرا واسطا ای
تینوں چھڈ کے دس ہن جاں کتھے نہ تراہ او دلبرا واسطا ای
جان لباں تے آکے اٹک رہی کاہلا ساہ او دلبرا واسطا ای
مینوں آسرا ہور نہ کوئی ہرگز نہ لائیں واہ او دلبرا واسطا ای
ہائے ہائے کیہ کاں تیرے ہجر اندر ادھے ساہ او دلبرا واسطا ای
داغ تیری جدائی دا وچہ سینے آہ آہ او دلبرا واسطا ای
لگے آپ ویں وچہ باغ دے اُٹھ گھیر لیجاہ او دلبرا واسطا ای
اسیں بہت حیران لاچار ہوئے میرے فناہ او دلبرا واسطا ای
تیری لنگ دی ٹنگ ہے عجب کھبی واہ واہ او دلبرا واسطا ای
تیرے عشق نے مار بیچین کیتا ڈھنجھ لاہ او دلبرا واسطا ای
سینہ سانگ فراق تے پاڑ دتا سیویں گھاہ او دلبرا واسطا ای
جیہڑا بوٹا سی آس امید والا لگی ڈھاہ او دلبرا واسطا ای
توپاں دغدیاں ہجر دے پون گولے کھٹاہ کھٹاہ او دلبرا واسطا ای
تیری چال ہے چھنک خلخال پیاں دے ہائے ہائے ہاہ او دلبرا واسطا ای
منگن گیاں نوں مار کے کڈھیوئی ایہ کی راہ او دلبرا واسطا ای
صدقہ سید دینویں پیار والا ٹل جاہ او دلبرا واسطا ای
جنہاں یاراں نوں لوں وساریائی او گمراہ او دلبرا واسطا ای
رنگ زرد دم سرد تے نین لہو واہ واہ او دلبرا واسطا ای

یاد کریں اوہ قول اقرار پہلے ہن نباہ او دلبرا واسطا ئی
وارث شاہ نماز دا فرض وڈا اس دوں لاہ او دلبرا واسطا ئی

قبول کردن سہتی فرمان جوگی را

ہنے سوہنی موہنی ہنس رانی مرگ موہنی جاکے کھلتی آں
پیری پیر دی دیکھ مرید ہوئی تیریا جتیاں سر تے جھکنی آں
میںوں ملے مراد تے جیونی ہاں کرد بخشش تے ایتھوں ہلنی آں
گھر بار نوں چھڈ مرید ہوئی تیرے جوگدیاں سلیلیاں سلنی آں
تیریاں عظمتاں ویکھ کے رانجھیا میں باندی ہو کے گھر نوں چلنی آں
دلوں صاف ہو کے تیرے پیر پکڑے من میں ہو مریدنی چلنی آں
میںوں عشق مراد جو رکیتا تو پلنگ تے میں ملنگنی آں
میںوں میل مراد بلوچ سایاں تیرے پیر میں آکے ملنی آں

اوہدے نام دا شوق ہے رات دنے وانگ سیخ کباب دے جلنی آں ۔ وارث شاہ کر ترک بریاں دی در بار اللہ دا ملنی آں

کلام جوگی

جوگی دی گل

سن سہتی اے نی گھر ماپیاں دے ہون کواریاں ڈھاک وڈیانی ۔ جنہاں خیر فقیر نوں ہتھ روکے اونہاں کدی نہ دولتاں جوڑیاں نی

حق گوراں پیراں منداا وہ بولن تنہاں جہاندیاں رہنے بوڑیاں نی ۔ تیریاں وی زنہاں کینتیاں سہتیئے نی وارث شاہ تہل سبھے ٹوڑیاں نی

کلام سہتی

سہتی دی گل

گلاں کرن سندی نہیں جاکائی صورت فقر اگے توبہ کرنیاں ہیں ۔ خانہ رب دا جو صلوت فقر دیئے حکم فقر دا سر تنے دھرنیاں ہیں

سون بہن آرام حرام ہویا دکھ باہجھ مراد دے جرنیاں ہیں ۔ اٹھے پہر غوطے کھاندی جان میری ہووے کرم تیرا ڈبی ترنیاں ہیں

آتش ہجر بلوچ دی جگر لوٹھا کیں مہر سائیاں تتی ٹھرنیاں ہیں ۔ نال عاجزی عجز نیاز پیرا مرہٹ طلب مراد دی کرنیاں ہیں

اگے فقر دے رہاں نہیں ہتھ بدھی ہو ٹہل جو سرے سو کرنیاں ہیں ۔ جان مال سارا وارثشاہ وانگر نام فقر دے توں صدقے کرنیاں ہیں

کلام جوگی

جوگی دی گل

رکھ سہتی اے اپنی جمع خاطر تیرے یار نوں رب ملاوسی نی ۔ الیسی پڑہاں میں اک عظمت سیفی نال جادواں ٹونیاں پاوسی نی

ساڈی عاجزی عجز منظور کردی رب تنہاں نوں دا دبلاوسی نی ۔ تقوی اک دا رکھ اے سہتیئے نی رب جا سبب بناوسی نی

سیاں کوہاندے پندھ اک گھڑی اندر سب مہر سائیاں نواوسی نی ۔ نال فقراندے کرے برابری جے ہتھو ہتھو بدلہ ویکھو پاوسی نی

مڑی گھراں نوں نویں سلام کرکے گلاں ہیر نوں جا سناوسی نی ۔ وارثشاہ جیہا کریئے پالیئے پیش ازل دا لکھیا آوسی نی

پیغام رسانیدن سہتی ہیر را

سہتی دا ہیر نوں پیغام دینا

سہتی جائیکے ہیر دے کول بہ کے بھیت ہیر دا سب سمجھایا ای ۔ جنہاں مار کے گھر وں فقیر کیتا اوہ جوگیڑا ہو کے آئیا ئی

اوہنوں ٹھگ کے میں چڑیاں نی ایتھے آن کے رنگ وٹایا ای ۔ تیرے نیناں نے چا ملنگ کیتا مینوں وسنوں چا بھلایا ای

اوہ کبھی کن پڑا کے آن لتھا آپ وہٹڑی آن سدایا ای ۔ آپ ہو زلیخاں دے وانگ سچی اوہنوں یوسف چا بنایا ای

دتے قول قرار وسار سارے آن سید نوں کونت بنایا ای ۔ ہویا چاک پنڈے مل خاک رانجھے لاہ ننگ ناموس ونجایا ای

دینے دار مواس ہو دھر بیٹھا لینے وار ہن اک سکے آئیا ای
ہو جائیں نہال جے کریں زیارت تینوں باغو چہ اوس بلایا ای
بہت زہد کیتا ملے پیر پنجے مینوں کشف ہی زور وکھایا ای
اہدے نزع نوں آبحیات پیتا کیہا جھگڑا بھابی لے لایا ای
مار حال تھکیں ہو بیحال رہیا کیہا بھابی اے مغز کھپایا ای
نچے اوہ فقیراں نوں ہیر کڑیئے ہتھ بنھ کے جنہاں بخشایا ای
اکے مار جاسی لکے تار جاسی ایہنہ بنیہ ایساوں دا آیا ای
کڈھ ویہڑیوں دھک ارواڑیاں تے ہوڑا وچہ بروہنہ گڈلیا ای
وانگ عنبیاں نظر لے جاہ اس تے فوجدار نواں بن آیا ای

گالیں دیکے ویہڑیوں کڈھ اس نوں کل مہلیاں نال کٹایا ای
زیارت مرد کفائتاں جان عصیاں نور فقر دا ویکھنا آیا ای
گھبیندلے لے کے مل ہور عیت فوجدار تغیر ہو آیا ای
وقت نزع دے آبحیات نوہیں کیہا بھابی اے پھول بھلایا ای
چھانک لا کے کن پڑوایو ای نیناں والے لئے غضب کی چایا ای
قتل عام پایا ملک صاف ہویا نیناں والئے غضب اٹھایا ای
دلھا حال نوں حال چنگیر ڑلاے عیسٰے ہو زمین اتے آیا ای
وچہ باغ کلے ڈیرا لا بیٹھا دل وچہ تیرا دھیان آیا ای
اگے جا کے کور نشان بہت کریں اوہ نان تلدہ دے واسطے آیا ای

عمل فوت تے وڈی دستار بھلی کتوں بھیل واسانگ بن آیا ای
وارث شاہ فول بھلا کے کھیڈ روہوں کیہا نواں مخول جگائیا ای

کلام ہیر

ہیر آکھیا جا کے کھول بکل اوہدے وس نفس بھوک کھاوندی ہاں
نیناں چاہڑ کے سانتے کراں پرزے قتل عاشقاں دے لئے دھاوندی ہاں
موہیا پیا ہے نال فراق رانجھے عیسٰے وانگ مڑ پھیر جگاوندی ہاں

اوہدے پیراندی خاک ہے جان میری جیو جانتیں کھو لگھاوندی ہاں
اگے چاک سی خاک کر ساڑ سٹاں اُہدے عشق نوں عقل چڑھاوندی ہاں
وارث شاہ پتنگ نوں شمع اتے اگ لا کے ویکھ جلاوندی ہاں

تیار شدن ہیر بطرف جوگی در کالا باغ

ہیر نہا کے پٹ دا پہن تیور والیں عطر پھلیل لگاوندی اے
کجل بھنڑے نین اپرادہ لٹے دونویں حُسن دے کٹکلے دھاوندی اے
سر بھا فدا کھو چھن پہن اتے کنیں ٹک ٹک والیاں پاوندی اے
لنگی مو ہر یدا پٹا گلی دے بدڑے کڈھ کے لک کھاوندی اے

ول پا کے مہنڈیاں خونیاں نوں گورے مکھ تے زلف پلماوندی اے
ہل وٹناں ہو بھانتے لا سرخی نواں لوہڑے تے بوہڑ چڑھاوندی اے
کیمخواب دی چولڑی پھب رہی ہا نک جوڑ نک تے نیر ڈلاوندی اے
چلی پھب کے لٹکدی یار ولے پیر پیر تے ٹھوکراں کھاوندی اے

حضرت عیسٰی بھی زندہ ہیں، جب یہود میں دجال پیدا ہوگا تب اس جہان میں آکر اس کو مارین گے۔ اور یہود و نصاریٰ اسی ان پر ایمان لاویں گے۔

گھت چھانجراں لوہڑے سرے پڑھکے ہیر سیال لٹکدی آوندی اے
ہاتھی مست چھٹا چھنا چھن چھنکے قتل عام خلقت ہوندی آوندی اے
کدی کڈھ کے گھنڈ لڑا دیندی کدی کھول کے مار مکاوندی اے
مالک مال دینوں سبھ کھول دولت وکھو وکھ چا کر وکھاوندی اے
جوبن وزن نشور دے روح آون دل قالباں دے توں ڈھاوندی اے
گکا ہندلی بنی ہے نال لوہلاں وانگ مور دے پاہلاں پاوندی اے
نین مست تے لوہڑ دندا سٹر یدا شاہ پری چھنکدی آوندی اے
گھنڈ لاہ کے لٹک دکھاوندی جیٹھی رہٹڑا یار منا وندی اے
اونویں من لا مان امانتاں دی ثابت نال ایمان لے آوندی اے
وارث شاہ ناں تیدی نظر چڑھیا خلقت سیلیان بھو کدی آوندی اے

آمدن ہیر نزد جوگی در باغ

رانجھا ویکھ کے آکھدا پری کوئی اکے بھاویں تے ہیر سیال ہووے
نیڑے آکے کالجہ دھاگئی جوبن مست کوئی نشے دے نال ہووے
میتھ جوڑ کے ہڈاں ہانجھ بدھی ویکھاں کیہڑا انہیں نہال ہووے
ڈول ڈال تے چاکدی لٹک سندا ایہا پیکنے دا کوئی خیال ہووے
یار سوئی محبوب نوں فدا ہووے جی سوئی جو مرشداں نال ہووے
کوئی ہیر کہ موہنی اندرانی ہیر ہووے تے سیال دے نال ہووے
رانجھا آکھدا ایہہ بہانہ آیا بیلہ جنگلاہی اتے لالو لال ہووے
چمکی لیلۃ القدر سیاہ شب تقین جس تے نظر ہووے سو نہال ہووے
دوست سوئی جو بیپت وچہ کھیڑ کٹے اتے دوستی وچہ کمال ہووے
وارث شاہ آ چمڑی رانجھنے نوں جیہا گدھے دیگل وچہ لال ہووے

دیدار کنانیدن ہیر رانجھا جوگی را

گھنڈ لاہ کے ہیر دیدار دتا رہیا ہوش نہ عقل تھیں تاک کیتا
سبھ پاپیاں ظالماں توڑ دتی تیرے عشق نے مار غمناک کیتا
تیرے باجھ نہ کسے نوں انگ لایا گواہ حال دا ئی ربلاک کیتا
اللہ جاندا اے ایہناں عاشقاں نے مرے ذوق تے چانڑ اک کیتا
لنگ باغدی پری تے جھاکدتی سینہ چاکدا پھاڑ کے چاک کیتا
ماں باپ تے انگ کھلا بیٹھی اساں چاک نوں اپناساک کیتا
ویکھ نویں نروئی امان تیری سینہ ساڑ کے برہوں نے خاک کیتا
وارثشاہ لے چلیا تساں سانوں کس واسطے جیو غمناک کیتا

کلام جوگی با ہیر

چوہڑیاں چھڈ کے چاک بنیاں میں چار کے انت نوں چور ہوئے
تساں رنگ مانے چڑھ کے لال ڈولے ساڈے نت جوالڑے تھور ہوئے
رویا وچہ فراق دے میں بیلے نیں بن کے حسن دے مور ہوئے
قول کوار یاں دے لوہڑے مار یاندے اُدھل ہار یاندے ویکھو ہور ہوئے
جنہاں قول اقرار وسار دتے لیکھے تہاندے انت وچہ گور ہوئے
او نظر پیار یا ساڈڑی آنسی ہور دے ہور تجھ ہور ہوئے

ہاں باپ فرار نوں ہار کے کم کھیڑیاں دے رو رو رہوئے
بیتری واسطے دتے ہاں گڈھ دبسوں اسیں اپنے دیس دے چور ہوئے

راہ سجدے قدم دھرن ناہیں جنہاں کھوٹیاں دے دل کھوٹے ہوئے
وارث شاہ نہ عقل نہ ہوش رہیا لے ہیر دے سحر دے مور ہوئے

کلام ہیر با جوگی

مہتر نوح[1] دیاں بیٹیاں عند کیتی ڈب موئے نی چھڈ کے نانیاں نوں
ہابیل[2] قابیل دا جنگ ہویا چھڈ گئے پیغمبری بانیاں نوں
جدوں ویلڑا وقت گھٹا بیٹھی جنراں ہو بہاں نے خاک سمانیاں نوں
عزرائیل سر کاتے گھوردائے چھڈ چلنا تنبوآں تانیاں نوں
خواہش حق دی قلم تقدیر وگی موڑے کون اللہ دیاں بھانیاں نوں
ہیر آکھیا رانجھیا سنی بیٹھوں کیہی دسنی مت سیانیاں نوں
گنگا نہیں قرآن دا ہووے حافظ انہیں ٹٹیاں بانیاں نوں
رانجھنا ہیر گناں دے بھرے بیڑے بنے لاونی شرم مہانیاں نوں

یعقوب[3] دیاں پتراں ظلم کیتا سنیا ہو سیا یوسف باندیاں نوں
جے میں جاندی ماپیاں بنھ دینی چھڈ چلدی جھنگ گھبیانیاں نوں
تقدیر خدا دی وکھیائے سب حق دے راہ دکھانیاں نوں
میرے وس ناہیں کجھ ماہیا وے جھوجنگ ٹپکیں اپانیاں نوں
لکھیا لوح قلم دا نہیں مڑدا ہوئی ہندی[4] ائے حرف لکھانیاں نوں
کیسے تترڑے وقت سی نیوں لگا تساں بیچیا مجھیاں دانیاں نوں
ساڈے ہے تن ہتھ ہے زمیں ملک تیری ہوں کا سنوں دلیں دلانیاں نوں
وارث شاہ اللہ بناں کون پچھے پچھاٹیاں اتے ننانیاں نوں

کلام رانجھا

تیرے ماپیاں ساک کوتھاں کیتا اسیں رُلدے رہ گئے پاسیاں تے
سانوں مار کے حال بیحال کیتا آپ ہوئیں ویاہن چھتاسیاں تے
شش پنج باراں اتے تن کانے لکھے ایس زمانے دے ماسیاں تے

آپے پٹ گھیں نال کھیڑیاں دے ساڈی گل گوایا ہاسیاں تے
ساڈے تن من دہی ہیں فدا کیتی ہن ہویاں تولیاں ماسیاں تے
وارث شاہ وساہ کی زندگی دا ساڈی عمر ہے نقش پتاسیاں تے

کلام ہیر

جو کوئی ایس جہان تے آدمی ایں روند مریگا عمر تے جھوردا جی
گل لگ میرے میاں رانجھیا وے وقت ساڈا داغ مہجور دا جی

سدا خوشی ناہیں کسے نال نبھدی ایہ زندگی نیش زنبور دا جی
سڑ بل کے کوئلہ ہوہاں ہیں سینہ ہو با جھوں ہوڈ منور دا جی

[1] پنجابی ترجمہ اور جن کے دل میں آتا ہے سوان کو بڑھائی گند گی پر گند گی اور وہ مرے جنگ کا فر ہے [2] اشارہ بقصہ نوح کہ پسر خود کنعان کرد کنعان متعلق کشتی و طوفان ذکر یافت یا بنی ادکب صیبا [3] اشارہ بہ قصہ یوسف علیہ السلام یا برادران خود [4] اشارہ بہ قتل قابیل برادر خود ہابیل [5] ظاہر ہے کہ بھٹے ہوئے اگتے نہیں ہیں [6] ڈنگی گئی یعنی شہرہ ہوگئی ہیں مذاق میں اڑادیا لیت ولعل زبانی دعوے [7] بہت کمزور نحیف ۱۲

بندہ جیوندی نت کہے آساں عزرائیل سر دے تے گھوڑا جی ۔ وارثشاہ اس عشقدے کرن ہارا ڈال ڈال تے خال کھجور دا جی

ایضاً

ہتھ بنھ کے ہیر سلام کیتا تیری بندی ہاں جویں فرمائی اے جی ۔ تیں مہر کرو اسیں گھریں جائیے نال سہنی ڈول نبائیے جی
بحر عشق دا نہک غماں ہویا نال عقلدے مینھ وسائی اے جی ۔ کویں کراں میں کوششاں عشقدیاں عشق نوں پوریا نپائیے جی
حضرت سورۃ اخلاص لکھ دیوینوں قرعہ فال نجوم دا پائی اے جی ۔ نقش حب دا بالکھ دیو کوئی اکے نوک زبان پڑھائی اسے جی
نالے کھول کتاب تعویذ لکھو کویں سہنی دا دل حکم فرمائی اے جی ۔ پھر جیوا دلدار محبوب تیرے ہووے کرے کم اوہ نال رسائی اے جی
جاتیا رباں ٹرن دیاں ہجب کرییے جے سجنوں حکم فرمائی اے جی ۔ کھول فالنامہ تے دیوان حافظ وارثشاہ نوں فال کڈھائیے جی

ملاقی شدن ہیر و رانجھا

اول پیر کڑے اعتقاد کرکے پھیر نال کلیجے دے لگ گئی ۔ نواں طور عجوبے دا نظر آیا ویکھو جل پتنگ نے اگ گئی
کیہی لگ گئی چننگ لگ گئی خبر جگ گئی وچ دھڑک گئی ۔ یار ٹھگاں دی بوٹی ہیر چٹی منہ لگدیاں یار نوں ٹھگ گئی
لگا مست ہو کملیاں کرن گلاں دعا کسے فقیر دی ہے لگ گئی ۔ رانجھا شوقدے نال اٹھ کھڑا ہویا داد عشق دی وہاں نوں وگ گئی
داوگ گئی حرص بھگ گئی دل نوں لگ گئی خبر جگ گئی ۔ جدوں یار نوں یار پھر آن ملیا حرص وہاندی اندروں ٹھگ گئی
اکے دھوآں دھکھ ندا سو کبر یدا اتوں پھوک کے چھوکری اگ گئی ۔ دونویں مست دیدار وچ جھولدے سن ہیر شوقدی دہاڑ لگ گئی
رانجھا شوقدے نال دیدار کردا گل ہجر دی سو الگ گئی ۔ یار یار دا باغ وچ میل ہویا گل عام مشہور ہو جگ گئی

بار وگھلی اندھیر پئی عشق والی اڈ شرم تے حیا دی بھی پگ گئی
وارث ٹٹیاں نوں رب جوڑدا اے ویکھو کملڑی نوں پڑی لگ گئی

روانہ شدن ہیر از جوگی بطرف خانہ خود و مشورت نمودن با سہتی

ہیر ہو رخصت رانجھے یار کولوں آکھے سہنی اے متا پکائی اے نی ۔ ٹھوٹھا بھن فقیر نوں کڈھیا ای کیوں اوس نوں خیر بھی پائیے نی
وہن لوہڑ پیا بیڑا شوہدیاں دا نال کرم دے بیڑے لائیے نی ۔ میرے واسطے اوس نے لے تر لے کویں وسدی آس پہنچائیے نی

ا۔ صلح کا کام کرے ۲۔ چلنے کی تیاری یا جلدی کریں ۳۔ شہرت جہان میں پھیل گئی ۴۔ جب کسی کو لوٹنے لگتے ہیں تو پہلے ان کو ربوڑی کھلاتے ہیں جس میں کہ دھتورہ ملا ہوتا ہے جب آدمی اس کو کھاتا ہے، تو بیہوش ہو جاتا ہے۔ ۵۔ غضب کے دریا میں کشتی پڑتی ہے۔

تینوں ملے مراد تے اساں ماہی وتوس اپنے یار سدائی اے نی
ہویا میل جو چریں وچھنیاں دا یار رب نے گلے لگائی اے نی
سسی نال ہوتاں نوں میل کیتا تویں ہیر بھی میل ملائیے نی
کھیڑیاں وچہ پئی چرا جیو ہیر آکھیوں رانجھے دیناں رلائی اے نی
جیو عاشقاں دا عرش حق دا اے کیوں اوس نوں ٹھنڈ پوائیے نی
نال نو تیدے جو بناں مان لئے الیس وکھ نوں چاہٹا سیئے نی
شیطاندیاں اسیں استاد رناں کوئی آکھاں مکر پھیلائی اے نی
گھر لیا کے تے کراں خوب خدمت جیو اوس دا خوشی کرائیے نی
رانجھا کن پڑا فقیر ہویا سر اوس دے دیری چڑھائی اے نی
باقی عمر رانجھیٹے دیناں جالاں جویں سہتیے ڈدن خائی اے نی
ڈلیائے مقصود جے عاشقاں دا بدلہ رب نفس ہنھوں ہتھ پائیے نی
چوری چوری تاں جٹن نہار کینے حقدار نوں حق پہنچائیے نی
ایہ جوبناں ٹھگ بازار دائے سر کسید سے ری چڑھائی اے می
کوئی روز دا حسن پراہونا ایں مرے خوبیاں نال نہنڈائیے نی
باغو چہ نہ جاندیاں سوہنیاں کویں یار نوں گھر لیائیے نی
گل گھت پلہ منہ کھا لیکے پیریں لگ کے پیر منائی اے نی
مشکل حل تیری میری رب کرسی دعا فقر توں حل کرائیے نی
وارثشاہ گناہ دے اسیں لدے حلو کل تقصیر بخشائیے نی

دیدن ہمنشیناں ہیر را بوقت باز آمدن از باغ

ہیر آوندی سیالدی نظر پئی مست مستانی بہت خوشحال آئی
اج شکھدیناں سہاوندی لے دلوں دکھ لاہ جنجال آئی
مکھ یار والا جانن اکھیاں دا اکھیں ویکھ جانن خوشیاں آئی
اگے ومہندیاں گئی سی ہموں جھوٹی مست یار دے شوق دیاں آئی
اج سدھراں حل دیاں لاہیاں سو بھاویں جاندی گرڈ دھ بال آئی
جویں بہت ہی پھول کھڑ جان دوڑی تویں گھر انوں ہیر سیال آئی
تویں یار دیدار محبوب والا غم سٹ کے ہو نہال آئی
رب چھیڑے یار ملا دتے دلوں غماں دا لاہ زوال آئی
سیال ویکھ کے لگیاں کرن طعنے ہیر جوگی دا پا وصال آئی
وارثشاہ سہاگیتے انگ انگوں سونا کھیڑیاں دا سبھو گال آئی

تمسخر نمودن رائیاں وصبرفاں باہیر سیال

اگوں رائیاں صیرفاں بولیاں نی کیہا منھا توں بھابئے کھیڑیاں ای
بھابی آکھ کی لبھوئی ٹھک آئی ایں سوئن چڑی انگوں تنگ پھیریائی

سلہ سورۃ ہود (ترجمہ) اور جو کوئی چاہے گا بدلہ دینا دنیا کا اس میں دیں گے اس کو جو کوئی چاہے گا بدلہ آخرت کا اس میں سے دیں گے اس کو اور ہم دیں گے احسان ماننے والے کو ۱۲
سورۃ ہود (ترجمہ) اور یہ گناہ بخشواؤ اپنے رب سے پھر رجوع لاؤ اس کی طرف کہ برتا دے تم کو اچھا برتنا ایک وعدہ مقررہ تک اور دیوے ہر زیادتی والے کو زیادتی اپنی ۱۲ ۳ ربائب
آدمی اور صیرتی پر کھنے والا مراد اصل بات کو تاڑ جانے والا ۔ ۱۲

موئی گئی سیں جیوندی آن وڑی ایں سیج آکھ کی سیج سہیڑیا ای
نین شوخ ہوئے رنگ چمک آیا کسے جوبنے دا کھوہا گیڑیا ای
قدم چست تے صاف کنوتیاں تے ہتھ چابک سوار نے پھیریا ای

اج رنگ بھلا تیرا نظر آیا کسے بھوسکدہ نے ڈکھ نبیڑیا ای
ہاتھی مست عاشق بھاویں باغ والا تیری سنگلی نال کھہیڑیا ای
وارث شاہ اج حسن میدان چڑھ کے گھوڑا شاہ سوار نے پھیریا ای

ایضاً

نین مست گلھاں تیریاں لال ہویاں نیناں چولیدیاں ڈھلیاں نی
کسے نال بھانویں اج میل ہویا دیاراں کھلیدیاں سہیلیاں نی
کسے رزم بھرے پاسوں لسی ایں نی دھڑکے کالجہ بوندیاں تولیاں نی
کسے لئی ہشناک نے جت بازی پاسہ لاہ کے بازیاں کھیلیاں نی
تیریاں گلھاں تے دند دے داغ دسن اج سیدھیاں نے ٹھاکر اکھیلیاں نی
اج کھیڑیا نے نال ستیاں دے ہتھیاں ہاتھیاں تے چاہیلیاں نی
رنگ ہور دا ہور ہے اج ہویا کھیڈاں کھیڈیاں کتے اکیلیاں نی
تھک ٹٹ کے گھر کدی آن پئی ایں لگیاں مٹھیاں کھڑ سہیلیاں نی
جنہاں بار گوا کے پھیر لدھے اوہ تاں جگ اتے البیلیاں نی

کسے نہ بھنیں اج چوپٹے نل پٹ کدھے جوبن تیلیاں نی
سبھو دل سٹیں وانگ بھلاں جھوکاں تیریاں ہانیاں بیلیاں نی
کھیڑیاں وسدیاں دی کھلی اج قسمت کونتاں والیاں ٹھاہ مہلیاں نی
صوبیدار نے قلعہ نوں ٹھوکو پیاں کر کے نہ بدر عتیاں میلیاں نی
اج نہیں بالیاں خیر لدی بگھیاڑا تے پاڑیاں جھیلیاں نی
چھٹا چھاجھلا اجاڑ اباغ دے ہفتے دیحول گاہ کھنڈیاں سبھے میلیاں نی
سارا جگ جہان کیاہ ویلے توں تاں بھاویے پونیاں بیلیاں نی
کسے ہک نیریاں ہک جوڑی اکھیں نال تیرے اکھیں میلیاں نی
دس وارثا کس ایں نچوڑئیے توں کتے کوشتی ہویاں کھیلیاں نی

ایضاً

جویں ہوندے آدمی پھرن باہر چھرک دولتاں لہن چھپایاں نی
اج کیباندے دلاندی آس پئی جم جم جان باغیں کھڑ جایاں نی
خاک تو دیاندے جیہنے ڈھیرو ڈے نیر انداز نے کانیاں لایاں نی
پانی باہجھ سکی واہڑی کھیڑیاں دی اج من گھتی نہاں لایاں نی
سیاہ بھورے ہویاں جیہناں بیابیاں دھاں بھر پانڈے نے سلایاں نی

اج بھاویں نال اگوچہ عید ہوئی کھادیاں بھکھیاں نے مٹھیاں نی
دسے باغ جنگاں تائیں سنے بھابی جیہتے کھان فقیر ملایاں نی
اج جو کوئی باغوچہ جادڑیا موہوں منگیاں دولتاں پایاں نی
اج سر محو پابنکے چلیاں نے سرے وانیاں خوب ہلایاں نی
تیرا رنگ بہار گلزار بنیاں اکھیں تیریاں نوں سوایاں نی

اج آب چڑھی بہاں موتیاں نوں جیہو آئی ایں بھابیے آئیاں نی
وارث شاہ ہن پانیاں وڑکینا بہت خوشی کینی مرتبیاں نی

ے کسی آدمی کے ساتھ وصال ہوا ہے کسی شوخی سے بھاگ آئی ہے ے۲ بے نصیب دلہنوں کا کام بن گیا۔ قسمت کھل گئی۔

ایضاً

تیرے چنبے دے سہرے حسن والے اج کسے ہو شناکنے لٹ لئے
جیہڑے نت نشان چھپاوندی سیں کسے تیر انداز نے چٹ گئے
آکھ کنہاں پھلیلیاں ہیریئے نی عطر لٹ ڈھکے پھوگ نوں سٹ گئے
کسے ہک تیری نال ہک جوڑی وچوں پھل گلاب دے ٹٹ گئے

تیرے عطر نوں چاڑ ولیپاٹی نافے مشک والے کسے پٹ لئے
کسے ہو بید رد کسیں دتی بند بند کماندے ٹٹ گئے
بھانویں یار رانجھے نال میل ہو یا زیر نے بکرے کٹ کٹ گئے
وارث شاہ اوہ وگاندے نال چگن جیہڑے پہلڑے پور ہو جٹ گئے

ایضاً

سینہ صاف ہو یا پیڑ وا لال ہو یا تیرے سر تے ہتھ کسے پھیریا ای
لایا نگ ملنگ نسنگ بھاویں انگ نال تیرے انگ بھیڑیا ای
سرمے دانی والا ہر وچنا بھی سرمے سر مچو کسے لویڑیا ای

تیری گاہدی نوں اج کسے دھکیا نی تیر اج کھو آ کسے گیڑیا ای
لاہ چھوٹی دودھ دے دیگچے دی کسے اج ملائی نوں چھیڑیا ای
وارث شاہ تینوں تکھوں آن ملیا کے نواں ای کوئی سہیڑیا ای

ایضاً

بھانی لج جوبن تیرے لہر دی جویں ندی دا نیر اچھلیا ئی
قفل جندرا توڑ کے چور وڑیا اج بیڑا کستوری دا ہلیا ئی
اج پیدلاں نے شاہ مات کیتا چال نواں شطرنج دا چلیا ئی
سرخی ہوٹھاں دی کسے نے چوپ لئی اب سکھنا موڑ کے گھلیا ئی
انگ نال تیرے انگ جوڑ کے تے تیرا اندر دا کالجہ سلیا ئی

تیری چولی دیاں تنیاں ڈھلیاں نی تینوں کسے محبوب سپھلیا ئی
سوہا گھگھر الہراں دینال اڈے بوک بندہ دہ چند ہو چلیا ئی
کسے کھیہے کھڈار کھڈار ای این سنے موہراں فرش ہتھلیا ئی
کستوری دے مرگ کس ڈھالئے کوئی نواں ہیرے آن ملیا ئی
وارث شاہ میاں روز حشر دے نوں ساڈا روندیاں نیر نہ ٹھلیا ئی

ایضاً

تیرے سیاہ توتلڑے جلیبیے ٹھوڈی اتے گلہاں انویں گم گئے
تیرے خواجے شکر یار باندے ہتھر مار کے بھکھیاں لم لئے

تیرے پھل گلاب دے لال ہوئے کسے گھیر کے راہ وچہ چم لئے
دھاڑ مار کے دھاڑوی میویاں دی اسے جھاڑ بوٹے کتے گم گئے

وڈے دنج ہوئے اج وہٹیاندے کوئی نفریں ونجارڑے گھم گئے
وارث شاہ میاں کیتے کم تیرے اج جگ جہان تے دھم گئے

لہ دیسیوں کے ساتھ پھرتے ہیں جو کہ پہلے روز باندھے گئے ۲ے کسی استاد نے بازی کھیلی ۳ے بھوکوں نے کھائے۔
۴ے نئے سوداگر آن کہ گھومے

ایضاً

کوئی دھوبی ولا نیوں آن لتھے سر صاف تیہاں[تھم] کھنب گئے
کنہاں چوراں نے مال چرایا اسانوں گھس کے کھوجے سنب گئے
کھیڑے کابلی کیتا نوانگ تنہے وڈھوا کے کن تے ونب گئے
تیری جھولی لو مہندی سنے سینے بیلنیے تو نیئے نوں جیہیں تنب گئے
کیکوں نہسی نال ایہ کھیڑیا ندا تیری غار مغیلا ندے چھنب گئے
وارث شاہ اچمبڑا نواں ہویا سنے پار ہواں چور نے ٹنب گئے

ایضاً

کسے کدے نیلٹر نپیڑی ایں لوں تیرا رنگ ہے نور پدے پھلدانی
تیرا لک ہے پائمال کیتا ڈھکا کل وجود وچہ گھسلدا نی
نال ورزشاں دے جسہ جھگ کیتا جدوں ہٹگیا پچھاں جلدانی
ضرباں ماریں جان نرو ڈونی کوئی زوم بھریا تیرے تلدانی
کھڑکی حسن دی نوں لگا خوب دھکا کر کے جھوٹ فقیر پلدانی
مجھی نکلدی رہی ثبوت ڈولا بگلا نجراں چھوپ اگلدانی
قمری ہو کے سروتے لے جھوٹے جیہڑا باغ دے وچہ سی جھلدانی
تیری اج امید دی کلی کھلی ڈھو منگا کھیک رنگا بلبل دانی
منھا اج تیرا کھڑا پھل واگوں حصہ لیا سو باغ دے پھل دانی
بھاویں اج ذار ڈا باغ چھٹا تیری نہر دا نیر اچھل دانی
آؤں ٹیپیا اج جوان بھاویں منھا ڈگا ای تیری پڑل دانی
تیری عطردانی گاندھی خوب بھری وچوں عطر بھابی پیا ڈھلدانی
تیری سپ تیجے برسیا ابر نیساں پیدا گوہر موتی وڈے مل دانی
ڈھاکاں تیریاں کسے مروڑیاں نی ایہ تاں کم ہویا ہل جلدانی
ورمہ پھیر الماس دے وچہ وٹنا جیویں تیر گیا اندر سل دانی
کسے ڈھک کے موڑیا جو کھابی لے لاہ ڈنا تیری چلہ دانی
جیہڑا مجھیاں نوں موئیں نت دیندا کھو کا پچھاڑ کے گایا مولدائی
اج سکدیاں ولاندی تجھ لنگھی لوہڑا لٹیا دوہاں املدانی
پانی جھلیا گیا نہ تالیاں نوں بدل سٹیا بینہ ہڑل دانی
بھاویں تخت اتے بیٹھا اوہ جوگی جیہڑا خاک دے وچہ سی رلدانی
اوہ بھی تدھ نوں نت اڈیکدا سی جیہڑا تدھ نوں تہیں سی بھلدانی
بھابی دس کھاں کتوں کی لبھیائی تیرا حسن پیا اج ڈھلدانی
تیری ماڑیدی چھت نوں آناں کیتا دیکے زور معمار نے تلدانی
ماری شوہ دریائے آ کر درہ کھول ڈنا تیرے پل دانی
شیشی عطر والی ٹنے ڈوہلیوئی کوئی بھانہ بھنیڑا ٹل دانی
سپ کسے جواہری نے چیر لیا جیہڑا انہیں سی سیدنیوں کھلدانی

نیلی ملے وچھنیاں بیلیاں نوں ہویا کرم ہے رب رسلدانی
وارث شاہ میاں ایہو دعا منگو بارا کھل جاوے اج کل دانی

لہذا ازدونی کو جس طرح دھنتے ہیں سو سوئے ہوئے محافظوں کی چوروں نے بے عزتی کی حرکت کا کام ہے کہ جس سے دھڑ کا تمام وجود کو پہنچتا ہے۔

ہ گرا کہ موٹی لکڑی زور دیا تیرے دگیلان کا فرش اڑا دیا - ۱۲

جواب دادن ہیر رائباں و صیرفاں را بہ انکار

ہیر آکھدی رائباں صیرفاں نوں اڑیو دیہو کس واسطے نی
پر نیہہ دا مینوں اثر ہویا رنگ زرد ہویا ایس واسطے نی
کٹے جاندیاں نوں بھجکے ملی ساں میں تینہانڈ ھلیا چولڑے پاستے نی
ٹوہری پئی ہیر نے ویکھدی ساں پیڈ و لال ہویا ایس واسطے نی
راہ ہیکیاندے ولوں ویکھدی ساں کوئی نظر نہ آیا راستے نی
میرے پیڈ و نوں کٹے نوڈھڈ ماری لاساں پے گیا نیر ملاستے نی
مینوں قسم اڑیو کوئی گل ناہیں تسیں بھلیاں ہور سواس تے نی
چھیڑو نہ گوئی خصم پیڑی نوں مینتھے ملنا رب دے واسطے نی
چھایاں کھب گیاں گھاں میر پا نتے داغ پگیا چپ راست نی
روفی اٹھر وڈ ہلیاں ٹھر تے گھل گئے نولڑے پاستے نی
سرخی ہو ٹھاندی آپ میں چب لئی رنگ اڈ گیا ایس واسطے نی
کتا کھٹیا وچہ گلو گٹری دے ڈھاں لال ہویاں آس پاستے نی
میرا چھیڑو خیال سہیلیو نی ہیر آکھدی رب دیا واسطے نی
وارث شاہ میں تجھ غریبنی ہاں لوک آکھدے کیوں مہاستے نی

کلام رائباں

بھابی اکھیاندی رنگ مست تُنی تینوں حسن دی چڑھی ہیاانیا ؤندانی
اج دھیان تیرا آسمان اُتے تینوں آدمی نظر نہ آوندا نی
راجپوت میدان نوں لڑن تیغاں گے ڈاہڈ یاندا پت گاؤندا نی
تیرا عشق میدان وچہ آن لتھا یار نظر تینوں ہن آوندا نی
تیرا حسن گلزار بہار بنیا اج ہار سنگار سب بھاوندا نی
تیرے سر میاندباں ہاریاں مھوڑ یہاں جوبن گا نگوہی بالئے آوندا نی
رخ ہور دا ہور ہے اج تیرا چالا نواں کوئی نظر آوندا نی
اج آکھدے نی وارث شاہ ہوریں کھڑا کون الو کس تھاوندا نی

کلام ہیر

مٹھی مٹھی مینوں کوئی اثر ہویا اج کم تے جیو نہ لگدا اے
تیولال مینوں اج کھیڑ یاندا جیویں لگے النبڑا اگ دا اے
کھل کھلی جاندے بند چولڑی دے اج گل کیرے کوئی لگدا اے
اکے جو بنے نے اج ٹھاٹھ دتی لونبا آوندا پانی اتے جھگدا اے
بھلی وسری بوٹی اولنگھ آئی آکے ہویا بھلا وڈا ٹھگ دا اے
گھر بار وچوں ڈرن آوندا اے جوبن کسے تتا وچہ وگدا اے
اج یاد آئے مینوں سجن جیندا اوہدے مگر الاہم ملٹا اجگدا اے
وارث شاہ بھلا نہ مول ساتوں مینوں بھلا نہیں کجھ لگدا اے

کلام رائباں و صیرفاں

اج کسے بھابی تیریاں کنبی چوڑ یار پھڑے گنہگاریاں نوں
تیرے نیناں دے نوکاں دے خط بنے داہڈ ملدا ہے جوبن کٹاریاں نوں
تیرے جوبن دا رنگ کسے لٹ لیا ہنومان جو لنک اٹاریاں نوں
گھڑن ٹرن لگے مساں پیر پٹیں آئیوں چرلا کڈھ نتیاریاں نوں
تیری ترکڑی دیاں کساں ڈھلیاں نے کسے تولیا لونگ سپاریاں نوں
اج سکدیاں کواریاں کرم کھلے جیہڑیاں ڈھودیاں سن نت یاریاں نوں
کھلے بھار سوداگراں ونج کیتے کھاٹ پٹی دلاں بازاریاں نوں
بھابی اج تیریاں اوہ نبی دودھ مٹھ لگا دودھاریاں نوں
حکم ہور دا ہو اج ہو گیا اج ملی پنجاب قندھاریاں نوں
ہتھ لگ گئی ایں کسے یار تائیں جویں کستوریے بھابیو پاریاں نوں
گئی ہو رسیں ہور بجھ ہو آئی ایں گھگل کرے معمار جو باریاں نوں
جیہڑے نت سواہ وچ لبیڈدے سن اوہ مل بیٹھے سرداریاں نوں
چوڑے بیڑ تینے ہار سنگار ٹٹے ٹھوکر لگ گئی مینا کاریاں نوں
وارث شاہ جنہاں ملے عطر شیشے ایہناں کی کرنا توجداریاں نوں

کلام ہیر

کیہی چھنج گھتی اج نساں بھیناں خوار کیتا جے نگھر جاندڑیاں نوں
کیوں لاہ کے گھنڈ بولایا جے چپ کیتڑی تے شرماندڑیاں نوں
سیدے کھیڑے دے ڈھڈ نہ چہ سول ہویا سدن گئی سال میں ماندڑیاں نوں
کھیا پٹڑی کدوں میں گئی کتے کیوں اڈیلے منس کھاندڑیاں نوں
چھج چھانی گھت اڈایا جے ماپے پٹنی تے لڈھ جاندڑیاں نوں
وارث حال دے مڈھ قدیم جیہڑے کرن مہر دی نظر درماندڑیاں نوں

کلام رائیاں و صبر فاں

کسے ہو بیدرد لگام دتی اڈیاں وکھیاں جیہ کھیایاں نی
سیاہ کالیاں ہو ٹھانے لہو لگا کسے نیلی نوں ٹھوکراں لائیاں نی
چالا ہوریاں ہو اج نظر آیاں سبھے گام راہوار بھلاریاں نی
اج آن ملیا پچھلا یار تینوں جس آکے خوشیاں کرائیاں نی
ولیاں ہو کے کسے میدان لٹیا کیتیاں کسے محبوب صفایاں نی
دکھ درد تیرا اج دور ہویا ملاقات نہ یار نا پایاں نی
گھوڑ دوڑ ہوئی بھاویں باغ اندر تیرے بازیاں خوب کرایاں نی
وارث شاہ میاں ہوئی ہوری ہن کیہاں رکتاں چایاں نی

کلام ہیر

لوہر گئی جے بیو دھرت پاٹ چلی کڑیاں پنڈ دیاں اج پولنیا نی
عیب دھرن بے عیباں نوں اچکیے تے پھرن حسد بیاں گمانیاں نی
مست پھرن دماں دے نال بھریاں ٹھڈی چال چلن مستانیاں نی
چوچے لاندیاں دھیاں پرایاں نوں بیدردے تے بیگانیاں نی
میں بیدوس انے بنجیر تائیں زنگ نگدیاں للدیاں کانیاں نی
خوچاں کچیاں پکیاں لگیاں نی ایہ سب کشمیر خرمانیاں نی

سبھے وڈیاں نکیاں اک رسے پے گیاں لٹھ زنانیاں نی　　وارثشاہ دی خوب چھپاندا ہے باہجہ ہیر شیطان دیاں نانیاں نی

کلام رائیاں وصیرفاں

بھابی جاننے ہاں اسیں سبھ جاے جیہڑے مُنگ تے چنے دلاونی ایں　　آپ کھیڈدی ایں کتھے چالیاں نوں سانوں سنتیا نچاناونی ایں
چیچو چیچ کندوہلیاں آپ کھیڈیں چڈے ٹاہیاں نال لدلاونی ایں　　آپ رہیں بے غرض بیدوس بیٹھی مال کھیڑیاں دا لٹواونی ایں
مت کسے دی مول نہ لئیں بھابی نت گھُڑا بار ہنڈاونی ایں　　وارث مکر فریب دی چاکھاری ہوکا ہو رہا ہو رسناونی ایں

کلام ہیر

اڑیو قسم مینوں جے یقین کرو میں نرول بے غرض بیدسیانی　　جیہڑی آپ وچہ رمز سناندیاں ہو جنہیں جاندی بین چاپاوسیاں نی
گھے جھلے مار کے تابلے جند کڈھیا جے نال جھوسیاں نی　　کل بیجیائی دی بولکے تے بچھوں رُس پونا نال روسیاں نی
میں تاں پیکیاں لغں نت یاد کراں پئی پاونی ہاں نت اوسیانی　　وارثشاہ کیوں تنہاں آرام ہووے جیہڑی عشق اگوچہ گوسیانی

کلام رائیاں وصیرفاں

بھابی دس خاں اسیں جے جھوٹھ بولاں تیری گل ایہو جیہی ڈلسی نی　　باغوں ہٹ کدی گھر گ آن پئی ایں نس کھیڑیاں دا تینوں ہول سی نی
جاکے جنگی نوں باغوچہ گھیر ہوئی اوہ تاں بیٹھا ہویا انھول سی نی　　اج دفتر چڑھے سپاہیاں دے جنہاں سال چھاندے رول سی نی
اج گھوڑی تیری نوں آرام آیا جیہڑی نت کردی پئی اوسی نی　　اساں اتنی گل معلوم کیتی تیرے مگر تاں عشق دہمول سی نی
لوٹا سکھناں اج کرا آئی ایں کسے توڑ لیا جیہڑا مول سی نی　　ایویں ٹینگاں جھنجھٹ پایو ئی اوہ ناں کُھل گیا جیہڑا تولسی نی
تیرا یار نہ پچھلے نال ہیل ہویا اساں لبھ لیا تیرا بول سی نی　　وارثشاہ ناں گل کنگال آہا اج ہو گیا عرض طول سی نی

کلام ہیر صاحب تدبیر

ہیر رونکے آکھدی سنو بھیناں میں آکھ کے تساں کیوں ساڑیاں نی　　راہ جاندڑے چھوٹے نے ڈھالیاں ساہن ٹھل کو ٹھل کے ماریاں نی

۱ یعنی تو بڑی شاہسوار ہے کہ گھوڑی کے سموں سے نکل کر سوار ہو جاتی ہے مطلب یہ کہ خطرناک دم کر کے بچ نکلتی ہے اور پرہیزگار ہو جاتی ہے۔ ۱۲

۲ یعنی چنگ عشق کی ہے جو جھلسے گئے ہیں ان کو کس طرح آرام ہووے ۱۲　۳ منہ سے لگام حیاتی اور جماع کی خواہش کرتی ہے۔ ۱۲

ہہوں گھبوں گوا کے بھن جوڑا پارسٹیاں چنیاں ساڑیاں نی
ساہمن مار بڑھکاں پیا گرنیرے کیتیاں ساندیناں خواریاں نی
سینہ بھن کے بھینیو سو پیا سیاں نٹھ دوہاں سنگھاں تے چاہڑیاں نی
ہیرے کرم سن ملنگ ملیا جس جیوندی پنڈ وچہ واڑیاں نی

ڈھاہڈے ماردیاں نوں ڈھا مار کر دے انت زوراں دوراں اگے ہاریاں نی
نس چلی ہاں وسنوں ویکھ کے میں جویں ڈوراں توں نجان کواریاں نی
ڈٹے چاہڑکے مار پٹاک تینوں سینہ ڈھا لیندے جویں پاڑیاں نی
وارث شاہ میاں گل فویں سنیے ہیرے ہرن میں تتڑی ماریاں نی

کلام رائیاں

بھابی ساہمن نیرے مگر دھڑن لگا ہلیا مویا قدیم دی بار دا نی
ساہمن باغ وچہ لیٹدا ہو کملا ہیر ہیر ہی نت پکار دا نی
پیر اوہلت بری ہلایا ای پانی پیوندا تیری نار دا نی
ساکھ کسے دیوں نہ دھیان کردا ساکھاں نیریاں اوہ لتاڑدا نی
اوہ تخت ہزاریوں ساہمن آیا پیا ہیر دا نام چیتار دا نی

توں بھی ویہٹری پت سردار سیں اوس دودھ پیتا سردار دا نی
نیر ریناں اوہ لاڈ پیار کر دا کسے ہوری نوں مول نہ مار دا نی
توں جھنگ سیال لاڈی موڑنی ایں تینوں آملیا ہرن بار دا نی
تیری خاص انگوری نوں ویکھدا ئی ہور کسے دی نہ اجاڑدا نی
وارث شاہ میاں سچ جھوٹ وچوں پن کڈھدا تے نتار دا نی

کلام ہیر

انی بھر وسٹھیں ہائے ہائے ہٹھی ایسے ہوندے ڈھڈ وچہ شول ہویا
طلب ڈب گئی سرکار ہیری مینوں اک نہ دام وصول ہویا
دکھ ہوریاں کدی انجام ہوندا مینوں تنی داعرض نے طول ہویا
کھیڑیاں وچہ نہ برہ چلا جو میرا شاہد حال دا رب رسول ہویا

لہر بیڑیوں ال ٹھکے پوے سینہ میرے تے ھڈ دیوچہ ڈنڈول ہویا
لوک نفع دیوا سطے لین ترلے میرا سنے دیہی چوڑ مول ہویا
انب بیچکے دودھ دے نال پالے بھاتتی فتے اک ببول ہویا
وارث شاہ دے عملی خبر ناہیں ویکھاں کدھ ہویا کہ قبول ہویا

کلام رائیاں وصبرفاں

بھابی زلف گلہاں اتے پیچ کھادے سرلوہٹر تے سرمید یاندھاریاں نی
جیہڑی نے چھی شطرنج سی حسن والی بازی جت لئی کھڈاریاں نی

گلہاں اتے بھنبریاں ڈیلے نینے نیناں سان کٹاریاں چاہڑیاں نی
باغ حسن دے نے وچہ عراق بلبلے اج ہوردیاں ہور تیاریاں نی

لے زندہ ساکو اور لاغروں کو مارتے ہیں ۲ے خاوندوں یعنی منگیتروں سے کفوائیاں ۳ے چھڑا کہ زندہ گاؤں پہنچا دیا ۴ے شروع سے ہی شیطان نہایت دشمن ہے ۔ ۵ے بہی اصل

اینویں باہروں شان خراب وچوں جیوں ڈھول سہاونا دور دا اے
دولت علم تے عقل سبھ دات تیری کوئی کم نہ عقل شعور دا اے
وارث شاہ وسنیک جنڈیالڑے دا تے شاگرد مخدوم قصور دا اے
وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ لائق اوسنوں نہ ان غرور دا اے
شکر گنج مودود دی نال مدد کھلا فیض ایہ فیض گنجور دا اے

عزت آبرو نال تون بخش ایماں سانوں آسرا رب غفور دا اے
وارث شاہ نہ عمل دی راس میتھے آپ بخش لقا حضور دا اے
قصہ لکھ کے جا سنا دا اگے ڈھو آرکھیا نظر منظور دا اے
صاحب ہتھ وڈیائیاں ساریاں نی کوئی عذر نہ ایس معذور دا اے
وارث شاہ ہووے روشن نام تیرا کرم تجے رب شکور دا اے

وارثشاہ دی عاجزی من ربا دکھ درد گوا رنجور دا اے
وارثشاہ انے جملہ مومناں نوں حصہ بخش توں اپنے نور دا اے

تیرے نام دے آسرے ہیں جیواں رہا ایہو ہے نت سوال میرا
اپنے ذوق تے شوق دا چار کھیں گلوں غماں والاہ جنجال میرا
میرا نبی شفیع نگہبان ہووے ماضی حال تے جو استقبال میرا

لوڑیں نال ایمان سلامتی دے ہووے خواہ نہ حال احوال میرے
پڑھے سنے لکھے سوئی خوشی تھیوے ہووے سخن قبول تبیت اسے
وارثشاہ فقیر دے عیب کجیں توہیں قادر راجبار دا اے

ہیر دالے
دیال کھند کھیر دالے
پال سدا وندا ہیر دالے

خاتمہ کتاب

ختم رب دے کرم دے نال ہوئی فرمائش پیارڑے یار دی سی
جو کوئی سُنے پریت دے نال ہکے وچوں کوڑدیوں سچ نتار دی سی
کھول کھول کے ذکر بیان کیتا رنگ رنگ دی خوب بہار دی سی
جو کوئی پڑھے سو بہت خورسند ہووے واہ واہ سبھ خلق پکار دی سی

گل سوہنی عاشقاں سجیاندی خوش ہے حرف مریداں نوں پیر دالے
ایبا شعر کیتا پرمغز موزوں جیہڑے کتے پار دا تے کتے چیر دالے
تمثیل دے نال بیان کیتے دکھاں غماں دے کیر تے کیر دالے
وارثشاہ نوں سک ہے خدا گھتے تا ہتھوں واسطا پیر دالے

دعائے مصنف بدرگاہ قاضی الحاجات

ملا کے تے لاہ آسرا سک تے سیر دالے
ٹڑ یا ہوہ رنگپور کھیڑے پیے جیر دالے

وچہ پاک جناب دے عرض میری توہیں رب رحیم خدا سائیں
تیرے عدل کیتے نہیں جا کائی نال فضل دے ہوگ بچا سائیں
بخش دئیں لکھن والے جملیاں نوں پڑھن والیاں کریں عطا سائیں
رکھیں شرم حیا توں جلیاں دی میٹی مٹھ ہی دئیں لنگھا سائیں

بندہ حرف جے بھلیا ہیر دا جوگ جیہندی اجاں کفنیر دا اے
غم دین تے دنی رہ یدکتے اٹر بوٹیاں وچہ اکسیر دا اے
سنن والیاں نوں ہے بھوند انقش اکھیاں حب تصویر دا اے
وارثشاہ تمامیاں مہلے لاہ داہن دا سانگ ملنگ فقیر دا اے

خلاصۂ قصہ ہیر و رانجھا منجانب مصنف مرالے رانجھا یار ہجا پے جٹی ہیر دالے

ہیر روح تے چاک قلبوت جانوں بال ناتھ ایہہ پیر بنایا ای
قاضی حق جھبیل تے عمل تیرے غیاں منکر نکیر بھیڑایا ای
کیدو لنگا شیطان ملعون جانوں جس نے وچ دیوان بھیڑایا ای
ملکی چوچک تے فقہ اصول دونویں جنہاں خلق دا راہ بتایا ای
جوگ ہے عورت کن پار جس نے سب انگ بھبوت رمایا ای
بھابی ساہرے کھاں رات مسافری سخت جیہڑی جس حساب کتاب لکھایا ای
ساہن باغ وچ جی بھابیاں ساک پیوند تیرے جنہاں نال توں جھنجھنا پایا ای
پرا وہلت بری ہلا باں دا اوہلا جگ دائے گوشے بیٹھ کے شغل کمایا ای
ساکھ کسے دیل نہ دہیار والی پلصراط بندے جس وچ دھکو دھوڑا کھایا ای
اوہ تخت ہزاریوں ساہن ایہہ ہیلیجان تینوں کسے نال نہ ساتھ لدایا ای
سوڑے نی جنہاں ازل پیغام سنایا ای
ارا نجھا اونہاں وہاں نے بھیڑ مچایا ای
انی بھرو سیٹھیں ہائے بائے ہیٹھی ایہہ ہوندے ڈھڈ وچ راجے دی جوہ ڈرائیا ای
طلب ڈب گئی سرکار بیری مینوں اک نہ دام وھور آنگ دا منگ گوایا ای
دکھ ہو رناں کدی انجام ہوندا مینتی دا غرض تے طول ملا گھتھ اہتھ نہ آیا ای
کھیڑیاں وچ نہ برجدا جیو میرا شاہد حال دا رب رسول ہکے رخت لٹایا ای
ں دا دیس وٹایا ای
کلام ہاں گے کسب بنایا ای
حدیث فرمایا ای
بھابی زلف گلہاں تے پیچ کھادے سر لوہڑ تے سر میدیاں دہا دیاں نی ں توں کھیت چوگ گیا ای
جیہڑی وچ چھی شطرنج سی حسن والی بازی جت لئی کھڈاریاں نی ولا نعی دا ملا ڈیا ای
... زنہ مسا و ورلا عزوں کو مارتے ہیں یہ خاوندوں یعنی منگیتر دوں سے کنوائیاں نال پیوند پایا ای
ہیر ایمان دو لیا ای
...عقائع کی ۵۶ ... ام رخار مخیلاں ۱۲۰

پنج پیر تے پنج حواس تیرے جنہاں تھاپناں ندھ توں لایا ای
کوٹھا گور اتے عزرائیل کھیڑا جیہڑا الیندا ای روح نوں ڈھایا ای
سیال ہیر دیاں رن گھر بار تیرا جنہاں نال پیوند بنایا ای
جیہڑا بول دانا طفقہ و نجھلی دا جس ہوش دا راگ سنایا ای
شہوت بھابی تے بھکھ راہیل باندی جنہاں جنتوں مار کڈھایا ای
اور سیت ہے ماں دا شکم بندے جس وچ شب روز لنگھایا ای
تہ بخن ایہہ بد عملیاں تیریاں نے کڈھ قبر تھیں دوزخیں پایا ای
پیلی طمع دی چنن کپاہ وڑیوں نانگ حرص دے ڈنگ چلایا ای
ایہہ مزدوری سیالاں دیاں مجھیاں نے جیہڑا حیلہ تے کسب کھٹایا ای
دنیا جان انویں جویں جھنگ پیکے گور کالڑا باغ بنایا ای
منزل موت مقصود مراد ہے او جنھتے گیا کوئی وت نہ آیا ای
جس اونہاں پہلواناں دے بھیڑ ڈٹھے کدا اپنا آپ بچایا ای
اوس ماریاں مشکلاں دور ہویاں رانجھا ہیر نوں پھیر ملایا ای
اوڑک رس رہیوں بے وطن ہو کے دلو کسے نہ مول سنایا ای
ایہو وقت ہے تخت سمہالنے دا کس شان تے ہوش بھلایا ای
ایس نفس شیطان دے لگ آکھے وچ غفلتاں وقت ونجایا ای
ٹھگاں کیہڑک ٹھگیاں نال ٹھگیں لقمہ جان حرام دا کھایا ای
تینوں نال تکبری آکڑاں دا شیطان نے سبق پڑھایا ای
کڑاں پوندیاں آپ ہے ہابیٹھوں پچھوں کملیا ڈھول وجایا ای
ایس ملک وجود دا سپرا اوکھا نہاں راہبراں راہ نہ آسیا ای
اندر ویکھ توں اپنے آپ وڑ کے تینوں راہ طریق سمجھایا ای
نالے یار تے چوگ چگا گئے ہن ہیٹھ نوں ہتھ کیوں لایا ای
وارث شاہ میاں بیڑا پار تیرا کلمہ پاک زبان تے آیا ای
بالخیر

ابیات در مدح سید وارثشاہ صاحب مرحوم مصنف قصہ ہیر رانجھا از بندہ پیر اندتہ صاحب تے گڑھ

۱۰۲۳ لایا اپنا اپنا زور سبھناں ہیراں شاعراں بہت بنایاں نی
۱۰۲۴ شاعر حالدی صفت معصوف سبھے طبع اک توں اک سوایا نی

۱۰۲۵ فضلشاہ تے میاں ہدایت اللہ مجلس بیٹھ زبانی پایاں نی
۱۰۲۶ خاص لخاص گلاں فضلشاہ دیاں عام فہم دے وچہ آیاں نی

۱۰۲۷ سوہنی ہوئی گھمیار اندبو چہ سوہنی لکھی جلک توں نال صفایاں نی
۱۰۲۸ تھوڑے کم وچہ میاں ہدایت اللہ استاکاریاں خوب دکھایاں نی

۱۰۲۹ لکھ لکھ شاباش محمدے نوں رمزاں درد دے نال الائیاں نی
۱۰۳۰ بیلے کھرل دے چاہڑکے صاحبانوں واہ وانیلیاں باہر کدایا لے

۱۰۳۱ رحیم بخش منیں ڈھولن والئے تے ٹائی بیٹھ کھلیاریاں مایاں نی
۱۰۳۲ اتے ہور جو یار طریقیدے نے لائق سب تعریف ثنا یا لے

۱۰۳۳ خدمت وچہ مصاحباں عام خاصاں عرضاں علیحدہ نال سنایا نی
۱۰۳۴ بے عیب خدا دی ذات عالی بندہ نہیں جو باجھ خطایا لے

۱۰۳۵ ڈٹھا نال نگاہ نے غور کر کے گلاں سچیاں دلانوں بھائیاں نی
۱۰۳۶ طبع سچیاں نوں جدوں جوش آوے کدی رکن نہ نال رکوا لے

۱۰۳۷ گلاں پہلیاں وچہ تاثیر چنگی بعض پچھلیاں بھی چت لایاں نی
۱۰۳۸ ایہہ شعر سید وارثشاہ دے نی پڑھن والیاں لذ نالے ہیر دالے

۱۰۳۹ سنن والیاں نوں بہت خوشی ہوئی جو جو لکھیا سب آزمایاں نی
۱۰۴۰ خبراں حال ماضی استقبال دیاں نال رمز دیاں کھنڈ کھیر دالے

۱۰۴۱ شیراں وانگ میدان توحید اندر وارث گجلے چنگیاں لایاں نی
۱۰۴۲ قدردان سوئی جیہڑا ڈھونڈ جانے ایہہ لال سداوندا ہیر دالے

۱۰۴۳ ظاہر ہیر کتاب دا نام دھریا باطن آتاں لکھ لکھایاں نی
۱۰۴۴ گلاں رب سولدے بھیت دیاں لکھے حرف مرید نوں پیر دالے

۱۰۴۵ مرد صاحب کمال سی رب بخشے ہوس وچہ حضور دے جائیاں نی
۱۰۴۶ پڑھ پڑھ فاتحہ اوسنوں لکھنے کتنے پاڑ دانتے کتنے چیر دالے

۱۰۴۷ زندہ سخن انہاندڑا سدا تازہ ذرا دیکھئے بال بلیندایاں نی
۱۰۴۸ عاشق رہدے سدا ہی بیلے دکھاں غماندے کیر نے کیر دالے

۱۰۴۹ نکے ہوندے نوں ہیر دی چاہ ہوئی عمراں ڈھلندے کنڈھٹے آیا نی
۱۰۵۰ عقل فوقتے شوق قدے کھڑ ھد اگھتے تا نتونوں واسطا پیر دالے

۱۰۵۱ سکی زمین تے کرمدا مینہ وہیا باہر پھٹ کے سبزیاں آیاں نی
۱۰۵۲ بی مارنہیں ہووندی تمنا کے تے لاہ آسرا ساک تے سیر دالے

۱۰۵۳ وچہ سن سو تیراں تے چار ہجری وارثشاہ مڑ پھیریاں پایاں نی
۱۰۵۴ اٹی سو چونالیاں ساہٹھ پایا جوہ زنگپور کھیڑ ریہے جیر دالے

۱۰۵۵ سینتی سال گئی میری عمر ضائع شامت نفسدی غفلتاں پایا نی
۱۰۵۶ بخشنہار سچا فادر قلیچہ دا جوگ جیوندی جان کفنیر دالے

۱۰۵۷ دلدے عرش نوں سوقدی گھٹا اٹھی بونداں رحمتی رب وساں نی
۱۰۵۸ رہبر حقدا ڈھونڈ یدکتے اثر بوٹیاں وچہ اکسیر دالے

۱۰۶۱ محلاں وچہ فقیراں دا ہیر خانہ جھنوں پوریاں رب نے پایاں نی
۱۰۶۲ سجدہ گاہ محمود شاہ دے بھونداں نقش اکھیاں جب تصویر دالے

۱۰۶۳ جوڑا پنڈ سیانا ندا جرم میرا جیتھے گدھنیاں دتیاں دائیاں نی
۱۰۶۴ گھر نا نکے دو نہر سے لک لڑہ دا بن داساک ملنگ فقیر دالے

۱۰۶۵ اصلی جاگہ ذریہ آباد آہی باپ دادیوں ملک تے جایاں نی
۱۰۶۶ جھنے بحر چناب نے موڑ دالے رانجھا یار رہا پے جٹی ہیر دالے

ہویا چت اداس نے فہر کرکے لیاں ملک پھیر ہوایاں نی
1066 کھاں کھاں محبتاں خوب ہو یا نال دوستاں وچ سوایاں نی
کہی دساں رنگیلڑی عشقبازی کھیڈاں عجب توں عجب کھنڈیاں نی
1068 متھے عاشقاں ملک ملامتاں دے تپچھے شہرتاں جگ نے لایاں نی
رب باہجھ نہ آسرا عاشقاں نوں باہجھ دلبراں نہیں سمایاں نی
1070 رانجھے تخت ہزاریوں دھک ملیا نے ساک ویر بھرجایاں نی
ہوی ہیر جیہیاں ایس عشق ظالم گھت چھج دے وچہ گلایاں نی
1072 ایہ ساہورے پیکیاں چھٹ سٹی رل کے اسیاں پھپھیاں تایا نی
جوگ ان جگ جہان خوار کرکے باہاں چھڈیاں پھیر پھیرایاں نی
1074 کہیا نبی کل شئی یرجع یار یاراں نوں جیچھیاں پایاں نی
بھابی ساہرے کھارے بار نوں یار نہ جدا سایاں اگے تیریاں جویں ضیایاں نی
1076 رباحفظ ایمان دے وچہ رکھیں کراں گل تے خخ دعایاں نی
ساہن باغ وچ نی زمانے دا ہور ہویا چالاں الٹیاں ای نظر آیاں نی
1078 وچہ غفلتاں اہل کتاب ہوے رسماں دفع قانون جمایاں نی
پر اوہلت بری ہلا یا اسطے عقل ہے تیز ہوئی سار دین توں خلق بھلایاں نی
1080 پنڈاں بنھ کے جھوٹھ اپراہدیاں لوکاں گنڈھڑیاں سر تے چایا نی
ساکھ کسے دیول نہ دہیار للاں سچتوں ترک کیتی نتان جا ہلاں دھروں گوایاں نی
1082 قصے ہون منصوبیاں جھگڑیاں دے بدلے نیکیاں کرن بریاں نی
روزگار وچوں یمن برکتاں سب سدہایاں نی
1084 دلوں خلق محبتاں دور ہویاں رسماں حسد تے بغض وہایاں نی
اوہ تخت ہزاریوں ساہن ایہ تمام کیتا کرکے چار چو کوٹ توں دھایاں نی
1086 وچہ شہر لاہور دے شوق کیتا جیتھے کل ولائیتاں آیاں نی
اینوں حکم محنتاں کرن فرمایاں نی
1088 پیراندتہ عاصی سدن ہیر والا خادم پیر نوں وچہ لوکایاں نی
یاراں علم توں تھوڑیاں پایا نی
1090 بخشش آپ کیتی وارثشاہ مینوں کرکے وچہ یقین صفایاں نی
انی بھر وسیٹھیں ہائے ہائے اینٹھی ایہ ہو ملے ڈھڈ وچہ بر توں دولتاں پایاں نی
1092 مہربان ہوکے مالامال کیتا باتی چھڈیاں کھرلاں نہ کایاں نی
طلب ڈب گئی سرکار بیری مینوں اک نہ دام وصول نال پریم اڈایاں نی
1094 قطع درزیاں والیاں سو چکے تے کتراں رنگ برنگ ملایا نی
دکھ ہوہ ناں کدی انجام ہوندا میں تنی دا عرض تے طول یہیاں کتے لٹکایاں نی
1096 قیمت وارہانات دی درزکیتی گھتی چوہیاں صاف نجایاں نی
کھیڑیاں وچہ نہ برجدا جیو میرا شاہد حال دا رب رسول کے خوب تر پایاں نی
1098 سوئی ہجر دی حب دلیل دھاگا جامہ شوق نے رفو کرایاں نی

کلام بہانہ نال ایمان میرا رب کرے قبول دعایاں نی
ت اندر کلمہ یاد ہووے پیراندتیا رب ملایاں نی

بابی زلف گلہاں تے پیچ کھاہدے سر لوہٹر تے سر میدیا ندہاریا نی
ٹری وچھی شطرنج سی حسن والی بازی جت لئی کھڈاریاں نی

محمد رسول الله

ے ندماں اور لاغروں کو مارتے ہیں ۲ے خاوندوں یعنی منگیتر دں سے کنوائیاں
عتائع کی ۵٦ تحت مکہ ہو رخار مغیلاں ۱۲۰

نظم تاریخ تحریر قصہ خلاو قطعہ ہیر طبعزاد جناب مولوی پارس علی صاحب تخلص علی حضرت فرید العطر مولینا فریدالدین صاحب عباسی المتخلص فرید مرحوم

وارثشاہ آکھی وار سخناں دی قصہ جوڑ رانجھیٹے تے ہیر دا اے
ٹور تخت ہزاریوں رانجھنے نوں سیالیں میل کرو جٹی ہیر دا اے
عشق آن اولیاں چاباں نے کی کی پاتنے پاڑ دا چیر دا اے
کتے دیس تے وطن تیاگ چھٹے ساک سین بھائی ویر دا اے
کتے ونجھلی ساز کے سوز کڈھے سوز ساز جویں مزامیر دا اے
کتے وچہ بیڑی پلنگ ہیر دے تے سوندا جانکے دیس جاگیر دا اے
کتے لڈن چھبیل کٹاو ندا اے ذمہ لائیکے عذر تقصیر دا اے
کتے قول اقرار زبان کردا لیلے نام خواجہ خضر پیر دا اے
یاراں لئی کتے پھرے وچہ یاراں بیلے گامہند لتے جھل چیر دا اے
کتے وانگ کیدو لنگے کردا بانی مکر فریب تزویر دا اے
کتے کھیڑیاں ہیر پرناہ دیندا بندہ وارثی حسن جاگیر دا اے
کتے ناتھ دے جادوار بہندا سانوں آسرا پیر فقیر دا اے
جوگ دیند بانیتاں دھار کے تے بہندا ہو فقیر لکیر دا اے
روڈ بھوڈ کر منداں پا کنیں دیندا جٹ نوں جرم فقیر دا اے
متکہ ہو عیال نوں کتے دیندا پتہ قول اقرار نکیر دا اے
کتے نادو جانیکے تکر وڈ دا پترجٹاں دا بال فقیر دا اے
کتے سنگلی سٹ کے شگن بولے جویں لکھیا لیکھ تقدیر دا اے
پھیر ویکھدا چھبیں مٹیار کڑیاں نقش روم تے چین کشمیر دا اے
کتے کوٹھیندا اپنا ٹیندا آپ کتے راہ کالڑے باغ نوں چیر دا اے

جوڑ جوڑ کے توڑ چڑھا دتا جوڑ میں جویں کھنڈ کھیر دا اے
موت اتے سنجوگ نہ ٹلنے مولے ڈھکے ڈھوچیاں آن تقدیر دا اے
حضرت عشقدی وارنیار ڑی اے نیارا مسئلہ عشق تعبیر دا اے
کتے رات میت دے وچہ کٹی پڑھدا سبق جانوں تدبیر دا اے
کتے بحر چناب دیاں لے ٹھاٹھاں ٹھاں ماندا تے نین چیر دا اے
چھمکاں پکڑ کتے ہیر وانگ آئے دیدہ چاہڑ کے روہ دے نیر دا اے
کتے ویکھ رانجھیٹے دے مست نیناں نظر مہر دنیاں کھنڈ کھیر دا اے
کتے جو چکدیاں مہیں چار دا اے کتے چاک سدا وندا ہیر دا اے
پنجاں پیراں دا کتے ملاپ کردا دسے حرف مرید نوں پیر دا اے
کتے لاوندا کتے بھاوندا اے کتے پاڑ دا تے کتے چیر دا اے
کتے نال رانجھیٹے دیو چہ بیلے دکھاں غمانڈے کیرنے کیر دا اے
جوگ لین کارن ٹلے جا چڑھدا گھتے ناتھ نوں واسطا پیر دا اے
داہڑی بھواں سر پٹے منا کے تے لاہ آسرا ساک تے سیر دا اے
جوگ لیندا ای ٹلیوں اٹھ ٹرپا بجوہ رنگپور کھیڑ یدے خیر دا اے
کتے ہو جوگی کفنی پا پھر دا جوگ جیوندی جاں کفنیر دا اے
کتے جوتشی بنے تے وید کتے اثر بوٹیاں وچہ اکسیر دا اے
کتے وچہ ترنجناں پھرے بھوندا نقش اکھیاں جب تصویر دا اے
کتے نال سہتی رانجھے وانگ لڑدا بن داسانگ ملنگ فقیر دا اے
قولاں ہتھ بنیہوڑے گھلدا اے رانجھا یار جیاپے جٹی ہیر دا اے

کتنے کھنڈ ملائی دا تھال پورے کرے چا برنج نے نیر دا اے
۱۱۴۱ کتے پرتوا پا کیکے معجزے دا سہتی نال یقین کھلیر دا اے

کتنے تاپ کا وندا نال سہتی ویکھو مشورہ ایس مشیر دا اے
۱۱۴۲ کتے کنڈیوں سپ لڑاوندا اے ہیر دشمناں نال ظہیر دا اے

کتنے ماندری ہو کے آوندا اے جاپے یار کدو کناں ہیر دا اے
۱۱۴۴ کتے ڈھل کے کنڈ پچھا وڑیدی پکڑ ہتھ ٹردا سہتی ہیر دا اے

ڈاچی شاہ مراد دی ہوڑ راہوں نال کشنت دے اٹھ نکھیڑ دا اے
۱۱۴۶ سہتی دے مراد تے ہیر رانجھے تھاؤں تھاں جا دوہاں کھیلر دا اے

انہاں نوڑ کے کھیڑیاں ول جاندا گھاہ الڑے دلاندے چیر دا اے
۱۱۴۸ کتے واہراں چا ہٹر لیاوندا اے ڈھنگ لڑاندے کرے تدبیر دا اے

کتنے شاہ مراد نوں جادسے ملیاں واہراں مار ٹھنڈیرہ دا اے
۱۱۵۰ کتے پھیر مڑ رانجھنے دے خیال پوندا دھیان اجے نہ چھٹدا ہیر دا اے

کتے عدلی دے جا دربار کوکے کتنے جا قاضی نال سیر دا اے
۱۱۵۲ کھوہ دیوندا ہیر کھیڑیاں نوں ویکھے حال نہ جٹ دلگیر دا اے

دکھتے مارہ آہیں سارا شہر ساڑے کرے کھیڑیاں حکم اسیر دا اے
۱۱۵۴ کھڑے بنھ کے کھیڑے دربار اندر ہویا انہاں نوں کم اسیر دا اے

متھہ رانجھے دے ہیر دی بانہہ دیندا آکھے حکم سنا اخیر دا اے
۱۱۵۶ امر ہو بلے پاک خباثت چوں ہیر رانجھے دی تے رانجھا ہیر دا اے

پھیر اٹھ ٹردا وارثشاہ ولے آ ہولا وندلے تے پینڈے چیر دا اے
۱۱۵۸ کتوں کجھ جنڈیالہ ٹرے جاوڑیا خادم ہون کارن وارث ہیر دا اے

کسے کہا گھری جا دسیلے ناں تھاؤں مکان فقیر دا اے
۱۱۶۰ وارثشاہ اگے دکھاں نال بھریا اتوں گھاہ دھیرڑا چیر دا اے

وارہیر رانجھے دی چھو ہندا اٹھ ہوں لاہ کے سال اخیر دا اے
۱۱۶۲ قصہ جوڑ کے عاشقاں پیاریاں دا چا جگد یوچہ تشہیر دا اے

گئے وقت تے بولیاں ہور ہویاں فقر بول تے قول تقریر دا اے
۱۱۶۴ ویکھو وسل انجان دے پا قصہ چا بولاوندے بول تغیر دا اے

بولی دیس والی جانن دیس والے جانے کی وسنیک کشمیر دا اے
۱۱۶۶ کہیا سو متہا بول چھناونداے جیہڑا شعر سیّد وارث پیر دا اے

ہویاں ہنداں پھیر مڑ شوق لگا جا جنڈیالڑا چھول پھلیر دا اے
۱۱۶۸ ڈھونڈ بھال کے لیاوندا اک نسخہ وارثشاہ دی خاص تحریر دا اے

بتی سال مسودیاں حال ہوئے ہوسے ورق جیوں حال ظہیر دا اے
۱۱۷۰ اجے ہوئی نہ او سدی نشا خاطر وچوں جیونوں جاد لگیر دا اے

ٹردا ہوا داس جھناں ولے ناں سیلوندا پیر فقیر دا اے
۱۱۷۲ وڑدا جاوتہ یہ آبادا اندر چلہ کٹ جھناں دے ینر دا اے

دسن کجھ کتنوں آیا بارہ بن دامیاں پیر اندتے خادم پیر دا اے
۱۱۷۴ خادم پیر جوان دا نام یارو سچ مچ ویکھو خادم پیر دا اے

کرکے نویں سرون ترمیم قصہ جوڑ جوڑ دا ٹھیک تدبیر دا اے
۱۱۷۶ اکے پھیر مڑ آیا پیر وارث جاپے اکے خادم وارث پیر دا اے

اوہا بول زبان محاورہ یدی کائی فرق نہ بول تقریر دا اے
۱۱۷۸ خادم پیر وچہ فرق نہ جویں کائی ایہا فرق جیہڑا خادم پیر دا اے

اوس حضدی خبر دی خبر کڈھی جو ضمیر اس پاک ضمیر دا اے
۱۱۸۰ پچھو حق تاں سچ ترمیم سندا حصہ حق ہویا خادم پیر دا اے

بھلا ہویا ایہ عشق مراد ہنی مندا حال سی ایس دلگیر دا اے
۱۱۸۲ لٹکاں نال ہو آیا ای نال ساڈے چالا ویکھ ایس گنی گھیر دا اے

ویکھاں کھابچا وندا کی ساڈے کی کی نویں فرنگ کھلیر دا اے
۱۱۸۴ مڈھوں سندا ایے پرواہ بارو گل کسے دی تاہ چہیر دا اے

جویں جاندا توہیں بنا ہوندائے جگ سارا ای دیس جاگیر دا اے
جویں جنس نہ پرچدی جنس باہجوں عشق باہجہ نہ عشق کھیلدا اے
دم مار نیدا انہیں تھاں کوئی ایتھے کم نہ عقل تدبیر دا اے

لا چننگ چوا تڑی اوہ جاندا کسے نال نہ بھجدا بیر دا اے
ایتھوں تیک ڈٹھی جیہڑی ہوئی بیتی آپ جاندا حال اخیر دا اے
پارس علی میاں کیہڑے خیال ہویں ہونا ہوسی جویں تقدیر دا اے

آکھ ساں تاریخ ترمیم سندا جیہڑا سال ترمیم تحریر دا اے
وارثشاہ کیہا واہ واہ بھو ہویا نو ترمیم اوہو قصہ ہیر دا اے

معراجنامہ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حمد الٰہی آکھ زبانوں
بعد درود سید ابراراں
صفت تساڈی مولا کردا
اوّل سیں توں احمد سرور
ناؤں تیرا جدا احمد آہا
جاں توں آیوں ناں چن تارے
سب پیغمبر تیرے پرّے
تاں چن بدر منیر کہایا
خلعت پایا توں لولاکی
جاں توں مہر نبوت پائی
لوح محفوظ قلم بھی ناہی
کرسی عرش نہ آہا ہوئے
تیرے سنگوں سنگ نہ یاہر
طٰہٰ تے یٰسٓ مزمل
تیں وچہ خلق حیا حلیمی
جس دن تھیں توں ظاہر ہویا

ثابت ہوکے دلوں زبانوں
آل اتے اصحاباں یاراں
کیا میں عاجز گولا بردا
پچھوں ہوئی دھرتی انبر
ہر گز آدم دا دم ناہا
سبھے تیرے نال پیارے
تدھے پار اتارے کرنے
دائمی ہو در تیرے آیا
پیغمبر سن سبھ وچہ خاکی
آدم دا دم کجھ نہ سائی
جاں توں آیوں نور الٰہی
جھنڈے حکم تیریدے جھولے
تاں اس اندر لعل جواہر
ایہ سبھ تیرے ہیں تجمل
فاقہ فقر سخا یتیمی
بیدیناں نے دست سنگویا

تاں کوئی بحر ملے ایمانوں
رحمت اوپر نیکو کاراں
سخن کریندا ڈر دا ڈردا
نور تیرے تھیں سب پیغمبر
تینوں سی رب دتا را ہا
ہر دم تیں لبیک پکارے
سبھناں سر تیں لگے دھرنے
تاں اس پایا نور سوایا
تیرے نال انہاں نوں پاکی
ایہ سبھ رونق نے پیشوائی
تیں خاطر ایہہ سبھ اپائی
تاں اسلام ہویا ات رولے
تیں وچہ دُر یتیم ہے ظاہر
کامل اکمل توں مکمل
مدحت تیری صفت قدیمی
دفتر کفر شرکدا ہویا

ثمرہ شکر گذاری دا
ایہ راہ تابعداری دا
ول نہیں گفتاری دا
تینوں بخش ستاری دا
عالم دی سرداری دا
خالق خلقت ساری دا
توں محتاج نہ یاری دا
خلعت خدمت گاری دا
توں محبوب غفاری دا
شملہ برخورداری دا
ناہا شور شراری دا
سبھناں کفر کفاری دا
توں دریا دینداری دا
صدقہ شب بیداری دا
کرم تینوں غفاری دا
دیہوں دین پکاری دا

جاں توں حضرت حرم لیا سی
اکھ پڑھیاں بانجھ پچھانے
توں بخشش دا بحر سمندر
لوح محفوظ اندر جو لکھیا
صفت تیری کہے عزّو جلّے
قدر تیرا سمجھاں کتھیں عالی
نوں محمدؐ احمدؐ نوری
سبھے در تیرے تے بردے
جاں الست کہیا سی سائیں
کی مدنی ناں دھریا یو
جاں رب بخشے تدھ خزینے
رحمت عالم صفت تساڈی
اوگنہار نہ میتھوں بھارو
منصورؒ تیرا پیخو رہ پیتا
جد دن خلیل چخہ وچہ ڈھویا
یوسف عشق تیرے کھوہ پایا
جا لگا سی تیرے چرنی
عیسے ونج اسمانے چڑھیا
جاں تنیوں آسمان ڈھویا سی
دھم پئی سی وچہ آسماناں
برق مثال براق چلاکی
جاں ہوئے احمدؐ احد اکٹھے
او ہا دنی کتھیں اقرب کیتا

زور آوراں دا زور گیا سی
تاں توں ناں علم سبھ جانے
ہے حجاب شرم تیں اندر
سو تدھ احمد پورا لکھیا
اِنَّا فَتَحْنَا شاہد گھلّے
در تیرے نت رہن سوالی
تیں وچہ ہتی صبر صبوری
ملک حضوری سجدہ کردے
لفظ بلٰی داتوں سیں قائل
عرب عجم دا شاہ کہایو
آدمؑ سی اندر یا طینے
راہ گم ہویاں داتوں ہادی
مار نقارہ رحمت دا مارو
دعوٰی انا الحق نال اس کیتا
عشق تیرے کتھیں ہنجو رویا
بھایاں نوں الزام دوایا
موسٰے کیہا ربّ ارنی
کنجی کا بھی اُس تیرا اکھڑیا
شیطان ڈھائیں مار رویا سی
آیا سرور دوہاں جہاناں
جس تے چڑھیوں مار پلاکی
جبرائیل جیہے اٹھ نٹھے
دریا وحدت دے وچہ ملیتا

شہر نوشیرواں غل پیا سی
پاڑیا سی ڈھڈ بال ایانے
غوث قطب تے پیر پیغمبر
سائل ویکھ دیویں نفس بھکیا
مکّے پائی فتح اکٹھے
روز قیامت ہوسیں والی
تاہیں ہویوں خاص حضوری
پیراں اتے متھا دھردے
ناہیں ہویوں گھائل مائل
لقد کرمنا رتبہ پایو
نوحؑ بھی ناہا وچہ زمینے
کرسیں دوزخ کنوں آزادی
روز حشر دے ہوسیں واہر
کتھوں رہن لپیٹ چھپیا
یا نار کونی برداً ہویا
پھیر زلیخا دے ول ڈاہیا
پھیر کے آکھے لن ترانی
ویکھ قرینے اتر جھڑیا
جبرائیل نقیب ہویا سی
زہرہ گاوین چھند شہاناں
نور الٰہی پہن پوشاکی
کہن کلام نہ ہوون متھے
اپنا آپ اوتھے دھو لیتا

تیرا نام چپاری دا
سینہ بزرگواری دا
تیں سنگ یارانا ری دا
رکھیں شرم بھکیاری دا
بوہا توڑ حصاری دا
توہیں خلق بیچاری دا
محرم ایزد باری دا
صدقہ اس دل داری دا
پورا سیں اقراری دا
پایو عزّ وقاری دا
تیرا نام شماری دا
پردہ ہوسیں ناری دا
توہیں خلقت ساری دا
آہا مست غفاری دا
حکم ہویا گلزاری دا
خواب ڈٹھا بیداری دا
سنگ تیرے سنگ ناربدا
گھٹا گرد غباری دا
تیری خاص سواری دا
آیا شاہ عماری دا
باراں کول سداری دا
غیر نہ پاس کھلاری دا
واقف ہویا سواری دا

سائے نبی حبیب سدھائے
تیرا نام محمد دھریا
عجب آہی اوہ ذات نورانی
دوہاں کلام جدوں نم کیتی
سمجھ کلام نبی جاں آئے
اوتھے فاقہ فقر وکاوے
بخش گناہیں بھلا ہویا
جتنوں جاواں ملے نہ ڈھوئی
جے میں لکھ گناہی بھریا
چنگا عمل نہ کوئی کیتا
جے میں مندا سبھنی حجیں
میں ہاں بہت بیمار گناہاں
مینوں باہجھ شفاعت تیری
میں ہاں بہت غریب وچارا
میں ناقص توں کامل بھاری
ذرہ سورج سنگ نہ رلے
عاجز کیڑا مفلس کیہا توں

جاں نوں چلیوں پاس پیارے
سبھناں تیرا کلمہ پڑھیا
جس دن مل بیٹھے دو جانی
حضرت آئے وچہ مسیتی
تحفہ یاراں کارن لیائے
خودی تکبر مل نہ پائے
نیکی دا اک بیج نہ بویا
واہر و تیرے باہجہ نہ کوئی
بھی سر در تیرے تے دھریا
جاں میں پیالہ غفلت پیتا
توہیں میرے پردے کجیں
دارو رحم تیرے دا چاہاں
ہور نہ کائی ہوسی ڈھیری
ڈبا ہویا گناہ وچہ سارا
کتھوں نعمت کھاں ساری
کیجے تقویٰ نت ادائے
اسدی آکھیں صفت ثنائیں

توں ونج دلیری اوتھے مارے
باغ شریعت تیرا ہریا
احمد احد اکٹھے ثانی
وتر نماز اٹھائیں نیتی
ایہہ بھی سبھناں نوں فرمائے
پھڑو یتیمی چھڈو دعوے
بدیاں دی چڑھ سیجے سویا
زندگی مینوں بھارو ہوئی
فضل کریں توں تاں میں تریا
فدا ہنتے تے آپے سیتا
کریں شفاعت مول نہ کھجیں
توہیں صحت بخش اساہاں
توہیں کریں خلاصی میری
در تیرے تے منگنہارا
میں تدھ سنگ نہ کیتی یاری
بحر سمندر نال کی چلے
مت کوئی سخن کریں بیجا توں

جھکے دم نہ ماری دا
توں گل ابر بہاری دا
بخشن کریندے زاری دا
ثمرہ شکر گزاری دا
حکم ساتوں رب باری دا
چلن دینا داری دا
بھلا کاراہ بدکاری دا
وانگ سگاں درکاری دا
توں میں پتھر بھاری دا
جامہ بدکرداری دا
دافع توں غمخواری دا
من سوال ازاری دا
خطرہ قبر اندھاری دا
من سوال ازاری دا
کی ماراں دم یاری دا
ذرہ اک انگیاری دا
وارث تن من واری دا

نصیحت نامہ سید وارث شاہ صاحب

اللہ باقی عالم فانی
آدم خاکی سرجیا خاکوں
نادن ویلے وقت بہاراں
اچھے محل بلند کشادے

سرور عالم یار حقانی
روح پیا وچہ نوروں خاکوں
کیتے کوچ کو بلے یاراں
چھوڑ گئے سبھ شاہ شاہزادے

چھوڑ گئے فرقان نشانی
آدم موت قبولے آپوں
نیم گلاں سب رہیاں کاراں
منزل پہتے نال ارادے

باغ رہیا گلزاری دا
کر قول زبان اقراری دا
رخت رہیا بیوپاری دا
تخت رہیا سرداری دا

رہن اٹھائیں باغ بغیچے — سنگ نہ جاسن فرش غلیچے — آخر فکر چلیندا کیجے — بدھا بھار تیاری دا
پیر پیغمبر غوث ولی جے — موت لنگلئے اک گلی جے — جتھوں جاواں نال کھلی جے — باشہ جویں شکاری دا
گلیاندے وچہ کھیہں رلیا — چلن دا کر فکر سویلا — عاجز ہوسیں ہیں اکیلا — غیر نہ پاس کھلاری دا
ایہ جگ جان اجپا لوڈیرا — کرلے کوئی عمل چنگیرا — اس دنیا تے اکو پھیرا — قول نہ ووجی واری دا
موت ہمیشہ نت پکارے — بندے خاکی سخن بیچارے — بھی نت تینوں قبر تپالے — توں نہیں بلک ساری دا
تلخی جان کندن دی ہوسی — کل قبیلہ بیٹھا روسی — ناہ کوئی سرت سنبھالا ہوسی — حکم نہیں گفتاری دا
جیہڑے تیرے دلبر جانی — بھر چلیاں منہ پاسن پانی — اوہو ویلا وقت پچھانی — دعوے بھلے یاری دا
اوڑک ایتھوں جانا پیسی — عزرائیل جدوں آ بہسی — روح مکان کتیوں دیسی — جسہ قبر اتاری دا
آسے پاسے ہوسن کندہاں — پکڑ اتارن بھائی بنداں — پھیر نہ ملسیں زن فرزنداں — تینوں منوں وساری دا
آن فرشتے حاضر ہوسن — کر زمیتھاں چہ پکڑ کھلوسن — سوال جواب نتدھ کھڑ ہوسن — چنیاں ہوسیں ماری دا
غافل ہویوں غفلت سینی — چور لگے تیرے اندر بھیتی — کھڑیاں آپ لوٹایا کھیتی — حاصل بھریں ساری دا
اک دو چوہمن تیرے اندر — رات دنے اولٹن مندر — گھاٹ بتن مل بیٹھے بندر — دسن راہ اجاڑی دا
اے بندے توں کچر کہناں — اس دنیا وچہ جھوٹا پہناں — سکے رکھ وانگوں تدھ ڈھیناں — گھسا پھرے جاں آری دا
بھلا کاہ نہ اوسجر امیلا — ایہ دنیا دا بھریا میلا — اج خرید دا کجھ ویلا — کھلا ہٹ پساری دا
ظالم جاہل عقل نہ کاری — سر تے پنڈ اٹھائی بھاری — بندہ دور اڈا رات اندھاری — بھلکے روز شماری دا
اوگن لکھ نہیں گن کوئی — کو نت نہ دیندا اچھے ہوئی — جو سمجھی سی سو یوہوئی — روناں عمراں ساری دا
جس خاوند دی مرضی منی — سوئی جاوں چنگی ونی — نہیں تاں روٹی سولاں منی — عذر نہ اوگنہاری دا
پڑھنے والے مومن خاصے — وچہ بہشتاں ہوون واسے — فاتحہ آکھو نال دلاسے — یاراں یار انگاری دا
بھاویں سے برساں کوئی جیوے — اوڑک موت پیالہ پیوے — لکھ کروڑ ہزاری تھیوے — بے وارث کرماری دا

وارث عمل نہ کیتے چنگے
بے پرواہی کولوں سنگے
نت دعا فضل دی منگے
رحم کریں ہیں ناری دا

چوہڑیٹڑی نامہ

اللہ پاک محمد ہادی بخشنہار گناہاں

کلمہ چار مقام چوہڑیٹی پڑھیا فقر نماموں
دوازدہ اماماں دے صدقے جاواں چہاردہ معصوموں
کی چوہڑے کی ذات چوہڑیاں دی لوک اسانوں ہسے
تن کھلوا ڈا آہیں کاہیں ایہ بھریاں درد کمایا
سر تے بھار گناہاں چھجلی کلمہ ہتھ بہارنی
بول لتے کی لاگ چوہڑیاں دی ندی ہیر سرہاناں
ویکھ مردانہ زمری کھانواں ناہیں ترک گراموں
گوہا تھپن گوہا سٹن کار اساڈی ایہا
گرم گوہا تے نرم چوہڑیٹی نہ تھوں چھج چکائے
کٹ ناڑیں عشق وٹائے نازے تن نم دھدی
روزہ حج زکوٰۃ نمازوں چھڑکاں تیلوں کانے
شریعتوں اگے لنگھ طریقت حقیقتوں معرفت جاناں
میں ہیں کردی کٹھی بکھری اُلٹی کھل لہائی
خودی تکبر رب نہ بھاوے ویکھ لیو جیں بھاوے
الفوں بے نہ آکھاں اوتھے خاوند کولوں ڈردی
آکھ ڈاتیکڑ رہی نہ ملیوں سن سن گیاں رہانے
پڑھنا علم شیطانوں اتے نہیں محنت کسے چنگیری
چھڑی کوہاڑی چھج ٹوکری تر کو ترک اساہاں
رہنا رہنا آکھن سارے ایتھے کسے نہ رہنا

ابوبکر عمر عثمان علی بیں خدمتگار چواہاں
صاحب دے دربار ہیں چوہڑیٹڑیاں
بارہ پیر چوداں خانوادے نرطاں سنت ایمانوں
پیراں طبق دلیو چہ تاں اب رسول اندروں نوں
جس پایا تس بھیت چھپایا بھیت نہ کسے دسے
کام کرودھ لوبھ ہنکاروں ایہو بہو کر دکھ لوایا
پھر شوق تے ننگی کوری گھنڈی کرونتا ادی
اوڑک جو کجھ خاوند دیسی سوئیو لے گھر جاناں
منج کٹاں بھن نفس مجوبی ست سنگی کر دانوں
نواں پرانا تھگڑا دیون ٹکڑا اسجرا بیہا
سوٹیاں گلیاں لگدے دھکے یاں نہ ویکھن جائے
صبراں نوں سر شکر وکھا ریدہو صدق اردر
رچھ رچھیڑاں عمل گناہاں سیپ کراں سمیائے
چوہیں سکانیں چھالڑ وہ پھیراں تاں چوہڑی نام سداواں
شیطانوں خدبو گلو چہ لعنت طوق پہنائی
سلیمانوں بھٹھ جھکاوے یوسف ہٹ ودکاوے
کامیاں اندر ڑہ کامیاں کولوں خوف لیو چہ کردی
نیں ڈنی اللّٰہی بے پرواہی کولوں خوف چوہڑی جانے
چھ لکھ برس عبادت ضائع گئے اکسے ویری
کہاں گئے بادشاہ زمیں دے لشکر سنے جہاں
کل شئی ھالک الا وجہہ حکم رباناں

وارث منے مذہب چار سچا صدق ساہاں

وارث جادر بار کھلوتی نجرہ لیا ایمانوں
وارث چوہڑیہیا نمیں جدے اگے ظاہر کن فیکونوں
وارث عشق نہ چھپیا اذاتاں لڈوری دسے
وارث بوہل ذات الٰہی دانہ نکل آیا
وارث بوہل صاف کرانمیں فضلوں داتیاری
وارث پلو چہ میپ گواداں سخن کراں نبھاواں
وارث اگلا خوف مجولی منہ ساڈا ان مجھ شیطانوں
وارث کی بنیاد چوہڑیاں دی مان نمان کیہا
اچیاں گڈیاں نیویں دروانے سال پیھ پیھ پونجائے
وارث لاج ہے دریاں ودب نمیں تاں میں شکر کراں لکھوادی
وارث چشماں سر پر نیاں خاوند دے فرمانے
وارث جان دربار صاحب جیلے میں کار وگار چھڑا داں
وارث دنیاں ہیں نہ آکھے ناشاہاں دست بجھائی
وارث آرادھر ذکر یا سر توں پیر چراوے
وارث جے دم ماراں اوتھے کون چوہڑی بچری
وارث توبہ توب پکاراں ویکھاں فطرت شیطانے
وارث چوہڑی کون بیچاری جو امر خاوند دا بھاری
وارث نکے وڈے چلے ویکھو کردنگاہاں
وارث جے سو وہاں ہوں اکثر خاک سماناں

کہاں گیا سلطان سکندر کہاں گیا شاہ دارا
ظالم ظلم متھیاں اتے کر کر ظلم سناون
غافل نہ کر میری میری کر کیا بھرواسا دم دا
غافل کردے میری میری اسر تے موت نہ جانن
پیر پیراں سر حضرت میراں ہیں چوہڑی بال جردی
عبدالقادر غوث الاعظم پیر اساڈا میراں
چوہڑی ہووے جیا بعالیدی چنگا عمل نہیں کوئی

کہاں گیا جمشید سلیماں لشکر بے شمار
ایہہ گل غافل سمجھ نہ جانن طاقت سپ کھاں
یکٹہیں راہ شریعت سچا ذرہ رہے نہ غم دا
کھاں خونہ لکاں پہن پوشاکاں سوسو خوشیاں مانن
مریدی لانخفیں پڑھیا ہن کجھ خوف نہ کردی
بیڑی غرق رکالی پلوچہ معاف کرے تقصیراں
چھوڑیا ایمان گمان پالیس مرد لدھی ڈھوئی

وارث کہیا فقیر میرا نڈے دنیا جھوٹھ پیارا
وارث آخر لیکھا دیون مردے بچھے ناون
وارث نار سہاگن ہوئی جیہڑی منے امر خصم دا
وارث کردے بیوفائی ایہہ ریدا راہ نہ جانن
وارث لگے ہیں ساڈی لڑدی ہن میتھوں خلقت ڈردی
وارث خاص مریداں کیا غم توں داوچہ کر نظیراں
وارث لاج پئی گل مرشد کرم غلام کیتوئی

دوہڑہ جات سید وارث شاہ صاحب

اوہ نین تیرے خونریز تنجر تھیں تیز قیامت خیز ظلم انگیز بریز بریز شمس تبریز جیہے پکار دے
اوہ مست سدا خمار رہن بیمار ہوون دو چار موہن سنسار ویکھیں اگوار پکڑ تلوار مویاں نوں مار دے
ایہہ کیہے تیرے دو نین مموسے ہن سدا بیچین نہ کھو ندین نے ڈابولین چھڈ ایاسین لے لن وچہ بار دے
ٹک پردہ منہ تھیں لاہ ایہہ وارث شاہ ورساری چاہ کھلو تے راہ تے کرن نگاہ بھکے دیدار دے

دوہڑہ

نلے ٹھل ٹھل نلے جاساں ہیں جھوٹی سرکاروں
جیندے پاروں پاڑا ریں اوہ سد نہ دیندا پاروں
انبڑ بابل بول نہ بھاواں تے جھڑکن بھیناں بھائی
چاچا مینوں چاچا مارے تے سبھناں مندی چائی
نانا ناہ ناہ کر رہیا تے نانی آکھے ناہ نی
سر تھیں لاہ پیراں تے سٹیا لج نہیوں چوچکا نی
دادا داتک تک مارے تے دادی نی ہیں دادی
رانجھا کھسن تے کھڑے وسن ہورہی فسر یادی
ستھیں مہندی مول نہ لانی ہیں جسرم کرم دی تنی

چھڈ تر کے ہیں جاساں نر کے ڈرساں نہ سنساروں
وارث شوق ماہی دے کٹھی ہیں کھڑ کے تلواروں
تبایاہے دل تائے میرا تے تائی دیہی تائی
وارث ویراں ویرن کر کے تیں چا آتش پائی
رانجھا چاک نہ ساک کسے دا جس تے توں قربانی
وارث رانجھا چاک تسانوں اتے سانوں یوسف ثانی
دادا سانوں کوئی نہ دیندا ہورہی بے دادی
وارث جنت دے وچہ تھیواں جے رانجھا ملے ہادی
تے موئی نوں انگ نہ لایا ناہیں جیہڑی سی سر گئی

رتی مہندی جے ہتھ لاڈ رنگ نہ [illegible] رنی
ہیرا گھڑولی والا حوض کوثر [illegible] بھریا
جیہڑے جوں پیغمبر کھادے اوہ ٹڑاں [illegible] چڑھیا
باہوں پکڑ بہالی ساہاں وچ سر [illegible] عالم کھاوے
دہیں بیٹھی سر پائی حوراں سبے شگون چائے
روز الست دے دست اساڈڑے ملیا سی جاں ماہی
شرع الیجاب ذنا سی ملکاں حضرت کول گواہی
جدمیں نال ماہی دے پیتی بھر کے پریم صراحی

وارث گھت زنگہ یہ علی رضی دی ییں عشق رنگن گھت رنی
کرکے سون سپت عرشاں تے حوراں سی سردھریا
وارث دیکے غسل ہیرے نوں پھیرا انجھن ول کھڑیا
چارے یار کھلوتے پھڑکے ساوُدے لڑ چادے
وارث شاہ دت عقد بدھونے میرا انجھن نال بیائے
اوسے روز ویاہی آہی رانجھن نال الٰہی
وارث شاہ اوہ کون جو مینوں آکھے باہجہ نکاہی
وارث پوے قبول جے چاہے ہن لگے بے پرواہی

ابیات طبع تاریخ وڈی ہیر سید وارث شاہ صاحب

ازمیاں نبی بخش ٹھیکیدار قوم باغبان خلف میاں نظام الدین صاحب مرحوم
مالک موضع نبی گنج نوآباد متصل شہر لاہور

چھپی ہیر ہن چودھویں واری وڈی جلی قلم دی لکھی صفا میاں
نقلی ہور بھی بہتیاں وکدیاں نے ویکھو آپ پالیسی کھا میاں
محمد دین دھڑیالوی مولوی دا سر ورق تے نام پڑھا میاں
وارثشاہ دی ہیر دے شوق والے سبھے اہل طریق بھرا میاں
جیکر تانگ ہووے میرے من سندی بڑی خوشی دیناں تواں آ میاں
خدمت نال شیراز وجود ہوسی دیندا رب بارات پوچا میاں
سب شنیہ فقیر دا دیس کیہا وارث پیر ہو گئے قرماں میاں
غلام علی نوں حق ہے چھاپنے دا سارا ملک جو اوسدا حامیاں
چھیڑے مول نہ کوئی غریب تائیں مندا کیہڑا کون سنا میاں

ایہو ہیر اصلی جہنوں آکھدے نے ایس وچہ ہے فرق نہ کا میاں
متے کرن افسوس خریدکے تے ایویں گل نہ دیں گوا میاں
نالے نام پیر اندتا لکھیا ای پتہ ویکھ بے شک کے آمیاں
شاید کسے دا نہ نقصان ہووے قیمت خرچ نہ کرے بیجا میاں
ایتھے قوم تے ذات دا فرق ناہیں غلے فقر دے دوج نہ کا میاں
پیراندتہ بھی نال نصیب دے جی اج کل ایتھے گیا آ میاں
وڈی قید ہی دانیاں پانیاں دی قسمت لئی چھڑی پچھلا میاں
کرے قصہ نہ ہو وچھپوان سندا ہدلے لین دے دین نہ آمیاں
متے حرص کرکے مارے ہتھ کوئی دولت مفت دے لٹا میاں

فرہنگ دیباچہ چوہٹر ٹیٹری بھی زینت گئی کتاب ودھامیاں
اوکھے لفظ آئے جیہڑے متن اندر دتہ ترجمہ نال کرامیاں

لما البعلم [illegible] دے نوں دتا فائدہ ڈھیر پہنچا میاں
عقدے حل [illegible] ان گے شائقاں دے کیتی شرح آیات بھی چامیاں

سال طبع دے لکھن دا فکر کیتا یاداں دوستاں [illegible] سنامیاں
ایہ باغ عرفان ہے نبی بخشا وارث ہیر گیا بوٹا لا [illegible] ں ۱۳۳۸ھ

ابیات تاریخ طبع موسومہ ہیر وارثشاہ صاحب ملک الشعرا

از خاکسار معتقد سید صاحب موصوف سگ دربار غوث اعظم بندہ پیر اندتہ ترگڑ تخلص خادم پیر

ترمیم کنندہ ہیر دیدہ زی درویش موجد فرہنگ المعروف ہیر والا خلعت سیال محمد اسمٰعیل وزیرآبادی سکنہ جوڑا بیاں گوجرانوالہ

جمع کردیاں ہیر نوں ڈھیر مدت حصہ عمر دا بہت لنگھایائیں
کوئی طمع نہ نفس دا مول کیتا نام رب دے شوق کمایائیں
ایس گل تیجھے شاعر اٹھ پئے لکھیا ویکھیا اتے دکھایائیں
دنیا دشمن دین ایمان دیئے سچ آکھنوں باز نہ آیائیں
کراں شکر خدا دا ایس کموں نہیں حرص دے جال پھسیائیں
پیر وارث شاہ دی قبر اتے جدوں پلہ سی آن کمایائیں
نہیں تے حرف نہ پان دا ول مینوں وارث پیر نے آپ پڑھایائیں
قدر دان کلام دے جانئیے شوق والڑا لوک پرتائیائیں
محمد دین دھڑیالوی مولوی توں حق چھاپنا ملک کرایائیں
اج کل ڈیرا گنج وچہ میرا نبی بخش نے کول بہایائیں
غوث الاعظم پیر دا حال جیہڑا کر کے نویں تصنیف بنایائیں
لکھے اپنے ہتھ دے کول میرے چھاپے وچہ نہ کوئی چھپوایائیں

ایسے شوق تھیں دیس پنجاب اندر ہیر والڑا نام دھرایائیں
جانا شاعراں کٹھیا بہت ہوسی سگوں اپنا آپ گوایائیں
ریسو ریس ترمیم کتاب کیتی شاباش آفریں آکھ سنایائیں
اونہاں خوف خدا دا نہ مول کیتا جدوں آپ شرمایائیں
پھر دار ہیاں بار وچہ عمر ساری ہر ساں طریق ٹھہرایائیں
تدوں آپ غریب نواز ہویا عاجز جیا فقیر وڈیائیائیں
دنیا کوڑ دیا کھچاں مار دی اے اچھا ویکھیا تے آزمایائیں
کھوٹا کھرا صراف نتار دے نی سونا سُدھ باز آن ملایائیں
ہور آہر نہ کرے کوئی چھاپنے دا اُچی کوک کے آکھ سنایائیں
نواں اک مکان دو کان دیکھے حیلے کسب روزگار دے لایائیں
نالے ترجمہ بھی ستاں سورتاں دا بولی ٹھیٹھ پنجاب الٹایائیں
کوئی خواہش جے کرے چھپوان سندی اوہنوں خوش سندیاں بلایائیں

سال طبع تاریخ دے لکھن اندر ہتا دوہ نہ فکر دوڑایائیں
تیراں سو اٹھتری پیر اندتا ہجری سن سی آکھ سنایائیں ۱۳۷۸

کتاب پڑھنے کے بعد یہ بھی پڑھ لیجئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلے دعا قبول ہووے تساں دوستاں سب سوہریاں نوں

احقر العباد بندہ خداداد نا چیز پیراند تا رکڑ درزی درویش ترمیم و شرح کنندہ وڈی ہیر بہ تخلص خادم پیر ساکن وزیر آباد موضع جوڑہ سیان ضلع گوجرانوالہ شائقین باتمکین محب الفقر و دوستان باصفا کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ اگرچہ فی زمانہ وڈی ہیر سید وارث شاہ صاحب کا اکثر چرچا ہے اور حاکمان فی زمان عندالوقت بھی بسبب زباندانی پنجاب اس کتاب کے مشتاق ہیں اسی واسطے ہمارے دیسی حاکموں کا خیال کا بھی دیکھا دیکھی اسطرف راغب ہوا اور اس کتاب کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھنے لگے۔ سچ ہے بقول شاہ صاحب۔ ع

بادشاہ قبول مہربان ہووے اوتھے خلق نے آن مقام کیتا

اب ہر ایک صاحب اعلیٰ وادنیٰ اسکے مطالعہ کا مشتاق ہوا اسی واسطے اس کتاب کو پنجاب میں خصوصاً اور دیگر ملکوں میں عموماً ترقی کی عزت حاصل ہوئی اور ایک فرہنگ بھی جو کہ شامل کتاب ہذا ہے۔ سب سے اول پنجابی زبان میں اس مسکین کا مجوزہ ہے جو کہ مشکل الفاظ کے حل ہونے کا باعث ہے۔ اکثر ہر ملک اور طرف سے صبح و شام مانگ ہو رہی ہے! اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوتی ہے اور اب بعض اصحاب شرح کے بھی طلبگار ہیں ان اصحاب کی خدمت میں گذارش ہے کہ یہ کتاب اپنی شرح آپ ہی ہے کسی شارح کی حاجت نہیں۔ ع

حاجت مشاطہ نیست روئے دلآرام را

خود مصنفین صاحب نے جو شرح فرمائی ہے۔ فی الحقیقت وہی شرح کافی ہے جو کہ احباب کے لئے اخیر کتاب کے مضمون میں خلاصہ کرکے اپنے اصول بیان فرمادئے ہیں ع ہیر روح تے چاک قلبوت جانو بالناتھ ایہ پیر بنایا اِی

اب روح قلبوت کا دیکھنا اور ایک بالشت بھر زمین جو کہ قلب سے لے کر ناف تک ہے اس کا سیر کرنا اس کی شرح ہے یہ ایک امر محال ہے۔ ہر ایک فرد کو حاصل نہیں ہوا سوائے اس کے کہ۔ ع

نہاں مرداں راہ نہ [illegible]ن دودھاں باہجھ نہ رجھدی کھیر سائیں

اگر کسی صاحب اہل طریق کو یہ سیاحت حاصل ہے [illegible] عشق مجاز کے نہیں اور اب اکثر لوگ عشق مجاز پر طعن کرتے ہیں اور حقیقی دعویٰ۔ افسوس کہ جب مجاز نہیں تو حقیقی کیسے ہوگا اجی حضرت کسی چیز کا بیج نہیں تو پودا کہاں سے ہوگا۔ بیشک مجاز حقیقی کی سیڑھی ہے یہ ہو نہیں سکتا کہ مجازی سے نفرت اور حقیقی کے خلیفہ۔ ع

تاں ذات صفات دا لنگ نے کھیں ملے نین نیناں نال جوڑنی ایں

رمز

دوسری جگہ شاہ صاحب فرماتے ہیں ع جنھوں عشق دی خبر ناہیں بھاء میٹھ جہ[illegible] دے [illegible] اکھوننڑا ای

ہاں اب اگر ضرورت ہے تو اس بات کی ہے۔ جو کہ آپ فرماتے ہیں ع ایہہ قرآن مجید [illegible]ن [illegible]ے معنے نی جیہڑے قول ہیں وارثشاہ دے نی

غور سے دیکھا تو یہ معلوم ہوا کہ مصنف صاحب نے مضامین کلام اللہ سے لے کر اس [illegible] زبان کی روح پھونک کر قصہ بطور ہیر رانجھا

بطور تمثیل مرتب کر کے اہل پنجاب کو سنا کر ہوشیار کر دیا۔ ع وارثشاہ میاں لوکاں [illegible] نوں قصہ جوڑ ہوشیار سنایا ای

اب یہ خیال ضرور ہوا کہ جس جگہ اور جس آیت قرآن مجید کا بیان فرمایا ہے۔ اس پر نشان سیپارہ کو ع اور اس آیت کا ترجمہ ہر ایک مصرعہ یا

بیت پر لکھ دیا گیا ہے تاکہ قرآن کریم بھی لوگوں کو معلوم اور شاہ صاحب کا فرمودہ بھی پورے طور پر ثابت ہو کہ عوام الناس کو اطمینان ہو لہذا چند

چند آیات حسب موقع لکھی گئی ہیں تاکہ پڑھنے والے شائقین کو حقیقی فائدہ حاصل ہو۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔ الانسان مرکب من الخطا و النسیان ع

کچا شیر پیتا بندہ سدا بھلا دھر[illegible] آدمی نوں بھلنا راہ ہویا

اگر کچھ خطا واقع ہو تو پردہ پوشی فرماویں ورنہ براہ مہربانی صحت سے مزین فرماویں۔ ابھی مجھکو کچھ مضامین کی تلاش ہے جنکی جستجو میں

سرگرداں ہوں۔ اگر مل گئے تو آئندہ ایڈیشن میں شامل کئے جاویں گے۔ انشاء اللہ۔ بہر کار یکہ ہمت بستہ گردد۔ اگر خارے بود گلدستہ گردد

ہمت مرداں مدد خدا آپ صاحبان میرے حق میں دعا فرماویں کہ اللہ تعالی امید بر لائے۔ آمین۔ تم۔ آمین۔

نقلم خود پیر اندتہ ۲۹ مارچ ۱۹۱۶ء بروز جمعرات بمقام بنی گنج میاں نبی بخش ٹھیکیدار بوقت ۹ بجے شب تمام ہوا۔

کچھ استاد پیراں دتا صاحب مؤلف کی بابت

استاد صاحب موصوف سے مجھے اکثر ملنے کا موقعہ ہوا۔ آپ کی ذات میں ایک خوبی یہ بھی تھی کہ آپ ہر ایک پنجابی لفظ کو اس کے خالص پنجابی لہجے میں ادا کیا کرتے تھے۔ اللہ آپ کو غریق رحمت کرے۔ آپ کی تلاش قابل داد تھی۔ ہیر میں کوئی لفظ ایسا نہیں جسے آپ نے اپنی نظر سے گذارا نہ ہو اور آپ اسے پوری طرح سمجھ نہ سکے ہوں ان کے بعد کئی ایک احباب نے ہیر کے الفاظ کو درست کرنے کی کوشش فرمائی لیکن بے سود۔ چونکہ یہ ہیر اصلی قلمی مسودہ سے نقل کی گئی ہے۔ اور مسودہ بھی میرے خیال میں وہ مسودہ تھا۔ جو کہ جناب سید وارث شاہ کی دستی تحریر ثابت ہوا ہے۔ لہذا جو شخص اس مسودہ کو صحیح کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ شاہ صاحب کو اصلاح دینے کی جرأت کرتا ہے۔ یہ گستاخی میں شامل ہے۔ ہمیں اس [illegible] کے کلام کی ضرورت ہے نہ کہ ایک نوع تصنیف نظم کی ع

وارث شاہ دا بولنا بھیت اندر دانشمندے تیرے نوں غور ضرور ہے جی (استاد ہمدم لاہور)

نوٹس: [illegible] شدہ مصرع حسب ضابطہ رجسٹری شدہ ہیں کوئی صاحب قصد طبع نہ فرماویں ورنہ مواخذہ قانونی ہوگا۔

المشتہران: شیخ غلام علی اینڈ سنز تاجران کتب کشمیری بازار لاہور

مختصر حالات سید وارث شاہ صاحب

مصنّف کتاب ھذا

حضرت سید وارث شاہ صاحب کا اصلی وطن جنڈیالہ شیر خاں غازی ضلع گوجرانوالہ ہے چھوٹی عمر میں حضرت بلھے شاہ صاحب قادری کے ہمراہ حضرت مولانا مولوی حافظ غلام مرتضےٰ صاحب حضوری قصوری کی خدمت میں پڑھتے رہے۔ جب علم حاصل کر چکے تو حضرت مولانا صاحب نے فرمایا کہ اب باطنی علم حاصل کرنے میں بھی کوشش کرو اور جہاں چاہو جا کر بیعت کرو چنانچہ حضرت بلھے شاہ صاحب نے تو حضرت مولینا عنایت اللہ صاحب قادری لاہوری کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کی اور وارث شاہ صاحب نے حضرت خواجہ فرید الدین شکر گنج کے خاندان میں بیعت کی اور کچھ مدت پاکپٹن شریف میں رہ کر مراتب فقر طے کئے اور واپس وطن کو جاتے ہوئے جاہد کے ٹھٹھے میں جو پاکپٹن شریف کے راستے میں چند میل کے فاصلہ پر ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ آئے اور رات بسر کی صبح کو چلتے ہوئے ایک عورت بھاگ بھری نام کو جو کہ ڈھکو قوم سے تھی جلتے دیکھا اس پر مبتلا ہو گئے اور واپس وطن کو نہ آئے بلکہ اسی گاؤں کی ایک چھوٹی سی مسجد میں جو کہ گاؤں کے قریب ایک ٹیلے پر واقع تھی اور اس کے گرد بیری کے کانٹوں کی باڑ تھی۔ رہنا اختیار کیا اور ان لوگوں سے بھی واقفیت اور محبت پیدا کر لی لوگ بسبب عالم و سید اور فقیر ہونے کے ان کی خدمت اور تعظیم کیا کرتے تھے اور وہاں کے ایک جولاہے کے گھر سے ہر روز کھانے کو کچھ آتا اور اسی پر گزارہ کرتے کچھ دنوں دوسری طرف بھاگ بھری کو بھی ان سے محبت ہو گئی۔ اُسے آپ کا پیراہن۔ سوسی کی سلوار اور پانچ چھ گزہ کا سر پر پٹکا اور کان پر چھوٹا سا شملہ آگے کو نکلا ہوا کندھوں تک لمبے بال اور داڑھی گنجان۔ چہرہ خوبصورت اور با وقار بہت بھاتا تھا چنانچہ یہ بات مشہور ہو گئی اور محبت کا شعلہ بھڑک اٹھا۔ بھاگ بھری کے رشتہ داروں نے ان کو زدوکوب کیا مگر وہ باز نہ آئے۔ اور نہ وہاں سے کہیں گئے اور انہی دنوں میں یہ قصہ ہیر و رانجھا جوش الفت میں آ کر شروع کیا اور وہیں تمام کیا۔ جس کو مختلف کاغذوں پر سیدھی ٹیڑھی سطروں میں معمولی رسم الخط سے لکھا۔ جس کا نمونہ اب بھی موجود ہے جس کو پیرزادہ صاحب نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

غرضیکہ شاہ صاحب قصہ کو مختلف پرچوں سے نقل کر کے ایک کتاب بنا کر اپنے وطن کو لائے اور الٰہی بخش درزی جو کہ آپ کا شاگرد تھا اور جنڈیالہ ہی کا رہنے والا تھا۔ نقل کرنے کی اجازت فرمائی۔ رفتہ رفتہ اس واقع کی خبر

حضرت مولانا مولوی غلام مرتضیٰ صاحب قصوری علیہ الرحمۃ (جو آپ کے استاد تھے) کی خدمت میں پہنچی
چنانچہ آپ ناراض ہو گئے۔ آپ کی ناراضگی سن کہ شاہ صاحب مذکور کتاب کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے
انہوں نے فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا۔ بُلھے شاہ نے علم پڑھ کر سارنگی بجائی اور تم نے پڑھا تو ہیر بنا ڈالی
آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ تو درویشوں سے کہا کہ اسے حجرے میں بند کر دو۔ دوسرے روز باہر نکال کر
بطور مذاق فرمایا۔ ذرا سناؤ تو سہی کیا لکھا ہے۔ جب شاہ صاحب نے اس کو پڑھنا شروع کیا تو حضرت مولینا کی
حالت دگرگوں ہو گئی اور محبت الٰہی کا شعلہ بھڑک اٹھا۔ چنانچہ ایک درویش کو فرمایا کہ میرے سر پر آفتابہ سے پانی ڈال
جب اس پانی ڈالا تو آرام آیا تو فرمایا۔ کہ اچھا وارث شاہ پھر پڑھ۔ اسی طرح بار بار پانی ڈلوا کر تمام کتاب کو سنا۔ جب سن چکے
تو فرمایا کہ وارثا! تم نے تمام جواہرات مونج کی رسی میں پرو دئے ہیں۔ یہ بہا فقرہ ہے جو آپ کے استاد کی زبان
مبارک سے نکلا۔ جس کی تاثیر اب تک موجود ہے۔ جو کہ یہ کتاب اس قدر مرغوب القلوب ہے۔
آپ کی ایک لڑکی کے سوا کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ آپ کا انتقال پُر ملال عرفہ یعنی حج کے روز ہوا جو کہ بڑا
مبارک روز گنا جاتا ہے۔ اگرچہ آپ کی ولادت کا سال صحیح طور پر نہیں ملا۔ مگر ہیر کا قصہ بن کر ۱۱۸۰ھ میں تیار
ہوا اور آپ کا مزار مبارک خاص جنڈیالہ شیر خاں مذکور میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو
غریق رحمت کرے۔ والسلام
(منقول از میاں پیر اندتہ صاحب ترگوٹ)